"لُغت ِ متروکاتِ زبانِ اُردو"

جسمیں قریباً چار ہزار متروک الفاظوں کو درج کیا گیا ہے

از

ڈاکٹر خالد حسن مرحوم

پروفیسر لنڈن اسکول أف اورینٹل اینڈ ایفریقن اسٹڈیز

جامعہ کراچی دارُالتحقیق برائے علم و دانش

***KURF* Karachi University Research Forum**

تحریر ِ ہذا اول شعبہ تصنیف و تالیف ،جامعہ کراچی ،نے جریدہ عدد ۲۵،۲۶،۲۸: کی اشاعت میں از وصیت ڈاکٹر خالد حسن مرحوم شائع کی تھیں ،جسم کے جملہ حقوق ،شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ کراچی کے پاس محفوظ ہیں ۔اسکی آن لائن طباعت کی اجازت ،ناظم ہذا سے حاصل کی گئی ہے ۔
تہذیب،ترتیب،پیشکش ،و تشہیر: محمد علی جنید ۔
بشکریہ : سید خالد جامعی۔
قسم :لسان ،زبان و لغت۔
تاریخ :۱۹۔۸۔۲۰۱۶۔

www.facebook.com/kurf.ku
www.kurfku.blogspot.com

Karachi University Forum
جامعہ کراچی دارُالتحقیق برائے علم و دانش

تقریظ

لغت متروکاتِ زبانِ اُردو، جامعہ کراچی دارالتحقیق برائے علم و دانش کی نئی پیشکش ہے جو پہلی بار مکمل کامل و یکجا، بغیر کسی حشو زوائد کیساتھ اُن لائن ایڈیشن کی صورت میں شائع کی جارہی ہے، یہ لغت اردو زبان کے ترک شدہ الفاظوں کو از سرِ نو علمی دنیا میں متعارف کروانے کی ایک ادنا اور ناچیز سی کوشش ہے۔

اس لغت کو اول شعبہ تصنیف وتالیف، جامعہ کراچی نے تین حصوں میں شایع کیا تھا، مگران حصوں میں لغت کا مزہ و ترتیب مفقود تھی اور کچھ علمی لسانی مقالات شامل کئے گئے تھے، جس سے حسن ترتیب اور لغتی دلآویزی پھیکی پڑگئی تھی، مگر اس بات کی وضاحت لازمی ہے کے اسکی اشاعت اور تصحیح کے جان گسل کام کو ناظم شعبہ تصنیف وتالیف اور انکی نظمیہ نے جیسے سرانجام دیا اسکا اندازہ کرنا اتنا اُسان نہیں بلخصوص جب انکو یہ احساس کچوکے لگارہا ہو کہ کیسے ایک اردو کے محسن نے جامعہ کراچی کے شیخ کو یہ لغت بلا معاوضہ ایک اُخری وصیت کے طور پر دی تھی۔

اور کیسے خالد جامعی نے اپنا تن من دھن اس خواہش کی تکمیل میں نچھاور کردیا تھا۔ڈاکٹر خالد حسن صاحب، پروفیسر بلنڈن اسکول اُف اورینٹل اینڈ افریقن اسٹڈیز نے اسکو ترتیب دے کر گیارہ جلدوں کا مسودہ بھاری خرچ پر جامعہ کراچی بھیجا۔ڈاکٹر ظفر سعید سیفی ،سابقہ شیخ الجامعہ نے خالد جامعی اور انکے شعبہ کو یہ کام سونپا۔ ۲۰۰۳ تک یہ لغت نقاب کشائی نہ کرا سکی جسکا ذکر خالد جامعی کے معروضات میں دیکھا جاسکتا ہے، بھر حال ڈاکٹر پیرزادہ قاسم کے دور میں اسکا اول حصہ منصۂ شہود پر نمودار ہوا۔

یہ لغت کتنی مکمل او رغیر مکمل یا زیر تکمیل ہے خاکسار سے زیادہ خالد جامعی صاحب ہی اس امر پر روشنی ڈال سکتے ہیں، میں انکا مشکور ہوں کہ انھوں نے خاکسار و ناچیز کو دیگر تحریروں کی مانند اسکا نسخہ عطا فرمایا۔اس میں کچھ فنی وجوہات کی بنا پر حرف --ہ --کو حروف --ی ---ے-- کے بعد رکھا گیا ہے ۔اسکو اُن لائن ،پی--ڈی--ایف کی شکل میں دیکھنے کے لئے برائے مہربانی ایکروبیٹ ریڈر کا ورژن ۹ --اور زاید استعمال کیا جائے تو عمدہ ہوگا ۔

متروک الفاظوں سے مراد ایسے الفاظ ہوتے ہیں جو بتدریض اپنی کثافت اور پیچیدگی یا دیگر عوامل کے سبب بول چال سے غایب ہوتے جاتے ہیں اور نسبتاً اُسان اور سلیس الفاظ انکی جگہ لیتے جاتے ہوں مگر محققوں اور ناقدوں کے لئے بلخصوص علم بشر، علم لسان، مذہب اور علم انکشاف کے ماہرین کے ہاں انکی اہمیت مسلم ہے ،بھر حال خاکسار کے مقابل خالد جامعی اور ماہرینِ لسان اس بابت کوئی عمدہ

رائے دے سکتے ہیں۔زبانوں کا متروک ہونا یا الفاظوں کا فنا ہونا معاشرتی، سیاسی اور بین الاقوامی پسِ منظر بھی رکھتا ہے جسے ہماری شائع کردہ کتاب زبانوں کا قتلِ عام میں دیکھا جا سکتا ہے ۔امید واثق ہے کو مجھ جیسے بے علم اور کم مایہ فرد کی یہ پیشکش پسند کی جائیگی اس لغت کے ضمن میں جلد کچھ تاثرات خالد جامعی کے مقالات میں دیکھنے کو ملیں جسکی آن لائن طباعت کے لئے انکی تحریروں کو کنگھالا اور جمع کیا جا رہا ہے۔

محمد علی جنید ،ریسرچ اسکالر، شعبہ سیاسیات، جامعہ کراچی۔

معروضات

سید خالد جامعی
ناظم

گزشتہ برس ڈاکٹر خالد حسن قادری صاحب نے سابق شیخ الجامعہ جناب ڈاکٹر ظفر سعید سیفی صاحب کے دورۂ لندن کے موقع پر بہ نفسِ نفیس ان سے ملاقات کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ''متروکات کی لغت'' جامعہ کراچی شائع کرے اور یہ لغت ان کی زندگی میں شائع ہوجائے یہ ان کی آخری خواہش ہے۔ شیخ الجامعہ نے ان سے مسودہ کا تقاضہ کیا تو انھوں نے کہا کہ وہ نظرِ ثانی کے بعد شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کو مسودہ خود ارسال کریں گے۔ شیخ الجامعہ نے ان سے کہا کہ گیارہ جلدوں پر مشتمل اس قدر وزنی مسودات پر ڈاک خرچ بہت زیادہ ہوگا۔ اس پر ڈاکٹر خالد حسن قادری نے فرمایا کہ وہ ڈاک خرچ خود برداشت کریں گے، جامعہ کراچی کو زیرِ بار نہ ہونے دیں گے۔ انھوں نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہزاروں روپے خرچ کر کے یہ مسودات شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کو ارسال کیے۔ ڈاکٹر ظفر سعید سیفی اور ڈاکٹر خالد حسن قادری صاحب کی خواہش تھی کہ یہ لغت اکتوبر ۲۰۰۲ء تک بہر صورت شائع ہوجائے لیکن اس ضخیم لغت کی حروف چینی نہایت کٹھن مرحلہ تھا۔ تمام تر کوششوں کے باوجود یہ لغت گزشتہ سال شائع نہ ہوسکی۔ الحمدللہ لغت کا پہلا حصہ حاضرِ خدمت ہے۔

ڈاکٹر ظفر سعید سیفی صاحب نے شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کو زندہ کرنے کی جو

کوشش کی وہ اب تاریخ کا حصہ ہے۔ان کی سرپرستی اور ہمت افزائی ہمارے لیے قیمتی سرمایہ تھی۔الحمدللہ موجودہ شیخ الجامعہ جناب ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی صاحب کی سرپرستی بھی شعبہ کو حاصل ہے اور سابقہ روایات اسی طرح قائم ودائم ہیں۔

ڈاکٹر خالد حسن قادری علامہ حامد حسن قادریؒ کے فرزند اور ان کے جانشین ہیں۔
وہ لندن اسکول آف اورینٹل اینڈ افریکن اسٹڈیز میں پروفیسر اردو کی حیثیت سے تدریس و تحقیق کرتے رہے۔یہ ''لغت'' عمر بھر کے مطالعات، مشاہدات اور تجربات کا حاصل ہے۔
''متروک الفاظ'' کا یہ لغت شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ کے زیر اہتمام ''جریدہ'' کے تین شماروں میں شائع کیا جا رہا ہے۔جریدہ کا زیرِ نظر شمارہ ۲۵ ڈاکٹر خالد حسن قادری کے مرتبہ ''متروکات کی لغت'' کا پہلا حصہ ہے۔

زیرِ نظر شمارہ، جریدہ کے گزشتہ شماروں:

۱) شمارہ۲۱ لسانیات نمبر

۲) شمارہ۲۲ قدیم لسانیات وکتبات نمبر

۳) شمارہ۲۳ فلسفہ لسان نمبر

۴) شمارہ۲۴ قدیم لسانیات وادبیات نمبر

کا تسلسل اور توسیع ہے۔ان شماروں میں قدیم زبانوں، جدید زبانوں، لسانیاتی مطالعوں، زبانوں کی تاریخ، ان میں مطابقت ومماثلت کے پہلوؤں سے لے کر بے شمار اہم مباحث اور موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ان تمام شماروں کا پاکستان، ہندوستان و بیرون ممالک زبردست خیر مقدم کیا گیا ہے۔اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام شمارہ ۲۳ ''فلسفہ لسان نمبر'' پر کراچی، حیدرآباد اور خیرپور میں تین قومی سیمینار منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

شیخ الجامعہ کراچی کی بعض اہم مصروفیات کے باعث ان سیمیناروں کی تاریخ کا اعلان ابھی التواء میں ہے۔

''جریدہ'' کی طباعت واشاعت شیخ الجامعہ کراچی محترم ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی صاحب کے بھرپور تعاون اور سرپرستی کے بغیر ممکن نہ تھی۔ اس علمی سرپرستی کے باعث ''جریدہ'' علمی حلقوں میں وقعت کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔

جریدے کے آئندہ شمارے مندرجہ ذیل موضوعات پر شائع ہوں گے:

۱۔ دنیا بھر میں تراجم قرآن کی عالمی تاریخ۔

۲۔ دنیا کی اہم زبانوں اور اردو زبان کے الفاظ و رسم الخط میں تغیرات کا تقابلی جائزہ۔

۳۔ ''لفظ'' کسی قوم کی نفاست کا ترجمان۔

۴۔ نئی زبانیں کیسے وجود میں آتی ہیں؟

۵۔ اردو اور مقامی زبانیں ترکی زبان سے کیوں متاثر نہ ہوئیں؟

۶۔ اردو الفاظ کی سرگزشت ۶۰۰ء سے۔

۷۔ لفظ کیوں متروک ہوجاتے ہیں؟

۸۔ سراج اورنگ آبادی، بعض نادر معلومات، شفقت رضوی۔

۹۔ خرابہ آباد ولیبیٹ، ابوسعادت الجلیلی۔

۱۰۔ فن خطاطی کی تاریخ اور خطاطی کے نمونوں پر مشتمل شمارہ۔

۱۱۔ علامہ عبدالعزیز میمنیؒ پر خصوصی اشاعت۔

۱۲۔ شاہ عبدالقادر سے لے کر ابوالاعلیٰ مودودی تک تراجم قرآن کے لیے استعمال شدہ الفاظ میں عہد بہ عہد تبدیلی کا تقابلی جائزہ۔

۱۳۔ دبستان سرسید کے تراجم قرآن کے متروکات۔

۱۴۔ مکاتیب نمبر دو جلدیں۔

۱۵۔ لبرل مہذب و متمدن اقوام کے ہاتھوں دنیا بھر میں بدترین خوں ریزی کی تاریخ۔

۱۶۔ دبستان لاہور کی روایات ۔

۱۷۔ مطالعہ قرآن کے لیے نورانی قاعدہ کے اصل مؤلف کی علمی و تحقیقی کاوشیں ۔

۱۸۔ آج کل متروک ہونے والے الفاظ اور متروک الفاظ سے متعلق کتابیات ۔

۱۹۔ ممتاز عالم دین، فقیہہ، محدث اور ماہر لسانیات حضرت مفتی عبدالرشید نعمانی ؒ پر خصوصی اشاعت ۔

’’متروک الفاظ‘‘ تاریخ، تحقیق، تحریکیں

سید خالد/عمر حمید ہاشمی/سمیہ ایوبی ☆

اردو زبان میں متروکات کی بحث بہت قدیم ہے اس کے باوجود ابھی تک ’’متروک لفظ‘‘ کی متفقہ تعریف معین نہیں کی جا سکی۔

متروک وہ لفظ یا ترکیب ہے جو ایک وقت ایک زبان میں بغیر کسی قید یا تخصیص کے مستعمل ہو لیکن پھر اس کا استعمال بالکل یا اس کے ایک مختص معنی میں ترک کر دیا گیا ہو‘‘[۱]

پنڈت برجموہن وتاتریہ کیفی کی معین کردہ تعریف سے قبل متروکات کے ذیل میں کوئی جامع تعریف نہیں ملتی۔ ’’منشورات‘‘ میں اس موضوع پر چالیس صفحات کا خطبہ موجود ہے۔ پنڈت کیفی کے بعد اس موضوع پر کوئی قابل ذکر اور قابل قدر تحریر یا تصنیف ہماری نظر سے نہیں گزری۔ مرکزی مجلس لغت کی شائع کردہ اردو لغت کی جلد اول میں مولوی عبدالحق، محمد ہادی حسین اور ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے مختصراً متروکات کی تعریف متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔

متروکات:

’’کیوں کہ کسی لفظ کی قدامت اور عہد بہ عہد استعمال میں ترک و اختیار کی پوری کیفیت اس صورت سے ظاہر ہو سکتی ہے بعض الفاظ کسی موڑ پر آ کر متروک ہو جاتے ہیں یا ان کا رواج محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہی حال معانی کا ہے کسی عہد میں کوئی لفظ کسی خاص معنی کا

☆ ناظم، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ/نائب ناظم/معاون تحقیق

حاصل ہوتا ہے اور بعد میں اس معنی کی حد تک متروک یا نا مقبول سمجھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ایسا بھی ہوتا ہے کہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے ساتھ ساتھ الفاظ نئے معنی بھی قبول کرتے رہتے ہیں''۔[۲]

متروک الفاظ کا معاملہ اور ٹیڑھا ہے...... پرانے لفظ متروک ہوتے اور مرجاتے ہیں، نئے لفظ گھستے چلے آتے ہیں۔ لفظ کو موت اچانک نہیں آتی، ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرتا ہے۔ کوئی شخص کسی لفظ کی موت کی صحیح تاریخ اور وقت نہیں بتا سکتا۔ ہمارے لفظ یعنی وہ لفظ جو ہم بولتے یا استعمال کرتے ہیں متروک نہیں ہوتے۔

یہ ہمارے بزرگوں کے لفظ ہیں جو نشانہ اجل ہوتے ہیں۔ ہم ایک لفظ کا استعمال ترک کر دیتے ہیں لیکن وہ مر نہیں جاتا اس کی یاد باقی رہتی ہے اور اس کے استعمال کا امکان بھی باقی رہتا ہے، مردہ یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اس کا کوئی بولنے والا نہیں رہتا۔ لغت نویس کو یہاں مشکل کا سامنا ہے۔ بہت سے ایسے لفظ ملیں گے جو مشتبہ ہیں اور جن کی نسبت فیصلہ کرنا آسان نہیں کہ آیا وہ اب بھی زبان کا جزو ہیں یا نہیں۔ بعض کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور بعض کے نزدیک مردہ، اس کے علاوہ بہت سے ایسے ہیں کہ لغت میں داخل ہونے کے مدعی ہیں۔[۳]

متروک سے ہماری مراد یہ ہے کہ ایسے الفاظ اگلے دور سے ہمارے دور تک آہستہ آہستہ کم استعمال ہوتے گئے یہاں تک کہ یا تو وہ بالکل ہی متروک ہو گئے یا ان کی شکل صوتی یا معنوی اعتبار سے بالکل بدل گئی یہ صورت اردو کی ہے ورنہ ان میں سے بعض اب بھی دوسری ہند آریائی زبانوں اور بولیوں میں موجود ہیں...... جن الفاظ میں زندہ رہنے کی صلاحیت ہوتی ہے وہ زندہ ہو جاتے ہیں، جو کسی اعتبار سے کمزور ہوتے ہیں مر جاتے ہیں اور ان کے نشانات آثار باقیہ کی صورت میں متروکات کہلاتے ہیں اور اپنے دور کے کلام، نظم و نثر میں آثار حجر کی حیثیت سے نظر آتے ہیں، نئی ضرورت کے لیے نئے الفاظ جنم لیتے ہیں۔[۴]

لفظ کیوں متروک ہو جاتے ہیں؟ انھیں کیوں فراموش کر دیا جاتا ہے اور بہت سے

اچھے الفاظ دانستہ یا نادانستہ کیوں اجنبی مانوس اور آخر کار گمشدہ ہو جاتے ہیں۔لغت نامہ دہخدا کے مرتب اور ناظم ڈاکٹر سید جعفر شہیدی کے خیال میں ’’فرہنگ نویسوں نے لفظ کی یہ تعریف کی ہے کہ بامعنی حروف یا آوازوں سے عبارت ہے جو اپنا مقصود و مفہوم بیان کر سکیں۔ لہٰذا حقیقی لفظ وہی ہے جس کے معانی ہوں۔لغت شناسوں کی بحثوں کا ماحصل یہ ہے کہ لفظ حروف واصوات کی بامعنی ترکیب وآمیزش کا نام ہے۔پس لفظ ذریعہ ہے مقصود نہیں۔وہ آلۂ بیان ہے،مصرف نہیں ہے۔جس وقت کوئی مفہوم پیش نظر ہو،اس کے بیان کرنے کے لیے لفظ کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ مفہوم نہ ہو تو لفظ فراموش بھی ہو جاتا ہے۔ظاہر ہے کہ مفہوم یا مصرف معاشرتی اور عصری تقاضوں کے مطابق بدلتا رہتا ہے اور اس طرح لفظ کو بھی نئے معانی ملتے رہتے ہیں۔ظاہر ہے کہ لفظ کی حیثیت ایک وجود زندہ کی سی ہے جو پیدا ہوتا ہے،پروان چڑھتا ہے اور پھر مر جاتا ہے۔

لیکن لفظ کی پیدائش،نشو ونما اور موت کے سہ گانہ مراحل ہر معاشرے میں خاص کیفیت کے حامل ہوتے ہیں۔اگر کوئی معاشرہ طبعاً جامد اور غیر سریع ہو تو اس کے الفاظ بھی مدتوں یکساں قسم کے معانی رکھتے ہیں۔اس کے مقابلے میں متحرک اور ترقی دوست معاشرے کے الفاظ کے معانی جلد بدلتے رہتے ہیں۔پہلی قسم کے معاشرے کو نئے الفاظ کی کم ضرورت پڑتی ہے جب کہ دوسری نوع کا معاشرہ دنیا کے کئی علاقوں کے الفاظ اپنی زبان میں سموتا رہتا ہے۔ایسا کوئی مستند تاریخی حوالہ نہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ عربوں نے ایران پر غلبہ پا کر یہاں کے لوگوں کو عربی الفاظ یا تراکیب کو فارسی میں داخل کرنے پر مجبور کیا ہو۔‘‘ ایسی کوئی تاریخی شہادت دستیاب نہیں کہ عربوں نے جبر کے ذریعے اوستا، پہلوی، یا فارسی الفاظ کو متروک قرار دیا ہو۔یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ پہلوی، اوستا اور فارسی الفاظ کیوں متروک ہو گئے اور ان کی جگہ عربی الفاظ نے کیوں لے لی؟ ترک واخذ کا یہ عمل خود اختیاری تھا یا جبر کا شاخسانہ،اس بارے میں تاریخ بتاتی ہے کہ عربی الفاظ کے فارسی میں وارد ہونے کی بات یہ

ہے کہ اسلام کے تداول کے ساتھ ایرانی تمدن ان تمام تمدنوں سے مخروج ہوگیا اور اسلامی تمدن کے قالب میں ڈھل گیا۔ مسلمانوں نے کوشش کی کہ اسلام سے پہلے کے تمدنوں کو اپنی زبان رابطہ یعنی عربی میں منتقل کردیں۔ اس طرح اسلام کے عظیم تمدن کی حامل سب زبانیں عربی سے اثر پذیر ہوئیں۔ یہ عصری تقاضا تھا اور یہ کام شاید شعوری کوشش کے بغیر ہوا ہو۔ اس کے باوجود جن لوگوں نے فارسی میں عربی الفاظ استعمال نہ کیے اور اپنی زبان کے ذریعے ہی قوم کو خطاب کیا، ان پر کوئی معترض نہ ہوا۔ مثلاً ابن سینا، البیرونی اور الجرجانی کی کسی نے مذمت کی نہ تکفیر کہ وہ علمی کتابوں میں فارسی ہی کیوں لکھتے ہیں اور عربی کلمات کیوں نہیں لاتے۔"[۵]

متروکات کی مندرجہ بالا تعریفیں بھی جامع نہیں اور موضوع کا مکمل احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ کوئی لفظ کسی زبان میں کب داخل ہوتا ہے اور کب متروک ہوجاتا ہے ایک اہم تحقیقی مسئلہ ہے۔ الفاظ زندگی اور موت کے مرحلے سے گزرتے ہیں، کسی لفظ کا متروک ہونا کیا اس کی موت کے مترادف ہے؟ کم از کم ہم اس نقطۂ نظر سے اتفاق نہیں کرسکتے کیوں کہ تاریخ کی شہادت بالکل مختلف ہے۔ "متروک الفاظ دوبارہ زندہ ہوجاتے ہیں اور لفظ کی زندگی اور موت کا یہ کھیل ہر زندہ زبان میں جاری وساری رہتا ہے۔ جبھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ کئی لفظ تیس چالیس سال متروک رہنے کے بعد اب پھر زبان میں داخل ہوگئے ہیں جیسے لفظ "سو" تیس چالیس برس تک متروک رہنے کے بعد اب اردو میں داخل ہوگیا اور آج بھی مستعمل ہے۔[۶]

الفاظ متروک اور معدوم نہیں ہوتے، جس طرح توانائی کبھی ضائع نہیں ہوتی وہ اپنا رنگ، روپ اور شکل تبدیل کرلیتی ہے اسی طرح لفظ بہروپ بھر لیتے ہیں پھر حالات بدلتے ہی نقاب الٹ کر اپنا چہرہ دکھا دیتے ہیں۔

الفاظ ققنس کی طرح اپنی خاکستر سے دوبارہ جی اٹھتے ہیں ان کی زندگی بھی عجیب

ہوتی ہے، موت عظیم الشان اور حیات تو نہایت عجیب تر۔

لفظ ''سے'' کی تاریخ:

بسا اوقات ایک لفظ کا بنیادی مادہ وہی رہتا ہے لیکن اس کا تلفظ، انداز قرأت اور رنگ روپ بدل جاتا ہے۔ اسے ماہرین لسانیات صوتی تغیر وتبدل کہتے ہیں لیکن اس تغیر کے نتیجے میں پہلا لفظ متروک ہو جاتا ہے پھر اس کے بطن سے دوسرا، تیسرا، چوتھا لفظ جنم لیتا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ لفظ متروک ہو جاتا ہے لیکن اس کا بنیادی مادہ متروک نہیں ہوتا لیکن اس عمل کو بھی متروکات کی ایک قسم کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات لفظ کا بنیادی مادہ بھی بدل جاتا ہے اور اصل لفظ کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے مثلاً اردو زبان کا ایک لفظ جو پہلے ''تھیں'' یا ''تے'' تھا وہ بدل کر تھے، ستے، ستیں، سوں اور سیں ہوتا ہوا آخر کار ''سے'' بن گیا۔[۷]

لفظ ''سے'' کی موجودہ شکل اردو زبان میں تقریباً دو سو سال سے مستعمل ہے اس سے پہلے یہ لفظ ''سیں'' یا ''سوں'' کی شکل میں رائج تھا۔ ولی سے پچاس برس قبل یہ لفظ عہد قطب شاہی کے اواخر میں ''ستے'' اور ''ستیں'' تھا۔ اورنگ زیب عالمگیر کے معاصر غلام علی سے پچاس سال قبل اس لفظ میں س کی آواز موجود نہ تھی اور سے کی جگہ ''تھے'' مستعمل تھا۔ وجہی کی شاعری میں ''سے'' کی جگہ لفظ ''تے'' ملتا ہے۔ معراج العاشقین میں بھی یہ لفظ موجود ہے۔ خوب محمد گجراتی کی ''خوب ترنگ'' میں ''سے'' کی جگہ حرف ''تھیں'' استعمال کیا گیا ہے۔[۸]

اردو لفظ کوڑی سنسکرت لفظ ''کپرو'' اور کیرو کا لسانیاتی ارتقاء ہے۔ کپرو، کپڈ، کوڈ، کوڑا اور کوڑی۔ سنسکرت میں ''رو'' کی آوازیں آج اکثر اردو میں ''ڑ'' ہے اس طرح ''پ'' کی آواز ''و'' میں اور ''ت''، ''س'' کی آواز زچھ میں منتقل ہو گئی۔[۹]

سنسکرت کا ابتدائی حروف ''و'' اردو بنگالی، بہاری اور اڑیا زبانوں میں بالعموم ''ب'' کی شکل میں منتقل ہو گیا یعنی اردو کا ابتدائی حرف ''ب'' پہلے ''و'' تھا۔[۱۰]

صوتی تغیرات اور متروکات:

متروکات کا یہ عمل صوتی تغیرات کے دائرے میں آتا ہے،صوتی تبدیلیوں کی پہلی اور اہم وجہ عضویاتی ہے۔ایک نسل دوسری نسل کے لیے جو لسانی ورثہ چھوڑ جاتی ہے وہ معینہ اور معین نہیں ہوتا۔ ہر نسل کے بعد اس کی آوازیں اور اس کے عضوی عادات واطوار غیر محسوس طور پر کچھ نہ کچھ تبدیلی پاتے ہیں۔ یہ تبدیلی اکثر نتیجہ ہوتی ہے ہمسایہ زبانوں کے اثر کا۔بعض دفعہ جب کسی قوم کی ایک نسل کو اجنبی زبانیں بولنے والوں سے سابقہ پڑتا ہے تو اس اجنبی زبان کی آوازیں اس نسل کے اپنے لفظوں پر جو عمل یا ردعمل کرتی رہتی ہیں ان کے نتیجے کے طور پر اس تمام نسل کے مخارج تلفظ آہستہ آہستہ اپنی جگہوں سے ہٹتے چلے جاتے ہیں۔[۱۱]

بعض دفعہ نئی پود اپنے آباء واجداد کے کسی خاص تلفظ کو ادا کرنے سے قاصر بھی ہو جاتی ہے۔دنیا کی متعدد زبانوں میں اس امر کے ثبوت موجود ہیں کہ زمانہ سلف میں کسی حرف کا ایک خاص تلفظ تھا جب بعد میں چل کر وہ آواز ہی غائب ہو گئی تو اس حرف کے تلفظ کے لیے زبان کی موجودہ آوازوں میں سے کوئی آواز کام دینے لگی۔خود ہماری زبان میں بھی ایسے الفاظ موجود ہیں جن میں ایک خاص آواز آج ملفوظ نہیں ہوتی۔قدیم برہمنی دور میں اس کا ایک خاص تلفظ تھا مگر موجودہ ہندوستانی بالعموم اس کے بولنے سے قاصر ہیں۔[۱۲]

صوتی تغیر تبدل کے نتیجے میں اصل الفاظ متروک سمجھے جانے لگے ہیں ان الفاظ کی محرف اور بگڑی ہوئی آوازیں اصل لفظ کو فراموش کر کے ایک نئے لفظ کی بنیاد بن جاتی ہیں۔

”صوتی تغیر وتبدل سے متعلق یہ خاصیت زبانوں کے ارتقاء میں کسی نہ کسی طرح عمل کرتی رہتی ہے۔ہر زبان میں آپ کو ایسے لفظ ملیں گے جن کے تلفظ میں نہایت سرعت کے ساتھ تبدیلی ہو گئی ہے حالاں کہ انھیں کے ساتھ کے دوسرے لفظ ابھی زیادہ بدلنے نہیں پائے ہیں،ان غیر طبعی تبدیلی حاصل کرنے والے الفاظ میں اکثر وہ ہوتے ہیں جو کسی کو مخاطب کرنے کے لیے آداب وروایات، معاشرت یا روزمرہ کی ضرورتوں کے لیے کثرت سے بولے جاتے ہیں۔[۱۳]

عربی زبان اور متروکات:

زبانوں کے حروف وصوت میں تغیر و تبدل اور متروکات سے متعلق ان اصولوں کے باوجود اس میں واحد استثناء عربی زبان ہے۔اس زبان پر، اوپر بیان کردہ اصولوں میں سے کسی اصول کا اطلاق نہیں ہوتا۔اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ عربی کلام ربانی کے ذریعے محفوظ کردی گئی ہے اور قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لے لیا ہے۔اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

یہ زبان قرآن کریم کی ۶۶۶۶ آیات کے ذریعے چودہ سو برس سے حرف وصوت میں کسی تغیر و تبدل کے بغیر اپنی اصل حالت میں مغرب و مشرق اور شمال جنوب میں آج بھی ایک ہی اسلوب، لب و لہجے، صوتی اثرات کے ساتھ بولی، لکھی اور پڑھی جارہی ہے۔اجنبی زبانیں بولنے والوں کے ساتھ عربوں اور عربی بولنے والوں کا سابقہ پڑنے اور اجنبیوں سے کثرت کے ساتھ رشتہ مناکحت قائم کرنے کے باوجود عربوں کی صوتیات، اس کے حروف اس کے مخارج تلفظ الفاظ صرف و نحو تبدیلی کے اثرات سے مکمل طور پر محفوظ ہیں۔عربی زبان آج بھی حروف و صوتیات۔لہجہ اور تلفظ میں خالص ہے اس کی واحد وجہ قرآن کا حفاظ کے ذریعے محفوظ ہونا ہے اور مناجات وعبادات کے لیے عربی زبان کی لازمی شرط نے اس زبان کو تاریخی و تہذیبی طور پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کردیا ہے۔تاتاری قوم نے جب خوارزم شاہی سلطنت پر حملہ کیا تو اس وقت وہاں ازبک قزاق اور ترکمان نسلوں کے ترک بستے تھے۔نیز عربی اور فارسی زبانوں اور اسلام نے ان ترک اقوام کو تاتاری ترک قوم سے مختلف کردیا تھا اور پھر یہ تاتاری قوم مسلمان عورتوں کی زبان اور بیان اور معاشرت کے باعث مسلمان ہوگئی۔

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

تخلیق زبان اور متروکات:

لسانیات کا مطالعہ بتاتا ہے کہ صرف[11] چند لفظ ہی نہیں ہزاروں الفاظ یک بہ یک

متروک ہو جاتے ہیں یا کر دیئے جاتے ہیں اور زبانوں کا تانا بانا بالکل بدل کر رہ جاتا ہے۔
گزشتہ پانچ سو سال میں انگریزی زبان اتنی بدلی ہے کہ چاسر (Chaucer) کی شاعری
اس کے آبائی شہر لندن کے انگریز سمجھنے سے قاصر ہیں، اب قدیم انگریزی کے صرف چند ماہر
یہ شاعری سمجھ سکتے ہیں۔ انگلستان میں عیسائی فرنگیوں کے بچے بائبل میں مستعمل انگریزی سمجھنے
سے قاصر ہیں۔ یہی حال فرانسیسی، جرمن، روسی وغیرہ کا ہے۔ متروکات کے ذریعے نئی
زبانیں بھی وجود پذیر ہوتی ہیں۔[۱۴]

غصہ نفرت وحقارت بھی بہت سے الفاظ کو متروک کر کے نئے الفاظ کی تخلیق کا
ذریعہ بنتے ہیں اور اس طرح نئی زبانیں وجود پذیر ہوتی ہیں، اس کی مثال جنوبی افریقہ پر
ہالینڈ اور فرانس کے مقبوضات میں وجود پانے والی دو زبانیں ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق
چند سال قبل جنوبی افریقہ کے شہر جوہانس برگ جانے کا موقع ملا تھا۔ وہاں میاں نامی ایک بہت مخیر
اور علم دوست خاندان رہتا ہے۔ ان کے ہاں کے کتب خانے میں ایک کتاب دیکھی جو وہاں کے
گوروں ہی میں سے ایک کی لکھی ہوئی ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ جب ہالینڈی لوگوں کا ملک پر تسلط
ہوا تو نو آبادکاری کے لیے طرح طرح سے مزدور اور غلام وہاں لائے جاتے رہے اور ان سے نو
آبادکاری کے کٹھن کام لیے جاتے رہے۔ ان مزدوروں اور غلاموں کو ہالینڈی زبان سیکھنی پڑی
جسے وہ بگاڑ کر اور غلط سلط بولتے رہے اور ہالینڈی صرف ونحو کے قواعد کو آسان بنا کر گفتگو کرتے
رہے! انگریز آئے، تو ان بدنصیب ”غلاموں“، یعنی بنگالیوں، مالاباریوں، ملایا و جاوا والوں، عرب
، حبشی لوگوں کی تعداد چوں کہ گوروں سے بہت زیادہ ہوگئی تھی اس لیے فصیح ہالینڈی کی جگہ بگڑی
ہوئی، غلاموں میں بولی جانے والی ہالینڈی اتنی مروج تھی کہ گورے بھی اسی کو بولنے پر مجبور تھے
کہ اپنے مزدوروں سے بات کر سکیں پھر انگریزوں سے نفرت کے باعث ان ہالینڈی گوروں نے
مقامی بگڑی ہوئی ہالینڈی میں لکھنا پڑھنا بھی روز افزوں شروع کیا۔ لیکن ان گوروں سے بہت قبل
مقامی مسلمان اس کو لکھنے پڑھنے میں برتنے لگے تھے۔ اور اسے افریقانیہ کا نام دیتے تھے۔ اور

زیرِ ذکر کتاب کا مؤلف لکھتا ہے کہ موجودہ افریکانس (افریقانیہ) زبان کے قدیم ترین دستیاب شدہ نمونے عربی خط میں مسلمانوں کے لکھے ہوئے ہیں اور یہ اسلامی کتابیں (اسلام کے متعلق) ہیں ۔غرض عربی اور حبشی زبانوں کا ہالینڈی زبان پر جو اثر پڑا، اس سے افریقانیہ زبان پیدا ہوئی اور وہ اب جمہوریہ جنوبی افریقا کی سرکاری زبان ہے ۔[۱۵]

اگر جنوبی افریقا کے ایک حصے پر ہالینڈ کا قبضہ ہوا، تو براعظم افریقہ کے ایک دوسرے حصے پر فرانس کا ۔فرق صرف یہ تھا کہ ایک جگہ غلاموں اور مزدوروں کو ہالینڈی بولنی ہوتی تھی تو دوسری جگہ فرانسیسی ۔نتیجہ دونوں جگہ ایک ہی ہوا یعنی ایک نئی زبان پیدا ہوئی ۔فرانسیسی علاقے کی زبان کو کریول Creole کہتے ہیں یہ زبان اس برعظیم کے جزائر میں بولی جاتی ہے اور اس میں بھی اب کافی لٹریچر پیدا ہو چکا ہے، اگرچہ افریقانیہ کے مقابلے میں، جس میں قرآن مجید کے کامل تراجم بھی ہو چکے ہیں، کم ہے ۔[۱۶]

ان دونوں نئی زبانوں، (افریقانیہ اور کریول) کا اثر محدود رہا اور اصل ولندیزی (ہالینڈی) اور فرانسیسی زبانیں جو ہالینڈ اور فرانس میں بولی جاتی تھیں متاثر نہ ہوئیں ۔وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہالینڈ اور فرانس میں وہ لوگ مفقود تھے جو افریقانیہ اور کریول بولتے ہوں ۔[۱۷]

اسپین کے متعلق شاید یہ یاد دلانا بے محل نہ ہوگا کہ وہاں کے لاکھوں مسلم ہسپانوی زبان بولتے رہے جو عربی سے ظاہر ہے کہ بہت متاثر تھے اور عرب اس زبان کو "الخمیادو" سے موسوم کرتے تھے جو الاعجمیۃ کی خرابی تھی (اسپینی میں حرف ج کا تلفظ خ ہوتا ہے، جبرالٹر کو وہ آج بھی خبرالتر بولتے ہیں) اور یہ الخمیادو عربی خط میں لکھی جاتی تھی ۔عربوں نے ہسپانیہ کو فتح کرنے کے باوجود وہاں کی زبان ہسپانوی کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی اس زبان کے نمونے آج بھی محفوظ اور مامون ہیں ۔اس میں قرآن کے ترجمے بھی ہیں، طب اور دنیوی علوم کی کتابیں بھی ۔ان کے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں قلمی نسخے آج بھی مجریط (میڈرڈ) اور اسکوریال وغیرہ میں محفوظ موجود ہیں ۔عربی خط والی پرتگالی کا بھی یہی حال ہے ۔[۱۸]

انسانوں کی طرح لفظوں پر بھی جوانی اور بڑھاپا اور موت کا عمل ہوتا ہے۔ چناں چہ لفظ پیدا ہوتے ہیں جوان ہوتے ہیں، سٹھیاتے ہیں اور مر بھی جاتے ہیں۔ زبان میں رائج ہونا لفظ کی جوانی ہے کم استعمال اس کا بڑھاپا اور متروک ہوجانا اس کی موت ہے۔[۱۹]

متروکات کی اہمیت:

لفظ خواہ زندہ ہو یا مردہ یا متروک یا کم مستعمل یا اس کا استعمال شاذ ونادر ہو اپنی تاریخ میں اپنا شجرہ نسب پوشیدہ رکھتے ہیں۔ بہت سے زمانے، انقلابوں اور قوم کے سانحوں کی تواریخ کے امانت دار ہیں۔ بہت سے لفظ ایک قوم کی سیاسی، اخلاقی، معاشرتی ترقی یا زوال کی روداد لیے ہوتے ہیں، لغات کی ایک مکمل کتاب کو لفظوں کی سوانح عمری سمجھنا چاہیے کیوں کہ کوئی خبر کوئی سانحہ اور واقعہ ایسا نہیں ہوتا جو اس وقت ظہور میں آچکا ہو اور اس کتاب میں درج نہ ہو، اگر ایک قوم کی تاریخ کے دفتر فنا ہوجائیں مگر اس کی زبان کا لغات موجود ہو تو اس کی مدد سے اس قوم کی تاریخ پھر مرتب ہوسکتی ہے۔[۲۰]

متروک الفاظ گمشدہ تاریخ، گمشدہ تہذیب وتمدن اور تاریخ کی گرد میں ملفوف واقعات وحادثات اور سانحات کی سچی تصویر کھینچ دیتے ہیں، مثلاً، ناؤ پانی میں چلنے والی سواری کو کہتے ہیں۔ ہندوستانی قوم کو سمندری قوم نہیں مانا جاتا کیوں کہ وہ سمندر کے سفر سے اجتناب برتتے تھے، اس سفر کے نتیجے میں ان کا مذہب ختم ہوجاتا تھا لیکن لفظ ناؤ کی تاریخ بتاتی ہے کہ ہندوستانی ناؤ ہند کے سمندروں سے چل کر مغرب میں پہنچی اور وہاں اس نے Navy، Navigator اور Nautical الفاظ پیدا کیے۔ ہومر جہاز کو Naus کہتا تھا۔ ناؤ جیسی ایک اور آبی سواری کو ہمارے یہاں بجرا کہتے ہیں۔ اس لفظ سے اٹلی کا Brig، لاطینی Barge بنا اور Bargain کی اصل بھی یہی لفظ بجرا مانا جاتا ہے۔ یہ الفاظ ثابت کرتے ہیں کہ اہل ہند جہاز رانی اور سمندر کے سفر سے بے گانہ نہیں تھے۔[۲۱]

ناؤ اور مذہب:

لفظ ناؤ کی یہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اہل ہند کسی عہد میں ہندومت کے پیروکار نہ تھے، ان کا دین اس دور میں ہندومت سے مختلف دین تھا لہٰذا سمندر میں سفر کے لیے مذہب رکاوٹ نہیں تھا۔ اہل ہند کے مذہب کی حقیقت جاننے کے لیے سندھ کے لوگوں کا مذہب جاننا ضروری ہے۔

وادیٔ سندھ کے لوگوں کا اصل مذہب کیا تھا اور ہندوسندھ اور عرب میں کیا رشتہ تھا، اس کی تفصیلات شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ کے جریدہ شمارہ ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ میں ملتی ہیں جہاں ان مباحث پر پہلی مرتبہ نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

اہل ہندوسند کا مذہب:

لیکن ناؤ جو سمندری سفر کی علامت ہے اس کا تعلق ہند سے قائم ہونے کے بعد اس سوال کا جواب خود بخود مل جاتا ہے کہ اہل ہند کا اصل مذہب "ہندومت" نہیں تھا۔ اسی لیے وہ ناؤ بھی بناتے تھے اور سمندری سفر بھی کرتے تھے اور ان کی ایجاد ناؤ دوردراز تک معروف اور مستعمل بھی تھی۔ اس بارے میں فادر ہیراس (H.Heras) کی کتاب اور بنارس یونیورسٹی کے محقق اور مشہور ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر پران ناتھ کے مضامین سے روشنی ملتی ہے۔ ہیراس کے خیالات Studies in proto Indo Mediterranian Culture اور پران ناتھ کے افکار ہسٹاریکل کوارٹرلی میں شائع شدہ مضامین میں درج ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ وادیٔ سندھ کا رسم الخط "الف بائی" ہے۔ اس کے حروف کا علم سندھی نشانات کا تجزیہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے جو براہمی حروف سے مشابہت رکھتے ہیں۔

۲۔ مہروں پر دیوی اور دیوتاؤں کے نام پائے جاتے ہیں۔

۳۔ بعض دیوی دیوتاؤں کا تعلق سومیری قوم سے ہے اور بعض ہندوستان کی

"پورانک" روایات اور تانترک مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔

۴۔ ہڑپہ موئن جوداڑو کے تین بڑے راجا تھے: شورسین، ہزا ورہری۔

۵۔ ہندوستانی روایات میں انھیں سوراشٹر (گجرات) کے راجا ظاہر کیا گیا ہے۔

۶۔ ان راجاؤں کا زمانہ دوہزار سات سو پچاس قبل مسیح تھا۔ ان کی زبردست حکومت ہندوستان سے لے کر بحیرہ روم کے ساحل تک پھیلی تھی۔

۷۔ بعض مہروں پر "شبوجی"، "گوشنکر" لکھا ہوا ملتا ہے اور بعض پر سومیریہ کے کش (Kish) اور مشہور حکمران سارگون کے نام پائے جاتے ہیں۔

۸۔ ہندوستانی روایات کا "شورسین" ہی عراق میں سارگون کہلاتا تھا۔

۹۔ سومیری لوگ آریہ تھے اور سارگون بھی آریہ تھا۔ وادیٔ سندھ کے خط کا تعلق ان علامات سے ہے جو جنوبی ہند کے مٹی کے تابوتوں پر پائی جاتی ہیں۔

لیکن یہی نیچ، کمتر، حقیر وفقیر "شورسین" دنیا کی عظیم الشان تہذیب کے شہر کش کی تخت نشینی کے وارث قرار پاتے ہیں۔ آریہ (سنسکرت زبان بولنے والے) شورسینی زبان کو پراکرت یا وِبھاشا کا درجہ دے کر حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ اپنی زبان کو سنسکرت کہتے ہیں جس کا مطلب ہے "تہذیب یافتہ"۔ پراکرت اور وِبھاشا سنسکرت کے لفظ ہیں جس کے معنی "قدرتی" یا "خودرو" اور وِبھاشا کے معنی "نہیں زبان" کے ہیں۔ اسی طرح دیگر مقامی زبانوں کو بھی جو غیر سنسکرت تھیں، یا آریاؤں کی زبانیں نہ تھیں، انھیں ناگ بانی، ناگ بھاشا اور اشور بھاشا کہا جاتا تھا۔ جس کا مطلب سنسکرت زبان میں ناگوں کی زبان یا اشور (خراب) لوگوں کی زبان ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا مذہب اور کوئی ایسی الہامی تہذیب نہیں ہے جہاں نہ صرف یہ کہ دوسروں کو ذلیل سمجھا جائے، انسانوں کو طبقات میں تقسیم کیا جائے، ان کی زبانوں کو زبان ماننے سے انکار کر دیا جائے اور اسے سانپوں کی زبان کہا جائے بلکہ علی الاعلان اس کا اعتراف بھی کیا جائے نہ صرف غیر مذہب اور غیر زبان کے لوگوں سے حقارت

آمیز رویہ رکھا جائے بلکہ اپنے ہم مذہب لوگوں کو بھی شودر اور شورسین سمجھا اور رکھا جائے۔

وادیٔ سندھ کی تہذیب حضرت ابراہیمؑ کی آمد سے پہلے کی تہذیب تھی اور حضرت ابراہیم کی آمد سے پہلے بھی انبیاء کی آمد کا سلسلہ کائنات میں جاری وساری رہا۔ممکن ہے کہ سندھ کی طرف کوئی پیغمبر تشریف نہ لائے ہوں لیکن پیغمبروں کی تعلیمات کے اثرات جس طرح حضورؐ کی آمد سے پہلے مشرکین عرب کے کچھ طبقات میں اور اہل کتاب میں موجود تھے اسی طرح وادیٔ سندھ کے لوگوں میں بھی وحدانیت کے افکار وعقائد یقیناً موجود رہے ہوں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اولاد ابراہیمؑ کی اسماعیلی شاخ میں ڈھائی ہزار سال کے بعد تشریف لائے اس طویل مدت میں عرب کے لوگ مشرک بھی ہوئے اور جو اہل کتاب تھے وہ بھی شرک کی آمیزش سے بچ نہ سکے لیکن سیرت النبیؐ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کے اعلان نبوت سے قبل مکہ مکرمہ میں ایسے بہت لوگ تھے جو شرک اور بت پرستی سے بھی بے زار تھے اور اہل کتاب کے محروف دین سے بھی دل برداشتہ تھے۔یہ لوگ صحراؤں میں جا کر اللہ کو پکارتے تھے اور شرک اور بت پرستی کی تمام روایتوں سے بے زاری کا اظہار کرتے تھے۔۔حضورؐ نے ان کو حنفاء کہا۔اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے ہم مولانا ابوالجلالؒ ندوی کی اس تحقیق وتجزیہ پر آتے ہیں کہ یہاں کے باشندے ''اویا'' تھے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ کسی دیوتا کو مانتے نہ تھے اور کسی نبی کے قائل اس لیے نہیں تھے کہ کوئی نبی ان کے یہاں نہیں آیا تھا اس کے باوجود وہ اللہ کی وحدانیت کے قائل تھے، جس طرح حضورؐ اکرم کے اعلان نبوت سے پہلے عرب میں حنفاء کا طبقہ موجود تھا جو حضرت ابراہیمؑ کے دین حنیف سے وابستہ تھے۔لہٰذا ہند وسند کے لوگ ایک زمانے میں حنفاء تھے اسی لیے سمندر کے سفر پر کوئی مذہبی قدغن عائد نہ تھی۔[۲۲]

لانچ (Launch) کا لفظ بھی پرتگیزی مشرق سے یوروپ لے گئے اور میرا خیال

ہے کہ بیچ Beach کا لفظ ہندوستان سے یورپ گیا، بیچ اس ریتیلے میدان کو کہتے ہیں جو ساحل اور سمندر کے پانی کے بیچ میں واقع ہو۔ جاپانی زبان میں ہندوستانی لفظ ''بندہ'' اس امر کی خبر دیتا ہے کہ جاپان کی ثقافت ہندوستان کی ثقافت سے کہاں تک متاثر ہوئی بہت سے لفظ ہمارے وطن کے لہجے کے خفیف تغیر کے ساتھ جاپانی میں موجود اور اپنائے ہوئے ملتے ہیں۔ جاپانی خط کے آخر میں اپنے نام کے پہلے لفظ ''بندہ'' لکھتا ہے جیسا کہ ہندوستان میں بڑوں کے نام خطوط کے بارے میں اب تک کم وبیش دستور رہے۔[۲۳]

متروک الفاظ کی تاریخ:

زبان اور اس کے لفظوں کی تاریخ بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے اور یہ تاریخ ہمارے لغت کا بڑا اہم باب ہے لیکن افسوس ابھی تک لغت نویسوں نے توجہ نہیں دی۔ قومیں اپنی تاریخوں میں کتنی ہی خیانت کرلیں اور واقعات کو کتنا ہی الٹ پلٹ ڈالیں مگر زبان اور اس کے الفاظ کا ذخیرہ ایک سچے دیانت دار کی طرح پچھلی روداد کا ریکارڈ یا مسل ہمارے لیے تیار رکھتا ہے۔ بہت سے متروک الفاظ بھی مستقل تاریخ رکھتے ہیں اور اپنی خاموش زبان سے ہم کو سنانے کے لیے بہت سے ایسے واقعات یاد رکھتے ہیں جن کو کاغذی تاریخ کے اوراق بھلا چکے ہیں۔[۲۴]

''اردو زبان کا دام، (معمولی سکہ جس کی ایک ادنیٰ صورت چھدام ہے)، یونانیوں کا درخم Drachma (دراخمہ) فارس کا درم اور انگلستان کا ڈرام، دام قیمت کے طور پر آج بھی مستعمل ہے'' لیکن معمولی سکے کے طور پر متروک ہونے کے باوجود بھلائی ہوئی تاریخ سے آگاہ کرتا ہے۔ ۸۰ کے عشرے تک پاکستان میں پیسہ، پائی کے الفاظ مستعمل تھے، لیکن پیسہ، دو پیسے، پانچ دس پیسے، موقوف کردیے گئے تو یہ لفظ بھی رفتہ رفتہ متروک ہو رہے ہیں لیکن محاوروں میں آج بھی زندہ ہے اور پیٹرول پمپ کے میٹر پر بابا کے جوتوں میں اس کا اندراج فریب نظر کے لیے مستعمل ہے۔[۲۵]

اودھ میں استعمال ہونے والا لفظ کیرانت عربی کا قیراط، یونانی کا قیراط اور انگریزی کا کیرٹ ایک انوکھی دنیا سے روشناس کراتے ہیں، اودھ کا کرانت متروک ہو گیا ہے لیکن انگریزی کا کیرٹ اور عربی کا قیراط آج بھی زندہ ہیں۔

دینار یونانی لفظ ہے، مگر عربی میں بھی مستعمل ہے۔ تغلق کے زمانے میں ''تنکہ زر'' سکے کے معنی میں مستعمل تھا۔ ''تنکہ'' مشرقی بنگال میں ''ٹکہ'' ہے اردو میں صرف تحقیر وتضحیک کے لیے ٹکہ رہ گیا ہے جو محاوروں کا حصہ ہے۔ مگر زر سے اس کا تعلق نہیں۔ زر آج بھی اردو میں مستعمل ہے تنکہ زر کے لیے متروک ہو گیا ہے۔ لیکن پانی میں غرق ہونے سے بچنے کے لیے اور ناک میں حسن اور آنکھ میں حزن کا سبب بننے کے باعث آج بھی مستعمل ہے۔ دکن کا طلائی سکہ ''ہون'' متروک ہو کر ہن رہ گیا اور محاورے میں دولت کی بارش بن گیا ہے۔ روپے کا لفظ روپا سے بنا ہے اور سکے کو شیر شاہ نے چلایا۔ جواب پینسل کے شکم میں موجود ہے اور شہرت کے معنی میں مستعمل ہے۔[۲۶]

بیما خالص ہندوستانی لفظ ہے جو فارسی کے بیم سے ماخوذ ہے اور خوف رہزنی سے تحفظ کے لیے مستعمل ہے۔ لیکن بیمہ فارسی لغات میں نہیں ملتا۔ صرف لغات کشوری میں بیما کو فارسی لفظ بتایا گیا ہے۔[۲۷]

ڈاک کا لفظ بھی مختلف الفاظ سے محرف، محذوف اور مختلف ہوتے ہوئے ڈاک بنا ہے اس لفظ کی تخلیق میں متروکات کی طویل فہرست ہے۔ کئی لفظ متروک مخلوط اور ماخوذ ہو کر ڈاک کا لفظ بنانے کا باعث بنے۔ ''برید'' ڈاک کے لیے عربی لفظ ہے جو یونانی اور لاطینی سے عربی میں آیا، عجمی اہل لغت نے ڈاک کے لیے برید کو فارسی ''بریدن'' سے لیا اور بتایا کہ چوں کہ ڈاک کے لیے ''دم بریدہ'' یعنی دم کٹے گھوڑے کام میں لائے جاتے تھے اس لیے ڈاک کو فارس و ہند میں ''برید'' کہنے لگے۔ ''برید'' متروک ہوا تو ترکی لفظ ''اولاغ'' نے ''برید'' کی جگہ لی مگر اس کے فوراً بعد ہندوستانی لفظ ''دھاوا'' نے ''برید'' کی جگہ لے لی۔[۲۸]

دھاوا اہل ہند ایک تہائی میل کو کہتے تھے، چوں کہ ہرکارے ہر تہائی میل پر مقرر ہوتے تھے اس لیے اس کو دھاوا کہتے تھے، پھر پیادے کو دھاوا کہنے لگے، حالاں کہ سنسکرت میں دھاوا کے معنی دوڑنے کے ہیں، چوں کہ یہ دوڑ کر چلتے تھے، اس لیے اس کی چال کو دھاوا کہنے لگے پھر وہ دھاوا ہو گئے اور تہائی میل پر جہاں وہ ٹھہرتے تھے وہ دھاوا ہو گیا۔ دھاوے کے پیادے کو پائک کہتے تھے اور جو پیک کی صورت میں محرم کی تقریب میں امام کے نقلی قاصدوں کا نام ہم نے رکھا ہے۔ مگر اب پائک اور پیک متروک ہو گئے ہیں۔

آلِ تیمور کے ہندوستان پر دھاوے کے بعد لفظ دھاوا متروک ہو گیا۔ چناں چہ اکبر کے زمانے میں جب بدایونی نے اس لفظ کا استعمال کیا تو اس کے ترجمے کی ضرورت ہوئی۔ فرشتہ نے جہانگیر کے زمانے میں اپنی کتاب لکھی تو ''دھاوہ'' کا لفظ مٹ کر ڈاک چوکی کا لفظ پیدا ہو چکا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ پہلے اسے ''یام'' کہتے تھے۔ اب ڈاک چوکی۔ دکن میں مدراس سے لے کر پونا تک اس کے لیے ٹپہ، ٹپال اور ٹپہ خانہ بولا جاتا تھا۔ یہ ٹپہ بھی ٹھپہ کی شکل ہے کیوں کہ ڈاک خانے میں خطوط پر ٹھپہ مہریں لگائی جاتی تھیں۔ ٹھپہ بھی اب متروک ہو چلا ہے اور مہر اور اسٹیمپ مستعمل ہو گئے ہیں۔ ڈاک کا لفظ جہانگیر کے عہد میں آیا۔ ڈاکیے منزل بہ منزل جاتے تھے اس لیے ڈاک منزل کے معنی میں استعمال ہوا۔ پھر اس پڑاؤ کو ڈاک چوکی (بمعنی پہرا) کہا گیا۔ اس اصول پر انگریزوں نے بنگال سے الٰہ آباد تک منزل بہ منزل سفر کے لیے مختصر قیام گاہیں بنائیں جنھیں ڈاک بنگلہ کہا گیا۔[۲۹]

شاہ حاتم کی تحریک متروکات:

زبان مانجھنے اور معقولیت کی بنا پر اخذ و ترک کا سہرا شاہ حاتم کے سر ہے۔ شاہ حاتم نے بہت سے ہندی اور دکنی الفاظ کو جو ولی کے کلام کی زینت تھے ترک کر کے ان کی جگہ فارسی کے ایسے الفاظ زبان میں داخل کیے جو غیر مانوس نہ تھے۔ اپنے کلام کے ساتھ بھی شاہ حاتم نے یہی رویہ رکھا تمام رکیک الفاظ حذف کر کے اور اپنے کلام کی اصلاح کر کے منتخب دیوان

"دیوان زادہ" کے نام سے شائع کیا اس کے دیباچے میں متروک الفاظ کی مکمل فہرست شامل کی۔[۳۰] شاہ حاتم دہلوی کی ذات سے زبان کی تراش، خراش اور اس میں کانٹ چھانٹ کی بنیاد پڑی۔ شاہ حاتم کے بعد بھی اردو زبان میں اصلاح کا عمل جاری و ساری رہا لیکن متروکات کی صدی وار فہرستیں مرتب نہیں کی گئیں جب کہ اگر ہر صدی کے شعراء اور مصنفین کی تصانیف کو سامنے رکھ کر متروکات کی فہرست تیار کی جاتی تو اردو زبان میں تبدیلی تغیر اور ارتقاء کی پوری تاریخ سامنے آ سکتی۔ میر تقی میر، سودا، مظہر، درد، جرات، سوز، مصحفی، انشاء، نصیر، مومن، ذوق، غالب، ناسخ اور آتش کے یہاں بھی متروکات کی عہد بہ عہد تفصیل تاریخ اور فہرست مل سکتی ہے۔ مرزا غالب کا اردو دیوان تیسری بار ۱۲۷۸ھ میں چھپا اس کے خاتمے کی عبارت میں مرزا لکھتے ہیں۔

"ایک لفظ سو بار چھاپا گیا کہاں تک بدلتا چار ناچار یونہی چھوڑ دیا۔ یعنی کسو میں یہ نہیں کہتا کہ یہ لفظ صحیح نہیں البتہ فصیح نہیں، قافیہ کی رعایت سے اگر لکھا جائے تو عیب نہیں، ورنہ فصیح بلکہ افصح "کسی" ہے"۔[۳۱]

کیا متروک الفاظ استعمال نہیں ہو سکتے ؟

سوال یہ نہیں ہے کہ کسی بڑے شاعر نے کن لفظوں کو متروک کر دیا اصل سوال یہ ہے کہ کیا ان کے متروک قرار دیئے گئے لفظ دوبارہ مستعمل نہیں ہو سکتے۔ اگر داغ، امیر، غالب، مومن، شاہ نصیر، ناسخ نے کچھ الفاظ اردو کی برادری سے خارج کیے تو کیا پھر وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔

متروکات میں تعصب:

سندیسا خوبصورت لفظ ہے لیکن صاحب نوراللغات نے اسے متروک قرار دیا۔ یہ لفظ مہتاب داغ میں آیا ہے۔ اس کا مترادف پیغام تحریر کیا گیا جو درست نہیں کیوں کہ سندیسا راضی خوشی کا پیغام ہوتا ہے چوں کہ یہ لفظ لکھنؤ میں استعمال نہ ہوتا تھا لہٰذا انھوں نے اسے متروکات کی فہرست میں شامل کر دیا۔ حالاں کہ لکھنؤ نے اسے کبھی استعمال ہی نہیں کیا۔[۳۲]

مت نفی کے معنی میں متروک تھا لیکن آج تک مستعمل ہے۔ مت کے بغیر نہیں کی تاکید، آدھی بھی نہیں رہتی ۔[۳۳]

لکھنؤ والوں نے دہلی کی خصوصیات کو اور دہلی والوں نے لکھنؤ کی خصوصیات اور اغلاط کو متروکات کی مثال میں نتھی کر دیا اور سب نے پنجاب کی خصوصیات کو متروک قرار دے دیا ۔[۳۴]

دہلی کے فصحاء میں ''دکھنا'' متروک اور غیر فصیح ہے، اس کے بدلے دکھائی دینا نو حرفی لفظ چار حرفی لفظ کا مترادف ہے اسے متروک قرار دینے کے باوجود یہ لفظ آج بھی مستعمل ہے ۔

عرصہ کو مدت کے معنی میں متروک قرار دیا گیا، جلال نے عادی کو متروک کہا لیکن دونوں الفاظ آج تک مستعمل ہیں ۔[۳۵]

شوق نیموی کے مطابق پہ بمعنی پر داغ و جلال نے ترک کر دیا تھا لیکن آج بھی مستعمل ہے، داغ و جلال کے کلام میں بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں ۔

متروکات کی فہرستیں:

میر علی اوسط رشک نے متروکات کی فہرست مرتب کر کے تالے اور کنجی میں رکھ چھوڑی تھی اس فہرست میں ۴۵ کے قریب الفاظ متروک قرار دیے گئے تھے یہ فہرست صرف خاص شاگردوں کو دکھائی جاتی تھی ۔[۳۶]

متروکات کی پیشتر فہرستیں ایسی ہیں کہ جو لفظ کسی خاص جگہ استعمال نہیں ہوتا اسے متروک قرار دے دیا گیا ۔ اس لیے ان فہرستوں کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا ۔ متروکات کے موضوع پر آبِ حیات، آزاد، اصلاح، مع ایضاح شرح اصلاح، ۱۸۸۷ء شوق نیموی، تسہیل البلاغت سجاد بیگ دہلوی، ۱۳۳۹ء قرار المحاورات و قرار المتروکات، سید تصدق حسین بن قرار شاہ جہاں پوری، اصلاح زبان اردو ۱۹۱۹ء خواجہ عبدالرؤف عشرت، نور اللغات ۱۹۲۴ء نیر کاکوروی اہم تصانیف ہیں لیکن صاحب کیفیات کی رائے میں ان مطبوعات میں سے کئی ایسے ہیں کہ محض تجارتی مفاد پر نظر

رکھ کر شائع کیے گئے ہیں۔ان کے مندرجات مقامی پاسداری سے مبرا نہیں۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ لکھنؤ والے نے جو کچھ لکھا اس میں اس نے وہ الفاظ متروک کی ذیل میں درج کر دیے جن کو لکھنؤ والوں نے استعمال ہی نہیں کیا اور ان میں اکثر ہندی کے نامانوس الاستعمال الفاظ ہیں۔جاننا چاہیے کہ ترک،اخذ یا استعمال کے وجود کو ممکن ہی نہیں لازم ٹھہراتا ہے۔جب ایک لفظ کبھی استعمال ہی نہیں ہوا تو اس کا ترک کرنا کیا معنی۔[۳۷]

نوراللغات کے متروکات:

ترک واخذ واختیار کا سلسلہ زبانوں میں جاری وساری رہتا ہے۔خواہ اس کے لیے تحریکیں چلائی جائیں یا سکوت اختیار کیا جائے۔شوق نیموی نے اصلاح مع ایضاح میں بیان کیا ہے کہ ”جس طرح میر ومرزا نے ولی وحاتم کے مستعملہ الفاظ ترک کر دیے تھے اسی طرح مومن و غالب وناسخ وآتش وغیرہ نے میر ومیرزا کے بہت سے لفظ متروک کر دیے..........ان میں سے اکثر الفاظ تو وجوباً ترک کر دیے اور بعض الفاظ ایسے ہیں کہ کسی نے کہیں استعمال بھی کیے ہیں اس کے بعد ان کے تلامذہ کا دور ہوا۔انھوں نے بھی کچھ لفظ ترک کیے۔[۳۸] نوراللغات کے مولف نے اپنے دیباچے نومبر۱۹۲۴ء میں ۲۹۷ متروک الفاظ کی فہرست دی ہے۔ان کا دعویٰ ہے کہ یہ فہرست تمام فہارس سے بڑی ہے اور اس میں ایسے تمام لفظ آ جاتے ہیں جنھیں اردو شعراء نے اول سے آج تک مولف کے قول کے مطابق متروک قرار دیا ہے۔پنڈت کیفی کے خیال میں ”متعلم کو اس فہرست سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا چاہیے یہ تھا کہ داغ اور میر کے متروک الفاظ ان کی وفات سے آج تک جو الفاظ ترک کیے گئے ہیں ان کی فہرست دے دیتے۔[۳۹]

شوق کی کتاب اصلاح مع ایضاح شرح اصلاح ۱۸۸۷ میں لکھنؤ سے شائع ہوئی حسرت موہانی نے اس کی جدید اشاعت مع ازاحۃ الاغلاط اردو پریس علی گڑھ سے شائع کی۔شوق نیموی نے ان الفاظ کی فہرست دی ہے جو مومنؔ، غالبؔ، ناسخؔ اور آتشؔ نے متروک ٹھہرائے جب کہ یہ الفاظ میرؔ اور دردؔ کے یہاں مستعمل ہیں اور میرؔ اور دردؔ نے ولیؔ دکنی اور حاتمؔ کے اکثر مستعملہ

الفاظ ترک کر دیے۔

تدبھو، تتسم اور اردو:

اردو زبان کے بارے میں محققین کا دعویٰ ہے کہ اس پر عربی و فارسی کا غلبہ ہے۔ حالاں کہ یہ دعویٰ درست نہیں۔ فرہنگ آصفیہ کے ۵۴ ہزار الفاظ میں عربی و فارسی الفاظ کی تعداد پچیس فی صد سے بھی کم ہے اور اب اردو کے دو لاکھ الفاظ میں یہ تعداد بہت کم ہو کر صرف دس بارہ فی صد رہ گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اردو زبان میں ''تدبھو'' الفاظ بہت زیادہ اور ''تتسم'' الفاظ بہت کم ہیں اور اصلاً اردو زبان ہند آریائی زبان ہے۔ عربی اور فارسی لفظوں کے استعمال کے بغیر بھی اردو زبان لکھی جا سکتی ہے لیکن ہندی یا ''تدبھو'' الفاظ کے بغیر یہ زبان نہیں لکھی جا سکتی۔ اس کے باوجود اردو پر تنقید کرنے والے محققین اردو کو عربی اور فارسی الفاظ سے پاک وصاف کرنے کے لیے بار بار اپنے دعوے کے ثبوت میں ''رانی کیتکی'' اور ''سریلی بانسری'' کا حوالہ دیتے ہیں۔ اس حوالے کو مضبوط کرنے کے لیے نظیر اکبر آبادی کی تعریف وتوصیف اور ناسخ کی مذمت بھی کی جاتی ہے جنھوں نے اردو زبان کو سنسکرت اور ہندی الفاظ سے پاک کرنے کی تحریک چلائی اور تمام مقامی الفاظ کو متروکات میں شامل کر کے اردو زبان کو عربی اور فارسی الفاظ سے مالا مال کر دیا۔

تحریک ایہام:

جنوب کی دکنی زبان تتسم اور ہندی الفاظ کے ساتھ ساتھ مقامی زبانوں کے الفاظ سے بھی مالا مال تھی اور آج بھی جنوبی ہند کی اردو میں ہندوستان کی تمام قدیم زبانوں کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ ولی کو ''تحریک ایہام'' کا بانی قرار دیا گیا ہے اور اردو شاعری میں ''تحریک ایہام'' کا رشتہ سنسکرت شاعری اور ہندی دوہوں سے جوڑا گیا ہے۔ آزاد کا خیال بھی یہی ہے کہ ہندی دوہے ''تحریک ایہام'' کے فروغ کا باعث بنے۔ سنسکرت میں ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی موجود ہیں۔ اس صنعت کو شلس کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک

سبھنگ جس میں لفظ سالم رہتا ہے دوسری ابھنگ جس میں لفظ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یہ صنعت پیدا کی جاتی ہے۔[۴۰]

تحریک ایہام کا ردِعمل:

شاہ حاتم، مظہر جانِ جاناں اور رفیع سودا نے ایہام کی تحریک کے خلاف زبردست شاعرانہ ردِعمل کا مظاہرہ کیا۔انھوں نے ایہام کو قبول نہ کیا اور اسے متروک قرار دے کر اپنے عہد کے شعراء کا طبقہ الگ کر دیا اور اردو زبان سے ہندی کے اثرات زائل کرنے اور اصلاح زبان کی تحریک کے ذریعے فارسی کے غلبے کو قبول کرنے کی تحریک کی۔[۴۱]

اس تحریک میں شاہ حاتم کا کلیدی کردار تھا جنھوں نے اپنے منتخب ''دیوان زادہ'' میں قدیم مستعمل رکیک اور ہندی و مقامی الفاظ کو متروکات قرار دے کر نئے الفاظ شامل کیے۔قدیم الفاظ کو متروکات قرار دینے کی تحریک کے باعث نین، سکھ، درپن، جیو، آپس، دیا، سنسار، گال، من، رین، چنڈا جیسے خوبصورت الفاظ ترک کر دیئے گئے لیکن متروکات کی یہ مہم کامیاب نہ ہو سکی اور آج بھی یہ الفاظ اردو زبان و ادب میں زندہ ہیں۔

ناسخ کے متروکات:

مولوی عبدالسلام ندوی نے ''شعرالہند'' میں ناسخ کے بارے میں لکھا ہے کہ اس نے اصلاح زبان کے لیے متشدد رویہ اختیار کیا اور قدیم پیغمبرانِ سخن کی شریعتیں منسوخ کر دیں۔ولی کے اجتہاد کی ابتداء کا نقطۂ انجام ناسخ کو قرار دیا گیا جس کے نتیجے میں مقامی پراکرتوں کے الفاظ متروکات قرار دے کر اردو سے خارج کر دیئے گئے اور عربی و فارسی کے مشکل الفاظ اردو میں دخیل ہو گئے لہٰذا محققین نے ناسخ کی تحریک متروکات کو منفی لسانی تحریک بھی کہا ہے''تذکرہ جلوہ خضر'' میں ان متروکات کی فہرست محفوظ ہے۔

چند الفاظ مثلاً پیت، کھوج، پالا، تجن، جگ جی چلا، وارو وغیرہ اس فہرست میں شامل تھے۔لیکن کیا یہ الفاظ آج متروکات میں شامل ہیں۔جواب یقیناً نفی میں ہے۔یہ الفاظ

آج بھی مستعمل ہیں۔

شیواجی کی تحریک متروکات:

دوسری زبانوں کے لفظوں کو متروک قرار دینے کی تحریکیں نئی نہیں۔شیواجی نے بہت کوشش کی کہ فارسی کی جگہ سنسکرت کی اصطلاحات رائج کی جائیں لیکن انھیں کامیابی نہیں ہوئی یہ کوشش ان کی موت کے ساتھ ہی ختم ہوگئی۔اس کے برعکس تلک اگرچہ ہندو احیائے مذہب کا حامی تھا لیکن فارسی الفاظ کو مرہٹی زبان سے خارج کرنے کے خلاف تھا۔مرہٹی زبان میں فارسی کے الفاظ کثرت سے داخل ہیں۔[۴۲]

ٹوڈرمل اور سکندر لودھی نے ہندی کی جگہ فارسی کو انتظامیہ کی ادنی سطح کی زبان قرار دیا۔[۴۳]

ناسخ کی تحریک متروکات:

عزیز احمد کے خیال میں ناسخ کا اپنی شاعرانہ زبان سے ہندی الفاظ کا اخراج دیدہ دانستہ عمل نہیں تھا بلکہ یہ اس معیار کو قائم کرنے کا منطقی نتیجہ تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ اگلے اساتذہ جو فارسی میں لکھتے تھے ان کی اسناد پر مکمل اعتماد کیا جائے۔[۴۴]

اس تحقیق کی روشنی میں یہ کہنا کہ ناسخ کی تحریک محض ردعمل کی منفی تحریک تھی مبالغہ آمیز بیان ہوگا جس کی تصحیح ضروری ہے۔

ہندوؤں کی تحریک متروکات:

ناسخ کا انتقال ۱۸۳۸ء میں ہوا لیکن ناسخ کے متروکات کی بحث اور متروکات کی تحریکوں کے زمرے میں، ناسخ کے معاصر للو لال نے ۱۸۰۲ء میں اردو کی ہندیائی اور سنسکرتیائی شکل کا جو تجربہ کیا تھا اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

دیوناگری رسم الخط میں راجستھانی، برج بھاشا، میتھلی اور اودھی ادب آٹھویں

صدی سے برابر لکھا جا رہا ہے۔ اس سارے ادب میں ایک واضح ہندو سمت ملتی ہے۔ ہندی ادبی روایت کا آغاز ۷۰۰ء اور ۱۳۰۰ء کے درمیان راجستھان کے بھاٹوں کی شاعری سے ہوا۔ مسلمانوں سے شکست کھانے کے بعد ہندو ذہن فرار کی کیفیت میں بھگتی شاعری کی مذہبی رفعت کی طرف رجوع ہوگیا لیکن تلسی داس کی تحریروں کے ذریعے کٹر ہندو مذہبی تجربہ کو از سرِ نو قائم محفوظ اور مستحکم کرنے کی کوشش کی گئی۔ تلسی داس نے رام راج (رام کی سلطنت) کو مثالی راج قرار دیا جسے بیسوی صدی میں انڈین نیشنل کانگریس کے کٹر ہندو رہنماؤں نے از سرِ نو زندہ کیا" جس کے ردِ عمل میں مسلمانوں نے اس تصور کی زبردست مخالفت کی۔[۴۵]

للولال کی تحریک متروکات فارسی:

جدید ہندی اسلام سے وابستہ "مفرس اردو" سے علیحدگی اور ہندو تجدیدیت کی شعوری کوشش کا نتیجہ تھی گریرسن کے مطابق "اس کی اصل عصرِ جدید سے تعلق رکھتی ہے جو انگریزوں کے زیرِ اثر متعارف ہوئی۔ اس وقت تک جب کوئی ہندو نثر لکھتا تھا اور اردو استعمال نہیں کرتا تھا تو وہ اپنی مقامی بولی اودھی بندیلی برج بھاشا وغیرہ میں لکھتا تھا۔

للولال نے ڈاکٹر گل کرائسٹ کی تحریک پر مشہور کتاب "پریم ساگر" لکھ کر اس صورت حال کو تبدیل کر دیا۔ اس نے دانستہ عام بول چال کے مطابق فارسی الفاظ لکھنے کے بجائے ہندی اور آریائی الفاظ استعمال کیے۔ اس پہلی کتاب نے تمام اچھے ہندوؤں کی توجہ اپنی جانب منعطف کرائی اور زبان کی ایک کمی کو پورا کر دیا۔ "پریم ساگر" سے ہندوؤں کو رابطے کی زبان مل گئی۔ للولال (۱۸۰۳) کے زمانے سے ہندی نے اردو سے متمیز اور سنسکرت سے قریب ہونے کے لیے اسلوب کے کچھ قواعد منضبط کیے آگرہ اور بنارس جدید ہندی کے دو مراکز قرار پائے جن میں بنارس کا میلان سنسکرت کے الفاظ کے استعمال کی جانب زیادہ رہا۔[۴۶]

متروکات کی تحریکوں کا تناظر:

اس تاریخی تناظر میں متروکات کی تمام تحریکات کو خواہ ان کا تعلق اردو سے ہو یا ہندی سے ایک وسیع تناظر میں ازسرِ نو جانچنے، پرکھنے اور اس کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ محض عمومی بیانات جو اردو کی ادبی تاریخوں میں در آئے ہیں۔ اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ متروکات کی تحریکوں کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لیا جائے۔ صرف ولی، حاتم اور ناسخ کی تحریکات متروکات سے یک طرفہ نتائج اخذ نہ کیے جائیں بلکہ ٹوڈرمل سے لے کر للو لال تک ہندو شعراء و ادباء کے رویوں میں واضح ہندی سمت کا بھی تنقیدی تجزیہ کیا جائے۔

ایران میں متروکات کی تحریک کی تاریخ:

جب ہندوستان میں ہندی کو عربی فارسی الفاظ سے پاک کرنے اور سنسکرت سے آراستہ کرنے اور اردو زبان سے ہندی سنسکرت مقامی الفاظ کو نکال کر عربی و فارسی الفاظ داخل کرنے کی تحریکیں شباب پر تھی۔ ہندوستان کے پڑوس ایران میں فارسی، عربی، فرانسیسی، انگریزی، ترکی، منگولی، روسی زبانوں کے الفاظ کے غلبے سے جنگی جاری تھی۔ مغربی زبانوں کا فارسی زبان میں عمل داخل عہد قاچار سے مربوط ہے۔ (۱۷۹۶_۱۹۲۲) تہران میں ۱۲۹۰ھ میں غیر ملکی زبانوں کی تدریس کا مدرسہ قائم ہو چکا تھا جہاں عربی، انگریزی، فرانسیسی، روسی زبانوں کی تدریس ہو رہی تھی، مدرسہ "مشیریہ" اور "دارلفنون" نے فارسی زبان کو غیر ملکی زبانوں سے روشناس کرایا اور جدید علوم و اصطلاحات سے فارسی زبان کو مالا مال کیا تیرہ جلدوں میں "نامہ دانشوراں" اس موضوع پر دائرہ المعارف کا درجہ رکھتا ہے۔ ۱۸۶۴ء سے ۱۸۷۰ء تک تہران سے عربی فرانسیسی زبان میں روزنامے شائع ہونے لگے۔ فارسی زبان پر غیر ملکی زبانوں خصوصاً عربی کے وسیع اثرات کے ردعمل میں "فارسی سرہ" یعنی خالص فارسی لکھنے کی تحریک نے زور پکڑا۔ اس تحریک نے پہلوی دور میں ۱۹۲۵ء تا ۱۹۷۸ء کے دوران دو مرتبہ زبان کے "فرہنگستان" بنوائے اور اصلاح و ارتقائے زبان کی کئی سرگرمیوں کو جنم دیا۔

یہ تحریک غیر ملکی اور غیر فارسی کلمات سے فارسی کو مبرا اور پاک کرنے کے لیے برپا کی گئی۔اس
تحریک کی شدت وحدت ایران کے پڑوس ہند میں برپا متروکات کی تحریکوں کے مقابلے میں
بہت زیادہ تھی۔ایرانی تحریک متروکات کے سامنے شیواجی، للولال، ولی دکنی، حاتم، ناسخ اور
نظیر کی تحریکیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔''فارسی سرہ'' یا اصیل فارسی کے حامی غیر ملکی لفظوں
سے پاک زبان کو ''زبان پاک'' کہتے تھے اس تحریک کے رہنما عربی زبان کے بھی دشمن تھے
اور عربی الفاظ کے بجائے مقامی الفاظ کو رائج کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔پہلی عالمگیر
جنگ کے دوران یہ تحریک کمزور پڑ گئی۔اس تحریک کی شدت کا عالم یہ تھا کہ گلستان سعدی کے
ایک شعر میں حمام کو ''گرمابہ'' سے اور ''محبوبے'' کو برجستہ سے بدل دیا گیا۔

گلے خوشبوئے در ''گرمابہ'' روزے
رسید از دستِ ''برجستہ'' بدستم

سید تقی زادہ نے اپنے مقالے ''لزوم حفظ فارسی'' میں لکھا ہے کہ اس تحریک سے
منسلک اکثر لوگ ایران کی قدیم زبانوں کے صحیح استعمال سے ناواقف تھے۔

فارسی سرہ تحریک کے اہم رہنما مرزا محمد رضا خان افشار بکشلو قزوینی کو عربی سے ایسا
تنفر تھا کہ وہ اپنا نام ''مغروینی'' لکھتے تھے۔وہ سعدی اور حافظ پر انتقاد کرتے تھے کہ انھوں نے
عربی آمیز فارسی کیوں لکھی۔[۴۷]

خالص فارسی لکھنے کی تحریک میں اہم ترین نام سید احمد کسروی تبریزی کا ہے۔
انھوں نے کئی کتابیں لکھیں، بابیت، بہائیت اور مذہب تشیع کا محاکمہ کیا۔تصوف کا استہزاء
کیا۔''پرچم'' اور ''پیمان'' کے نام سے رسالے نکالے۔دور مشروطہ کی مکمل تاریخ لکھی۔
انھوں نے فارسی میں عربی اور دوسری زبانوں کے کلمات استعمال کرنے کے خلاف نہایت
شدت برتی ان کی شدت پسندی کا مزید اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۹۴۵ء میں
ایک مقدمے کی پیروی کے دوران ایک شخص کو انھوں نے ایسا سخت سست کہا کہ اس نے عین

عدالت میں گولی مار کے ان کا کام تمام کردیا۔[۴۸]

''فارسی سرہ'' لکھنے والوں کی اصل کوشش یہ تھی کہ ایران کی فارسی عربی سے بالخصوص پاک رہے۔مگر یہ شعوری کوشش کامیاب نہ ہوسکی۔خود ان کی ایک تحریر جو اصل فارسی میں لکھی گئی ہے اس میں عربی الفاظ ''مقاصد''، ''عام''، ''معنی''، ''شرق'' شامل ہیں۔

''گفتند سعدی و حافظ با ہمین زبان مقاصد خود را فہمانیدہ اند می گویم این سخن عامیانہ است، سعدی و حافظ نہ دل شان برای مردم می سوخت و نہ پی بزرگی و نیرومندی تودہ می بودند امروز بہ صدھا معنی نیاز داریم کہ سعدی و حافظ ہیچ نمی دانستند۔امروز بیک زبان توانا و سادہ نیازمندیم کو بدستیاری، آن اندیشہ ہائے خود را در سراسر شرق رواج دہیم'' (زبان فارسی مرتبہ یحییٰ ذکا، تہران ۱۳۳۴ش/۱۹۵۵ء صفحہ ۵۴/۵۵)[۴۹]

ترجمہ: لوگ ہم سے کہتے تھے کہ سعدی اور حافظ تو اس زبان کے ذریعے اپنے مطالب لوگوں سے سمجھاتے رہے ہیں کہوں گا کہ یہ ایک عوامی بات ہے۔سعدی اور حافظ کو عام لوگوں سے ہمدردی نہ تھی اور عوام کی ترقی اور شکوہ مندی ان کا کام بھی نہ تھا۔آج ہمیں ایسے سینکڑوں معانی و مفاہیم کی ضرورت ہے جن کی سعدی و حافظ کو خبر نہ تھی۔ہمیں آج ایک موثر اور سادہ زبان کی ضرورت ہے جس کی مدد سے ہم اپنے افکار کو پورے عالم شرق میں رائج کرسکیں۔

ترکی میں متروکات کی تحریک:

اس سلسلے میں ہمیں ترکی کے مصطفےٰ کمال اتاترک کی عربی متروکات کی تحریک کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔جب عربی زبان، عربی میں اذان، عربی مدارس پر پابندی لگادی گئی اور ترکی کا آئین خالص ترکی زبان میں لکھنے کا حکم دیا گیا اس کے باوجود اس آئین میں عربی الفاظ کو دانستہ ترک کرنے اور چن چن کر نکالنے کی کوشش کامیاب نہ ہوسکی اور آئین میں مجبوراً عربی کے ۴۵ الفاظ شامل کرنے پڑے۔ان لفظوں کا متبادل دستیاب نہ تھا۔اس لیے ابن

خلدونؒ درست کہتے ہیں کہ اسلام ہر تہذیب میں روح بن کر سما جاتا ہے اور اس تہذیب کے غیر اسلامی عناصر کو الگ کر کے اسے خالص اسلامی روحانی سانچے میں ڈھال لیتا ہے۔ اس طرح عربی زبان ہر زبان میں روح کی طرح شامل ہو گئی جسے کھرچنے کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔

عربی کے طرف دار عناصر:

ایک جانب ایران میں شدت جذبات سے مغلوب وطنی عناصر کے زیر اثر فارسی زبان سے عربی آمیز خوبصورت الفاظ نکالے جارہے تھے دوسری جانب فارسی سرہ تحریک کے دوران امیری فرہانی، شوریدہ شیرازی، بہار خراسانی، دھخدا قزوینی، رشید ہاشمی، خرسند شیرازی، بہروز ساوی جیسے ادباء وشعراء عربی آمیز خوبصورت الفاظ کا نظم ونثر میں استعمال کر کے فارسی میں عربی کے کلمات باقی رکھنے کی تائید کر رہے تھے۔[۵۰]

۱۹۳۴ء میں محمد علی فروغی وزیر اعظم ایران کی ذاتی دلچسپی سے افراط وتفریط کا یہ ہنگامہ کم ہوا اور "فرہنگستان" کی تشکیل کے ذریعے جگہ جگہ قائم الفاظ سازی کے کارخانے بند ہو گئے۔ اس وقت سے یہ ادارہ آج تک کام کر رہا ہے۔ فرہنگستان کے مرتبہ "واژہ ہای نو" جن کے ذریعے نئی اصطلاحات والفاظ رائج کیے گئے اور عربی و دیگر زبانوں کے مشکل مگر معروف ومستعمل الفاظ کو متروک قرار دیا گیا۔ لیکن نئے الفاظ واصطلاحات مکمل طور پر رائج نہ ہو سکے اور بے شمار الفاظ وتراکیب واصطلاحات "فرہنگستان" کی متروکات میں شامل ہونے کے باوجود عوام وخواص میں مستعمل رہے اس لیے کہ زبانوں سے لفظوں کو نکالنا اور شامل کرنا ایک فطری عمل ہے۔ یہ طاقت سرکار اور دربار کے ذریعے نافذ العمل نہیں ہو سکتا۔ اس کا تعلق فطری پکار سے ہے جو انسان کے قلب سے اٹھتی ہے۔

ترکی آذری کردی زبانیں:

صدیوں سے ایران کی قومی زبان[31] فارسی رہی ہے۔ اس کے باوجود آذربائیجان

میں ترکی آذری زبان رائج ہے جس کا لہجہ استنبولی کہلاتا ہے۔ یہ لوگ شافعیہ ہیں اسی طرح کردستان میں کردزبان رائج ہے۔ان دونوں صوبوں کی زبانوں اور فارسی کی رقابت بہت قدیم ہے۔

یہ رقابت مشروطہ خواہی کے دور میں نظر آتی ہے اور بعد میں بھی۔ان دونوں علاقوں میں ابتدائی تعلیم (دورۂ دبستان) وہاں کی مادری زبانوں میں ہوتی ہے مگر فارسی بھی زبانِ دوم کے طور پر پڑھائی جاتی ہے۔کوشش کی جاتی ہے کہ یونیورسٹی سے قبل کی تعلیم (دورۂ دبیرستان) میں ان علاقوں کے طلبا فارسی پر خوب مسلط ہوں اور امتحان دیپلم (کلاس دو ازدہم) سب اسی زبان میں دیں۔البتہ یہ کام بحالت مجبوری ہی ہوتا ہے اور گزشتہ چالیس سال سے سیاسی اختلافات کے دوران ان علاقوں میں زبان کو مسئلہ نزاع بنایا جاتا رہا ہے۔ جوں ہی مرکزی حکومت کمزور نظر آئے یا آذربائیجان اور کردستان میں کسی نئے سیاسی مسئلے کا بروز ہو۔آذری یا کردی کو فارسی کے مقابل لا کھڑا کیا جاتا ہے۔اس سلسلے میں بڑے خون خرابے اور فسادات ہوتے رہتے ہیں۔[۵۱]

فارسی کا بزور قوت نفاذ:

بہر حال ایران کے ان خراب حالات میں کوئی ایک سال تک (۱۹۴۵ء کے وسط سے ۱۹۴۶ء کے وسط تک) آذربائیجان اور کردستان کے علاقوں نے حکومت خود اختیاری کا اعلان کیے رکھا اور ان میں بالترتیب آذری اور کردی زبانیں دفاتر اور مدارس میں رائج رہیں۔آذربائیجان کے سیاسی رہنما سید جعفر پیشہ وری، علی شبستری اور صادق پادگان تھے جب کہ کردستان کے رہبر ملا مصطفیٰ بارزانی تھے۔محمد رضا شاہ نے ۱۹۴۶ء میں قوت قہریہ سے کام لے کر یہ حکومت ہائے خود اختیاری ختم کیں اور مذکورہ دونوں علاقوں میں فارسی کو گزشتہ عہد کی مانند نافذ کروایا۔نئی انقلابی حکومت جب سے ۱۹۷۹ء میں روبہ عمل آئی ہے ان علاقوں میں زبان کا مسئلہ پھر اچھالا جا رہا ہے۔[۵۲]

کردی اور تر کی زبانوں کومٹانے کی کوشش:

زبان کا مسئلہ آذربائیجان اور کردستان میں گزشتہ سات عشروں سے جاری وساری ہے۔دونوں صوبوں میں دو بڑی لسانی اقلیتیں آباد ہیں۔آذربائیجان کے باشندوں کی مجموعی تعداد ایران کی کل آبادی کے ۱/۵ کے برابر ہے اور یہاں کے بیشتر افراد فقہ جعفری پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔

زبان کے مسئلے پر اس صوبے کے لوگوں کا سب سے پہلے رضا خان سے اختلاف شروع ہوا تھا، جب اس نے اس صوبے میں بھی فارسی زبان کو سرکاری زبان کی حیثیت سے نافذ کیا تھا۔حکومت کے زور وقوت کے آگے جب یہاں کے عوام بے بس ہو گئے اور ان کے بچوں کو نوشت وخواند کے لیے لازمی طور پر فارسی زبان کو پڑھنا پڑا تو انھوں نے اپنے ایسے مدارس قائم کر لیے جو ترکی آذربائیجانی کی بھی تعلیم دیتے تھے۔مگر رضا خان کے معزول ہونے کے بعد جب محمد رضا شاہ ایران کے تاج وتخت کا مالک بنا تو استحکام حاصل کرنے کے چند برسوں کے بعد ہی اس نے تمام ایسے مدارس کو بند کرنے کا حکم دے دیا جہاں ترکی آذربائیجانی پڑھائی جاتی تھی۔اس کے بعد سے یہ زبان صرف گھروں میں بچوں کو پڑھائی جاتی رہی اور حکومت کی طرف سے اس بات کی برابر کوشش ہوتی رہی کہ کسی نہ کسی طرح یہ زبان صفحۂ ہستی سے مٹ جائے،مگر رضا شاہ کی حکومت کو اس میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔[۵۳]

ایران میں عربی زبان کا احیاء:

۱۹۲۵ء میں شروع ہونے والی ''فارسی سرہ'' کی تحریک نے ۱۹۷۸ء میں اس وقت دم توڑ دیا جب ایران میں اسلامی انقلابی حکومت قائم ہوئی۔جس نے اعلان کیا کہ عربی چوں کہ قرآن مجید اور معارف اسلامی کی زبان ہے اور فارسی ادبیات میں اس کی مکمل طور پر آمیزش ہے لہٰذا پرائمری درجے کے بعد ثانوی تعلیم کے آخر تک تمام درجوں اور شعبوں میں عربی کی ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے تعلیم جاری رہے گی۔[۵۴] اصل میں کسی زبان کی

ثروت مندی، زرخیزی، وسعت، تاثیر اور سربلندی کا راز لفظوں کو ترک کرنے، نکالنے، ختم کرنے اور مٹانے میں نہیں متروکات کے ذریعے زبانیں اپنی زرخیزی کھو دیتی ہیں، زبانوں کو زرخیز بنانے کے لیے لازم ہے کہ ترکِ ترک کی حکمت عملی اختیار کی جائے اور کسی زبان یا لفظ یا مذہب سے نفرت اور حقارت کا برتاؤ نہ کیا جائے ۔ایران میں غیر ملکی الفاظ اور غیر مقامی زبانوں کے خلاف متروکات کی ایک خوفناک تحریک کا خوبصورت انجام اردو کے لیے بھی سنہرے مستقبل کی امید دلاتا ہے۔

تاریخ اسلام کا اہم ترین واقعہ فتح ایران ہے، جنگ نہاوند نے عربوں کو ایک حسین ملک کے علاوہ ایک قدیم تہذیب بھی عطا کی ۔اس فتح کے نتیجے میں عرب ایک ایسی قوم سے روشناس ہوئے جو سامی اور آریائی عناصر کے امتزاج سے کئی ایک تہذیبوں کو جنم دے سکے۔ فتح ایران سے ہمیں وہی کچھ حاصل ہو گیا جو فتح یونان سے رومیوں کو ملا تھا۔[۵۵] رسول اللہؐ کا وصال مبارک ۶۳۲ء میں ہوا اور فتح ایران ۶۴۱ء میں ہوئی ۔اس لحاظ سے اردو، فارسی اور اسلام تقریباً ہم عمر ہیں ۔اس فتح کا سب سے بہترین ثمر فارسی زبان کا احیاء وارتقاء تھا جس نے برعظیم پاک و ہند سے لے کر وسط ایشیا اور ترکی تک اپنے اثرات مرتب کیے۔

اسلام کا رویہ غیر عربی زبانوں سے:

فارسی زبان سے قبل ایران میں فارسی باستان، اوستان اور پہلوی زبانیں رائج تھیں ان کا مخصوص رسم الخط تھا۔ایران کی قدیم زبانیں فارسی متوسط، پارتھی، سغدی، خوارزمی اور ختنی تھیں ۔فتح ایران کے وقت یہاں پہلوی زبان کا سکہ رواں تھا۔اسلام کی روح ایرانی تہذیب کے قالب میں سما گئی اور رفتہ رفتہ قرآن مجید کا رسم الخط عربی حروف تہجی کے ذریعے بلاد ایران میں ۶۴۱ء میں رائج ہو گیا اور اس میں نئے حروف تہجی کا بھی اضافہ ہوا۔

ایرانیوں نے جب عربی رسم الخط کو اپنی زبان کے لیے اختیار کیا تو اس میں بہت سی تبدیلیاں پیدا کیں ۔ابتدائی عربی حروف تہجی میں بہ شمول ہمزہ ذیل کے صرف ۲۹ حروف

شامل تھے۔

اب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ء ی

اردو کے حروف تہجی پر اعتراضات:

ایران کے خواجہ ابوالعالی بیک نے فارسی کی چار مصمتی آوازوں کو ظاہر کرنے کے لیے چار نئے حروف کا اس میں اضافہ کیا جس سے حروف تہجی کی تعداد ۳۲ ہوگئی۔ یہ حروف **پ چ ژ گ** ہیں۔ اسی طرح اردو کے حروف تہجی بھی عربی اور فارسی کے زیر اثر تیار ہوئے۔ اردو کے حروف تہجی کی تعداد ۳۶ ہے یعنی فارسی اور عربی سے زیادہ، اسی لیے اردو زبان دنیا کی ہر زبان کے تلفظ اور ہجے کو ادا کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہے۔ بہت سے محققین کے اعتراضات کہ س ص، ز ذ، ع، ژ اور دیگر الفاظ اضافی ہیں ان کو زبان سے خارج کر دیا جائے۔ محض اعتراضات ہیں۔ یہ محققین چینی جاپانی اور کوریائی زبانوں کے علاوہ ہزاروں زبانوں سے ناواقف ہیں۔ مستقبل میں جب ان تمام زبانوں کے الفاظ اردو میں داخل ہوں گے تب انھیں اردو حروف تہجی کی اہمیت کا اندازہ ہوگا اور اپنے اسلاف کی باریک بینی اور دور اندیشی کا صحیح ادراک ہو سکے گا۔ اردو کے حروف تہجی درج ذیل ہیں: **ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی ے**[۵۶]

اسلام، فارسی، سندھی، بنگالی اور انگریزی ہم عمر ہیں:

یہ عجیب اتفاق ہے کہ اسلام، فارسی، سندھی، اردو اور بنگالی بلکہ انگریزی زبانیں بھی تقریباً ہم عمر ہیں۔ ان سب کا آغاز چھٹی صدی عیسوی میں ہوا ہے۔ فارسی زبان فتح ایران کے فطری ردعمل کے طور پر وجود میں آئی۔ اہل فارس نے نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ بہ رضا و رغبت دینی حمیت اور جوش و ولولے کے ساتھ قرآن کی زبان کو بھی قبول کر لیا اس فطری عمل

اور ردِعمل کے نتیجے میں پہلوی زبان متروکات میں داخل ہوگئی اور اس کا رسم الخط بھی فراموش شدہ تاریخ کا حصہ بن گیا۔ اسلام نے اس زبان کو نابود کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ لغت نامہ دہخدا کے مرتب اور ناظم ڈاکٹر سید جعفر شہیدی کے خیال میں ابن سینا، البیرونی اور الجرجانی نے اپنی کتابیں فارسی میں لکھیں۔ حتیٰ کہ عربی کلمات کے استعمال سے مکمل گریز کیا، لیکن اس طرزِ عمل پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ زبانوں کے معاملے میں اسلام کا یہ رویہ تاریخِ لسانیات میں اپنی نوعیت کی منفرد ترین مثال ہے۔

اردو چھٹی صدی کی زبان:

اردو کے باقاعدہ آغاز کی تاریخ ۱۱۹۳ عیسوی قرار دی گئی کیوں کہ یہی فتح دہلی کی تاریخ ہے جب مسلمانوں نے پنجاب سے دہلی مراجعت کی لیکن فی الحقیقت اردو، بنگالی اور سندھی زبانیں کم از کم فارسی اور اسلام کی ہم عمر ہیں اور ان کے آغاز وارتقاء کی کہانی چھ سو عیسوی سے شروع ہوجاتی ہے۔ اردو اور سندھی کی قدامت کا قوی ترین ثبوت 'بودھ گان ودوہا' کے ۴۷ پد (حمد) ہیں جو سندھی اور اردو زبان کے آغاز کا قدیم ترین حوالہ بھی ہیں۔ یہ پد ۶۵۰ء سے ۱۰۰۰ء کے درمیان تصنیف ہوئے۔ پدوں پر مشتمل اس مجموعہ کلام کا نام "چریا اچریا بنت چھایا" ہے۔ پدوں کا مخطوطہ پنڈت ہری پرشاد شاستری نے ۱۹۰۷ء میں نیپال سے حاصل کیا جو ہند آریائی پراکرت کی اپ بھرنش پر مشتمل ہے۔ ان پدوں کو بودھ، ہندوؤں، بھکشوؤں نے تخلیق کیا تھا۔ یہ کتاب اصل مسودے کے ساتھ ۱۹۱۷ء میں بنگالی رسم الخط میں کلکتہ سے شائع ہوئی۔ پدوں کی شرح سنسکرت میں کی گئی۔ پنڈت شاستری نے پدوں کی زبان کو "سندھیا بھاشا" لکھا ہے، ان کی نظر میں یہ زبان غیر متعین سی ہے۔ [۵۷]

جامعہ کراچی کے ڈاکٹر شہید اللہ نے ان پدوں کو جدید بنگالی میں منتقل کیا اور مع انگریزی ترجمے کے جامعہ کراچی سے شائع کر کے اسے قدیم بنگالی اور دوسری مشرقی بولیوں کی قدیم صورت بتایا ہے۔

ڈاکٹر شہید اللہ نے بنگلہ زبان کی قواعد "بنگلہ ویاکرن" میں ان پدوں کو قدیم بنگالی زبان کے طور پر پیش کیا ہے۔[۵۸]

سندھی زبان کی اہمیت:

پنڈت شاستری کی یہ تحقیق درست نہیں کہ "سندھیا بھاشا" غیر متعین زبان ہے۔ اس زبان کی بنیادیں وادیٔ سندھ کی قدیم تہذیب سے لے کر ملتان کے گردونواح تک پھیلی ہوئی ہیں۔ غالباً اسی بناء پر علامہ سید سلیمان ندوی کے خیال میں اردو کی جائے پیدائش سندھ تھی:

"قرین قیاس یہی ہے کہ جس کو ہم آج اردو کہتے ہیں اس کا ہیولیٰ اسی وادیٔ سندھ میں تیار ہوا"[۵۹]

عموماً اس بیان کی تردید کی گئی ہے۔ لیکن عرب جغرافیہ نویسوں کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی زبان سندھی کہلاتی تھی جو ملتان تک پھیلی ہوئی تھی۔ لسانی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ وہ زبان پراکرت کی اپ بھرنس تھی .... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ابھیروں (اہیروں) کی زبان تھی اور اس کو "سندھیا بھاشا" کہتے تھے لیکن ایف ایڈگرٹن نے اس کو "سندھا بھاشا" کہا ہے اور سندھا کے معنی علامتی یا مقصدی بتائے ہیں مگر اس وقت کے شاعر اس زبان کو عام طور پر "دیش بھاشا ہی" کہتے تھے۔[۶۰] سنسکرت میں "سیاند"، "سندھیا" اور "سندھا" الفاظ ملتے ہیں۔ سیاند کے معنی رقیق شے، پگھلنے اور پھیلنے والی شے، ٹپکنے والا رس وغیرہ ہیں۔ سندھیا کے معنی جوڑنا، یکجا کرنا اور متحد کرنا بتائے گئے۔ سندھا صوتیات میں الفاظ کے میل کو کہتے ہیں۔ ایک اور ملتا جلتا لفظ سندھیا ہے جس کے معنی میں سندھا کے معنی بھی پوشیدہ ہیں اور اس سے پوچھنے سے بھی مراد لی جاتی ہے۔[۶۱]

لیکن "بدھ گان ودوہا" کی اشاعت کے بعد اردو سندھی، بنگالی، لسانی روابط پر از سر نو تحقیق ضروری ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی کی کتاب اور سندھی کے لسانی

روابط کا دائرہ تحقیق مزید وسیع کرنے کی ضرورت ہے اور اس تحقیق کے دوران مولانا ابوالجلال ندوی کی ہند و سندھ پر تحقیقات کا بطورِ خاص تنقیدی جائزہ لیا جائے تو تحقیق کے نئے افق روشن ہوں گے۔[۶۲]

اردو سندھی ہند و سند و عرب:

عرب جغرافیہ دانوں کے بیانات، ایف ایڈ گرئن کی تحقیقات ''چہ یا اچہ یا بنت چھایا'' کی اشاعت اور پنڈت شاستری کی جانب سے بدھوں کے پدوں کو سندھیا بھاشا قرار دینے کے بعد اور عرب سندھ و ہند کے تعلقات، موئن جودڑو کی مہروں، مذہب، معاشرت اور سماج پر مولانا ابوالجلالؒ ندوی کی تحقیقات کی روشنی میں یہ کہنا بہت آسان ہے کہ اردو زبان کا سندھی زبان سے اور وادیٔ سندھ کی قدیم تہذیب سے خصوصی تعلق ہے۔ مولانا ابوالجلالؒ ندوی کا تو دعویٰ یہاں تک ہے کہ وادیٔ سندھی کی قدیم ترین زبان قدیم عربی ہے۔ چین کو چھوڑ کر براہمی، سبائی، حجازی، ثمودی، بنیائی، مصری، فنیقی، یونانی، لاطینی، رومن اور حد تو یہ ہے کہ ہماری اردو اور دیوناگری کی ابجدوں کا سلسلۂ نسبت ہڑپا کے نوشتوں سے جا ملتا ہے۔[۶۳]

اردو مسلمانوں کی زبان نہیں تھی:

اس تفصیل کا مقصد یہ بتانا ہے کہ اردو اسلام، فارسی اور سندھی کی ہم عمر ہونے کے باوجود مسلمانوں کی زبان نہیں تھی۔ یہ ایک عوامی زبان تھی جو فطری طور پر اپنے برگ و بار پیدا کر کے مستقبل میں امکانات کی نئی دنیا سجانے اور بسانے کی کوششوں میں مصروف تھی اور زبانوں کے طلسم خانے میں اپنے طلسمی اثرات رفتہ رفتہ دکھا رہی تھی۔ اردو زبان کو مسلمانوں کی زبان ثابت کرنا اور اس کے فروغ و ارتقاء کو صرف مسلمانوں سے وابستہ کرنا ایک بڑی تاریخی غلطی ہے۔ جس کا اعادہ مسلسل کیا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ سیاسی رقابتوں اور کشمکش اقتدار کے باعث بہمنی حکمرانوں نے اپنی شناخت اور تشخص کے لیے فارسی کے مقابلے میں اردو کی سرپرستی کی اسے سرکاری اور درباری زبان کا درجہ دیا حالاں کہ بہمنی حکمرانوں کے

ایران کے صفوی خاندان سے خصوصی تعلقات تھے۔اردو کی سرپرستی کی ایک اور اہم وجہ جنوب کی آبادی میں رابطے کی زبان کا فقدان تھا اور اردو اس کمی کو پورا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی تھی ۔جب ہند میں اسلام کے قدم نہیں پہنچے تھے اس سے پہلے اردو پراکرتوں کی صورت میں زندہ تھی اور اپنے نقش ونگار واضح کر رہی تھی، چھٹی صدی عیسوی کی ''بنت چھایا'' میں بے شمار الفاظ ایسے ہیں جو اردو زبان کے ذخیرے میں آج بھی شامل ہیں ۔ان الفاظ کی تفصیل شبیر کاظمی کی ''پراچین اردو'' کے صفحات ۱۰۱ سے ۱۱۲ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے ۔

اردو کی پیدائش کو عموماً بعض اہم اور بڑے محققین نے ہندوستان میں مسلمانوں کے غلبے کا لازمی اثر بتایا ہے ۔بعض اور محققین کے خیال میں اردو کا ابھار مسلمانوں کی دہلی آمد ۱۱۹۳ء سے دوسو سال قبل ۱۰۰۰ء کے لگ بھگ ہوا مشہور مؤرخ ڈاکٹر تاراچند نے اپنی کتاب

"Influence of Islam on Indian Cutlure"

میں لکھا ہے کہ مسلمانوں نے اپنی تر کی وفارسی ترک کردی اور ہندوؤں کی زبان اختیار کرلی ۔ ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ اردو کے آغاز وارتقاء کا سہرا ہندوؤں کے سر ہے اور مسلمانوں نے اسے نکھارنے اور چمکانے کا فریضہ سرانجام دیا ۔[۶۴] پہلا نقطہ نظر بھی مکمل طور پر درست نہیں کیوں کہ اردو پراکرتوں کی ٹوٹ پھوٹ کے نتیجے میں رابطہ کی ایک فطری زبان کے طور پر برگ وبار لارہی تھی ۔

اردو رابطے کی زبان:

اردو مسلمانوں کی زبان نہیں تھی یہ رابطے کی زبان تھی اور سنسکرت اور پراکرتوں کی مشکلات سے بچنے کے لیے اپ بھرنش کی جدید شکل ہندی، ہندوی، گجری، گجراتی، ریختہ، ہندوستانی ،اردو کی شکل میں ارتقاء کی منازل طے کررہی تھی ۔اردو زبان محلوں سے محلوں تک پہنچی حالاں کہ دنیا میں بیشتر زبانیں دربار،سرکار اور محلات سے بازار اور محلّات اور عوام تک پہنچی ہیں ۔اس طرح اردو دنیا کی واحد زبان ہے جس کا فطری ارتقاء ہوا یہ نیچے سے اوپر گئی

ہے۔اوپر سے نیچے نہیں آئی اس نے دیمک کی طرح اپنا راستہ بنایا اور بازاروں سے لے کر محلات کے حرم سرا تک رسائی حاصل کر کے بادشاہ وقت کی پسندیدہ زبان بن گئی۔جس میں وہ اپنے دلی جذبات کی بے ساختہ ترجمانی کرتا تھا اور زبان و بیان کی نزاکتوں سے لطف و اندوز ہوتا تھا۔

مولوی عبدالحق اردو کو مسلمانوں کی اور بدیسی زبان ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

''یہ خاص ہندوستان کی پیداوار ہے .... حقیقت یہ ہے کہ اس کے بنانے والے زیادہ تر ہندو ہیں۔[۲۵]

کھڑی اور پڑی بولی:

ہندو اہل علم عام طور سے برج تو جی ،بندیلی وغیرہ بولیوں سے امتیاز کے لیے جو اس وقت ''پڑی'' کہلاتی تھیں اردو کو ''کھڑی'' بولی کے نام سے یاد کرتے تھے۔اس کھڑی بولی کے آثار چھٹی صدی عیسوی کی ایک اہم تصنیف بودھ ''گان ودوہا'' سے ملتے ہیں جو نیپال سے تلاش کی گئی۔واضح رہے کہ چھٹی صدی عیسوی میں اسلام اپنے ابتدائی دور میں تھا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کا وجود تک نہ تھا لیکن اردو زبان کے الفاظ اس وقت موجود تھے لہٰذا اردو کو مسلمانوں کی زبان کہنا قرین انصاف نہیں۔یہ الگ بات ہے کہ بعد میں بعض سیاسی مصالح اور فارسی کے زوال اور ہندی و سنسکرت زبانوں سے دوری نے اردو کا اسلامی ہیولی تاریخی جبر کے تحت تیار کر دیا۔

چٹرجی کے خیال میں ''اگر مسلمان شمالی ہندوستان نہ آتے تب بھی جدید ہند آریائی زبانوں کی پیدائش ہو جاتی لیکن ان کے ادبی آغاز و ارتقاء میں ضرور تاخیر ہوئی۔[۲۶]

اردو اور مقامی زبانیں:

اردو میں عربی فارسی الفاظ کی تعداد اب بیس فی صد سے زیادہ نہیں اس کے باوجود۔اردو کے لسانی ڈھانچے میں جو ہمیشہ ہندی الاصل الفاظ یعنی تدبھو اور دیسی الفاظ کو

حاصل ہے وہ کسی اور زبان کے الفاظ کو حاصل نہیں ۔ ہندی الاصل الفاظ کے استعمال کے بغیر اردو کا کوئی جملہ تشکیل نہیں پاتا جب کہ اردو میں ایسے بے شمار جملے بن سکتے ہیں جن میں ایک بھی عربی یا فارسی لفظ نہ ہو ۔ نثر میں انشاء اللہ خان انشاء کی (م ۱۸۱۷ء)، رانی کیتکی ۱۸۰۳ء اور نظم میں آرزو لکھنوی کی "سریلی بانسری" ایسی مثالیں ہیں جن میں عربی فارسی کا ایک لفظ استعمال نہیں ہوا ۔[۶۷]

اردو، ہندوستانی یا ہندوی عام بول چال اور شعر و ادب کی زبان رہی ہے ۔ عہد قدیم سے عہد جدید تک یہ شمال وجنوب میں رابطے کی زبان تھی ۔ یہی ہندوستانی فورٹ ولیم کالج کے بعد اردو ہندی میں تقسیم ہوئی اور ہندوستانی کے برعکس سنسکرت الفاظ کی کثرت کے ساتھ دیوناگری میں لکھی جانے لگی ۔[۶۸]

مشہور ماہر لسانیات سنیتی کمار چٹر جی نے اپنی کتاب "ہند آریائی اور ہندی" مطبوعہ احمد آباد ۱۹۴۲ء میں اردو کو مصنوعی زبان قرار دیا تھا لیکن ۱۹۴۷ء میں اپنے قدیم نظریے پر نظر ثانی کرتے ہوئے اردو ہندی کے حوالے سے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور اردو کی قدامت و دل پذیری کے معترف ہوئے ۔[۶۹]

جامعہ آکسفورڈ کے عالم زبان پروفیسر ٹی برو نے اپنے مضمون Modren Languges of India میں لکھا ہے کہ قدامت اور عمر کے اعتبار سے اردو ہندی کے مقابلے میں زیادہ پرانی ہے ۔[۷۰]

گریئرسن کے مطابق ادبی زبان کے اعتبار سے ہندوستانی کے قدیم نمونے اردو میں پائے جاتے ہیں اور کھڑی بولی ہندی میں نظم نہیں ملتی" ۔

اردو زبان میں عربی و فارسی الفاظ :

فرہنگ آصفیہ کے مولف سید احمد دہلوی کے تجزیے کے مطابق ان کی فرہنگ میں :

کل الفاظ ۵۴۰۰۹

ہندی و دیسی الفاظ	۲۱۶۴۴	
سنسکرت	۵۵۴	
پالی	۲	
ملیالم	۱	
برہمی	۱	
کل دیسی الفاظ	۲۲۲۰۳	
غیر زبانوں کے ساتھ مخلوط الفاظ		۱۷۵۰۵
کل دیسی الفاظ		۳۹۷۰۸
عربی الفاظ		۷۵۸۴
فارسی الفاظ		۶۰۴۱
ترکی الفاظ		۱۰۵
انگریزی		۵۰۰
عبرانی		۱۱
یوروپی زبانیں		۵۳

اردو میں ترکی الفاظ بہت کم کیوں ہیں؟

یہ اعداد و شمار اردو زبان کے لفظی سرمائے کی اصل حقیقت بتانے کے لیے کافی ہیں۔ فرہنگ آصفیہ میں ۷۵ فی صد سے زیادہ الفاظ مقامی ہیں لہٰذا اردو زبان پر یہ الزام کہ:

۱) اس کے شعراء وادباء نے عربی اور فارسی کو ترجیح دی۔

۲) تقسیم ہند کے بعد دیسی و مقامی الفاظ سے نفرت کا برتاؤ کرتے ہوئے انھیں متروکات کا درجہ دیا۔

۳) اردو کو مسلمانوں کی زبان ثابت کر کے ہندوؤں میں اس کے خلاف خواہ مخواہ

فطری ردِ عمل پیدا کیا۔

یہ تمام الزامات اتنے وزنی نہیں جیسا کہ بہ ظاہر نظر آتے ہیں۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مغلیہ سلاطین جو ترکی النسل تھے اور ازبکی ترکی زبانیں جانتے تھے اپنے ۶۰۰ سالہ طویل اقتدار کے باوجود ان کی زبان کے الفاظ کی تعداد اردو میں صرف ۱۰۵ ہے۔ دیگر مقامی زبانوں کا کم و بیش یہی حال ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مغل بادشاہوں نے کبھی مقامی زبانوں پر جبراً اثر انداز ہونے کی کوشش نہیں کی۔ اگر مغل بادشاہ ہر سال ایک لفظ بھی مقامی زبانوں میں شامل کرتے تو اردو اور دیگر زبانوں میں ترکی کے کم از کم ۶۰۰ الفاظ ضرور موجود ہوتے۔

جنوب میں اردو کا فروغ:

شمال کی بہ نسبت جنوب دکن میں اردو زبان کی ترقی، ارتقاء سرپرستی کی وجوہات عموماً یہ بیان کی گئیں کہ محمد بن تغلق نے جب ۱۳۲۷ میں دولت آباد کو پایہ تخت قرار دیا اور دہلی کی تمام رعایا کوچ کر کے دکن چلی گئی تو ایک نئی زبان کی بنیاد رکھ دی گئی حالاں کہ شمال میں علاء الدین بہمن شاہ ۱۳۴۷ کی بغاوت اور بہمنی سلطنت کے قیام کے اعلان کے ساتھ مرکز دہلی کی سرکاری زبان فارسی کے خلاف بھی بغاوت کا خاموش اعلان کر دیا گیا۔ بہمنی سلطنت کا سربراہ نسلاً ازبک تھا اور ترکی زبان بولتا تھا لیکن اسے اپنی ریاست کی شناخت، سلطنت کے تشخص اور انفرادیت کے لیے ایک الگ زبان کی ضرورت محسوس ہوئی۔ لہٰذا شمال دشمنی کے جذبات کے تحت جنوب میں آباد مختلف اقوام کے درمیان وحدت و اشتراک پیدا کرنے کے لیے اردو زبان کو ایک موثر نفسیاتی حربے کے طور پر ایجاد کیا گیا۔ ہندوستان پر آریاؤں کی یلغار کے بعد دراوڑیوں کی منتشر نسلیں جنوب میں آباد ہو گئیں تھیں لہٰذا جنوب مختلف زبانوں، تہذیبوں اور ثقافتوں کا گہوارہ تھا جہاں ایک دوسرے سے رابطے کے لیے ایک مشترکہ زبان کی ضرورت تھی لیکن شمال کے خلاف جنوب کی بغاوت کے بعد یہ ضرورت ایک فریضہ سیاسی

اور فریضہ حیات کے طور پر اٹھ کر سامنے آئی اور اس زبان نے شمال کے خلاف ایک تہذیبی مدافعت کا کام بھی دیا۔

شمالی ہند سے آنے والی زبان دکن میں فروغ پاتی رہی۔متحدہ محاذ کی یہی وہ زبان ہے جسے آج ہم دکنی اردو کے نام سے پکارتے ہیں"۔[۷۱]

۱۳۴۷ء میں اردو سرکاری زبان بن گئی:

جنوب میں باغی بہمنی سلطنت مغلیہ حکومت کے لیے خطرے کا سبب بنی لیکن اس خطرے نے اردو زبان کو حیرت انگیز سرکاری سرپرستی عطا کی۔علاء الدین حسن بہمن شاہ م ۱۳۴۷ء نے اردو کو سلطنت کی سرکاری زبان قرار دیا۔ابراہیم عادل شاہ دوم کے دور میں اس نے فارسی زبان کے بجائے درباری زبان کا درجہ حاصل کر لیا۔[۷۲] اس طرح دکنی سلاطین نے اردو کی ترقی و کامیابی کے لیے راستے ہموار کر دیے۔پونے دو سو سال کے بعد بہمنی سلطنت کا خاتمہ ہوا تو سلطنت بریدشاہی، نظام شاہی، عادل شاہی، قطب شاہی، عماد شاہی کے نام پر پانچ خودمختار ریاستوں میں تقسیم ہوگئی۔یہ ریاستیں سترہویں صدی تک جنوب میں پھلتی پھولتی رہیں لیکن اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے تک یہ پانچوں سلطنتیں مغلوب ہوگئیں اور مغلوں کا اقتدار قائم ہوگیا۔جنوب میں ۱۳۷۲ء سے ۱۷۰۰ء تک اردو زبان کو تمام سلطنتوں نے زبردست فروغ دیا۔

بہمنی سلطنت، عادل شاہی اور قطب شاہی سلطنتوں نے اردو زبان و ادب کے فروغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔قطب شاہی بادشاہوں نے اپنے درباروں میں اردو کو خاص جگہ دے کر اس کی سرپرستی کی۔

عادل شاہ ثانی اردو کا قادر الکلام شاعر تھا۔اس کے گیتوں کا مجموعہ "کتاب نورس" یادگار ہے اس کا دیباچہ ایران کے عالم ظہوری نے فارسی میں لکھا۔

گول کنڈہ کے سلطان قلی قطب شاہ بلند پایہ شاعر تھا۔اس نے پچاس ہزار سے

زیادہ اشعار کہے۔اس کی شاعری میں ہر صنفِ سخن پر طبع آزمائی کی گئی۔محمد قطب شاہ عبداللہ قطب شاہ اور ابوالحسن تانا شاہ اچھے شعراء تھے۔[۴۳]

غیر مادری زبان میں شاعرانہ شہ پارے:

دنیا کی تاریخ میں ایسا بہت کم ہوا ہے کہ اپنی مادری زبان کو ترک کر کے غیر مادری، غیر سرکاری، غیر علمی اور نئی زبان میں کسی غیر اہل زبان نے اس درجہ کی شاعری کی جیسی شاعری جنوب کے بادشاہوں نے کی اور یہ سلسلہ صرف ایک دو بادشاہوں تک محدود نہ رہا ہو۔اس لحاظ سے یہ اعزاز تاریخِ ادبیات میں صرف اردو شاعری کو حاصل ہے جس کے بڑے شعراء میں علی قطب شاہ اور بہادر شاہ ظفر شامل ہیں جن کی مادری زبان ازبک تھی۔ ''تزک بابری'' ازبکی میں لکھی گئی لیکن اس میں کئی الفاظ اردو زبان کے شامل ہیں، اسی طرح اکبر اردو میں گفتگو کرتا تھا، شاہ جہاں اردو میں خط و کتابت کرتا تھا اور اس کے عہد میں شعراء اردو میں شاعری کر رہے تھے۔اردو کے فروغ کا اصل سبب وہ عورتیں تھیں جو مغل درباروں، حرم سراؤں میں کثرت سے داخل ہوئیں ان کی کثرت اور ان سے محبت کا یہ عالم تھا کہ مغل اپنی زبان ازبک بھول گئے، جہانگیر کو تزک بابری کے فارسی ترجمے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ بات بھی حیرت انگیز ہے کہ ایک ہزار سال قدیم اردو کے مخطوطات کی نثر اور اشعار آج بھی سمجھے جا سکتے ہیں۔اس طرح اردو میں الفاظ و زبان کا تغیر بہت زیادہ نہیں ہے۔اگر ایک ہزار سال کے متروک الفاظ کی فہرست تیار کی جائے تو دنیا کی دیگر زبانوں کے مقابلے میں اردو کے متروک الفاظ کی فہرست بہت محدود ہوگی۔

اردو کے متروکات کی فہرست محدود ہے:

انگریزی زبان کی تاریخ کا پہلا دور عہد قدیم ۶۵۰ء سے شروع ہو کر ۱۱۵۰عیسوی پر اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔اس کا دور وسطیٰ ۱۵۰۰عیسوی تک محیط ہے اور جدید عہد کا آغاز سولھویں صدی سے ہوتا ہے۔لیکن سات سو سال پہلے کی انگریزی زبان میں شاعری کرنے

والے عظیم شاعر "چاسر" کی انگریزی اب برطانیہ میں کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ انگریزی زبان کا ایک نمونہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ جو ہمارے موقف کی وضاحت کے لیے کافی ہے۔

Beowulf mapelode, bearn Ecgpeowes:
"Ne sorga, snotor guma; selre bio æghwæm
pæt he his freond wrece, ponne he fela murne.
Ure æghylc sceal ende gebidan
worolde lifes: wyrce se pe mote
domes ær deape: pæt bio drihtguman
unlifgend dum æfter selest.
Aris, rices weard, nto rape feran
Grendles magan gang sceawigan.
Ic hit pe gehate, no he on helm losap,
ne on foldan fæpm, ne on fyrgenholt,
ne on gyfenes grund, ga pær he wille.
Dys dogor pu gepyld hafa
weana gehwycles, swa ic pe wene to."

Beowulf spoke, the son of Ecgtheow: "Sorrow not, wise warrior. It is better for a man to agenge his friend than much mourn. Each of us must await his end of the world's life. Let him who may get golory before death: that is best for the warrior after he has gone from life. Arise, guardian of the kingdom, let us go at once to look on the track of Grendel's kin. I promise you this: she will not be lost under cover, not in the earth's bosom nor in

the mountain woods nor at the bottom of the sea, go where she will. This day have patience in every woe-as I expect you to."(page No.43, "The Languges of the World").

اس نثر پارے کا ہر لفظ متروک ہے اور آج کے جدید انگریزی داں اسے پڑھنے اور سمجھنے سے قاصر ہیں اس کے برعکس ساتویں صدی عیسوی کے اردو الفاظ اور اردو کے قدیم مخطوطات مشکل ضرور ہیں لیکن ایسے مشکل بھی نہیں کہ ان کا کوئی لفظ کوئی جملہ یا کوئی عبارت آج کا اردو دان نہ سمجھ سکے۔ مثلاً ساتویں صدی کے قدیم پدوں کے مسودے میں استعمال ہونے والے الفاظ جو تیرہ سو سال قدیم ہیں آج بھی ہر عامی سمجھ سکتا ہے۔ مثلاً آس، آنگن، کوڑی، کپٹ، چونسٹھ، گھڑولی، گمبھیر، موہ، انتر سونا، روپا، کھونٹی، بڑھیا، نگر، پدم، مالا، گگن، سنسار، گھاٹ، گھن، پاپ، پن، من، پون، سیج، مرن، جیون، دوئی، انگ، کرن، کنڈل، گھن، بانک، کھال، بھنڈار، سپنا، پوتھی، چنڈال، حوالا، آگ، باڑی، کنٹھ، کپاس، بلی، بھولا، ان الفاظ کو آج بھی ایک عامی اور عالم یکساں طور پر پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ اردو کے قدیم نمونے خسرو اور کبیر داس کے دوہوں، گرو نانک، بکٹ کہانی، عاشور نامہ، خالق باری، وفات نامہ فاطمہ، چندر بھان برہمن کی شاعری، کربل کتھا میں محفوظ ہیں۔ ان قدیم نمونوں کے بہت سے جملے اشعار اور الفاظ آج بھی کوئی عامی سمجھ سکتا ہے۔

متروکات اور استعماریت:

لغت کا کام عام طور سے لفظوں کے معنی بتانا سمجھا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ قوموں کی طرح قوموں سے متعلق زبانیں اور بولیاں بھی مستقل تاریخ رکھتی ہیں۔ بہت سے الفاظ کو تاریخی جبر کے نتیجے میں متروکات کی صف میں داخل کیا گیا۔ یہ متروکات اس تاریخ سے نقاب اُلٹتے ہیں جواب فراموش شدہ ماضی کا بھیانک خواب بن گئی ہے۔ یہ تاریخی عمل فطری طور پر بھی رونما ہوتا ہے اور غیر فطری طور پر بھی، حالات اور تاریخ کے جبر کے باعث

بھی اور بعض مرتبہ اندوہناک حادثات اور سانحات صرف لفظوں کو نہیں بلکہ زبانوں کو متروک قرار دینے کا باعث بنتے ہیں۔ایشیا، وسط ایشیا، یورپ، ترکی، ایران، افریقہ، اطالیہ، برِاعظم امریکا میں الفاظ سے لے کر زبانیں تک مختلف مراحل سے گزریں اور گزر رہی ہیں کسی لفظ یا چند الفاظ کا متروک ہو جانا یا انھیں زبردستی متروک قرار دینا یا فطری طور پر ان کا متروک ٹھہرنا انتہائی اہمیت کا معاملہ نہیں، یہ صورت حال تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف زمانوں اور زبانوں، مختلف نسلوں اور مختلف قوموں کو درپیش ہوتی ہے اور اس صورت حال کی بے شمار وجوہات ہیں۔کہیں استعماریت کے باعث، کہیں محض عصبیت اور مذہبی عصبیت کے سبب کہیں اپنی زبانوں اور روایات پر فخر و مباہات کی وجہ سے لفظوں اور زبانوں کو متروک کرنے کا عمل جاری و ساری رہتا ہے۔لیکن تاریخ کا خوفناک ترین باب زبانوں کو متروک کرنے کے لیے نسلوں کو تہہ تیغ کرنے اور قبیلوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی خوں ریز کہانیوں سے رنگین ہے۔ اطالوی، ہسپانوی، پرتگیزی، ولندیزی، المانوی، فرانسیسی، برطانوی اور امریکی استعمار نے اپنی نوآبادیات میں قدیم تہذیبوں و تمدنوں کو کس طرح مٹایا اور زبانوں کو کس طرح برباد کیا اس کی ایک طویل تاریخ ہے۔اس تاریخ کی کچھ جھلکیاں جریدہ کے شمارہ اکیس ''لسانیات نمبر'' میں محفوظ ہیں[۴۷]

زبانوں کا قتل عام:

امریکی (American)، برطانوی (British)، ولندیزی (Dutch)، بیلجیم (Belgian)، المانوی (German)، اطالوی (Italian)، روسی (Russian)، ہسپانوی (Spanish)، ہندو (Hindu)، پرتگیزی (Portuguese)، استعمار کی تاریخ رسم الخط اور زبانوں کے قتل سے لہولہو ہے۔

امریکی استعمار اور زبانیں:

جمہوریت، انسانیت اور انسانی حقوق کے سب سے بڑے علمبردار امریکی استعمار

کی تاریخ تاریخِ انسانیت میں سب سے زیادہ خوں ریز تاریخ ہے۔اس تاریخ کی بنیاد ساٹھ لاکھ سرخ ہندیوں (ریڈ انڈینز) کے خون پر رکھی گئی ہے جنھیں وحشی، جنگلی اور درندے قرار دے کر قتل کر دیا گیا۔جب نسلیں ہی متروک ہوگئیں تو سرخ ہندیوں کی ۲۰۰ سے زائد زبانیں زبان خود بخود متروکات کا درجہ اختیار کر کے تاریخ کے صفحات سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مٹ گئیں۔

کیلی فورنیا میں زبانوں کا قتل:

امریکا کے اصل باشندوں سرخ ہندیوں کی زبانیں نوہاٹلا (Nauhatl)، موہاک (Mowhawk)، موہابے (Mojave)، نباہو (Navajo)، چوکٹا (Choctow)، پیما (Pima)، ہوپی (Hopi) کو فنا کر دیا گیا۔امریکی ریاست کیلی فورنیا جہاں زبانوں کے کئی بڑے گروہ پائے جاتے تھے وہاں سفاکی اور درندگی کا ایسا مظاہرہ کیا گیا کہ تاریخ نے اس ریاست کا نام جس کا مطلب ہسپانوی زبان میں خوابناک سونے کی سرزمین تھا ''زبانوں کا قبرستان'' رکھ دیا جہاں سترہ بڑے لسانی گروہوں کی دو سو کے قریب زبانیں اور بولیاں تھیں، وہاں آج صرف دو زبانیں باقی رہ گئی ہیں۔[۳۰]

اطالوی استعمار اور زبانیں:

اطالوی استعمار نے ایتھوپیا، صومالیہ، لیبیا پر قبضہ کیا۔مقبوضات میں عربی رسم الخط کو ختم کر کے لاطینی رسم الخط جبراً نافذ کیا۔لیبیا پر سرکاری زبان کے طور پر اطالوی زبان کا جبراً نفاذ کرایا گیا۔ایتھوپیا کی زبان Amheric میں جبراً اطالوی الفاظ داخل کیے گئے۔مگر یہ کوشش ناکام ہوئی۔یہ افریقہ کی واحد سامی النسل زبان تھی جو محفوظ رہی۔اب لیبیا میں عربی زبان نافذ ہے اطالوی زبان ختم ہوگئی۔صومالیہ میں عربی اور صومالی زبانیں آج بھی موجود ہیں۔

زائرے (Zaire) پر بیلجیئم کا قبضہ ہوگیا۔اس کا نام بلجیین کانگو رکھا گیا اور یہاں کی زبان بھی تبدیل کر دی گئی۔

فرانسیسی استعمار اور زبانیں:

الجزائر فرانس کی نوآبادیات تھا، زائر میں بنتو زبانیں ہوتو اور تمسی بولی جاتی تھیں لیکن جبراً یہاں کی سرکاری زبان فرانسیسی قرار دی گئی۔ الجزائر میں بھی فرانسیسی کو جبراً سرکاری زبان قرار دیا گیا۔ پانڈیچری، مدغاسکر، سینی گال اور مغرب اقصیٰ فرانس کی نوآبادیات بن گئیں۔ یہاں فرانسیسی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامی زبانوں کو بھی زندہ رکھا گیا۔ براعظم افریقہ میں عربی کی آمیزش کے ساتھ جو فرانسیسی بولی جاتی ہے اسے کریپو (Crepus) کہتے ہیں۔ یہاں پر فرانسیسی زبان نے عربی کا اثر قبول کیا۔

ولندیزی استعمار اور زبانیں:

ولندیزیوں نے انڈونیشیا پر قبضہ کیا تو وہاں کی زبان پر جبراً اثر انداز ہوئے۔ Bahasa کا رسم الخط عربی سے جبراً لاطینی میں تبدیل کیا گیا۔ بہاسا زبان ملایو پولی نیشیا اور سنسکرت زبان کا سنگم ہے۔ قبولِ اسلام کے بعد اس کا رسم الخط فطری طور پر عربی ہوگیا تھا۔

جاوا جزیرے کی بوگوئی اور بالینی زبانوں کے خودساختہ رسم الخط تھے۔ یہ جزیرے دو مختلف مذاہب بدھ مت ہندو مت اور ثقافتوں کے مراکز تھے۔ ولندیزی استعمار نے انھیں بھی جبراً تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ جزائر کیرین پر ولندیزیوں کا قبضہ ہوا تو یہاں افریقی لوگوں کو بسایا گیا اور ناکی اور پولس موٹو زبان متعارف کر کے لاطینی زبان و رسم الخط کا نفاذ کیا گیا۔ ہالینڈ کے استعمار کا جنوبی افریقہ پر قبضہ رہا وہاں زولو اور سوتھو زبانیں بولی جاتی تھیں۔ ولندیزی، انگریزی اور جرمن الفاظ داخل کر کے اس کا نام بھی افریکانز کر دیا گیا۔ اب یہ ایک انڈویوروپی زبان بن گئی ہے۔

ڈچ استعمار اور زبانیں:

ڈچ استعمار نے سوری نام (جنوبی امریکہ) پر قبضہ کیا تو اردو، ہندی، تامل

زبانوں کا رسم الخط لاطینی کر دیا گیا اور اس ملک کا نام ہالینڈ نے ڈچ گیانا رکھا تھا جسے اب سوری نام میں بدل دیا گیا ہے۔

پرتگالی استعمار اور زبانیں:

پرتگالی استعمار گوا پر قابض ہوا۔ گوا بے جاپور ریاست کا حصہ تھی یہاں قبضے کے بعد کوکنی زبان کے عربی رسم الخط کو ختم کر کے لاطینی رسم الخط نافذ کیا گیا۔ برازیل پر قبضہ کر کے وہاں بھی پرتگالی زبان جبراً رائج کی گئی۔

انگریزی استعمار اور زبانیں:

انگریزی استعمار نے برعظیم پاک و ہند پر قبضہ کیا تو فارسی ختم کر کے اردو کو متوازی زبان کے طور پر ترقی دی اور اردو اور انگریزی کو رائج کیا گیا۔ ملائیشیا میں ملایا زبان کے عربی رسم الخط کو ختم کر کے لاطینی رسم الخط نافذ کیا، مالٹا میں سامی النسل قدیم زبانوں کو ختم کر دیا گیا۔ Maltese کا قدیم رسم الخط عربی تھا اور اس کا رسم الخط بھی جبراً لاطینی کر دیا گیا اور تمام آبادی کو عیسائی بنا دیا گیا۔ انگریز سامراج نے براعظم آسٹریلیا کو اپنی پشت در پشت کی جاگیر سمجھ کر خوب لوٹا۔ وہاں کے مقامی قبائل (Aborigin) کو غلام بنایا، بے دریغ قتل عام کیا، ان کی زبانوں کو متروکات کا درجہ دیا، انگریزی کو فروغ دیا، اسکولوں میں زبان تدریس انگریزی کو رکھا گیا۔ انگریزی ادب کو عظیم ادب کے طور پر پیش کیا گیا جس کی وجہ سے وہاں کے مقامی لوگ اپنی زبانوں کو بھولتے چلے گئے۔ مقامی زبانیں لکھی نہیں جاتیں مگر ان کی تعداد کئی سو ہے جس کی صحیح گنتی بھی شاید استعمار نے کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کچھ زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد اب صرف ۵۰ یا اس سے بھی کم ہے۔ اس پورے براعظم میں اب صرف ۵۰ ہزار لوگ مقامی زبانیں بولتے ہیں۔ ہانگ کانگ کنگ فو مذہب (بانی حکیم کنفوٹیکس) کا مرکز ہے وہاں رسم الخط تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی اور انگریزی زبان مسلط کرنے کی کوشش کی گئی لیکن بدھ مت کنگ فو مذہب اور داؤ مت کے گہرے اثرات کے

باعث شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔

روسی استعمار اور زبانیں:

روسی استعماریت نے تمام مسلمان مقبوضات کے رسم الخط عربی سے سریلی (Cyrillic) میں تبدیل کر دیئے۔ ازبک اور یغور زبانیں جن کا ادب ترک اقوام کا زریں ادب کہلاتا تھا انھیں دانستہ فراموش کر دیا گیا۔ لیکن عیسائی ریاستوں آرمینیا اور جارجیا کے معاملے میں روسی استعمار نے مذہبی تفریق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کا قدیم رسم الخط برقرار رکھا کیوں کہ اس رسم الخط میں عیسائیوں کا صدیوں پرانا علمی و تحقیقی اور تاریخی و ثقافتی ورثہ محفوظ تھا۔ روس نے جارجیائی زبان کو ایک اور رسم الخط جسے ''خط سوری'' کہتے ہیں لاگو کرنے کی آزادی اور اجازت دی جو سریلک رسم الخط سے انتہائی مختلف اور منفرد تھا۔ یہ فراخ دلی روسی استعمار نے عیسائیت کے لیے اختیار کی لیکن مسلمانوں کو اس فراخ دلی سے کوئی حصہ نہ مل سکا۔

ہندو استعمار اور پالی و مقامی زبانیں:

بودھ مت کا آغاز ۶۰۰ ق م میں ہوا جو دراصل آریہ غلبہ یا (ہندو مت) کے خلاف اعلان جنگ تھا۔ یہ اعلان جنگ لسانی طور پر بھی سنسکرت کا مدمقابل تھا بودھ مت نے سنسکرت کو اپنے طور پر کسی حد تک اپنایا ورنہ اس کی عوامی زبان ماگدھی تھی اور پالی ادبی حیثیت رکھتی تھی۔ چناں چہ راجا اشوک کے کتبے آج تک اس امر کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ پالی دراصل متن یا سطر کو کہتے ہیں اور یہ لفظ قطار اور حاشیے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ پالی بھی سنسکرت کی طرح مختلف رسم الخطوں میں لکھی جاتی تھی۔ سب سے پہلے سنہالا رسم الخط میں حضرت مسیح سے سو سال قبل ضبط تحریر میں لائی گئی۔ [۴۵]

ہندو مت کا احیاء ہوا تو بدھ مذہب اور پالی زبان خاک و خون کے المناک مناظر سے روشناس ہوئے۔ بدھ دھرم اور اس کی زبان کی درگت بنائی گئی۔ بودھ مت کے علماء کو قتل

کر کے ان کے سروں کو اوکھلی میں کٹوا کر ہڈیوں کے سفوف کو ہوا میں اڑا دیا گیا۔ مذہب کے ساتھ زبان بھی موردِ عتاب ٹھہری۔ پورے شمالی ہند کی زبانیں بھی زبردست شکست وریخت سے دوچار ہوئیں۔ طاقت کے بل پر پالی اور دیگر زبانوں کو مٹانے اور سنسکرت کو زندہ کرنے کی بھرپور کوشش ہوئی لیکن سنسکرت عوامی زبان نہ بن سکی۔[۷۶] اسلام کی پوری تاریخ اس قسم کی عصبیت تشدد و سفاکی اور بہیمت سے پاک ہے۔ ارشادِ رسالت مآبؐ ہے کہ "اگر دشمن کے شر سے بچنا چاہتے ہو تو اس کی زبان سیکھ لو" یہ حکیمانہ قول مسلمانوں میں زبانوں کو سیکھنے کا سبب بنا اور انھوں نے اس حکمت کے ذریعے دشمنوں کو اسلام کے حرم میں داخل کر لیا اور ان کی زبانوں کو بھی اپنا بنا لیا۔ اس قید میں آنے کے بعد کوئی رہائی پر آمادہ نہ ہوا۔

زبانوں کو "متروکاتِ سخن" کا درجہ دینے کی عالمی استعماری کوشش کی مختصر تاریخ ہمیں نام نہاد مہذب اور متمدن اقوام کے اصل چہرے اور تاریخ سے آگہی بخشتی ہے۔ عالمی استعماری یلغار سے قطع نظر دنیا پر "مذہب سرمایہ داری" کے عالمی غلبے کے باعث اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا کہ سرمایہ دارانہ نظام (Capiltalism)، آزادی (Liberty) اور بنیادی حقوق (Fundamental Rights) کا عالمگیر فلسفہ نوے فی صد زبانوں کی موت کا سبب بنے گا اس موت کا پس منظر جریدہ کے شمارہ ۲۴ کی معروضات میں مختصراً پیش کیا گیا ہے۔[۷۷]

آسٹریلیا کے ممتاز ماہر لسانیات پیٹر ہوسلر نے ایک دلچسپ و اہم پیش گوئی کی ہے کہ اگلے سو برسوں میں نوے فی صد زبانیں صفحۂ ہستی سے متروک ہو جائیں گی اور صرف پانچ یا چھ بنیادی اہم زبانیں باقی رہ جائیں گی، جن میں انگریزی، ہسپانوی، فرانسیسی، جرمن، چینی اور عربی زبانیں شامل ہیں، جب کہ ملیشیا اور انڈونیشیا میں بولی جانے والی بھاشا (Bahasa) زبان کے بارے میں امکان ہے کہ یہ زبان بھی شاید باقی رہ جائے۔ اس کا مؤقف ہے کہ زبانیں ہمارے اندازے سے بھی زیادہ تیزی سے متروک ہو رہی ہیں۔ مثلاً

آسٹریلیا میں یورپی باشندوں سے پہلے یعنی دوسو سال قبل دوسو پچاس زبانیں بولی جاتی تھیں لیکن اب وہاں کے طول وعرض میں صرف پچاس زبانیں بولی جاتی ہیں۔ کیوں کہ انگریزی استعمار نے قتلِ عام اور چھوٹی زبانوں کی حوصلہ شکنی کے ذریعے نسلوں کو فنا کر دیا اور زبانوں کو مٹا دیا۔

ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا میں چھ سے دس ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں مکمل باضابطہ زبانوں کے ساتھ ساتھ بولیاں بھی شامل ہیں۔ ہوسلر کے خیال میں زبانوں کے متروک ہونے کی اصل وجہ بڑے پیمانے پر نقل مکانی ہے۔ جس کے نتیجے میں تارکینِ وطن اپنی زبان ترک کر کے جائے سکونت میں بولی جانے والی زبانیں اختیار کر لیتے ہیں تا کہ مقامی آبادی میں جذب ہو جائیں۔ زبان کی تبدیلی ان کے لیے اقتصادی وسماجی اعتبار سے سودمند ثابت ہوتی ہے لیکن ان کی آبائی تاریخ کے لیے موت کا پیغام ثابت ہوتی ہے۔

دوسرا نقطۂ نظر نوبل انعام یافتہ ہسپانوی ادیب کامیلیو خوسے تھیلا (Camillo Jose Cela) کا ہے۔ اس نے پیش گوئی کی ہے کہ اگلی چند صدیوں تک دنیا بھر کے لوگ صرف چار زبانیں استعمال کریں گے۔ یعنی عربی، ہسپانوی، انگریزی اور چینی اس کے سوا تمام زبانیں متروک ہو کر محدود ہو جائیں گی اور صرف علاقائی زبانوں کا روپ دھار کر محبت اور شاعری کے لیے رہ جائیں گی۔[۴۸]

متروک الفاظ کا تقابلی جائزہ

یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ کون سا لفظ متروک ہو گیا ہے اور کون سا لفظ مستعمل ہے اس بیان کی تائید کے لیے (۱) مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ''بہشتی زیور''، (۲) الطاف حسین حالیؒ کی ''مسدس حالی''، (۳) شان الحق حقی کی کتاب ''مضامین حقی'' (۴) دلی کی اردو اکادمی کے زیرِ اہتمام ۱۹۸۸ء میں دلی والوں پر منعقد ہونے والے سیمینار میں پڑھے گئے خاکوں پر مشتمل کتاب ''دلی والے'' مرتبہ ڈاکٹر صلاح الدین کا تفصیلی مطالعہ کرنے کے بعد بہت سے الفاظ کا

انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ انتخاب متروکات کی بحث کے ضمن میں انتہائی اہمیت کے تقابلی مطالعے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ بہت سے لفظ جو سرحد کے اس پار بولے جاتے ہیں پاکستان میں متروک ہو چکے ہیں۔ بہت سے لفظ جو شان الحق حقی جیسے اہل زبان کے قلم سے ۱۹۷۰ء کے مجموعہ مضامین میں شامل ہیں آج متروکات کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔(۵) سرسید احمد خانؒ اور دلستان سرسید سے وابستہ زعماء شبلیؒ، نذیر احمدؒ، محسن الملکؒ، حالیؒ، وقار الملکؒ وغیرہ نے انگریزی کے سینکڑوں الفاظ کو مغلوبیت اور مرعوبیت کے باعث اردو میں رواج دینے کے بے شمار جتن کیے مگر وہ سب متروکات میں شامل ہو گئے اس کی ایک مختصر فہرست بھی اس تقابل کے ساتھ شامل کر دی گئی ہے۔(۶) ڈاکٹر عبدالستار دلوی نے بمبئی کی قدیم اردو کے حوالے سے انیسویں صدی کے بعض الفاظ کی فہرست تیار کی جو بمبئی میں آج بھی مستعمل ہیں۔ اس کے علاوہ یہ الفاظ ہر جگہ متروک سمجھے جاتے ہیں لیکن یہ الفاظ کراچی میں مستعمل ہیں۔(۷) نوراللغات کے دیباچے میں نورالحسن کاکوروی نے ۷۲۹ متروک الفاظ کی جو فہرست دی ہے اس فہرست کے بہت سے الفاظ آج بھی مستعمل ہیں۔ جلال لکھنوی نے لفظ ''عادی'' کو متروک قرار دیا تھا لیکن ''عادی'' آج ہر ادیب، شاعر اور عامی کی زبان و قلم پر حاوی ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ کون سا لفظ متروک ہو گیا ہے ایک مشکل ترین کام ہے۔

۱۔ سرسید اور دلستان سرسید کے الفاظ جو متروک ہو گئے:

لٹریچر	لائف	کانشس	سیلف
بائیوگرافی	نیشن	بیوٹی	لائل
نیچر	اسپرٹ	ہسٹری	لا
ٹیکنیکل	بائیولوجی	سائیکولوجی	ریویولیشن
یونیورسل	نیشنل	پلے	رلویو
لیڈر	ایسٹرن	ہیلتھ	مینٹل

رائٹ	ہسٹری	بیک گراؤنڈ	لوجک
ریشنل	ریشنلٹی	سلیکشن	ایجی ٹیشن
آبجیکٹ	سبجیکٹ	اسپیچ	پارک
ایڈیٹر	ریزولیوشن	کاؤنسل	ایڈیٹوریل
ٹیچر	لٹریری		

۲۔نوراللغات کے متروک الفاظ جوآج بھی مستعمل ہیں:

اندر	اندھیاری	انکھڑیاں	اوپر
بچن	برآنا	برکی	بھینا
بعداز	پاؤں پیارنا	پون	بیر
تلک	تلے	پی پتیم	تلاؤ
جون	جی،جیو	جھمکڑا	وابنا
دھرنا	سندیا	صفاء	کتانا
سمیت	فی الحقیقت	گانٹھ	لون
مکھ	محتاجگی	مکھڑا	منہ بسورنا
موندنا	وار	جہاں تہاں	مند جانا
بارے			

۳۔بہشتی زیور کے متروک الفاظ:

میل کے برابر	اجار توڑ دینے کا بیان	کنسوئیں لینا	بدون
مسہل کا بیان	چھدام	بھوبھل	مغزانبہ
عرق نعناع	نیم کوفتہ کرکے	شوب	ورعہ
ورعان	تتمہ	کیرم کانٹے	محتلم

مختون	ودی	مذی	مدرک
مسبوق	مساقاۃ	ممسک	جنگا سوں

۴۔ مسدس حالی کے متروک الفاظ :

آماج	اِجارا	اجلاف	اَسامی بنانا
اعیان	بخ	بہوار	پھپکنا
تاتا	تدرو	ترانا بھرنا	تفحص
تھڑ جانا	چرکس	چیند	صفار
قصار	نجار	سرّاج	حلاج
حیم	وڑیڑا	یغمائی	راس الاطباء
راس البضاعت	ری پیلک	رمنا	رُوکھ
زابلی	زورق	سریہ ہونا	سرنگوں
شامات	شماتت	شوب	صاحبقرانی
فلاحت	قسیس	قلتبین	وردوہ حوض
کمیرا	کنوئڈا	گیان گن	گیانی
جیٹا	لبرٹی	لبرل	لچپی
لہنا	لے گھلنا	ماوی	مبتذل
مثالب	مدارا	مُمِد	مستاج
مس خام	مغیلان	مفتری	مقبل
مکتوم	ملاہی	ملجا	موالی
منہ خام ہونا	ناثر	ناسپردہ	ناکسی
نسخ و نسیان	نکبت	نیرنگِ گردوں	نیشن

ہزال بدن   ہفت نظر   ہتا   یغمائی

یکہ تاز

۵۔ مضامین حقی کے متروک الفاظ:

کھتہ   توڑ کا وقت   ابیت   فک

کجربھتہ   مودی خانہ   مرغولنا   بخشا نہارا

دم میں کھٹکا باندھنا   اتم   ایسا کا جو بوجھو نہیں   مطلق

ٹھوٹھ کے ٹھوٹھ   تباڈل   پرجول   آرتی کرتے

ریہہ   فلزات   تربور   تا نکا ٹوک حساب

چیت چور   ثاثر خائی   مخترع   فکیل

اغبطہ   کھونڈا   تکمیل سے تلیل   بدھی

لمیٹر   متمم   رکھ پت رکھا پت   تنکیل نگار

ڈھوڈا   پنڈا   گما   کوکلی

لپا   کمچا   کسنی   کلا

آنٹ   فانس گندھ

۶۔ ۱۹۸۸ء کی کتاب ''دلی والے'' کے متروک الفاظ:

پہاڑوا   یتیڈا   پوبارے   ریندھ لیا

بیچ بچے   لوکا پھرا   فیلدتی   پٹن پٹے

جندری   بتاوی   سڑبلے   کندلہ

مہال کا چھتہ   چوکھونٹی   نفاقتیاں   سیاہ کفتی

سپھل   وتی آمنہ   توا   ترتا

سانگ   ڈونگی   گل ارمنی   گہک

یمن قدم	ڈھابا	کھیسین	تتیا
کتلہ	کونل	سودیشی	کل گجا
نیمہ آستین	موری	ثقل دان	سادے کار
نکوس	خاص دان	ماہی پشت	ریحان
اڑے لگائے	بسولا	کڈھب	

۷۔ خالد حسن قادری کی لغت متروکات میں شامل وہ لفظ جو آج بھی مستعمل ہیں:

جناب خالد حسن قادری کی مرتب کردہ ''متروکات کی لغت'' میں بہت سے ایسے الفاظ شامل ہیں جو آج بھی مستعمل ہیں، ان الفاظ کی فہرست درج ذیل ہے:

آرسی مصحف	آری	آریہ سماج
آڑے ہاتھوں لینا	آزمانا	آس
آس تکنا، لگانا	اُبڑ دھبڑ	اُبٹن
ابٹنا	اپج	اُپج
اُپلا	اُپی	اُتارا
اُترنا	اُتم	اُتو
اُتھل	اُتھل پتھل	اَتاری
اُتکا تکل	اُتنا /راٹ جانا	اُٹھک بیٹھک
اُٹھنا	اُٹھوانا اُجیرن	اُچاٹ
اچکنا	اُچکن	اُچھیا
اُچھال چھکا	اچھوتی	اُچھلنا
احوال	اُوا	اُواس

اُداسی	اُدل بَدل	اُدھورا
اُدھر	اُدھڑنا	ادی بدی
اَڈّا	اَرمان	اَزواج
ارے	اُڑانا	اُڑ آنا
اڑسنا	اُڑنا	اُڑنا
اُڑنگا	اَڑ	اِزار
ازاربند پہ ہاتھ ڈالنا	ازاربند کا ڈھیلا	ازاربند کی ڈھیلی
اِزدحام	اِس	اِس پہ نہ جاؤ
اُس	اُساڑھ	اسامی
اسامی غیر مستقل	اسامی مستقل	سرکاری اسامی
موٹی اسامی	استادہ	اِستحقاق
اِستعمال	اِستنجا	اِستینا س
اِسرائیل	اسم نویسی	اسم نویسی گواہان
اِشتہار	اَشرفی	اَشراف
اَشلوک	اِکارت	اَکھنڈ
اَکھوا	اَکڑوال	آگہی
اَلبیلا / البیلی	اَلڑ / اَلہڑ	اَلھم
اماثت	اَماوس	آمر
اَمک / اَمک / ڈھمک / اَمکا ڈھمکا	امید	اَنّ داتا
اِنذر	اندھا کنواں	اَندھر / آندھرا
اَنکھری / اَنکھیا / انکھیاں	اَنکھوا	انگرکھا

اوپر کا دم	اوٹ	اوچھا
ایک آنچ کی کسر	بابت	بائبل
بادیہ	باگ موڑنا (باگ مڑنا)	باؤلی
بایاں	بٹیر بازی	بجوگ
بچونگڑا	بچھیا کا باپ	بُدھی
بارات عاشقاں بر شاخ آہو	براجنا	بَڑھا
بُڑھ چود	بستَرا	بسرا
بسنت	بَسولی	بکسنا
بَکُل	بکی	بَلوا
بَوڑم	بوکھلانا	بولا
بوالہوس	بوہنی	بھاپ
بھاڑا / بھاڑو بھانت	بھانڈا	بھَبکا
بُھجنگ۔ بُھجنگا	بھیانک	پاتال
پاکھنڈ	پانی پی پی کے کوسنا	پانی مرنا
پاؤں پھیلانا	پاؤں گاڑنا	پدمنی
پَدھارنا	پَر	پَراُٹھنا
پرہیز	پَلّا (پَلہ)	پونڈ
پھل	پھیکا	تازی
تختہ ہونا	ترپھلا	ترشول
ترنا	ترمری	تریا چرتر
تریاہٹ	تڑیڑے	تکیہ کلام

تلنگا	تمباکو	تمبول/تمولی
تلوں میں تیل نہ ہونا	تو تا	تو سن
تھان	تیاگ	تیکھا
تانکی	ٹکور	ٹک
ٹھاکر	ٹوٹے ٹوٹکے	ٹھستا
ٹھیکری	ٹھیکری چھتنا	ٹیکر (ٹیکرا)

"ثقل دان" نہایت اہم مگر فراموش شدہ لفظ:

دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس کے یہاں دستر خوان کا اہتمام نہ ہوتا ہو اور کھانے کے دوران منہ سے کوئی ناگوار چیز نہ نکالی جاتی ہو۔ اس صورت حال کا فطری اور منطقی تقاضا یہ بھی ہے کہ کھانے کے دوران منہ سے نکالی جانے والی فاضل گراں بار ناپسندیدہ چیزیں مثلاً پودینہ، دھنیے کے پتے، ٹماٹر کے چھلکے، گرم مصالحہ کے اجزاء وغیرہ اور وہ لقمے جو کسی کنکر یا کسی ناگوار ذائقے کے باعث منہ سے ادھ چبی حالت میں نکال دیئے جاتے ہیں انھیں رکھنے کا بھی کوئی معقول، نفیس اور شائستہ انتظام کیا جائے گا۔ دنیا کی وہ قومیں، وہ تہذیبیں، وہ سلطنتیں اور سلاطین جہاں خورونوش زندگی کا اہم ترین حصہ سمجھے جاتے ہیں وہاں دستر خوان پر ایک ایسے برتن کا وجود لازمی ہے جس میں منہ سے نکالے ہوئے نوالے، ریجیں اور خرتجیں رکھی جائیں اور جس برتن میں انھیں رکھا جائے وہ برتن اتنا گہرا ہو کہ اس میں ڈالی گئی اشیاء دستر خوان کے شرکاء کی نظروں سے اوجھل رہیں تاکہ کراہت پیدا نہ ہو اور نفیس ترین لوگ ابکائی پر مجبور نہ ہوں۔

برعظیم پاک و ہند جہاں ریاستوں، نوابوں اور مہاراجوں کے یہاں قسم قسم کے دستر خوان بچھانے، سجانے اور دکھانے کی تاریخی روایت بڑی مضبوط ہے وہاں کی لغات میں دستر خوان پر ایسے کسی برتن کا سراغ نہیں ملتا جس میں کھانے کے دوران نکالے جانے والی

ناگوار، گراں بار، فاضل، فالتو، ناپسندیدہ اشیاء رکھی جاسکیں۔ اردو، ہندی، سندھی، کشمیری، بروشسکی، پنجابی، پشتو اور دیگر مقامی زبانوں میں بھی ایسے برتن کے لیے کوئی لفظ موجود نہیں۔ مقامی زبانوں سے ہٹ کر سامی النسل زبانوں عربی، عبرانی اور ہند آریائی زبانوں مثلاً فارسی، اردو، انگریزی، جرمنی اور التائی خاندان کی زبان ترکی اور غیر نوعی زبانیں مثلاً جاپانی، چینی اور کوریائی میں بھی اس قسم کے برتن کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ یہ بات ہمارے لیے ناقابلِ یقین تھی کہ اردو زبان جس کا خصوصی تعلق دسترخوان سے رہا ہے وہ اتنے اہم برتن سے کیوں محروم ہے اور اب نہ تو ایسے کسی برتن کا کوئی وجود پایا جاتا ہے اور نہ ہی ایسے کسی برتن کا نام اردو لغات کے ذخیرے میں موجود اور متروک الفاظ میں شامل ہے۔

اس سلسلے میں مرکزی اردو لغت بورڈ کے مدیر اور نائب ناظم مرزا نسیم بیگ اور جناب ڈاکٹر رؤف پاریکھ سے رہنمائی کی درخواست کی گئی۔ لیکن انھوں نے اردو لغت بورڈ میں محفوظ ذخیرہ الفاظ سے ایسے کسی لفظ کی نشان دہی سے معذرت کی۔

جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب، ڈاکٹر اسلم فرخی صاحب اور ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سے رہنمائی کی درخواست کی گئی لیکن ایسا کوئی لفظ ان کی نظر سے نہیں گزرا۔ ڈاکٹر اسلم فرخی نے تابش دہلوی صاحب سے رابطہ کرنے کی ہدایت کی کہ وہ دہلی کی آبرو ہیں لیکن تابش دہلوی صاحب نے بھی دہلی کے دسترخوانوں میں ایسے کسی برتن کے وجود سے لاعلمی ظاہر کی اور کسی اصطلاح یا ان اشیاء کے لیے دسترخوان پر رکھے جانے والے کسی برتن کے وجود یا نام سے لاعلمی ظاہر فرمائی۔ اس سلسلے میں فارسی کے محققین جناب ساجد اللہ تفہیمی اور محترمہ ریحانہ افسر صاحبہ سے رابطہ کیا گیا تو انھوں نے بتایا کہ فارسی میں ایسا کوئی برتن نہیں ہوتا۔ البتہ اس مقصد کے لیے جو طشتری وغیرہ استعمال کی جاتی ہے اسے عموماً بشقاب اشغالہ یا بشقاب اضافی کہتے ہیں۔ اصطلاحی لفظ نہیں ہے اور نہ ہی لغت کا حصہ ہے۔ اشغالہ فارسی میں کچرے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کھانے کے دوران منہ سے نکالی جانے والی ناگوار اور

طبیعت پر گراں بار اشیاء کو کچرا کہنا نفاستِ زبان و طبیعت کے خلاف ہے لیکن فارسی میں منہ سے نکالے جانے والی اشیاء کے لیے کچرے کے سوا کوئی اور لفظ میسر نہیں۔ عربی زبان کے سلسلے میں ممتاز محقق اور ماہر لغت حضرت مفتی عبدالرشید نعمانی صاحب کے فاضل فرزند عبدالشہید نعمانی صاحب سے رجوع کیا گیا تو انھوں نے عربی زبان کے ذخیرہ الفاظ میں منہ سے نکالے جانے والی اشیاء کے لیے کوئی خاص لفظ یا اصطلاح یا ان اشیاء کے رکھے جانے والے برتن کے وجود سے لاعلمی ظاہر فرمائی اور یہ بلیغ تبصرہ بھی فرمایا کہ عرب سیدھے سادھے بادیہ نشین تھے وہ تکلفات کے خوگر نہ تھے ان کے یہاں اس طرح کے الفاظ کا ملنا ممکن نہیں۔

گوئٹے انسٹی ٹیوٹ کے ناظم سے اس ضمن میں رابطہ کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ جرمن زبان میں ان اشیاء کے لیے استعمال کیے جانے والے برتن کو Knochen Teller یعنی ہڈی کی رکابی یا طشتری یا غوری اور منہ سے نکالے جانے والی اشیاء کے لیے Muell یعنی لفظ کچرا استعمال کیا جاتا ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ دسترخوان پر کھانا بچا کر پھینک دیا جاتا تھا۔ یہ رویہ ان کی قدیم ثقافت کا حصہ تھا ایسے کھانے کو Ansatzfrest کہتے ہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق جرمنی کے تمام ریستورانوں اور ہوٹلوں میں ایک مرتبان نما برتن کھانے کی میز پر موجود رہتا ہے جس پر عموماً ڈھکن بھی ہوتا ہے تاکہ منہ سے نکالی جانے والی فاضل اشیاء، خریج اور ریخیں اس مرتبان میں ڈالی جائیں تاکہ کھانے والوں کی طبیعت پر گراں نہ گزرے۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس برتن کے لیے جرمن زبان میں کوئی اصطلاح یا خاص نام موجود نہیں۔ ہڈی کی طشتری ایک غیر فصیح اصطلاح ہے جو وسیع مفہوم کی حامل نہیں۔ سندھی زبان میں منہ سے نکالی جانے والی اشیاء کو اوگاچھنر (اوگا چٹ) اور کچرے کے لیے گند، کچڑو کا لفظ مستعمل ہے۔

اس تحقیق کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ ازبک اور فرانسیسی زبانیں نفاستِ خیال اور نفاستِ بیان و زبان کے اعتبار سے اس معاملے میں تمام زبانوں پر فوقیت رکھتی

ہیں۔کھانے کے دوران منہ سے نکالی جانے والی اشیاء کو کچرا کوڑا کہنا نہایت غیر نفیس رویہ ہے اور منہ سے اگلے ہوئے نوالوں، ریشوں، خرتیج کو رکھنے کے لیے کسی دستر خوان پر کسی برتن کا اہتمام نہ ہونا بھی نا قابلِ یقین بات ہے۔حتیٰ کہ جاپانی جیسے نفیس لوگوں کا دستر خوان بھی ایسے برتن کے تصور اور وجود سے خالی ہے۔

ازبک زبان میں دستر خوان پر فاضل اشیاء کے لیے رکھے جانے والے ڈونگے نما یا مرتبان نما برتن کو چشی قندیا آب کش کہا جاتا ہے اور جو فاضل اور گراں بار اشیاء منہ سے نکالی جاتی ہیں اس کے لیے لفظ ''چشی لنگن'' استعمال ہوتا ہے جب کہ کچرے کے لیے الگ لفظ ''اخلت'' اور بچے کچھے ہوئے کھانے کو ''قاگن اوقات'' کہا جاتا ہے۔فرانسیسی زبان میں ایسے برتن کو l'assiette a restes کہتے ہیں جس کا ترجمہ فاضل اشیاء کا برتن کیا جاسکتا ہے اور منہ سے نکالی جانے والی فاضل اشیاء کے لیے les restesede nouritures مستعمل اور لغت کا حصہ ہے۔اور کچرے کے لیے علیحدہ لفظ poublelle اور دیگر الفاظ مستعمل ہیں۔

میر باقر علی اور ثقل دان:

اس تحقیق کے بعد ہم نے اردو کی قدیم داستانوں اور داستان گویوں کے تذکروں کا مطالعہ کیا تاکہ اس برتن کو قدیم اردو میں تلاش کیا جاسکے۔ہماری خوش قسمتی کہ دلی کے آخری داستان گو میر باقر علی پر لکھے گئے ایک خاکے سے یہ لفظ دریافت ہوا۔قدیم دہلی کے ہر دستر خوان پر ''ثقل دان'' رکھا جاتا تھا۔یہ مثل مرتبان کے ہوتا تھا اور اس کے اوپر ڈھکن بھی ہوتا تھا تاکہ منہ سے نکالی ہوئی ناگوار اشیاء اور ادھ چبے نوالے اسی ثقل دان میں تہہ نشین ہو جائیں اور کھانے والوں کی نگاہوں سے اوجھل رہیں تاکہ ان کی طبیعت بوجھل گراں بار اور معغض نہ ہو۔

میر باقر علی کی زبانی اس انکشاف سے اردو زبان کی زرخیزی کا قائل ہونا پڑا۔

لفظ ''ثقل دان'' کی بازیافت کے بعد ہم نے محترم ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب، ڈاکٹر اسلم فرخی صاحب اور دہلی کی آبرو جناب تابش دہلوی صاحب سے اس لفظ کی تائید، توثیق اور تصدیق کے لیے رجوع کیا۔محترم جمیل جالبی صاحب اور تابش دہلوی صاحب نے اس لفظ کی تصدیق نہیں فرمائی اور اسے غیر مستند قرار دیا جب کہ ڈاکٹر اسلم فرخی صاحب کی رائے تھی کہ یہ لفظ مناسب اور حسب حال ہے۔حقیقت کیا ہے ہم اس سے لاعلم ہیں لیکن ثقل دان کا لفظ آنکھوں اور کانوں کو بھلا لگتا ہے کہ ہر وہ چیز جو کھانے کے دوران طبیعت پر گراں گزرے اسے ثقل دان کے سپرد کر دیا جائے گراں باری اس کے حصے میں آئے اور سبک ساری ہمارے حصے میں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ دسترخوان کا لازمہ یہ برتن اردو میں کیسے متروک ہو گیا۔ ہندوستان کی تہذیب جو نفاست میں بے مثال ہے اس نفیس برتن سے کیسے محروم ہو گئی اور آج تک اس برتن کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔طشتری، غوری، رکابی سے کام چل جاتا ہے لیکن ادھ چبے نوالے کھلی طشتری میں کیسے لگتے ہوں گے؟ یہ تصور کر کے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور بے ساختہ ایسے دسترخوان سے اٹھنے بلکہ اسے اٹھا دینے کا دل چاہتا ہے۔

کتابیات

۱۔ پنڈت برجموہن وتاتریہ کیفی ''منشورات'' (دہلی فیض گنج دانش محل ۱۹۴۵ء) ص ۲۲ [طبع اول]

۲۔ محمد ہادی حسین ''اردو لغت تعارف''، مشمولہ اردو لغت، جلد اول، مرتبہ ابواللیث صدیقی (کراچی اردو لغت بورڈ) ص ''الف'' [طبع اول ۱۹۷۷ء]

۳۔ مولوی عبدالحق ''اردو لغات اور لغت نویسی'' مشمولہ اردو لغت، جلد اول، ایضاً ص ''ہ''۔

۴۔ ابواللیث صدیقی ''مقدمہ'' مشمولہ اردو لغت جلد اول، ایضاً،ص ''م ۔ن''

۵۔ ڈاکٹر سید جعفر شہیدی ''لغات و کلمات واژہ ہای نو'' ماہنامہ ''یغما''، تہران شمارہ ۲۹۰، اکتوبر ۱۹۷۲ء[ایران]

۶۔ پنڈت کیفی ''منشورات'' ایضاً،ص ۱۰۶۔۱۰۵۔

۷۔ ڈاکٹر محی الدین قادری زور ''صوتی تغیر وتبدل'' مشمولہ ''اردو میں لسانیاتی تحقیق'' مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار ردولوی (بمبئی گوکل اینڈ کمپنی) ص ۴۸[طبع اول ۱۹۷۱ء]

۸۔ ایضاً،ص ۴۷۔۴۸۔

۹۔ ایضاً،ص ۵۲۔

۱۰۔ ایضاً،ص ۴۹۔

۱۱۔ ایضاً،ص ۴۷۔

۱۲۔ ایضاً،ص ۴۹۔

۱۳۔ ایضاً،ص ۵۱۔

۱۴۔ ڈاکٹر حمید اللہ بیرس ''ہسپانوی، اطالوی اور فرانسیسی کی پیدائش میں عربی کا حصہ'' مشمولہ ''جریدہ'' شمارہ ۲۴۔مرتبہ سید خالد جامعی، ناظم (شعبۂ تصنیف وترجمہ جامعہ کراچی) ص ۲۳۴[طبع اول ۲۰۰۴]

۱۵۔ ایضاً،ص ۲۳۵۔۲۳۶۔

۱۶۔ ایضاً،ص ۲۳۷

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی ''لفظ ومعنی'' مشمولہ ''اردو میں لسانیاتی تحقیق'' مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار ردودلوی۔

۲۰۔ ایضاً

۲۱۔ ایضاً

۲۲۔ سید خالد جامعی/عمر حمید ہاشمی/سمیہ ایوبی ''وادیٔ سندھ کے لوگوں کا اصل مذہب'' مشمولہ جریدہ ۲۴، مرتبہ سید خالد جامعی، ناظم (شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ جامعہ کراچی) ص ۵۰۔۵۳ [۲۰۰۴ء]

۲۳۔ پنڈت برجموہن کیفی ''لفظ و معنی'' ایضا، ص ۱۸۸۔۱۸۷۔

۲۴۔ علامہ سید سلیمان ندوی ''بعض پرانے لفظوں کی نئی تحقیق'' مشمولہ ''اردو میں لسانیاتی تحقیق'' مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار ردودلوی، ایضاً، ص ۲۰۶

۲۵۔ ایضاً، ص ۲۰۷۔

۲۶۔ ایضاً، ص ۲۰۸۔

۲۷۔ ایضاً، ۲۱۳۔۲۱۱۔۲۱۱۔

۲۹۔ ایضاً، ص ۲۱۵۔۲۱۴

۳۰۔ پنڈت جموہن وتاتریہ کیفی ''منشورات'' ایضاً، ص ۹۸۔

۳۱۔ ایضاً، ص ۹۸۔

۳۲۔ ایضاً، ص ۱۰۴۔

۳۳۔ ایضاً، ص ۱۲۶۔

۳۴۔ ایضاً، ص ۱۲۲۔

۳۵۔ ایضاً، ص ۱۲۴۔۱۲۵۔

۳۶۔ ایضاً، ص ۹۹

۳۷۔ ایضاً، ص ۱۰۲۔

۳۸۔ ایضاً، ص ۱۰۰

۳۹۔ ایضاً،ص ۱۰۱

۴۰۔ انور سدید ڈاکٹر ''اردو ادب کی تحریکیں'' (کراچی انجمن ترقی اردو پاکستان) ص ۲۰۵،[طبع دوم ۱۹۹۱ء]

۴۱۔ ایضاً،ص ۲۱۵

۴۲۔ پروفیسر عزیز احمد ''برصغیر میں اسلامی کلچر'' ترجمہ ڈاکٹر جمیل جالبی (لاہور ادارہ ثقافت اسلامیہ پاکستان) ص ۳۵۵[طبع اول ۱۹۹۰ء]

۴۳۔ ایضاً،ص ۳۷۸

۴۴۔ ایضاً،ص ۳۸۵

۴۵۔ ایضاً،ص ۳۸۷

۴۶۔ ایضاً،ص ۳۷۱۔۳۶۸

۴۷۔ ڈاکٹر محمد ریاض ''ایران میں قومی زبان کے نفاذ کا مسئلہ مشکلات اور حل'' (اسلام آباد مقتدرہ قومی زبان) ص ۳۰[طبع اول ۱۹۸۸ء]

۴۸۔ ایضاً،ص ۳۷۔۳۸

۴۹۔ ایضاً،ص ۴۹۔

۵۰۔ ایضاً،ص ۷۶۔

۵۱۔ ایضاً،۱۳۰

۵۲۔ ایضاً،ص ۱۳۱

۵۳۔ ایضاً،ص ۱۳۱

۵۴۔ ''اسلامی جمہوریہ ایران کا آئین'' ترجمہ اردو شائع کردہ مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد،۱۹۸۵ء اشاعت سوم

۵۵۔ علامہ اقبال ''شذرات فکر اقبال'' ترجمہ افتخار احمد صدیقی، لاہور (مجلس ترقی

ادب) ص ۱۰۱، [طبع اول ۱۹۷۳ء]

۵۶۔ ڈاکٹر مرزا خلیل احمد بیگ "اردو کی لسانی تشکیل" (علی گڑھ ایجوکیشنل بک ہاؤس) ص ۱۸۵ [طبع دوم ۱۹۹۰ء]

۵۷۔ سید شبیر علی کاظمی "پراچین اردو" (کراچی مکتبہ اسلوب) ص ۱۲ [طبع اول ۱۹۸۲ء]

۵۸۔ شہید اللہ ڈاکٹر "بودھسٹ معک سانگ" کراچی یونیورسٹی، بنگالی لٹریری سوسائٹی جرنل، ص ۲ اور "بنگلہ دیا کرن" ڈھاکہ بنگلہ اکیڈمی، ص ۱۳، بحوالہ "پراچین اردو"

۵۹۔ سید سلیمان ندوی "نقوش سلیمانی" (اعظم گڈھ دارالمصنفین) ص ۳۱ [طبع اول ۱۹۳۹ء]

۶۰۔ ڈاکٹر ممتاز حسین پٹھان، تاریخ سندھ، جلد سوم صفحہ ۹۲

۶۱۔ سید شبیر علی کاظمی "پراچین اردو"، ایضاً، ص ۷۔۶

۶۲۔ ایضاً

۶۳۔ سید خالد جامعی / عمر حمید ہاشمی "وادیٔ سندھ کے رسم الخط پر تحقیقات کا جائزہ" مشمولہ جریدہ شمارہ ۲۲، مرتبہ سید خالد جامعی (شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی) ص ۲۳۔۲۲۔۲۱۔۲۰۔۱۷ [۲۰۰۴ء]

۶۴۔ ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ "اردو کی لسانی تشکیل" ایضاً، ص ۴۱

۶۵۔ مولوی عبدالحق خطبات عبدالحق حصہ دوئم (دہلی انجمن ترقی اردو ہند) ص ۱۸ [طبع اول ۱۹۴۴ء]

۶۶۔ ڈاکٹر عبدالستار ردولوی "اردو زبان اور سماجی سیاق" (بمبئی قلم پبلی کیشنز) ص ۴۱ [طبع اول ۱۹۹۲ء]

۶۷۔ ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ ''اردو کی لسانی تشکیل'' ایضاً، ص ۱۷۸

۶۸۔ ڈاکٹر عبدالستار ردلوی ''اردو زبان اور سماجی سیاق'' ایضاً، ص ۴۰۔۴۱

۶۹۔ ایضاً، ص ۴۱

۷۰۔ ایضاً، ص ۴۲

۷۱۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ''تاریخ ادب اردو'' جلد اول ص ۱۶۵[طبع دوم ۱۹۸۶ء]

۷۲۔ پروفیسر عزیز احمد ''برصغیر میں اسلامی کلچر'' ترجمہ جمیل جالبی، ایضاً، ص ۳۴۸۔

۷۳۔ ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ ''اردو کی لسانیاتی تشکیل'' ایضاً، ص ۱۰۹۔۱۰۸۔

۷۴۔ سید خالد/عمر حمید ہاشمی ''بروشسکی تاریخ و تحقیق کی میزان میں'' مشمولہ ''جریدہ'' شمارہ ۲۱، مرتبہ سید خالد جامعی (شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی) ص XL تا XXXIX [۲۰۰۴ء]

۷۵۔ جی ایف ایلین ''دی بدھا فلاسفی لندن'' جارج ایلین آف ون ص ۶۹، بحوالہ ''پراچین اردو'' شبیر علی کاظمی، مکتبہ اسلوب کراچی ۱۹۸۲ء

۷۶۔ وینشن کمار سین ''بنگالی زبان و ادب'' کلکتہ ص ۲۰۸ بحوالہ ''پراچین اردو'' شبیر علی کاظمی مکتبہ اسلوب کراچی ۱۹۸۲ء

۷۷۔ سید خالد جامعی ''معروضات'' مشمولہ ''جریدہ'' شمارہ ۲۴، مرتبہ سید خالد جامعی (شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی) ص I تا VII [۲۰۰۴ء]

۷۸۔ سید خالد جامعی/عمر حمید ہاشمی ''بروشسکی تاریخ و تحقیق کی میزان میں'' جریدہ شمارہ ۲۱، ص ۴۱۔

آ

آب باراں
مذکر، اسم بغیر اضافت کے
کابل میں ایک خوشگوار مقام کا نام

آبادانی
آباوانی (عامیانہ)
اردو، فارسی الاصل، مؤنث، واسم صفت
۱۔ رونق، چہل پہل، خوشحالی
۲۔ تہذیب، شائستگی، تمدن، ثقافتی ترقی
۳۔ خوشی، مسرت
"جہاں جائیں میاں رمضانی وہاں ہووے آوادانی"
[فیلن ۱۸۷۹ء]
مسلمانی آودانی: یعنی جہاں مسلمان گئے وہاں تہذیب وتمدن اور شائستگی وثقافت نے ترقی کی۔
[فیلن ۱۸۷۹ء]

آباکش
مذکر، اسم
ایک پہاڑ کا نام

آبایانی
مذکر، اسم
ایک پہاڑ کا نام، جس کی اونچائی چالیس فرسنگ بتائی جاتی ہے۔

آب پاشاں
مذکر، اسم بغیر اضافت کے
ایران میں ایک تیوہار کا نام، جس میں لوگ ایک دوسرے پر پانی چھڑکتے ہیں۔

آبنث
مذکر اسم

ایک شہر کا نام، اس نام کے متعدد شہر ہیں۔ ایک افریقا میں بھی ہے۔

آب تابہ
مذکر اسم بغیر اضافت کے

کیتلی، پانی کھولانے کا برتن، جدید واٹر ہیٹر

آب دنداں
فارسی

ناحق، بے وجہ، بے سبب، غیر ضروری طور پر

آبِ رز
اردو اصطلاح، فارسی الاصل

آبِ رز کا مطلب ہے شراب اور جن معنوں میں مے، بادہ، استعمال ہوتے ہیں ان ہی معنی میں آبِ رز بھی استعمال ہوتا ہے۔ فارسی میں اس کا استعمال پہلے ہوا اور وہاں سے پھر اردو میں آیا۔

☆ بعض اشخاص کا یہ کہنا ہے کہ عربی میں رز اور ارز کے معنی چاول ہیں۔ اس لیے صرف چاول سے بنی ہوئی شراب کو آبِ رز کہنا چاہیے اور ایک صاحب نے بزعم خود اس کے ثبوت میں شعر بھی لکھ دیا ہے:

چاولوں کے کھیت میں ہم آبِ رز پیتے رہے
ایک پہلی فصل جیسی گلبدن کے ہاتھ سے

یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی کیوں کہ آبِ رز کے معنی اردو اور فارسی میں شراب بلکہ انگوری شراب کے ہیں۔ اول تو یہ بات سمجھنے کی ہے کہ آبِ رز کا عربی زبان اور ترکیب سے مطلق کوئی واسطہ نہیں۔ دوسرے قدیم و جدید زبان داں اساتذہ نے اسے انگوری شراب ہی لکھا ہے۔

ایک ضخیم لغت A Dictionary of Persian Arabic and English لندن سے ۱۸۵۲ء میں Francis Jhonson نے شائع کی ہے۔ اس میں صفحہ ۲ پر آبِ رز کے تحت یہ عبارت درج ہے Wine From Grapes: خاقانی کا ایک قصیدہ ہے درا خلاق وتصوف، اس میں وہ کہتا ہے

مخور بادہ کہ آں خونیست کز شخصِ جواں مردان
زمیں خوردست و بیروں دادہ از خاکِ رزستانش

مولانا مولوی حامد حسن صاحب قادری نے اس قصیدہ کے حواشی میں اس شعر کے ذیل میں یہ درج کیا ہے:

''مفہوم یہ ہے کہ زمین نے جو سخی وکریم لوگوں کا خون پیا ہے اس کو خاک رزستاں (انگور کی بیل) سے انگور بنا کر نکالا ہے اور اس کی شراب بنتی ہے تو گویا شراب ان جواں مردوں کا خون پیا ہے''۔

[بی اے، پرشین کورس۔ آگرہ ۱۹۳۸ء]

آبرو طلب

عزت والا اور بہادر

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

آبستہ

اردو، فارسی الاصل، صفت

۱۔ حاملہ عورت

۲۔ جانور جس نے نیا بچہ دیا ہو

آبلۂ فرنگ اردو	فرانسیسی چیچک، آبلوں کا مرض جو اہلِ مغرب کے ذریعہ پہنچا، سوزاک
آبھا	حسن، بھڑک، جلال، زینت، چمک، روشنی
آبھار	ذمہ داری، احسان آبھارا: ذمہ دار، احسان مند
آبھاس	روشن ہونا، سماجانا، عکس، جھلک، سایہ، منشا، خلاصہ، تمہید، پیش بندی
آبھاس واد	ویدانت کا وہ مذہب جو مایا میں "برہم" کا عکس جلوہ گر مانتا ہے
آبھرن	زیور، گہنا، آراستگی، زیب و زینت اہلِ ہنود میں بارہ قسم کے زیور مشہور ہیں۔نوپر، کنکنی، ہار، چوڑی، انگوٹھی، کنگن، بازوبند، گلوبند، بیر، بندی، تلک، شیش پھول
آبھوشن۔آبھوکن سنسکرت الاصل۔مذکر۔اسم	(سجانا سے) زیور، جواہرات، سنگھار

آبی — ایک رنگ کا نام

دہلی میں بے روغن روٹی جو دودھ کا چھینٹا دے کر تنور میں پکاتے ہیں اس کو بھی نان پر آبی کہتے ہیں۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

آپا — اردو، مذکر، اسم

اپنی ذات، اپنا نفس

آپا بسرانا: اپنے آپ کو بھول جانا، نفس کشی، اپنی ذات کو فنا کرنا

برہم گیان ہی دھرو، بولتے کا کھوج کرو
مایا اگیان ہرو، آپا بسراؤ رے

یعنی خدا کا عرفان کرو روح کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کرو

"توہمات دینوی اور غفلت کو ترک کرو اور نفس کشی کرو"

[محاورہ قلعہ معلیٰ]

اسی اولاد کے لیے بانو
آپا بسرا دیا ہے ہم نے تو

عبیر ہندیؔ

آپ خورادی آپ مرادی — (عورتوں کا محاورہ) ضرب المثل

۱۔ جس کو خود اپنے تن کی پڑی ہو، خودغرض، محض اپنے مقاصد کو پیش نظر رکھنے والا یا والی

۲۔ خودسر، دوسروں کی پروا نہ کرنے والا، اپنی مرضی کا مالک

آپادھاپی — نفسانفسی، خودغرضی، صرف اپنی ہی فکر، ہنگامہ

آپَت — آفت، مصیبت، تکلیف

آپ روپ
اردو۔مذکر

۱۔اپنی تجلی، عجیب وغریب، انتہائی خوبصور

''یہ لڑکا کیسا سندر آپ روپ ہے''

۲۔خود بدولت، اپنے آپ، آپ خود

گر آپ روپ ہم سے باتوں میں تک کڑے ہوں
سو رگڑے جھگڑے قصے قصے جھٹ اٹھ کھڑے ہوں

انشاء

آپ کاج مہا کاج
ضرب المثل

۱۔اپنا کام سب سے اہم، خودغرض

۲۔جو کام خود کیا جائے بہتر ہوتا ہے

آپَتی — آفت، مصیبت، بلا، تکلیف، رنج، دکھ

آپس میں رہنا
اردو۔محاورہ

۱۔عورت اور مرد کا بغیر شادی کے زن وشوہر کی طرح رہنا

۲۔عورت اور مرد کا بغیر شادی کے جنسی تعلقات قائم کرنا

۳۔ہم جنس پرست عورتوں کا باہمی تسکین جنسی کے لیے ساتھ رہنا۔

نوراللغات نے لکھا ہے باہم مل جل کر رہنا، اتفاق کے ساتھ بسر کرنا

میر حسن

ہم رازِ دل اپنا کہنے لگے وہ بن ٹھن کے آپس میں رہنے لگے۔

یہ معنی اور مثال دونوں غلط ہیں۔خود میر حسن کے شعر میں

''کنا یہ از آلودگی فسق'' میر محمد اثر

ہم کہاں تو کہاں یہ کہتے ہیں

کہ یے آپس میں دونوں رہتے ہیں

[بی۔ایم۔مخطوطہ۔شمس البیان فی المصطلحات ہندوستان

مؤلفہ مرزا جان طپش ۱۲۰۸ھ ۱۷۹۳ء]

آپَن — دوکان، ہاٹ، بازار، دوکانداری

آپھوک — افیم

آت (آتا) — شریفہ (پھل)، سیتا پھل
سنسکرت الاصل، اسم — Annona Squamosa

آتر — بیچ، درمیان، فرق

آتُر — ۱۔مجروح، غمگین
قدیم اردو، برج، اسم صفت — ۲۔جلدی، جلد، مستعد، آمادہ، تیار
''رام کام کرنے کو آتر'' (برج)
آترتا (آترتی): جلدی

☆ ''بن ٹھن'' کے الفاظ سے ہی ظاہر ہے کہ محض معصومانہ طور پر اتفاق کے ساتھ بسر نہیں کرنے لگے۔ مثنوی کے اگر اس سے آگے کے چند مسلسل اشعار دیکھے جائیں تو مطلب واضح ہو جاتا ہے۔

"آپ نے اس کام میں آترتی کیوں کی؟"

(پوربی)

آٹکاری دکنی اردو، اسم	دکن میں زری کا کام کرنے والوں کی ایک ذات
آتم (آتما، آتمہ)	روح، نفس ناطقہ، قوت مدرکہ، دل، خاطر، جاں، قالب، روحِ عقلی، ذات نوری جو کل میں محیط ہو، خداوند تعالیٰ
آتمانند	سرور روحانی
آتج	اولاد، بیٹا، نواسہ، عقل
آتجا	بیٹی، دختر
آتمہ بودھ	علم، روح، ذہن، علم ذات، خودشناسی
آتمہ ہتیا	خودکشی، نفس کشی
آتنک	تکلیف، رنج، خوف، ڈر، دکھ، بیماری، رعب، شان، مرتبہ، ڈھول کی آواز
آٹوپ	گھمنڈ، غرور، تکبر

آٹھ پہری (آٹھ پہریا)
اردو، مذکر، اسم

۱۔ ہر وقت نوکری پر حاضر رہنے والا، چوبیس گھنٹے کا ملازم
۲۔ پرانے وقتوں میں کرایہ اگاہنے، کھیتوں کی چوکیداری یا پیغام رسانی کے لیے جو ملازم رکھا جاتا تھا اسے کہتے تھے۔

آٹھوں جام
ہندی، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

آٹھ، گھڑی
آٹھواں پہر، ہمہ وقت، تمام وقت، دن رات۔

اب تم تجو گرو، گمان، آٹھوں جام بجو بھگوان
اب تو کر لے کرے کچھ دان جس میں ہو تیرا کلیان

۱۔ آجا
اردو، مذکر، اسم

۱۔ دادا
آجی: ۲۔ دادی

"ناتن (پوتی) سکھاوے آجی (دادی) کو کہ بارہ ڈیوڑھے آٹھ"

آجیو (آجیوکا)

ذریعۂ معاش، رزق، کفاف، پیشہ، روزگار

آچارج
(آچاری/آچارئیہ)
ف

مرشد، عابد، معلم، کسی فرقہ کا بانی، پنڈت، عالم

آختہ (اختہ)
صفت

۱۔ خصیے نکالا ہوا جانور
۲۔ نامرد

اختی گھوڑی: سینہ سپاٹ عورت

"گھوڑے تو اختے ہوتے تھے لو! گھوڑی اختی ہے"

[مشیر فیلن ۱۸۷۹ء]

آخر

اردو، عربی الاصل، اسم، صفت، متعلق فعل، محاورہ روزمرہ

آخر مہینہ: چھٹا قمری مہینہ، جمادی الآخر یا اخریٰ

آخر ہونا: مرجانا

"بڑے میاں آخر ہوئے"

آخری سواری: جنازہ

آخر ہوا

محاورہ اردو

مرگیا، یا ہو چکا یا صرف ہو گیا

[محاوراتِ ہند ۱۸۹۰ء]

آو

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، پالی، مذکر اسم و اسم صفت

(سنسکرت اور پالی)

ا۔ اصل، اصلی، ابتداء، ابتدائی، پیدائش، شروعات

محاورہ: "آو ہندو بعد مسلمان" یعنی پہلے ہندو پھر مسلمان

آو سے انت تک: شروع سے آخر تک، سر سے پاؤں تک، ہمیشہ، سدا

آوَر

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر اسم

(پراکرت اور پالی میں آوری)

ا۔ تعظیم و تکریم: آوت نہیں آدر کیو، جات دیو نہیں

ہست (ہاتھ) تلسی پہ دوؤ گئی، پنڈت اور گرہست [کہا
جاتا ہے کہ جب تلسی داس، رامائن کی شہرت حاصل
کرنے کے بعد ایک بار اپنے آبائی گاؤں گیا تو ایک لڑکا
اسے دیکھ کر چلایا '' آہاہا، وہ جا رہا ہے تلسیا '' اس پر تلسی
داس نے یہ دوہا لکھا

'' تلسی تہاں نہ جائی، جہاں جنم کو ٹھاؤں،
بھید بھگتی جانے نہیں، دھرائے پا چھلو ناؤں'' ۔

یعنی اے تلسی جائے پیدائش کو کبھی نہ جا، آتے وقت تعظیم
وتکریم برکنار تیرے پچھلے نام سے تجھے پکاریں گے۔

۲۔قدر و منزلت

سب فرش سے اٹھا کر بٹھلایا جوتیوں میں
مفلس کو ہر مکان میں آدر ملا تو ایسا
نظیر

۳۔خاطر مدارات، آؤ بھگت

'' جا کو جو پیارو لگے تا کہ آدر دیت
کویل امبھی (امبیا) لیت ہے اور کاگ بنوری
(بنولی) لیت''

(دوہا برج)

۴۔ عزت، وقعت، کرے نہ کوئی '' سائیں انکھیاں
پھیریاں، آدر
پھٹ پھٹ کریں سہلیاں میں مڑ مڑ دیکھوں توئی '' (دوہا

"ٹھٹ، بھٹیاری، بیسوا تینوں جات کو جات
آٹے کا آور کریں جات نہ پوچھیں بات"
(کہاوت)

آدرش — نصب العین، نمونہ، مثال، آئینہ، جس کی نقل کی جائے۔

آدم چشم (اردو، مذکر، اسم) — گھوڑا جس کی آنکھوں کی سفیدی کے کنارے سرخ ڈورے ہوں، آدمی جیسی آنکھ والا

آدھار — سہارا، ذریعہ، وسیلہ، آسرا، مدد، خوراک، بسر اوقات، مربی، مددگار

آدھوت — پریشان، متحرک

آدھیان — فکر، خیال، خیالِ فاسد

آدھین (قدیم اردو، سنسکرت الاصل، صفت) — مطیع، فرماں بردار، سہارا، اختیار، عاجز، محتاج، ممنون، قبضہ

آدھینتا: عجز، عاجزی، خاکساری، غلامی، بندگی

آدیش — حکم، اجازت، تعلیم، فرمان، پیشن گوئی، جوگیوں کا سلام

آر — کانٹا، آنکس، منگل، سنیچر، لوہار، چمار، تانبا، طریقہ

آرام — خوشی کی جگہ، رہنے کا مقام، درختوں کا جھنڈ، جشن گاہ، باغ

آرتا (آرتی) — (آر: تعریف کرنا)
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
وہ روشنی جو دیوتاؤں کے سامنے پھرائی جاتی ہے۔ وہ بھجن جو آرتی کے وقت گایا جاتا ہے۔ حمد، پیار کا ایک طریقہ، تمام، پورا

آرتی مچ رہی کہیں ٹھن ٹھن
کہیں گھنٹوں کی ہو رہی چھن چھن
نظیر

آرتھی — عرضی گزار، مخلتی

آرجا — جین دھرم کی راہبہ، درویش عورت
قدیم اردو، مؤنث، اسم

آرجار — آمد و رفت

آدیس — ۱۔ حکم، فرمان
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
۲۔ سلام، بندگی، فقراء کا سلام جو اپنے سے بڑے کو کرتے ہیں

یہ سمجھا بناوٹ کا کچھ بھیس ہے
لگا کہنے جوگی جی آدیس ہے
میر حسن

۳۔خیر باد کہنا، خدا حافظ کہنا، رخصتی سلام، الوداع

بستر راج کے تج دیو لیو پھکیری بھیس

اب ہم یاں سے جائیں ہمیں لو سب کو ہے آدیس

آدھار

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱۔**قوت لایموت**، روزی ☆

ہاتھ کا ہتھیار پیٹ کا آدھار (**کہاوت**)

"ایک گھڑی کی بے حیائی سارے دن کا آدھار"

یعنی گھڑی بھر مانگنے کی بے حیائی اختیار کی تو سارے

دن کے کھانے کا بندوست ہو گیا۔

۲۔پیٹ بھر کو کافی، امیر کے منہ کا اگال غریب کا آدھار

نور اللغات میں اس کے معنی نہار منہ کچھ کھانے کے

لکھے ہیں جو درست معلوم نہیں ہوتے۔

۳۔مدد، سہارا، بھروسہ

مو کو تیرے نام کا آدھار

تو ہے سانچا پروردگار

☆نور الغات میں اس کے معنی نہار منہ کچھ کھانے کے ہیں جو درست معلوم نہیں ہوتے۔

آدھان

سنسکرت، مذکر، اسم

(دھا: حمل)

آدھان سے ہونا: حمل سے ہونا، پیٹ سے ہونا،

پاؤں یا پیر بھاری ہونا، پانی چڑھانا (طنزاً)، ڈھینڈا

پھلانا (حقارتاً)، رحم میں بچہ ہونا

آرس — قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(اس کی مختلف اشکال آلس، آسکت، مغربی اضلاع میں آلکس، آلکسی)

مستی، آرام طلبی یعنی پھرتی اور ہوشیاری کا برعکس

آرس، نندرا اور جمہائی
یہ تینوں ہیں کال کے بھائی

آرسی

آئینہ، انگوٹھی جس پر نگ کی جگہ آئینے کا ایک گول ٹکڑا منہ دیکھنے کے لیے لگا رہتا ہے۔

آرسی مصحف

منہ دیکھنے کا شیشہ اور مصحف قرآن پاک یا چہرہ۔ شادی بیاہ کی رسموں میں ایک قدیم رسم آرسی مصحف دکھانا ہے جس میں دولہا دلہن کو بالمقابل بٹھا کر ایک آئینہ درمیان میں رکھ دیتے ہیں۔ جس میں دولہا دلہن ایک دوسرے کا عکس دیکھتے ہیں جو اب بھی بعض بعض جگہ رائج ہے۔

مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں:

"جلوے کے وقت دولہا دولہن کو آئینہ اور قرآن دکھانا۔ ہندوستان کی مسلمان عورتوں میں دستور ہے کہ نکاح کے بعد نوشے کو گھر کے اندر جہاں تمام کنبہ رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں، بلواتی ہیں، اوّل مروج یعنی کچھ خوشبوئیں، مثال صندل، بالچھڑ، چھیل چھبیلا، ناگر موتھا وغیرہ۔ دولہا سے پسواتی اور اسے دلہن کی مانگ میں

لگواتی ہیں ۔ پھر دولہا دولہن کو آمنے سامنے سر سے سر ملا
کرا اور ایک سرخ دوپٹہ اڑھا کر بیٹھا دیتی ہیں اور ان
دونوں کے بیچ میں ایک آئینہ اور قرآن شریف میں سے
سورۂ اخلاص خاص دولہا سے نکلوا کر رکھ دیتی ہیں تا کہ
اوّل ایک ساتھ سورۂ اخلاص پر نظر پڑے اور پھر ایک
ساتھ آئینہ میں دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ لیں ۔
اس وقت دولہا کو ہر طرح مجبور کرتی اور عجز کے کلمے
کہلواتی ہیں ۔ وہ ناچار ہو کر اپنی خلاصی کے لیے کہتا
ہے بیوی آنکھیں کھولو میں تمہارا غلام، تمہارے باپ دادا
کا غلام، بلکہ کنبے کا غلام اور جتنے تمہارے کمین ہیں ان
سب کا غلام (جو ذرا چالاک ہوتے ہیں وہ ان کلموں کو
ایک خوبصورتی کے ساتھ الٹ بھی دیتے ہیں) ہر چند یہ عجز
آمیز کلمے کہتا ہے مگر وہاں ذرا بھی شنوائی نہیں ہوتی ۔
آخر کار دولہن کی ماں اور کنبے والے کوشش کرتے ہیں
جب وہ ذرا سی آنکھیں ٹمٹا دیتی ہے اس وقت دولہا
میاں خوش ہو کر بول اٹھتے ہیں کہ کھول دیں! کھول
دیں! اس کے بعد اور رسمیں ادا ہوتی ہیں ۔ اس رسم کو
آرسی مصحف دکھانا کہتے ہیں ۔ آرسی اس لحاظ سے بیچ
میں رکھی جاتی ہے کہ دولہن کو دولہا سے حجاب نہ آئے
اور وہ اس پردے میں اپنے خاوند کا مکھڑا دیکھ کر جی
خوش کر لے اور سورۂ اخلاص سے یہ غرض ہے کہ میاں

بیوی میں ہمیشہ اخلاص بنا رہے۔"

دکھا مصحف اور آرسی کو نکال
دھرا بیچ میں سر پہ آنچل کو ڈال
میر حسنؔ

آروپ — منسوب کرنا، کسی کے ذمہ کرنا، پیشین گوئی کرنا، انقلاب، بھیس، لگانا، رکھنا، تغیر، بناوٹ، سازش، الزام

آروپنا — درخت وغیرہ لگانا، نصب کرنا، چڑھانا، گاڑنا

آروچ — حمل کے سبب پیٹ کی بیماری، ابکائیاں وغیرہ
قدیم اردو، مؤنث، اسم

آروگ — جو بیمار نہ ہو، تندرست

آروہن — اٹھنا، نئے پودوں کا اُگنا، چڑھائی، سیڑھی، چڑھنا، سوار ہونا

آری — ا۔لکڑی کاٹنے کا اوزار
اردو، مؤنث، اسم

ایک نار وہ دانت دنتیلی، پتلی دبلی چھیل چھبیلی،
وا اتریا کو لاگے بھوک، ہرے سوکھے چبائے روکھ، کیوں
ری سکھی میں کہاں پاؤں، ورے آری میں تجھے بتاؤں
(پہیلی۔آری)

۲۔ برج میں سہیلی، آلی

۳۔ دو کھیتوں کے درمیان کی حد فاصل زمین

۴۔ دریا کا کنارا

آرے بلے — ۱۔ ہوں ہاں، ٹال مٹول، لیت لعل

قدیم اردو، فارسی الاصل

اتنی کہاں ہے اور جو ہو بھی مجال شوق
وہ ٹال دیں گے آرے بلے میں سوالِ شوق
حسرت موہانی

آریا — قابلِ عزت عورت، ساس، دادی

آریہ — بڑا، بزرگ، معزز، شریف، نجیب، اعلیٰ، قابلِ پرستش، لائق تعظیم، ہندو، ایک قدیم ترقی یافتہ قوم

آریہ سماج — آریہ لوگوں کی وہ انجمن جو ویدوں پر عمل کرنے کی مدعی ہے۔ یہ جماعت سوامی دیانند جی نے ۱۸۷۵ء میں قائم کی تھی جن کا انتقال ۱۸۸۸ء میں ہوا

آڑ (اڑوا ڑ/ اڑ بنگا) — ۱۔ ضامن ہونا، ضامن، ضمانت، ذمہ دار، حمایتی

"یہ ہمارے معاملے میں آڑ ہیں۔"

اردو، مؤنث، اسم — ۲۔ گوشۂ تنہائی، پردہ، اوٹ

جب کھیت میں چھیلا سنگ گئی ری
مو کو پکڑ آڑ میں لے گیو ری
(گیت)

آڑپاڑ: برائے نام ذمہ داری
جیسے "بہلا پھسلا کر آڑپاڑ کر کے کام نکال لو
آڑ پھانس: آڑپاڑ
جیسے "پھانس کے مجھ سے رسید لکھالی"

[نوراللغات]

آڑا
اصطلاحِ موسیقی

ایک تال جو طبلے اور پکھاوج پر بجتی ہے

آڑا گوڑا (اڑ گوڑ)
اردو، مذکر، اسم

گندگی، کوڑا کرکٹ، غلاظت

آڑھ
قدیم اردو، دکنی، حرف

دکنی میں ناغہ کے لیے آتا ہے۔ یعنی دو وقفوں کے درمیان حد فاصل اور وقفہ یا مکان چھوڑ کر، جس طرح ایک روز آڑھ یعنی ہر دوسرے دن۔ ایک دن بیچ کر کے، ایک دن چھوڑ کر
ایک کوس آڑھ: ایک کوس چھوڑ کر۔ ایک کوس بیچ کر کے ہر دوسرے کوس۔

آڑھ (اڑھ)
قدیم اردو، مؤنث، اسم

ایک قسم کی مچھلی

آڑھت

کمیشن پہ بیچنا
آڑھتی، کمیشن پر بیچنے والا، خوردہ فروش

آڑی
اردو، مذکر، اسم

ساتھی، کھیل کا ساتھی
آڑی (آڑیاں) آنا: دوسرے پہ رکھ کر برا بھلا کہنا، آواز کسنا، دھول دھپا

بہت سی آڑیاں آتے ہیں حضرتِ واعظ
جلا بھنا کوئی ہم سا نہ آڑی آجائے
حزیںؔ [نوراللغات]

آڑے ہاتھوں لینا
اردو محاورہ

۱۔شرمندہ کرنا، پھٹکارنا، جھڑکنا
۲۔خوب ڈٹ کر کھانا، پوربی محاورہ" آپ نے وہی چوڑہ خوب آڑے ہاتھ لے لین"
۳۔ڈانٹنا ڈپٹنا
۴۔لتاڑنا، قائل کرنا

چارہ گر ہوں گے تجھے کیڑے چھڑانا مشکل
آڑے ہاتھوں میری وحشت کبھی ایسا لے گی
داغؔ

۵۔آڑے ہاتھوں لینے کی کبھی لفظی معنی بھی مراد ہوتے
یعنی اس طرح آڑھے ہاتھ کر کے بغل میں لینا کہ چھڑا
کر نکل نہ سکے، کولی بھرنا

آڑے ہاتھوں جو لیا اس کو شب اک گوشے میں
میرے قابو سے نکل جائے نہ مقدور ہوا
ہو کے ناچار لگا کہنے کہ سبحان اللہ
تم تو مختار ہوئے اور میں مجبور ہوا
ممنونؔ

آزاد
اردو، مذکر، اسم وصفت

۱۔مسلمانوں کے ایک فرقے کا نام جو چار ابرو کا صفایا
کرتے ہیں۔پرہیزگاری کی زندگی گزارتے ہیں لیکن
تمام شعائر اسلامی سے اپنے آپ کو آزاد گردانتے ہیں۔
آزاد کا سونٹا: ڈنڈا جو آزاد لوگ رکھتے ہیں، مجازاً
بے شرم بے حیا آدمی، منہ پھٹ، الھڑ
پرائے بردے آزاد کرنا: ''ہمارے بڑے پرائے
بردے آزاد کرتے تھے''یعنی دوسروں کے غلام آزاد
کرتے تھے۔دوسروں کے مال پر یاحسینی: یہ فقرہ
ایسے شیخی باز کے لیے طنزاً بولتے ہیں جو اپنی اور اپنے
بزرگوں کی ڈینگیں مارتا ہے
آزاد کا الف: سیدھی لکیر جو آزاد فقیر اپنے ماتھے پر کھینچتے
ہیں

آزاد: جسے دوسرے نے آزاد کیا ہو یا جس کی رہائی دوسرے کے ہاتھ میں ہو

آزادہ: جس کی آزادی خود اس کے ہاتھوں میں ہو

آزمانا

اردو، فارسی الاصل، فعل

۱۔ تجربہ آزمائش، جانچ، امتحان کرنا

۲۔ زور لگانا، جھگڑا چکانا، لڑائی کر کے قصہ طے کرنا

''جس میں دم ہو آوے اور ہم کو آزماوے''

۳۔ (عامیانہ) قوت مردمی کی آزمائش

آس

اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ امید، تمنا، سہارا

۲۔ ٹیک، سہارا

جیسے ''میں نے آس لگا کر اینٹیں نکال لیں۔''

۳۔ بھروسا بے وجہ کا

''دانا نہ گھاس، گھوڑے تیری آس''

۴۔ حاملہ ہونا، امید سے ہونا، پیر بھاری ہونا

''لڑکی کو کچھ آس ہے''

۵۔ معاوضہ، بدلہ، صلہ، انعام

''جیسے کی سیوا کرے تیسی آسا پورے'' (پوربی)

۶۔ مراد پوری کرنا

میری پورن کروے آس میں جوڑوں تجھ کو ہاتھ

(گیت)

آس تجنا (آس چھوڑنا)

۷۔توقع نہ رکھنا، امید توڑ دینا

"اب تم چھوڑو میری آسا آج کروں میں جنگل باسا"

آس تکنا، لگانا

۸۔انتظار کرنا

آس تمہاری تک رہی آئے گیندتم لین

رہو ہمارے محل میں تو آج اڑاؤں چین

[ناٹک روپ بسنت]

پوری پسی گھر میں کھائے جھوٹی دیہی سے آس لگائے۔

(کہاوت)

آس بی بی کی ٹکیاں: میٹھی ٹکیاں پکا کر حضرت بی بی

عائشہؓ کی نیاز دلائی جاتی ہے

آساوَنْت

امیدوار، منتظر

آسرا

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(آشری: پناہ ڈھونڈنا

(آس، آسرو، ائز وا، اسایو)

۱۔بھروسہ، امید، اعتماد

آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا

انشاء

۲۔توقع، یقین

"اب کے کھیتی میں آسرا ہے" (دیہاتی)

"اپنے ڈھنگ پیٹ تو پرایا آسرا کیا" (کہاوت)

۳۔ پناہ، جائے پناہ، چھپنے کی جگہ، گوشۂ عافیت

"بھاگ کر دلی میں آسرا لیا"

۴۔ مربی، مددگار، ماویٰ و ملجا

"ہم اپنا آسرا آپ ہی کو سمجھتے ہیں۔"

"ہمارا تو یہ بچے ہی آسرا ہیں"

۵۔ امداد، سہارا

"ہم آدھ سیر آٹے کا آسرا چاہتے ہیں۔"

۶۔ (پورب میں) ہری لکڑی کی اندرونی تہہ جو نرم ہوتی ہے اسے آسرا اور چھال کے فوری نیچے جو نسبتاً ذرا سخت تہہ ہوتی ہے اسے ہیر کہتے ہیں۔

آسْتھانْ

آستان، مقام، جگہ، مسکن، محل، محفل، مجلس، سماج، آڑ، روک، کوشش، فکر

آسُرْ بُت

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(سنسکرت میں آسری، آسری بھوت)

۱۔ مفت خورہ

۲۔ تابع، خدمت گار، پیرو

۳۔ برہمن جو رسومِ شادی کی ادائیگی میں مدد دے

آسُرْ ۔ اسُرْ

سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱۔ شیطان، دیو، بھوت

۲۔ شیاطین کی اولاد

آشرَم ۔ آشْرَم
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱۔ رہنے کا مقام، جگہ
۲۔ ہندوؤں کا ایک مذہبی حلقہ یا سلسلہ جس کے چار درجے ہیں
۱۔ برہم چاری، جو اپنے آپ کو خدا پرستی کے لیے وقف کر دے، جسمانی و دنیوی تعلقات و لذات سے اجتناب کرے
۲۔ گرہی یا گرہستی، جو دنیا دار کی طرح زندگی بسر کرے، علائق دنیوی میں مصروف ۔
۳۔ وانپر ستھ، جو اپنے اہل خاندان کے ساتھ دنیا کو ترک کر کے جنگلوں میں عبادت و ریاضت میں وقت گزارے ۔
۴۔ بھکشو یا بھچو یا سنیاسی، جو خیر خیرات پر زندگی گزارے ۔
''اجی تم کون آسرم ہو؟''

آسُری
قدیم اردو، سنسکرت، اسم صفت

بدارواح سے متعلق، بھوت پریت سے متعلقہ
آسری مایا: بھوتوں کا دھوکہ دینا ۔ آسیب کی فریب دہی

آسکت
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(سکت: کر سکنا: آ: شک کا نفی)
سستی، کاہلی، بچر یٹل پن، نکماپن، ناکارہ، بے عملی
''ہاتھ کی آسکت منہ میں مونچھ''
۲۔ اونگھ، غنودگی، خواب آلودگی

۳۔ٹال مٹول، لیت ولعل، حیلہ حوالہ

آسکتانا: (فعل) اُسکتانا، اُسکتیانا، الکسانا، آلکس آنا

۱۔کام ٹالنا، جی چرانا، کام چوری کرنا، حرام خوری کرنا،

وقت ضائع کرنا، کام نہ کرنا، بیٹھ دن کھانا کام کو

اُسکتانا، (پوربی محاورہ)

آسکتی: (مذکر)، اسم، اسکتی، آلکسی، آلکسیا

کاہل سست

۱۔آسکتی گرا کنویں میں، کہا ابھی کون اٹھے! (کہاوت)

۲۔رام نام کو آسکتی بھوجن کو تیار

آسکتی: (صفت) گڑھوال میں اُلہی

آسکتی

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

تعلق خاطر، لگاؤ، کشش، انہماک

آسمان

اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

۱۔آسمان جھانکنا: مرغ بازوں کی اصطلاح میں مرغ کا

کھا پی کر تیار و مست ہونا اور لڑائی کے لیے تیار ہو کر

آسمان کی طرف دیکھنا۔

طنزاً یا مزاحاً کسی طاقتور و مغرور شخص کے لیے بھی کہہ

دیتے ہیں۔

۲۔آسمان میں تھیگلی لگانا: عیاری، چالاکی، مکاری کا

کام کرنا، دشوار یا ممکن کام کرنا

اس عورت کے لیے بھی کہتے ہیں جو جوڑتوڑ والی اور بدمعاشی کے کام میں چالاک ہو

۳۔آسمان کھونچا:پلیٹس نے لکھا ہے کہ کوئی چیز جو بہت ارفع یا بلند ہو جیسے بانس اور آدمی

بہت لمبے نیچے کا حقہ۔ پہلے دستور تھا کہ جو لوگ بلند مقام پر بیٹھتے تھے یا ہاتھیوں پر سوار ہوتے تھے میلوں ٹھیلوں میں انھیں پلانے کے لیے بہت لمبے نیچے کا حقہ ہوتا تھا۔اسی سبب سے مزاحاً لمبے آدمی کو بھی کہہ دیتے ہیں۔

☆ یہ صریحاً غلط ہے، بہت لمبے آدمی کو مزاحاً آسمان کھونچا کہتے ہیں اس کا کوئی تعلق ارفع ہونے سے نہیں۔

۴۔آسمان کی چیل زمین کی اصیل: وہ چالاک عورت جو ایک جگہ نہ ٹکے۔

۵۔آسمان میں ڈوب جانا: کسی چیز کا اس قدر اونچا ہو جانا کہ آسمان میں نظروں سے اوجھل ہو جائے جیسے پتنگ یا کبوتر وغیرہ۔

۶۔آسمان نے ڈالا زمین نے جھیلا: یہ مثل وہاں بولتے ہیں جہاں "زبردست کا ٹھینگا سر پر" بولتے ہیں یعنی زبردست کی طاقت کے سامنے کمزور کو اطاعت کے سوا چارہ نہ ہو۔

۷۔آسمانی پلانا: بھنگ یا تاڑی پلا دینا۔اس کے پینے سے دماغ آسمان کی سیر کرنے لگتا ہے اس لیے اسے آسمانی پلانا کہتے ہیں اسی کو فلک سیر بھی کہتے ہیں۔

۸۔ آسمانی آگ: محدب شیشہ میں سے سورج کی شعاعیں گزار کر ایک نقطہ پر مرکوز کرتے ہیں تو گرمی سے وہ جگہ جل اٹھتی ہے۔

لڑی جو آنکھ اس خورشید رو سے تو مجھے انشاؔء
ہوئی اک آسمانی آگ سی محسوس شیشہ میں

انشاؔء [نوراللغات]

۹۔آسمانی تیر: آسمانی بلا، ناگہانی مصیبت، تیر آسمان کی طرف پھینکنا یعنی فضول اور بیہودہ کام کرنا۔

۱۰۔آسمانی فرمانی، (مؤنث ،لفظاً آسمانی فرمان)
کثرت بارش یا خشک سالی کے سبب غیر متوقع اور ناگہانی طور پر فصلوں کا تباہ ہونا۔
پرانے زمانے میں معاہدے یا سرخط وغیرہ میں ایک شق رکھی جاتی تھی کہ اگر موسمی تباہ کاری یا سرکار کے نامناسب مطالبات کے سبب زمیندار کو نقصان ہو یا اخراجات میں اضافہ ہو تو رعیت کو اس کی تلافی کرنی پڑتی تھی۔ اسے آسمانی فرمانی کہتے تھے۔
گڑھوال کے علاقے میں عدم ادائیگی لگان کی صورت میں تخمینی جرمانہ یا ترقی وغیرہ کو بھی آسمانی فرمانی کہتے ہیں۔

آسن

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(آسنی/آسنم: بیٹھنا)

ران، نشست، سادھ، طریقۂ مباشرت، ڈھنگ، بازار، خوانچہ، کرسی، تخت، وہ کپڑا جس پر بیٹھ کر پوجا پاٹ کرتے ہیں۔

۱۔ جوگیوں کا عبادت کے لیے بیٹھنا اس کے چوراسی طریقے ہیں

آسن برہ کا مار، بھبوت عشق کی چڑھا
مٹھ میں برہ کے مجھ کوں سناسی کیا، پیا
ولی

۲۔عورت سے مباشرت کے چھتیس انداز جوکوکھ شاستر میں بیان ہوئے ہیں۔

۳۔آسن باندھنا (آسن میں باندھنا): مباشرت کے لیےمخصوص انداز پر آجانا

[ہنٹر ٹیلر]

کیا باندھا ہے آسن، میں تجھا سوار کے صدقے
نظیر اکبرآبادی

رانوں سے دبانا، رانوں سے زور کرنا

۴۔آسن تلے آنا (آسن جمانا/آسن گانٹھنا/آسن لینا)

الف: مباشرت کے لیےمخصوص انداز پر آجانا

[نوراللغات/فیلن/شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان۔ مخطوطہ بی ایم ۱۷۹۳ء]

ب: سواری میں آنا، گھوڑے پر جم کر بیٹھنا

"ابھی یہ گھوڑا آسن تلے نہیں آیا ہے"

۵۔ آسن پہچاننا: گھوڑے کا اپنے سوار کی نشست پہچاننا

کرتا ہے مجھے ابلقِ ایام شوخیاں
پہچانتا نہیں مگر آسن سوار کا
آتش

۶۔ آسن جوڑنا (آسن سے آسن جوڑنا): زانو سے زانو ملا کر ایک دوسرے کے مقابل بیٹھنا۔ جوگیوں کے طریقے سے بیٹھنا۔ جیسے: "یہ فقیر تو خوب آسن جوڑ کے بیٹھا ہے۔"

۷۔ آسن جلنا: ایک نشست سے بیٹھے بیٹھے زانوں یا ران میں جلن ہونا۔

کب تلک دھونی رمائے جوگیوں کی سی رہو
بیٹھے بیٹھے در پہ تیرے تو مرا آسن جلا
میرؔ [ہنٹر ٹیلر ۱۸۰۸ء]

۸۔ آسن ڈگانا: جگہ سے اکھاڑ دینا، للچانا، ہوائے نفسانی پر آمادہ کرنا

"کرسولہ سنگھار آسن تپسی کے ڈگاویں"

۹۔ آسن ڈولنا: بزرگوں کا آمادہ امداد ہونا۔ بزرگوں کو روحانی طور پر علم ہو جانا کہ کوئی ان کی مدد کا طالب ہے

۱۰۔ آسن لگانا: بستر لگانا، قیام کرنا، جم کر بیٹھ جانا

"بابا جی یہیں آسن لگاؤ"

"ہم رگھوبیر سنگے جائب مائی ۔ جہاں راجہ رام جی کے آسن لگے سیتا بنیاں ڈلائب مائی ۔یعنی میں تو رگھوبیر کے ساتھ ہی جاؤں گی ماں ۔ جہاں راجہ رام جی کا قیام ہوگا وہیں سیتا پنکھا ہلائے گی ماں (بھوجپوری بھجن)

فیلن

۱۱۔آسن مارنا (آسن مار کے بیٹھنا/آسن مار کر بیٹھنا)

فقیروں کی طرح بیٹھنا، اس عزم کے ساتھ بیٹھنا کہ اب نہ اٹھیں گے

اے خوشا حال کہ جو لوگ ترے کوچہ میں
خاک پڑے سے ملے بیٹھے ہیں آسن مارے

سودا

کونڈی کدکا لیا بغل میں، جائے سمندر پہ
آسن مارو

(بھجن)

یعنی (فقیر نے) کونڈی بھنگ گھوٹنے کا ڈنڈا بغل میں دبایا اور سمندر پہ جا ڈیرا جمایا)

آسَن

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر اسم

(سنسکرت آشون)

ہندی جنتری کا چھٹا مہینہ جس وقت چاند پورا ہوتا ہے اور برج حمل میں ہوتا ہے ۔

آسن
اردو، برج، مذکر، اسم

۱۔کھانا، آذوقہ، غذا، خوراک
۲۔پیڑ جس پر ٹسر ریشم کا کیڑا پلتا ہے۔

آسن باسن
اردو، برج، مذکر، اسم مرکب

آسن: غذا، خوراک کھانا
باسن: برتن
۱۔برتن بھانڈے، سامان

آسن پاٹی

بیٹھنے کا کپڑا

آسو
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

شراب، نیشکر سے تیار کی ہوئی شراب

آسواد (آسْوادَن)

مزہ، ذائقہ، چاٹ، رس، چسکا

آسیب
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

۱۔جن، بھوت، سایہ
۲۔صدمہ، تکلیف، چوٹ
فقرہ: اتنے اونچے سے گرا پر کچھ آسیب نہ آیا
۳۔ڈر، خوف، اندیشہ
جیسے کسی بات کا آسیب نہیں بے کھٹکے چلے جاؤ
۴۔آسیب پہنچانا: آزار پہنچانا، صدمہ پہنچانا

پابوسی کا کل کوئی آسیب نہ پہنچائے
شانہ بھی نہ آجائے کہیں موئے کمر تک
نسیم

آسیرواد(باد)/
آسیروچن (بچن)
دعائے خیر

آسوج (آسون/آسن
/آسوس)
ہندی سال کا چھٹا مہینہ، کنوار، جو ۱۵/ستمبر سے ۱۴/
اکتوبر تک ہے۔

آسیش
دعا،سلام کا جواب جو اعلیٰ کی طرف سے ادنیٰ کو ہو

آش
جلدی سے،تیزی سے،فوراً

آش (آشا)
آس، بھروسہ، امید، توقع، اعتبار، سہارا، بچاؤ،
خواہش،چاہ،آرزو،آسرا،سمت،تکیہ،حمل،آل اولاد،
وہ آواز جس سے گویے کو ساتھ والے سہارا دیتے ہیں
خواہ آواز سے ہو یا ساز سے۔

آش
اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم
اس کا سنسکرت آش سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ قدیم ژند
سے جدید فارسی میں آیا ہے۔☆
۱۔شوربا، پتلا حریرہ، پتلی غذا
۲۔گیہوں جو گوشت ملا کر پتلی غذا پکاتے ہیں
آش پانا: چکنا کھانا، عمدہ غذا پانا
تازی مار کھائے ترکی آش پائے
آش پکانا: ''کنایہ از آنست کہ برائے آزار کے مقدمہ

☆ فیلن (۱۸۷۹ء) پلیٹس (۱۸۸۴ء) نے سنسکرت ہی سے ماخوذ بتایا ہے اسی کو دیکھ کر نور اللغات نے بھی سنسکرت لکھا حالانکہ ۱۸۰۸ء میں ہنٹر ٹیلر نے اسے صرف فارسی لکھا اور سنسکرت کا حوالہ نہیں دیا۔ اسے سنسکرت سے منسوب کرنا غلط ہے۔

سازند" کسی کو ایذا رسانی کا بہانہ ڈھونڈنا، تکلیف پہنچانا، مارنا پیٹنا، پلیتھن نکالنا، امیر بخیل کو ہجو میں سودا نے کہا ہے:

مجکو باورچی یوں دھراتے ہیں
رہ تری آش کیا پکاتے ہیں

اردو کی طرح فارسی میں بھی سازش کرنے، دشمنی نکالنے اور عداوت باندھنے کے معنی میں مستعمل ہے۔

کاسۂ خورشدی لیسیدن نمی آیدز من
گو فلک می پز زکیں ہر روز آش دیگرم
ظہوری

[بی ایم مخطوطہ شمس البیان فی المطلحات ہندوستان مولفہ مرزا جان طپش ۱۷۹۳ء]

آشرم	(دیکھیے آسرم)
آکاس (آکاش)	آسمان، فلک، خلا، فضا، ایتھر
آش ووانی (بانی)	غیبی آواز، ندائے ہاتف، الہام، القا، مکاشفہ، ریڈیو اسٹیشن کا نام
آکال	اکال، قحط

آکوت	ارادہ، مقصد، خواہش، آرزو
آگامی	آئندہ، آنے والا، مستقبل میں ہونے والا
آگہی	دل کو خود بخود اندرونی طور پر کسی بات کا پتہ چل جانا۔ القاء سا ہونا

لیلیٰ کو اس کے آنے سے ہوتی تھی آگہی
پھرتی ادھر اودھر تھی وہ حیلے کو ڈھونڈھتی
نظیراکبرآبادی

آگیا	اجازت، رخصت، حکم، فرمان، ارشاد، ہدایت، امر، فیصلہ، نصیحت، تعلیم
آل	بیوی کی سہیلی، نوجوان عورت، نازنیں، لمبی ہری پتی والی پیاز، ڈھل، تری، رطوبت، نمی
آلا	طاقچہ، محراب، تر، نمناک، ہرا، کچا، گیلا
آلابالا	حیلہ حوالہ، چال، فریب
آلاپ	سُر کو چڑھانا، گانے کی ابتداء، راگ، سرود، آہنگ، بول چال، بات چیت، لین دین، راہ رسم، جماعت، طعن

آلاپنا — سُر ملانا، گانا، بے موقع بات چیت کرنا

آلتمغا (ترکی الاصل، اردو) — مہر شاہی، فرمانِ شاہی کے ذریعہ عطا کردہ معافی کی
دوامی زمین، مسافروں پر عائد کردہ محصول
ان کے بزرگوں کے نام چند گاؤں دربار شاہی سے
آلتمغا معاف تھے۔
محمد حسین آزاد [آبِ حیات، تذکرہ شاہ نصیر]

آلَسی — سست، کاہل، خواب آلود، کمزور

آلُکس — سست، کاہل، مجہول

آلُکسی — سستی، کاہلی

آلَنگ — شہوت، چُھل (شہوانی)

آلَنگن — پیار سے گلے ملنا، بغل گیر ہونا، عورت مرد کا ہم آغوش ہونا

آلول — حرکت، جنبش، چنچل پن

آلہا — خرافات، بے سروپا قصہ

آلی
برج، مؤنث، اسم

۱۔ سہیلی، سکھی
۲۔ بھونرا، بڑا مکھا

آلیپ

لیپ، مرہم، ضماد

آم

ایک قسم کی بیماری، بدہضمی، چوت، فرج، ہڑ کی میں چوت کو
آم کہتے ہیں اور سنسکرت میں آم کو چوت کہتے ہیں۔

آمرس (اَمرس)

آم کا شیرہ

آملا (آولا)

انولا، آملج

آنٹ
اردو، مؤنث، اسم

۱۔ سونے چاندی کو پرکھنے کے لیے جو لکیر ڈالتے ہیں
اسے آنٹ کہتے ہیں۔
۲۔ دشمنی، خصومت، مخالفت

ٹھگ نہ تنہا چڑھے ہیں اس کی آنٹ
مل رہی ہے اُچکوں سے بھی سانٹ
سوداؔ [کتوال کی ہجو]

سانٹ آنٹ: سازش، ملی بھگت

آنچی
اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم

آنچل، پلو، سرا
رومال یا کسی کپڑے کا سرا اور کنارا

چھوٹے سہتے ہیں آنچی سہتے نہیں: یہ گوارا ہے کہ دیدے
پھوٹ جائیں مگر دکھتی آنکھوں پر ہر وقت رومال یا کوئی
اور کپڑا رکھنا گوارا نہیں۔ یہ محاورہ ایسے وقت بولتے
ہیں جب آدمی کاہلی یا حماقت کے سبب معمولی احتیاط
کرنے کو تیار نہ ہو اور بڑی تکلیف بھگتنے پر آمادہ ہو
جائے۔

ایسے دیکھے ہیں اندھے لوگ کہیں
پھوٹے سہتے ہیں آنچی سہتے نہیں
میرؔ [دیوان ششم]

آنچل
اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم

(مختلف اشکال، انچل، انچلا، انچرا، آنچرا، اچرا، اچلا)
۱۔ پلو
۲۔ مجازاً سینہ، چھاتی، پستان

کیا وقت تھا وہ ہم تھے جب دودھ کے چٹورے
ہر آن آنچلوں کے معمور تھے کٹورے
نظیر

۳۔ آنچل پکنا: عورت کی چھاتی میں زخم ہو جانا، پکنا
۴۔ آنچل پھاڑنا: ایک ٹوٹکا بانجھ عورت اگر اولاد والی
عورت کا پلو پھاڑے یا جلا کر کھائے تو صاحب اولاد ہو
جائے، مگر جس کا آنچل پھاڑا جائے اس کے لیے شگونِ
بد ہے۔

۵۔آنچل دبانا: بچے کا دودھ پینا

۷۔آنچل دینا: بچے کے منہ میں چھاتی دینا

آنچل ڈالنا: سرڈھکنا

۷۔آنچل ڈالنا: دامن چھونا، ہندوؤں میں مہمان کا دامن چھونا اس کی تکریم وتعظیم کی علامت ہے۔

۹۔سرپر آنچل ڈالنا: شادی کی ایک رسم۔نکاح کے بعد جب دولہا دولہن کے گھر میں جاتا ہے تو دولہا کی بہنیں اس کے سر پر آنچل ڈال کر لے جاتی ہیں اور نیگ طلب کرتی ہیں جو آپس میں تقسیم کرلیتی ہیں۔

ماں جاتی ہوں میں ڈالوں گی آنچل ہے میرا کام
جوتا چھپا کے نیگ لیں دولہا کی سالیاں
جانؔ صاحب

آنڈ — فوطہ، خصیہ، خایہ، بیضہ

آنکھ آنی — آنکھیں دکھنی، آنکھوں میں سرخی ورم، تکلیف

عشق نے ایذائیں ہیں دکھلائیاں
رہ گئے آنسو تو آنکھیں آئیاں
میرؔ

آنکھوں میں گھر کرنا
اردو محاورہ
۱۔دل پذیر ہونا، محبوب ہونا، مقبول ہونا
۲۔اپنی غلط رائے پر اصرار کرنا۔خودرا پاپن

کہتے ہیں گھر تری آنکھوں میں نہیں میں نے کیا
کون ٹکراوے تمہیں آنکھوں میں گھر کرتے ہو
مرزا جان طپش
[شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان ۱۷۹۳ء مخطوطہ بی ایم]

آنکھیں دیکھنا ۔ ۱۔صحبت اٹھانا ، تربیت پانا
۲۔مزاج داں ہونا
۳۔پہچان اور پرکھ رکھنا
نرگس کو دیکھ کر وہ ہرگز نہ ہوگا بے خود
دیکھی ہیں جن نے تیری یہ پرخمار آنکھیں
میر شیر علی افسوس
[شمس البیان (۱۷۹۳ء) مخطوطہ بی۔ایم]

آنکھیں موندنا ۔ آنکھیں بند کرنا ، بے جھجک اور بے حجاب ہو کر کوئی کام کرنا
غیروں کو جان خواب میں غفلت کے ڈال کر
اک رات آکے سو رہو ہم پاس آنکھ موند
میر سجاد
[شمس البیان (۱۷۹۳ء) مخطوطہ، بی ایم]

آنند ۔ خوشی ، سکھ ، چین ، تسکین ، کیف ، سرور سرمدی ، سرور بالذات

آواگن (اواگون) ۔ آنا جانا ، تناسخ ، مر کر پھر پیدا ہونا

آؤبھاؤ	عزت، توقیر
آؤبھگت (بھگت)	خاطر، تواضع، تعظیم وتکریم، پاسداری
آئینہ بند (آئینہ بندی) اردو مرکب فارسی	آرائش کے لیے ٹٹیوں میں جابجا بڑے بڑے آئینے لگائے جاتے ہیں۔

کریں شہر کو مل کے آئینہ بند
سواری کا ہو لطف جس سے دو چند

میر حسن [سحرالبیان]

ا

اب اب کر کے
اردو محاورہ

حال ہی میں، کچھ ہی دن پہلے، تھوڑے دن ہوئے
"پہلے تو چھری کٹاری تھیں اب اب کر کے دوست بنی ہیں"۔
[فیلن ۱۸۷۹ء]

اُباکنا
اردو فعل

قے کرنا

اب تب کرنا/ہونا
اردو

اب تب کرنا: دیر کرنا، تاخیر کرنا، ٹال مٹول کرنا
"دیتے ہو نہ دلاتے ہو یونہی اب تب کرتے ہو"
[فیلن]
اب تب ہونا: مریض کی حالت غیر ہونا، قریب مرگ ہونا۔ جاں بہ لب
"وہ اب تب ہو رہا ہے کوئی دم میں ہو چکے گا"۔
[فیلن]

اُبھوڑی

اس لفظ کی مندرجہ ذیل شکلیں مختلف علاقوں میں رائج ہیں: ابھی تک، اب تلک، اب تلنگ، اب لو، اب لگ، اَب لوں، اِب لوں، اب تیں، اب ٹولی، اب توں ہی، اب تو ہیں، اب تاں ئیں، اب تو ئیں اب

تک، اس وقت تک، ایک لحہ تک، آج تک، اب

[منشی سید حسین، کورٹ مارشل: تعلیم الاخبار پریس

مدراس ۱۸۵۴ء، ص ۲۵]

اُبٹن

اردو (پراکرت اور سنسکرت)

(پراکرت: اُبٹم، جسم کی مالش کرنا)

(سنسکرت: اُدوَرتَم، جسم کو رگڑ کر صاف کرنا)

اُبٹنا (لکھنؤ)

اپٹن ملنا: شادی سے پہلے دولہن اور دولہا کے جسم پر اپٹن ملا جاتا ہے۔ اس کا مقصد جسم کو صاف کرنے، کھال کو چکنا، نرم اور خوشبودار بنانے کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جسم کے مسامات وقتی طور پر بند ہو جائیں تا کہ جسم کے اندر فطری گرمی بڑھے اور مباشرت ومجامعت کی لذت میں اضافہ ہو۔

لکھنؤ میں ابٹنا کہتے ہیں۔

اَبج

سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(اپ: پانی جہ: پیدا شدہ)

کنول، چاند، دس کھرب

ابدھوت

سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

اَو: (سنسکرت) علیحدہ، الگ، بغیر

دھوت: (سنسکرت) دور کیا ہوا

علایق دنیوی سے بے تعلق، فقیر، شیو کی پوجا کرنے والا جوگی جو ظواہر سے بے نیاز ہو کر خدا سے تعلق پیدا

کرتا ہے اور منشیات استعمال کرتا ہے، کیوں کہ شیو
(مہادیو) کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے۔
گیت، بھنگ پیئے، موج کرے بنارہے ابدھوت

اُبراسْرا
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر اسم
اسم صفت
(سنسکرت، وِرت: مادہ)
بچا کھچا، باقی ماندہ، پس خوردہ، جو کچھ باقی رہ جائے
فقرہ: کچھ اُبراسْرا بھات ہو تو فقیر کو دے دیں۔

اُبْرن
جواہرات، زیور، گہنا
نکلے ہے جواہر کے کوئی پہن کے ابرن
نظیر اکبرآبادی

اُبڑ دھبڑ
اردو، اسم صفت
۱۔ بھدا، بدسلیقہ، بھونڈا
۲۔ بے سرا، بے تال، بے وقت
فقرہ: باجا ابڑ دھبڑ بج رہا ہے۔

اُبَسّی
اردو، سنسکرت الاصل، صفت
ننگا، برہنہ، بغیر کپڑوں کے

اُبَتنا
اردو
دیکھیے الپتا

اَبکیشی
سنسکرت الاصل

اُو زبلا ، بغیر
کیش : بال
بے بار آور، بنجر، بانجھ، بے پھل کا درخت
جس کے تولیدو تناسل کے اعضا یا صلاحیت میں خامی ہو۔

اَبلا

(پہلا الف نفی کا آخری الف تانیث کا)
کمزور مجازاً عورت

اُبلتی چاقتا ہے
محاور اردو

بڑا متکبر خود رائے ہے
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

اَبلقا
اردو، عربی الاصل

مینا کی قسم کی چڑیا

اُبل گیا
محاورہ اردو

تکبر کیا، ہستی سے باہر ہو گیا اور تالاب سے پانی بہ نکلا۔ اور پانی پک کر گرم ہو کر برتن سے باہر آ گیا
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

ابوجھا

پہلا الف نفی کا
سمجھ سے باہر، نا قابلِ فہم

اُبھارنا
اردو فعل
کسی ظرف کو اتنا بھرنا کہ چھلکنے لگے

اُبھاڑنا (اُبھارنا)
اردو
ا۔ بے جانا، اچک لے جانا، چرالینا، غائب کر دینا، چپکے سے قبضہ لینا۔
۲۔اغوا کر لے جانا :اس رنڈی کو کوئی ابھار لے گیا
۳۔ورغلانا، بہلانا پھلانا:
کسی صورت ابھار کر لاؤ، میرے گھر تک سوار کر لاؤ
۴۔ اُکسانا، شہہ دینا، داؤں پہ چڑھانا، فقرہ: ایک کولڑا کر پیٹ نہیں بھرا اب دوسری کو ابھارتی ہو!

اَبھاگا (اَبھاگی/اَبھاگیہ)
(پہلا الف نفی کا)
بدقسمت، بدنصیب، کم بخت

اُبھاؤ
سنسکرت الاصل، اسم وصفت
ہندی: فقدان
فقدان، کمی، عدم، عدم وجود
"راجہ کے گھر میں کیا موتیوں کا ابھاؤ"۔

اَبھپرائے
سنسکرت الاصل، اسم
جذبہ، رائے، ارادہ، نیت، خواہش

اُبھرانا
اردو فعل
دیکھیے ابھارنا

اُبھرنا
اردو فعل

ابھرنا کی جنس میں مندرجہ ذیل افعال شامل ہیں جو
مختلف علاقوں میں رائج ہیں ۔
اُگنا/اُبنا: زمین سے اوپر نکلنا پودوں کا ۔ اُبجنا: کونپل
پھوٹنا/اُپڑنا: اکھڑنا جڑ سے ۔ اُلہڑنا: ایک سمت جھکنا ۔
اُسنا: اُبلنا، اُسکھنا ۔ اُکسنا: ہلنا حرکت کرنا ۔ اُجھلنا: پانی
کا دھار سے بہنا ۔ اُلٹرنا/اُٹھلنا: الٹ جانا ۔ اُگھڑنا:
پردہ ہٹ جانا ۔ اُبھاپانا (پوربی): پھرنا، منہ پھیرنا ۔
اُکلانا: بے کل ہونا ۔ اُدھیلنا: عشوہ طرازی کرنا ۔

۱۔ اکسانا، شہہ دینا، داؤں پر چڑھانا ۔
"ایک کو لڑا کر پیٹ نہیں بھرا اب دوسری کو ابھارتی ہو"۔

۲۔ جنسی بیداری پیدا ہونا ۔
مرد کا ہاتھ پھرا اور عورت ابھری ۔
جنسی خواہش کی زیادتی ۔
بہ جو نہیں ملتا اس کو تو ابھری ابھری پھرتی ہے ۔

۳۔ سنبھل جانا، بیماری سے ابھار لینا

۴۔ بھاگنا، اڑنچھو ہونا ۔
"دیکھو ابھرے اور پڑی"، یعنی بھاگنے کا ارادہ کیا اور
جوتے پڑے ۔

۵۔ رخصت ہونا، دفعان ہونا
"ابھرو کب تک بیٹھے رہو گے"؟

ابھارنا: چپکے سے اٹھا لے جانا، غائب کردینا، اچک

لے جانا، اغوا کر کے لے جانا۔

اس کو کوئی ابھار لے گیا ورغلانا، پھسلانا، شوق کا شعر ہے۔

کسی صورت ابھار کر لاؤ
میرے گھر تک سوار کر لاؤ

ابھسارکا — سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم صفت

سنسکرت مادہ سر: جانا

وقت و مقامِ معینہ پر مرد کے ساتھ جانے والی عورت خواہ وہ مرد شوہر ہو یا آشنا، بدچلن عورت

ابھکت — سنسکرت الاصل، مذکر، اسم، صفت

بے تعلق، غیر متعلق، بے اتفاقی، بے پروائی، بدعقیدہ، بے ارادت، بداعتقاد، ایمان نہ رکھنے والا، منکر

ابھی ہاتھ منہ پر سے نہیں اترے — محاورہ اردو

ابھی عروسِ نو کتخدا ہے، حیا شرم کے دن ہیں۔ ابھی کاروبار کے دن نہیں۔

[محاوراتِ ہند ۱۸۹۰ء]

اُبھیانا — قدیم اردو، سنسکرت الاصل فعل

سنسکرت مادہ بھر: لے جانا، اٹھ آنا

۱۔ پھول جانا، متورم ہو جانا
۲۔ کلیجہ منہ کو آنا

نہیں کھوہت بندھو، کا سے کہو پیڑ
اُبھی اُبھی آوے جیارا بھاگتا شریر

ترجمہ: کوئی بھائی بند قریب نہیں کس سے دکھ درد کہوں
جی منہ کو آتا ہے اور جسم ہے کہ بھاگا جاتا ہے
[فیلن]

اِبی
اردو
گلی ڈنڈا کھیلنے میں جب گلی کو اچھال کر ڈنڈے پر روکتے ہیں تو ضرب اول کو اِبی اور دوسری کو ڈُبی کہتے ہیں
[نور]

اَپار
قدیم اردو صفت
۱۔ بے کراں، بے حد، زیادہ
۲۔ شدید، تیز، سخت
ماگھ ماس میں ہے سکھی سردی پڑے اپار
ٹھنڈی پَون پُروا چلے کھنڈے کی سی دھار

اُپاڑنا
اردو سنسکرت الاصل
گڑھوال اُپیانا میں بولتے ہیں
اکھاڑنا، جڑ سے اکھاڑنا، تہس نہس کرنا
''چھانٹ کے اپاڑے مردہ نہیں ہلکا ہوتا''
محاورہ [فیلن]

اُپاڈھیائے
استاد، معلم، پڑھانے والا، مرشد، گرو، برہموں کی ایک ذات

اُپاس
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

روزہ، فاقہ، برت

"رات پڑے اُپاسی دن کھوجے باسی"

(پوربی محاورہ)

رات کو فاقہ سے رہ رہے،
دن کو باسی کھانا ڈھونڈے

اُپاسا
سنسکرت الاصل، اسم، صفت، مؤنث، مذکر

مذکر ـ اسمِ صفت: بھوکا، روزہ دار، فاقہ مست

مؤنث ـ اسم: مراقبہ، عبادت، خدمت

اُپاسک (اُپاسی)

خادم، پرستش کرنے والا، روزہ رکھنے والا، عبادت گزار، غلام، ملازم

اُپاسنی

عبادت گزاری، نوکری

اُپپَتی
سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

داشتہ رکھنے والا مرد

اُپنگ
اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت

مفلوج، اپاہج، جس کے ہاتھ پاؤں کام نہ کرتے ہوں ـ

اُپَٹنا
اردو، سنسکرت الاصل، فعل

چھلکنا، کناروں سے باہر نکل جانا، ضائع ہو جانا، حد سے باہر چلے جانا، لے جایا جانا۔
محاورہ: اپٹ جانا۔

اُپُٹھنا
سنسکرت الاصل، فعل

تھکنا، کسی کام سے اکتا جانا، بیزار ہو جانا۔

اُپَج (اُپجنا)
اردو سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(اُپ + جن: ابھرنا، اوپر آنا)
۱۔ پیداوار، قوت خیال، گانا، امتیاز، نئی بات پیدا کرنے کا مادہ، ایجاد، اگنا، نئی بات، نئی تان
۲۔ پیدا ہونا: "بویا گیہوں اُپجا جو" یعنی نیکی کے بدلے بدی
۳۔ پیدا ہونا بمعنی ولادت یا رکھنا: "بوڑا بنس کبیر کا، کی اُپجا کمال" ۔یعنی کبیر کی نسل تباہ جس میں کمال پوت پیدا ہوا۔ اس دوہے میں لفظ کمال میں ابہام ہے۔ مشہور ہے کہ کبیر کے لڑکے کا نام کمال تھا جو کبیر کے دوہوں کے رد میں دوہے کہا کرتا تھا۔فیلن نے یہ مثال دی ہے، کبیر:

کہے کبیر دوناوے چڑھیے
ایک بوڑے تو ایک رہیے

کمال نے جواباً کہا:

کہے کمال دو ناؤ نہ چڑھیے
پھاٹے گانٹر، اتان ہو پڑیے

۴۔ پھلنا پھولنا، فروغ پانا

میرو جوبنا کا کھیت اٹھولہرائے،

دن جوتے بوئے دیکھو کھیت ہے اُپجو
اور کھیت میں مارو جوبن کیسو لہرائے
(گیت)

اُپَج (اُوپَج)

اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

تان، بول، لے، سر کو ملا کر گانے والے جو نئی چیز پیدا کرتے ہیں وہ اپج ہے۔

لگے لینے ا پچیں خوشی سے نئی
اڑانا لگا بجنے اور گھڑئی

میر حسن [مثنوی سحرالبیان]

اَسوار

سوار، گھوڑ چڑھا

اَپجس

سنسکرت الاصل، اسم،

بدنامی، بے عزتی، رسوائی
اپجسی (صفت)

اُپدیش
تعلیم، نصیحت، صلاح، تلقین

اُپدیشک
ناصح، مرشد، تعلیم دینے والا۔

اُپراجتا
ہندی، مؤنث، اسم
ایک بیل جسے کوا ڈھینٹی اورکویل بھی کہتے ہیں
[پلیئس](Clitoria Ternatea)

اپروش
سنسکرت
(الف نفی کا)
نامرد، زنخا، ہیجڑا

اَپَرم پار
سنسکرت الاصل، اسم صفت
سنسکرت، پَر
اَ: نفی
پرم: زیادہ، بہت
پار: حد، حدود، سمت مخالف
لامحدود، بے نہایت، بیکراں

اَپسرا (آپسرا)
جنت کی رقاصہ، حور، بے حد حسین عورت

اَپسمار
اردو، سنسکرت الاصل، اسم
(سمر: خواہش، ارادہ، ذہن، یادداشت
اپ: بمعنی نفی سمرن: حواس، یادداشت، حافظہ)
مرگی کی بیماری، مرض جس میں دورے پڑتے ہیں۔

اُپَسنا
اردو، سنسکرت الاصل، فعل

مغربی اضلاع میں بُسنا، اَبسنا، اونسا، بھوجپوری میں اوراجانا
۱۔ سڑ جانا، خراب ہونا، اشیائے خوردنی کا بدبودار ہو جانا، پھپھوندی لگ جانا
۲۔ پریشان ہو جانا
''ہم تو دھرے دھرے اُبس گئے۔''

اُپکار
سنسکرت الاصل
اصل میں "پ" متحرک

مدد، حفاظت، فائدہ، ظلِ عاطفت، نصرت، تائید

اَپ گت
ہندی، مذکر اسم

ہندو جو تشدد آمیز طور پر موت کا شکار ہوا ہو اور اس کے مذہبی طور پر آخری رسوم ادا نہ ہو سکے ہوں۔

اُپلا
اردو، اسم

مختلف علاقوں میں مندرجہ ذیل شکلیں رائج ہیں: اُپرا، گوسا، گوہا، کنڈا گوٹھا، اوپلا
گائے کے گوبر کی ٹکیہ بنا کر سکھاتے ہیں جسے بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں۔
اُپلا سی پھولنا:
۱۔ فرج کا سوجنا، پہلی ہی رات اپلا سی پھول گئی۔
۲۔ شدت کی جنسی خواہش ہونا،
اپلا سی پھول رہی داب جائے کوئی۔

[فیلن]

اپنا شجرہ قلّہ سنبھالو
محاورہ اردو

"یعنی اب میں آپ سے جدا ہوتا ہوں۔ جب انسان کسی درویش سے کسی خاندان میں بیعت کرتا ہے تو پیر اوس خاندان کا شجرہ اوس کو دیتا ہے اور اگر مرتبۂ خلافت دیتا ہے تو ٹوپی بھی مرحمت ہوتی ہے۔ جب مرید پیر سے خفا ہوتا ہے تو اپنی بے تعلقی کے اظہار میں یہ کہتا ہے۔ دراصل کلاہ تھا جس کا مخفف کلہ کثرت استعمال سے کاف، عربی قاف سے بدلا اور لام مشدد ہوگیا۔"

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

اپنے بھاویں
محاورہ قلعۂ معلی

اپنے نزدیک، اپنی دانست میں

میری کچھ بھی نہیں پرواہ کلم ہوا ہے یوں ہی تباہ
آنکھ موند لیتی ہوں میں میرے بھاویں کچھ ہی ہو

میر نثار علی شہرت دہلوی، شاگرد مومن دہلوی

[عمیر ہندی]

اپنے دلوں سے

(دیکھیے دلوں سے)

اپٹیوں پر آگیا
محاورہ اردو

یعنی ضد چڑھ گئی، ہرگز نہ مانا

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

اپھڑانا / اپھڑ جانا / اپھڑنا
اردو سنسکرت الاصل فعل

۱۔ریاح سے پیٹ کا پھول جانا
۲۔اتنا کھانا یا کھلانا کہ پیٹ پھول جائے
۳۔چھک جانا، سیر ہو جانا
۴۔کسی کو جی بھر کے مال یا روپیہ دے دینا
۵۔مال یا روپیہ پا کر مغرور ہو جانا، نخوت وغرور سے بھری ہوئی چال
۶۔پھل کا درخت میں لگے ہوئے ضرورت سے زیادہ پک جانا۔جس طرح آم زیادہ عرصہ تک درخت میں لگے رہنے پر اپھڑ جاتا ہے۔

نکلا پڑے ہے جامے سے کچھ ان دنوں رقیب
تھوڑے سے دم دلاسے میں کتنا اپھر چلا
مرزا رفیع سودا

اپہرن
لوٹ مار، زبردستی لے جانا

اپہرنا
سنسکرت الاصل

چوری، ڈاکا، لوٹ مار

اُپھننا
اردو فعل

مادہ (پھن، سنسکرت) جھاگ
۱۔ابلنا۔جھاگ پیدا ہو جانا۔جھین جھاگ پیدا ہونا جیسا دودھ ابلنے پر ہوتا ہے۔
۲۔سڑ جانا، گرمی سے دہی اپھن گیا

۳۔غصہ میں آنا، اپھنی ہوئی پڑی ہے (عورتوں کا محاورہ)

یہ لڑکا سدا ہنڈیا سا اپھنتا رہتا ہے۔

اُپھنیڈا
سنسکرت الاصل، اسم، صفت

مغرور، خودرائے، ضدی، بدخو دغلط

اُپی
اردو، برج، اسم صفت

چمکدار، تیز، سان پر چڑھی ہوئی تلوار

اتار
قدیم اردو صفت

کم درجہ، کم رتبہ، اونی، حقیر

سنگاروں میں وہ سب سے گوہے اتار
یہ کہتے ہیں چوٹی کا اس کو سنگار

[مثنوی میر حسن]

اُتارا
اردو، برج، مذکر، اسم

۱۔صدقہ، نذر، بھوت پریت اتارنے کے لیے چاول، دال، پھول و دیگر اشیاء جو آسیب زدہ کے چاروں طرف گھما کر چوراہے پر رکھ دی جاتی ہیں۔

۲۔دریا کا گھاٹ، کنارہ جہاں مسافر چڑھتے اترتے ہیں۔

۳۔خراج۔

۴۔جان نثاری، زمین جو حکومت بطور خوشنودی کسی کو معمولی کرائے پر دے دے۔

اتارے کا جھونپڑا: سرائے جہاں پر آتا جاتا مسافر ٹک سکے، مجازاً دنیا، جسمِ انسانی

یہ تن جو ہے ہر اک کے اتارے کا جھونپڑا
اس سے ہے اب بھی سب کے سہارے کا جھونپڑا

نظیر اکبر آبادی

اُترنا

اردو، فعل

محاورے اور روز مرہ میں اس کے بے شمار مستعمل معنوں کے سوا یہ بھی ہیں:

۱۔ بے مزہ ہو جانا، اصل مزہ کھو دینا

"اچار اتر گیا"

۲۔ غائب ہونا، ختم ہونا۔

"گھٹا اتر گئی"

۳۔ مرجانا

"کوے کا بچہ اتر گیا"

۴۔ کسی چیز کا تہیہ کرنا، ارادہ کرنا، کام کو کرنا

"گالیوں پہ اترا"

چھوری پہ اترا

۵۔ مہمان یا کرایہ دار اترنا: حاملہ ہونا

۶۔ اتارو بیٹھنا: آمادہ و تیار

"لڑنے پہ اتارو بیٹھی ہے"

اُترنا سے اتارنا، اس کے بہت سے معنی ہیں۔ بعض

فحش محاوروں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۱۔اتارنا: بے عزت کرنا بمعنی پگڑی اتارنا

کنجری کی چھوکری کو جو دیکھ میں نے چھینکا،
وہ جھنجھنا کے بولی "سرکی اتارلوں گی"

چھینکا: چھینکنا اور برتن لٹکانے کا لٹ۔ جھنجھنا: کھلونا اور جھنجھلانا

سرکی: سرکی پگڑی، مہین سینٹھوں کی بنی ہوئی

۲۔شرمندہ کرنا

"دوفقروں میں منہ اتار دیا"

۳۔کھٹل کرنا چاقو کی دھار اتار دی۔

۴۔طوائف کا متعدد مردوں سے مجامعت کرانا: ایک رنڈی اور چار ڈھینگ اتارے!

۵۔مجامعت کرانا:

دھوبن کی چھوکری نے جا گھاٹ پہ اتارا
ایسی کری ہے کندی کلپے ہے جی ہمارا

(اتارا: مجامعت کرنا اور کپڑوں کی لادی رکھنا۔ کندی کرنا: اچھی طرح ہاتھاپائی کرنا اور کپڑے دھونے کے لیے مارنا: کلپے ہے، تڑپے ہے اور کلپ یا کلف)

۶۔کثرتِ مجامعت سے صحت تباہ کرنا: اس عورت نے سینکڑوں کو مار اتارا۔

اتارے ہونا
اردو محاورہ

مستعد ہونا، آمادہ ہونا، کسی کام یا شخص یا بات کے پیچھے پڑ جانا، جان کی بازی لگانا، کسی کام کے پیچھے جانفشانی سے پڑ جانا۔
یہ محاورہ فوج سے لیا گیا ہے جس میں گھڑ سوار دستے میدان میں اپنے گھوڑوں سے اتر کر پیدل اس عزم کے ساتھ لڑتے ہیں کہ آیا جاں دے دیں گے یا فتح یاب ہوں گے

اُتاوَل
اردو سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(مادہ: بِتُور)
اس کی مختلف شکلیں رائج ہیں۔ (پوربی) اُتاوَلا۔ اُتاوَلی (مغربی اضلاع کی دیہاتی) تاوَلی، تاوَلی۔ مغربی اضلاع میں تاوَل
ا۔عجلت، جلدی، بے چینی، بے صبری
۲۔اُتاوَل کرنا: جلدی کرنا
فقرہ: چھورا تاوَلی آئیو۔ دودھ کا بیلا آیو۔ (دیہاتی) (لڑکے جلدی آنا۔ دودھ دوہنے کی باری ہے)
ا۔ اُتاوَلا: جلد باز، اُتاوَلا سو باوَلا، دھیرا سو گھمبیرا (پوربی)

اُتَر پھالگُنی
ہندی سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

منازل قمر میں سے بارہویں منزل۔ دو ستارے جو بستر کی شکل میں بنائے جاتے ہیں۔

اُترنگ (اترنگا)
اردو، اصطلاح نجاری، مؤنث، اسم

دروازے کی چوکھٹ کی اوپری لکڑی

اِتفاق
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

عام و معلوم معنی کے علاوہ چند کم مستعمل معنی:

۱۔ معاملات، واقعات، حادثات

''سفر میں کیا کیا اتفاق ہوئے۔''

۲۔ موقع ہونا، حالات سازگار ہونا۔

''اتفاق بنا تو آئیں گے۔''

۳۔ واقع ہونا، معاملہ پڑنا، درپیش ہونا۔

''جیسا اتفاق پڑے گا دیکھا جائے گا۔''

۴۔ ہمدلی، دوستی موافقت ہونا۔

''ان دونوں میں نہایت اتفاق ہے۔''

اَتکا
اردو، اسم، صفت

(سنسکرت میں اتکا ہے، اَتی: بہت، زیادہ)

زیادہ، بہت زیادہ، نامناسب طور پر زیادہ، بے وقت

اتکا بھلا نہ بولنا اتکی بھلی نہ چپ
اتکا بھلا نہ برسنا اتکی بھلی نہ دُھپ

یعنی بے موقع اور زائد از ضرورت جو بات بھی ہو وہ نامناسب اور تکلیف دہ ہوتی ہے، خواہ گفتار ہو یا خاموشی، بارش ہو یا دھوپ بقدر ضرورت اور بوقت مناسب ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔

اُتکل
سنسکرت الاصل، اسم، صفت

۱۔صوبہ اڑیسا کا ایک نام
۲۔فکر: پریشانی
۳۔باربردار
۴۔مسافر جس کے ساتھ بوجھا ہو

اُتَم
اردو سنسکرت الاصل، اسم، صفت

عمدہ، اعلیٰ درجہ کا، سب سے اچھا، بہترین، اہم خاص، آخری

وصف اس کا اگر نہ گایا جائے
نہ ہو اتم گلا نہ مدھم تنت
منیرؔ [نوراللغات]

''اُتم کھیتی مدھم بان، ندرگھن سیوا بھیکھ ندان''
یعنی سب سے اعلیٰ پیشہ کھیتی باڑی اس کے بعد سپاہی گری خدمت چاکری بدتر اور بھیک مانگنا بدترین۔

''اُتم سے اُتم ملے نیچ سے نیچ، پانی سے پانی ملے کیچ سے کیچ۔''

سونا کہے سنار سے اُتم ہماری جات۔
کالے منہ کی گھونگچی اور تلے ہمارے ساتھ۔

اَتّو

اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

(کبھی بغیر تائے مشدد بھی آتا ہے)

پلیٹس نے خیال ظاہر کیا ہے کہ سنسکرت سے ماخوذ ہے (سنسکرت: ورِت) جب کہ نوراللغات نے فارسی سمجھا ہے Steingass نے فارسی انگریزی لغت میں اسے ہندی بتایا ہے۔ مگر یہ عربی سے ماخوذ ہے۔ طَوَی یطْوِی اُطو: کپڑا لپیٹنا، تہہ کرنا۔ اتو کے اردو میں یہی معنی ہیں۔ کپڑے میں لپیٹ کر تہہ کر کے نقش ونگار ڈالنا۔

۱۔ اس آلۂ آہنی کو کہتے ہیں جس سے کپڑے کو ٹھپّے پر دبا کر نقش ونگار بناتے ہیں مگر اصطلاح میں ان نقوش کو کہتے ہیں جو اس طرح بنائے جاتے ہیں [نور اللغات]

۲۔ محض چننا اور شکنیں ڈالنا، مثلاً انگرکھے پر اتو کردو

۳۔ اَتّو کرنا

مار مار کے اَتّو بنانا: اتنا مارنا کہ جسم پر نشان پڑ جائیں، ادھموا کر دینا۔ اتنے کوڑے دل پہ مارے زلف نے ہائے بے چارے کو اَتّو کر دیا۔ داغؔ (نوراللغات)

۴۔ اَتّو کرتے ہوئے چلنا: پاؤں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا کہ نشان بن جائیں۔ جس شخص کے پاؤں میں لنگ ہو اس پر بطور پھبتی کے کہتے ہیں۔

ملا ہے نامہ بر بھی ہم کو ایسا
کہ الو کرتا چلتا ہے زمیں پہ
داغؔ

صاحب نوراللغات نے اس کے معنی لکھے ہیں

''(ظرافت سے) اچھلتے چلنا کی جگہ'' جو درست نہیں۔

۵۔ اُتو کر دینا: بے وقوف بنانا، بدحواس کر دینا، پریشان کر دینا

۶۔ اُتو کش، اُتو گر: کپڑے پر بیل بوٹے بنانے والا

۷۔ اُتو ہو جانا: نشے میں دُھت ہو جانا۔

(فارسی میں بغیر تشدید کے بھی دیکھا گیا ہے)

بغیر من کہ بتن نقش بوریا دارم

اتو کشیدہ کہ دارو قبائے عریانی

اشرف

یہاں مشدّد استعمال ہے: جامہ ہر چند اُتو بیشتر زیباتر است

صائب

اُتھل — کم گہرائی والا، اتھلا

اُتھل پتھل — الٹ پلٹ، تلے اوپر

اَتیت — آوارہ گرد، خانہ بدوش، فقیر، سادھو، سنیاسی، سابق، گزرا ہوا

جوگی اتیت جنگم یا سیورا کہایا

نظیر اکبرآبادی، ص ۸۹

اَٹانا — بھرنا، مقرر کرنا

اَٹاری — کاٹھ کباڑ بھرنے کی جگہ جو عموماً چھت میں بنائی جاتی ہے۔ دوچھتی۔

اردو، مؤنث، اسم

امٹریا: اٹاری کی تصغیر

دمڑی کے پان پڑیا میں، موری نوری باتیں امٹریا میں

فیلن نے اس کے معنی صحیح نہیں سمجھے۔ اس کا مطلب ہے اپنی حقیری شے بھی احتیاط سے رکھی جاتی ہے اور دوسرے کی بڑی سے بڑی بات کی بھی پروا نہیں ہوتی۔

فیلن نے اس کہاوت کا مفہوم انگریزی ترجمہ میں یہ لکھا ہے کہ ڈبے یا پاندان میں دمڑی کے پان ہیں اور معشوق میری تیری باتیں اٹریا میں ہوں گی۔

اَٹ سَٹ — (اٹ: بھرنا، ملنا، سٹ: متصل ہونا)

اردو سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ سازش، ملی بھگت، جوڑتوڑ، کام کاج

۲۔ آشنائی: اس رنڈی بھڑوے میں مدت سے اٹ سٹ ہے

۳۔ چالاکی، ہوشیاری، محنت چلت پھرت،

اٹ سٹ سے چار پیسے کما لیتا ہے۔

۴۔ پریشانی، فکر، تردد، شعر:

رہے مدام سروکار عیش سے اس کو
نہ ہونے پاوے کسی طور کی اسے اٹ سٹ

انشاء

اَٹک (اٹکاؤ/اٹکنا)

اردو، مؤنث اسم، [اٹکنا] فعل

عام و معلوم معنی کے علاوہ مندرجہ مفاہیم بھی مستعمل ہیں:

۱۔ ممانعت، پابندی۔

"سرکار کے اٹکاؤ سے باہر نہیں جا سکتے"

۲۔ پرہیز

"آپ کو شراب سے کیا اٹکاؤ ہے"

۳۔ جھجک، تردد، خوف

کہا جاتا ہے کہ جب راجا مان سنگھ کی افواج دریائے اٹک کو پار کرنے سے ہچکچا رہی تھیں تو اُس نے یہ کہا:

سب ہی بھومی گوپال کی، تا میں فاٹک رہا
جا کے من میں اٹک ہے سو ہی اٹک رہا

یعنی ساری زمین خدا کی ملک ہے تو کس چیز میں اٹک رہا ہے جس کے دل میں شبہہ ہے بس وہی اٹکا رہے گا۔

۴۔ دُودھا، متامل، اٹکے گا سو بھٹکے گا۔

۵۔نا جائز تعلق ہونا

لاہور کی ہوس ہے نہ ملتان کی ہوس
انکی ہوں اک مغل سے ہے توران کی ہوس

جان صاحب

۶۔الجھنا، جھگڑنا

"نہ کسی سے اٹکو نہ مار کھاؤ"

۷۔منحصر ہونا، وابستہ ہونا، متعلق ہونا

"ہمارا کام کچھ تم پہ ہی نہیں اٹکا ہے"

۸۔رکاوٹ دور ہونا، بے دھڑک ہو جانا

"سکھ کھلنے پر بہو بیٹی کا اٹکاؤ دور ہو جائے گا۔"

اَٹکَڑ لَیس — [لیس میں ل سے کی آواز لے بعنی آواز کی طرح] ہندی، مذکر اور اسم صفت

(سنسکرت: اُڈتر ک+لس+ے)

بڑ بڑانے والا، جلد باز، بے سوچے سمجھے کام کرنے والا، اٹکل باز جو کچھ منہ میں آئے بک دینے والا۔

اٹک مٹک — اردو

عشوہ طرازی، اشارے بازی، ناز و انداز، غمزہ

تو تو اٹک مٹک کے لے جاندیاں (دل)

میہ پنجابی

اٹکل — اردو، مؤنث، اسم

۱۔پرکھ، پہچان،

"اسے کپڑے کی بڑی اٹکل ہے۔"

۲۔ اندازۂ محض

"انکل سے بتاؤ اس میں کتنا اناج ہے؟"

انکلنا: آنکنا، اندازہ کرنا

اُٹم (اٹمبار)
اردو، مذکر، اسم

ڈھیر، انبار، ساز و سامان ہتو وہ

اٹم ہے خاک کا یا راکھ کا ڈھیر
کہے ہیں اس کو ہاتھی ہے یہ اندھیر

سودا

اٹمبار: کاٹھ کباڑ

اَٹنا (اَٹ جانا)
اردو، مع، فعل

۱۔ بھر جانا، سما جانا، پُر ہو جانا

۲۔ تنگ ہونا، ٹھیک نہ بیٹھنا

"یہ جوتا میرے پیر میں نہیں اٹا۔" (دیہاتی)

اُٹنگن
اردو، مع، مذکر، اسم

۱۔ ایک خاردار پودا جس کے بیجوں سے دوا بنا کر قوت مردمی کے لیے عضو تناسل پر ملتے ہیں۔

۲۔ بھارت کی سابق ریاست گوالیار کے نزدیک ایک دریا کا نام

اَٹول
ہندی، سنسکرت الاصل، اسم صفت

۱۔ بغیر جلا کیا ہوا قیمتی پتھر یا زیور، ناتراشیدہ

۲۔ بے ہنگم، ناتراشیدہ، گنوار

اُٹوی
ہندی، [ٹ کے زیر سے بھی ہے] مؤنث، اسم

سیر گشت کی جگہ، جنگل، جھاڑی دار میدان، بیابان

اُٹھک بیٹھک (اٹھتے بیٹھتے)
اردو، مؤنث، اسم

غار میں رکوع وسجود وقیام کے باعث شعراء نے اسے اٹھنے بیٹھنے سے بطور رمزاح تعبیر کیا ہے۔

ہے غاران زاہدوں کے ضعف ایماں پر دلیل
سامنے اللہ کے جاتے ہیں اٹھتے بیٹھتے
داغ

''چوں جی! پائی اٹھک بیٹھک نے نواج کہے ہیں۔''
[فیلن ۱۸۷۹ء]

اٹھک بیٹھک، مرغا بنانے کی طرح ایک سزا بھی ہے جو بچوں کو مدرسوں میں دی جاتی تھی۔ بچہ اپنے ہاتھوں سے دونوں کان پکڑتا اور پھر بیٹھتا اور کھڑا ہوتا۔ دس پانچ بار میں تو نہیں لیکن سو پچاس بار میں بچارے کا پلیتھن نکل جاتا ہے۔

اُٹھل
ہندی، مذکر، اسم

قدیم ہندوؤں کی رسم، شادی کے تیسرے دن دولہا اور دلہن کا ایک ساتھ نہانا
(۱۸۰۸ء۔ ٹیلر اور ہنٹر نے اپنی لغت میں دونوں کا ایک ساتھ نہانا لکھا ہے۔
۱۸۷۹ء۔ فیلن نے دونوں کا الگ الگ نہلانا لکھا ہے۔
آٹھ مرد دولہا کو اور آٹھ عورتیں دلہن کو نہلاتی ہیں۔

۱۸۸۴ء۔ پلیٹس نے بھی غالباً ٹیلر و ہنٹر سے دیکھ کر یہی عبارت لکھی ہے اور دونوں کے الگ الگ نہلانے پر زور دیا ہے۔)

اِٹھلانا — اِترانا، نازو انداز دکھانا

اُٹھنا
اردو، فعل

علاوہ مشہور و معلوم معنی اور استعمال کے ، چند مزید استعمال:

۱۔ پیدا ہونا، نکلنا، آغاز ہونا، غدر میرٹھ سے اٹھا، مرغی کے بچے اٹھے۔

۲۔ اجازت لینا، رخصت ہونا

"اب یہاں سے اٹھیے۔"

۳۔ عضو تناسل کا ایستادہ ہونا۔ "تمہاری قسمت سے اٹھا ہے، بیٹھ جاؤ۔"

۴۔ دریا کا چڑھنا۔

جمنا بہت اٹھی ہے (پوربی)

۵۔ شہوت کا زور پکڑنا۔ "آیا کاتک اٹھی کتیا۔"

۶۔ جوانی کو پہنچنا۔ "اب تو چھوکری اٹھ چلی۔"

۷۔ لگان پر دینا

"اب کے سب کھیت اٹھا دیئے۔"

۸۔ فصل کٹ کر جمع ہونا۔

"کھیت اٹھنے پہ ناج سستا ہوگا۔"

۹۔ عمدہ مزہ اور خوشبو آجانا۔ "اچار اچھا اٹھا ہے۔"

۱۰۔ بیماری سے شفا پانا۔ "خدا ہی ہے جو مجھ سا بیمار اٹھے"

۱۱۔ قائم کرنا۔ افتتاح کرنا۔ "ایک مکتب اور اٹھا۔"

[فیلن ۱۸۷۹ء]

۱۲۔ دام لگنا، قیمت پانا: "مقدم جی! جھوٹی (کٹیا) کا کھا (کیا) اٹھو۔ (دیہاتی)

اُٹھنگل
اردو، سنسکرت الاصل، صفت

۱۔ غبی، کودن، کند ذہن جیسے اُٹھنگل آدمی۔

۲۔ اُٹھنگل ملک: ملک جس میں افراتفری اور نزاج

اٹھک بیٹھک، مرغا بنانے کی طرح ایک سزا بھی ہے

اُٹھوارہ

سات دن، ہفتہ

اُٹھوانسا
اردو (نون غنہ) صفت مذکر

بچہ جو آٹھ ماہ کے حمل پر پیدا ہوا، لاغر، کمزور

اٹھ ماسا بھی برج اودھی وغیرہ میں کہتے ہیں لیکن اردو میں اٹھوانسا ہی بولتے ہیں۔

اُٹھیل

طاقت ور، مضبوط، زور آور

اٹیرن
اردو، مذکر، اسم

سوت لپٹنے کی نلکی

اٹیرن کر دینا: دبلا کمزور کر دینا۔

اس رنڈی نے جوان آدمی کو اٹیرن کر دیا۔

اُجڑوا۔اُجڑی
اردو، اسم

۱۔کلمہ بد دعا، گھر کی خوشحالی کا دشمن

۲۔اجڑ جانا: بے جہان پھرنا، آوارہ گھومنا

"اُجڑی! گھر چھوڑ کے کہاں اجڑ گئی تھی؟"

"اُجڑے کی شامت آئی ہے گھر لٹائے دیتا ہے!"

اُجس
ہندی، مذکر۔اسم

(مگھا میں اوجس، بھوجپوری میں اُجس، پراکرت میں
اکو، دیکھیے اپجس)

بے عزتی، ذلت، رسوائی۔

اُجس لینا، اُجس کمانا، بدنامی حاصل کرنا

اَچَنْبْھٹ (اَچَنْبھَٹ / اَچَنْبَھت)
قدیم اردو، سنسکرت الاصل
مذکر، اسم اور اسم صفت

۱۔(اسم) عجیب وغریب شے، عجوبۂ روزگار، تعجب خیز
بات

اک اَچنبھٹ میں ایسا دیکھا، ایک گدھا دو سینگ
چیونٹی کے گل پگھا دیکھا کھینچیں ارجن بھیم
دوہا، کبیر

یعنی میں نے ایک عجوبۂ روزگار دیکھا ایک گدھے کے
دو سینگ تھے۔چیونٹی کے گلے میں رسی بندھی تھی اور وہ

ارجن اور بھیم کو کھینچ رہی تھی

ب ۔غیر معمولی طور پر ذہین، محیر العقول اوصاف کا شخص یا بچہ، نابغہ

''یہ لڑکیاں اجگت کرے لا، چھوے برس کے وا، سوتک لے گن جالس'' (بھوجپوری)

یعنی یہ لڑکیاں عجیب وغریب بات کرتی ہیں صرف چھے برس کی عمر ہے اور سوتک گنتی گن لیتی ہیں۔

ج ۔برائی، بدی، غلط کام، آزار

'' جان بوجھ اجگت کرے تا سے کہا بسائے۔'' (جو جان بوجھ کر نقصان پہنچائے اس کے ساتھ کوئی کیا کرے)

د۔عجیب، تعجب انگیز؛ '' ستل رہ الوں، سپن اک دیکھ لوں، سپن دیکھلوں اجگت۔''

(بھوجپوری)

یعنی میں سوئی ہوئی تھی، میں نے ایک خواب دیکھا عجیب

۲۔الف) نا مناسب، ناموزوں، متشدد

ب) زور، دباؤ، تشدد، جبر

اَجگر — اردو، مذکر اسم، اسم صفت

۱۔کاہل الوجود، سست، پڑیل

م: اجگر کرے نہ چاکری پنچھی کرے نہ کام،

داس ملوکا یوں کہے سب کے داتا رام

اجگر کے داتا رام: اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کا مقسوم
رزق پہنچاتا ہے، ناکارہ و کاہل کو بھی ۔

۲۔ بھاری، بوجھل، م: پتھر تو اجگر ہے مُسکتا بھی نہیں ۔

اُجّ (اُجلا / اُجلی)
اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت

سنسکرت، بجول: چمکنا

صاف، ستھرا، سفید، عمدہ، اچھا، چمکدار، روشن

اجلی: عورتوں کی زبان میں دھوبن

اجلی گزران: اتنی آمدنی جس میں آدمی بخوبی رہ سکے

اجلا خرچ: معقول خرچ، خرچ جس میں تنگدستی ہو

اجلی طبیعت: عمدہ طبیعت، اچھا مزاج

اجل بدھی یا بدہ: اچھی سمجھ

جا کی اُجل بدہ ہے، کا ہے لگے، کوسنگ
چندن کو کچھ نہ لگے لپٹے رہیں بھونگ

یعنی جس کی اچھی عقل ہے اسے کیوں لگے برائی،

اَجنٹ (اَجنٹی)
اردو انگریزی الاصل، مذکر اسم،
مؤنث اسم

۱۔ Agent دیسی ریاستوں میں انگریزی راج کا
سیاسی نمائندہ پولیٹیکل ایجنٹ

۲۔ اس کا دفتر، ایجنسی

اُجوانا
اردو، برج فعل

اس کی یہ مختلف شکلیں رائج ہیں:

(مغربی ہندی میں اُدوانا، دیہاتی میں اُدینا، مغربی

یو پی اُنڈلوانا، مشرقی یو پی میں اُنجوڑوانا)
کسی دوسرے سے پانی ڈلوانا، ایک برتن سے
دوسرے برتن میں پانی ڈلوانا، کھلیان خالی کرنا
(اجوارنا)
"پہیارا کھڑا ہے، جل اُجوالے" (ہندو عورتوں کی
بولی)

اَنجوٹھا — دیکھیے انوٹھا

اَنجولی
مؤنث اسم
(جو کا تلفظ جس طرح خوف میں خو کا۔ پوربی دیہاتی
میں انجلی اعلان نون اور نون غنہ دونوں کے ساتھ ہے)
اپ بھر، دونوں ہاتھ ملانا جیسے دعا کے لیے کرتے ہیں
اور ان میں خم ہو، ان دونوں ہاتھوں میں جگہ کی مقدار کو
اجولی کہتے ہیں۔

اَنجھر (اَنجھڑ)
اردو عربی الاصل، اسم صفت
(یہ عربی اَجہل سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔ اجڈ سے
اس کا تعلق نہیں جیسا پلیٹس کا خیال ہے)
بے عقل، بے وقوف، احمق، جاہل، گنوار، جھگڑالو

اَنجھکنا
بمعنی جھانکنا
اردو، ہ ج فعل
اُچک کر دیکھنا، بلندی سے گر پڑنا

اَنجھلنا
اردو، ہ ج فعل
(اس کی یہ مختلف اشکال رائج ہیں: اُجھلانا، اُچھالنا،
اچھیلنا، پوربی میں اوجنا)

ایک برتن سے پانی وغیرہ دوسرے برتن میں انڈیلنا

"پانی بچا ہے تو اس میں اجھل دو۔"

اُجھینا

اردو، برج۔ مذکر، اسم

چولھے میں ایندھن جوڑنے کی ایک وضع جس سے آگ بہت جلد مشتعل ہو جاتی ہے۔ (نور اللغات)

اجھینا لگانا: اس طرح ایندھن جوڑنا

اَجی

اردو، برج، کلمۂ خطاب، کلمہ استعجاب

(اس کی یہ مختلف اشکال رائج ہیں: جی۔ اے جی پراکرت میں اجا، یہ سنسکرت سے ماخوذ نہیں جیسا پلیٹس کا خیال ہے بلکہ یہ مرکب ہے، اے۔ جی سے جو برج سے متعلق ہیں)

کلمۂ خطاب، مخاطب کرنے کے لیے، متوجہ کرنے کے لیے۔ سنیے تو! سنیے تو کبھی میری تو سنو وغیرہ

فقرہ: اجی! جانے دو، کس کے کہنے میں منہ ڈالتے ہو۔

اَجیرَن

اردو، سنسکرت الاصل، صفت

(گڑھوال کے علاقے میں اجیرو)

اَنْتی کا۔ ر جیر، جو ہضم نہ ہو

ا۔ نقصان دہ "اتنی عقل بھی اجیرن ہوتی ہے۔"

(محاورہ)

۲۔ کثرت، نا گوار، بہتان۔

"دال میں نمک اجیرن ہے۔"

۳۔ بہت مضبوط، طاقتور، مشکل۔

"اجیرن کو اجیرن ہی ٹھیلے نہیں تو سر چوٹے کھیلے"

(پوربی محاورہ)

یعنی طاقتور کو طاقتور سے نپٹنے دو نہیں تو تمہارا سر راہ میں

لڑھکتا پھرے گا۔

۴۔ مشکل، پریشان کن، بارِ خاطر، دوبھر

پر چند روز کو ہم ہو جائیں گے اجیرن

یوں ہی رہا کرے گا ہم سے اگر تکلف

انشاؔء

اَجیرن — (الف نفی کا)

مصیبت دشوار ہونا، بارِ خاطر، بدہضمی

اَچاپَت — اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(سہارن پور کے اضلاع میں چ کی تشدید سے اَچاپت

اُ+ چپ: دھوکا دینا

پلیٹس نے لکھا ہے اُد+ یاپت: طے کرنا

۱۔ ادھار سودا لینا۔ بنیے کی اچاپت اور گھوڑے کی دوڑ

برابر یعنی بنیے کا قرض گھوڑے کی دوڑ کی طرح تیزی

سے بڑھتا ہے

۲۔ تیزی دکھانا، دھوکہ بازی کرنا، ہم ہی سے اَچاپت

لاتے ہو۔ (پوربی محاورہ)

اچاپتی ۔(پورب)بنیوں کی اصطلاح میں قابلِ اعتماد
قرضدار

تیں تو مھارا اچاپتی ہے چائیں سو لے جا۔

(پوربی بنیوں کا محاورہ)

۲۔شوروغل کرنا ۔یہ کیا اچاپت مچا رکھی ہے ۔

عورتوں کا محاورہ[نوراللغات]

اُچاٹ
اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت

(سہارن پور میں چ کی تشدید سے اچاٹ،

نوراللغات کے مطابق اُچ :بہت +اٹ :بھرا

پلیٹس کے مطابق اُدچاٹ ،فیلن :اُت چٹ☆

میرے نزدیک یہ اُت ۔چٹ سے بنا ہے

ا۔بے چین و بے قرار، وحشت زدہ، ماؤف الذہن

اری سکھی تو کہاں رہی، ہم سب دیکھیں باٹ

کہاں پھرے باوری ہوئی کہاں لگی اچاٹ

(اری سکھی ہم نے سب جگہ دیکھ لیا تو کہاں تھی ۔کہاں
تو باولیوں کی طرح گھوم رہی تھی یہ وحشت و دیوانہ پن
کہاں سے سوار ہوا)

۲۔متنفر ہو جانا، جی ہٹ جانا،

''پھر نہیں لگتا ہے جی جس جا جی کھاوے اچاٹ''

☆میرے نزدیک یہ اُت ۔چٹ سے بنا ہے

اُچانا
اردو، فعل

کھانے سے پہلے یا بعد کلی کر کے منہ صاف کرنا۔
یا مذہبی رسوم و وظائف وغیرہ کے لیے منہ پاک کرنا۔

اُچاوا
اردو، مذکر، اسم

سوتے میں بڑبڑانا، برے ڈراؤنے خواب دیکھنا،
سوتے میں خود کلامی

اُچرا
برج، مذکر، اسم

کپڑے کا کنارا، کپڑا، زنانہ کپڑا، چادر

اُچرج
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر اسم و فعل و اسم صفت

(دیہاتی بولی میں اچرچ، اترج سہارن پور میں
اچرج۔ پراکرت میں اچھاریم پالی میں اچھاریو۔

(سنسکرت میں آشچاریہ: تعجب)
۱۔ انوکھی، تعجب انگیز
"اچرج چیز ہے۔"
۲۔ فعل، تعجب ہونا،

پڑھی اچرئی آوے
مرنا جینا ترت بتاوے
(پہیلی، نبض)

ہاتھی چڑھ کر پھرے وہ گھر میں جس کے اوپر روتا ہے
طالب کہے یہ اچرج آوے بن دادا کا پوتا ہے (ہاتھی اور
ہاتھ ہی۔ پوتا بیٹے کا بیٹا اور سفیدی کرنے والوں کی کوچی
یا کونچی۔ کم اش جس سے دیواروں پر سفیدی کرتے ہیں)

اچکنا (اچک)
اردو، فعل

۱۔ بلندی، علو
طبیعت کی اچک
۲۔ اعلیٰ، عمدہ، چست، برجستہ
"اچکے ہوئے مصرعے"
۳۔ رسا، بلند

گر رسائی چاہتی ہے اور تو اپنا عروج
اے دعا مل جا کسی اچکی ہوئی تقدیر سے
داغؔ [نوراللغات]

۴۔ مجامعت کرنا "یہ بھی اس رنڈی پر اچک گئے۔"

اُچَپَل (اُچپلا)

شوخ، طرح دار، عیار، طرار، چنچل، بیباک، متلون، عشوہ پرداز، نخرے باز، چالاک، خودسر

اچپلاہٹ

شوخی، بےقراری، چلبلاہٹ

اچکن

لکھنؤ میں چپکن (دیکھیے: چپکن) اور انگرکھے (دیکھیے: انگرکھا) کو ترتیب دے کر اچکن ایجاد کی گئی۔ اس میں انگرکھے اور چپکن کا سا گریباں قائم رکھا گیا جو بیچ سے سیدھا کاٹ کے آدھا آدھا دونوں جانب سی دیا جاتا اور سلائی کی جگہ سنجافی گوٹ کے ذریعہ گریباں کی گولائی اور قطع برقرار رکھی جاتی، بیچ کے چاک میں جو گلے سے لے کر سیدھا کوڑی (سینے کی ہڈی) تک آتا، بوتام لگا

دیئے جاتے۔ کلی جو بالا مہ میں اوپر لگائی گئی تھی اس میں
نیچی کر دی گئی تا کہ دامن نہ کھلیں۔ اچکن کے نیچے کا
حصہ بالکل چپکن اور انگرکھے کا سا ہوتا۔ (گزشتہ لکھنؤ)

اَچَنْبھا

حیرت، تعجب، نئی بات، تعجب خیز واقعہ

چِت'

(الف نفی کا)

بے فکر، بے لحاظ، بے پروا

اچھال چِتّی

اردو، مؤنث، صفت

آوارہ، اوباش عورت، فاحشہ، بدکردار عورت
چتی کوڑی کو کہتے ہیں۔ خاص قسم کی کوڑی کو بھی اور اس
کوڑی کو بھی جو گھس گھسا کر چکنا کرنے کے بعد بطور
آرائش کے پہنی جاتی ہے۔ کوڑی کی تشبیہ فرج سے
عام ہے اور اس اصطلاح میں چتی سے استعارتاً وہی
مراد ہے۔
پلیٹس نے اسے اچھال چھکا کا مترادف بتایا ہے۔
ترقی اردو بورڈ کراچی کی اردو لغت جلد اول ۱۹۷۷ء
صفحہ ۲۲۷ پر پلیٹس کے حوالے سے ایک لفظ دیا گیا
ہے۔ 'اچھال سُٹی'
اچھال سُٹی کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ پلیٹس نے اسے دیا
ہے۔ غلط فہمی یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کا املا رومن
حروف میں پلیٹس کے ہاں uchal citti چھپا

ہے ۔اس کے پڑھنے میں اردو لغت کے مرتبین سے غلطی ہوئی ۔ دوسری C پر علامت چھپنے سے رہ گئی ہے اور C کو مرتبین نے ''س'' کا مترادف پڑھا ہے، حالانکہ پلیٹس کے ہاں محض C کوئی علامت نہیں ہے ۔س کے لیے وہ S اور چ کے لیے C استعمال کرتا ہے ۔دوسری غلطی یہ ہوئی ہے کہ t کو ٹ پڑھا ہے حالاں کہ ت کے لیے پلیٹس t اور ٹ کے لیے t استعمال کرتا ہے ۔اس طرح چتی کو ٹی پڑھ لیا گیا ہے ۔

اُچھال چھکا
اردو، مؤنث، اسم

(نوراللغات نے بدمزاج لکھا ہے جو غلط ہے)
آوارہ عورت، شہوت پرست، مردوں پر نظر رکھنے والی، چھاتیاں ابھار کر چلنے والی، مجامعت پر آمادہ ہر وقت تیار
وہ کتنا بڑی اچھال چھکا ہے ہتھیلی پر لیے پھرتی ہے ۔

اَچھوتی

بے ہاتھ لگائی، نئی، انوکھی، نرالی، کنواری عورت

اَچیت
قدیم اردو، سنسکرت الاصل
صفت ہونا کے ساتھ فعل

(الف نفی کا ۔چیت، ہوشیاری، تھیٹھ)
ا ۔بے ہوشی، غفلت
۲ ۔بے پروائی، بے احتیاطی، تیزی

"اِیسن اچیت گھوڑا ہنگلن کہ لڑکا بچل گیل"

(بھوجپوری) یعنی ایسی بے پروائی و بد احتیاطی سے

گھوڑا ہنکایا کہ لڑکا کچل گیا۔

۲۔غافل، بے پروا، بے خیال، بھولنے والا

"بڑا اچیت ہے، جس کام کو کہتے ہیں بھول جاتا ہے۔"

۳۔غیر محتاط، اپنی حفاظت سے غافل، گھوڑے بیچ کر

سونے والا

"ایسے اچیت ہو کے سوئے چوری ہو گئی۔"

[تمام ماخوذ از فیلن]

اُچھا

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت

(۱۔اُچت ۲۔اُچنتر)

۱۔ناخواندہ، بے چاہا ہوا

۲۔بے چھپا ہوا کاغذ وغیرہ، بے نقش، سادہ

اُچیلنا

اردو فعل

(مغربی اضلاع میں چھیلنا، اکھیڑنا، اکھاڑنا، ادھیڑنا، ادھیڑنا)

ایک چیز کو دوسرے سے الگ کرنا

اُچھیڑ

قدیم اردو مؤنث، اسم

بروزن بھیڑ بہ ج چھیڑا: تنہا

بھیڑ اور مجمع کا برعکس، کم تعداد [فیلن ۱۸۷۹ء]

اُچھلنا
اردو، فعل

محاورے اور روزمرہ میں بہت سے معنی مستعمل ہیں

۱۔ اچھلتے پھرنا: طیش میں آنا

"ابھی میں کچھ کہوں گی تو اچھلتے پھرو گے۔"

۲۔ مجامعت کرنا۔ رنڈی پہ اچھل گئے۔

اِحقانہ
اردو، اسم

عامل یا کارندے سے واجب الادا رقم کی وصولی میں اس کی غلطی سے اگر کمی واقع ہوتو اسے خود اپنی گرہ سے وہ رقم ادا کرنی ہوتی ہے اسے احقانہ کہتے ہیں۔ اپنی بھول چوک کا ہرجانہ [ہنٹر ۱۸۰۸ء]

احوال
اردو، عربی الاصل، مذکر۔ اسم

(حال کی جمع۔ مگر اردو میں واحد بھی مستعمل ہے)

متعدد اور معنوں کے علاوہ چند ایک:

کیا احوال: کیا ٹھکانا، کیا ٹھیک!، کیا حال، کیا کیفیت، کوئی حد نہیں

پَل، پکھواڑہ، گھڑی، مہینہ، چو گھڑی کا سال

ایک پل برابر دو ہفتے کے، گھڑی برابر مہینے کے چار گھنٹے کا سال

جس کو لالہ کل کہے، کہو اس کا کیا احوال
تو پھر لالہ جس کو کل کہتا ہے اس کا کیا ٹھکانا!

[محاورہ فیلن]

اُختر بُختر
اردو، مذکر، اسم

فیلن ۱۸۷۹ء لکھتا ہے استر بمعنی کپڑے کی تہہ اور بستر جو بچھایا جائے اور اسے سنسکرت (وس) بمعنی ڈھکنا سے ماخوذ بتایا ہے۔ پلیٹس ۱۸۸۴ء اسے (اُ + ستر) مادہ (ستر) بمعنی بچھانا سے ماخوذ بتاتا ہے۔
میرے نزدیک یہ اُستر بُستر ہے۔ اُستر فارسی میں گھوڑے اور گدھے کی مخلوط نسل سے پیدا شدہ جانور، خچر کو کہتے ہیں اور بستر بمعنی بچھونا۔
ساز و سامان، بستر بوریا، مال و متاع، ذاتی اسباب
لو جی یہاں سے ٹہلو اپنا اختر بختر سنبھالو

آختہ
پشتو، روہیل کھنڈی اردو

آخت پشتو میں مبتلا اور مصروف کے معنی ہیں۔ رام پور میں اختہ مستعمل ہے۔ کوئی شخص کسی پر فریفتہ یا کسی عادت بد یا تکلیف وہ کام میں گرفتار ہو تو لوگ کہا کرتے ہیں کہ وہ اس پر اختہ ہے، یا فلاں بات میں اختہ ہے یا میں اپنی مصیبت میں اختہ ہوں۔ [عرشی]

اُدا
اردو، عربی الاصل، مؤنث اسم

بے شمار معنی میں مستعمل ہے فارسی الاصل لفظ ادا بھی ہے
ادا بندی: قسط بندی، قرضہ کی ادائیگی کے لیے اقساط مقرر کرنا
ادائے دَین: قرضہ کی ادائیگی

ادا ہونا: کام تمام ہونا، مر چکنا

غمزے کرتی ہے دوگانہ اے جیا کس واسطے
اک ادا میں ادا ہوں سو ادا کس واسطے
رنگین

اُداس (اُت + آس: علیحدہ یا الگ ہو بیٹھنا)
اردو، سنسکرت الاصل، صفت
عام و مستعمل معنی کے علاوہ:
رنگ کا پھیکا ہونا۔ "دوپٹے کا رنگ ادا ہے۔"
بے رونق اور بے چمک ہونا۔ "برسات میں سارا مسالہ (گوٹا لچکا) اداس پڑ گیا"

اُداسا رسی جو آزاد فقراء کاندھے سے لٹکا لیتے ہیں۔ لوٹا، ٹاٹ چٹائی، سوٹا۔ بستر بوریا۔
اردو، مذکر، اسم
ادا کسنا: روانہ ہونا، بستر بوریا طے کرنا

اُداسی ۱۔ تارکِ دنیا، فقیر، تنہا
قدیم اردو، مذکر، اسم

پیو کے بیراگ کی اداسی سوں
دل پہ بیراگی و اداسی ہے
ولی

۲۔ برہمچاری، شادی نہ کرنے والا
فقرہ: تم اداسی ہو کہ گھر باری؟ (فیلن ۱۹۷۹ء)

اُوبیگ (اُوویگ)
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(سنسکرت: اُت + ویگ)
جلد بہت

ا۔ بے چین، مضطرب، فکر، پریشانی، خوف، گھراہٹ
۲۔ چھالیہ
اُدوگی حیران و پریشان، بدحواس، ہکا بکا، جلدباز

اُوڑا گنڈڑا
اردو، مذکر، اسم

(پورب میں گوڑگاوڑ، مغربی اضلاع میں گوڑاگاوڑا)
پھٹے پرانے کپڑے، چیتھڑے گوڑے

اَوَل بَدَل (اولا بدلا/ اولی بدلی)
اردو، مذکر، اسم

عام و معروف معنی کے علاوہ:
اول بدل کھیلنا: باہمی لواطت
اول پہچان: قابل شناخت، بے شبہ پہچان لی جانے والی
"میری گولی تو اول پہچان ہے۔" (بچوں کا فقرہ)

اُدوکھ (اُدوش)
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، اسم، صفت

(مختلف اشکال: ان دوکھ، نردوکھ، پالی میں ادوسو)
ا۔ بے گناہ، بے عیب، معصوم، بے خطا

اُدھورا
اردو، اسم، صفت

ا۔ نصف، آدھا
۲۔ کمزور، ضعیف

تھے ہم بھی جوانی میں بہت عشق کے پورے
وہ کون سے گُرو ہیں جو ہم نے نہیں گھورے

اب آکے بڑھاپے نے کیے ایسے ادھورے
پر جھڑ گئے، دم اڑ گئی، پھرتے ہیں لنڈورے
نظیر

اُدھواڑ — اردو، مؤنث، اسم

۱۔ اُدھوں آدھ، نصف

۲۔ کپڑے کا آدھا تھان

اُدیَم — قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(مختلف شکلیں: اُدّم، اودم)

۱۔ کوشش، سخت محنت، اُدّم سے ولدر گھٹے [فیلن ۱۸۷۹ء]

۲۔ پیشہ، ملازمت، ذریعہ معاش [ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

اُداسی

تنہائی میں رہنے والا، بیراگی، فقروں کا ایک گروہ جو بابا نانک کا پیرو ہے۔

اُدَر — قدیم اردو، مذکر، اسم

(اس کی یہ شکلیں رائج ہیں: اُدّر، اُدر، اُوج)

۱۔ پیٹ، شکم، رحم

"ماس کھائے ماس بڑھے، ساگ کھائے اوج بڑھے۔"

(کہاوت)

۲۔ روزی، آذوقہ، غذا

م: اپنے اپنے اُدر کی چنتا کو گئے۔

اُدَنچھ
اردو، ترکی الاصل، مذکر، اسم

چادر جس کے کناروں پر بھاری کام ہوتا ہے اور تو شک کے نیچے اس طرح بچھاتے ہیں کہ کنارے نیچے لٹکتے رہتے ہیں۔

سراسر اُدنچے زری باف کے
کہ تھے رشک آئینۂ صاف کے

میر حسن[سحرالبیان]

اُوماَت

شہوت، زنا، بے حیائی، آوارگی، ولولہ جوانی، تکبر، مستی، غرور

اُوماتی۔ اودماتی: شہوت سے بھرا ہوا

اُدُمبَر

گولر کا درخت

(اُد+بری)

اُدھار
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

متعدد مجاز و حقیقی معنوں کے علاوہ:

پوربی میں چھٹکارا پانا، امن، عاقبت، سکون

ایک گھڑی کی نا سارے دن کا اُدھار

یعنی ایک بار انکار کر دو پھر دن بھر کو سکون ہو جاتا ہے

[فیلن]

اُدھاری

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(پوربی میں ادار)

بیل، جو ابھی تک کام پر نہ لگایا گیا ہو۔

اُدھر

اردو، سنسکرت الاصل، صفت

(اُ=نفی دِھر: سہارا)

ا۔ بے سہارا، الگ، علیحدہ، معلق۔

(الف)
ہوا کے اوپر جو آسماں کا بے چوبا خیمہ بہ تن رہا ہے
نہ اس کے میخیں، نہ ہیں طنابیں، نہ اس کے چوبیں ادھر کھڑا ہے۔
نظیر

(ب)
زمین ساری واں کی جواہر نگار
ادھر میں چمن اور ہوا میں بہار
میر حسن [مثنوی ۴۶]

ادھر چلنا: معشوقانہ چال، ناز و ادا سے چلنا

زمین پہ ادھر چلتے ہیں ناز سے
چلن اک جہاں سے جدا ہو گیا
انور

۲۔ نیچے کا لب، ہونٹ

۳۔ فرق

۴۔ درمیان

اِدھر کاٹے اُدھر پلٹ جائے

محاورہ اردو

اپنا کام پورا کر لیتا ہے۔ کہتے ہیں سانپ کاٹتے ہی پلٹ جاتا ہے پھر مارگزیدہ بچتا نہیں۔ اس سے موذی کی فراست مفہوم ہوتی ہے کہ پہلی مرتبہ اپنا حربہ کرتا اور

دشمن کے انتقام کے خیال سے پلٹنا، ایسا ہی خواص شریر آدمی کا ہوتا ہے کہ بری بات کہہ کر زبان کو بدل جاتا ہے اور جھوٹی تاویلیں ملاتا ہے، ایسے موقع پر یہ مثل بولی جاتی ہے۔[محاوراتِ ہند ۱۸۹۰ء]

اُوھڑ سا (اُوڑ سا) — اردو، مذکر، اسم

ایک قسم کا سفید جھرجھرا کپڑا

اُوَدھرم — قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

ا۔ بے دھرمی، بے ایمانی، بدمعاشی، ظالم، غلط کاری

اودھری: ظالم، جفا کار

برسات میں میرے ڈھینگ آوت ہے
موکو تنگو سیج پہ ڈارت ہے
ناہیں سووت دین نا سوتوت اودھری
اے سکھی ساجن نا سکھی گری
(کہہ مکرنی)

اُودھڑنا — اردو، فعل

(مکھ اُبرنا، اُگھرنا، بھوجپوری میں اگھڑنا، ترہٹی، اگھدنا)

ا۔ بہت سے مفاہیم میں استعمال ہوتے ہیں:

بخیہ ادھڑنا، کھال ادھڑنا، پیچک ادھڑنا بمعنی کھلنا

۲۔ تباہ و برباد ہو جانا

''اس ٹیکس سے خلقت اوھڑ گئی''

اوھیڑنا: چند ایک استعمال، علاوہ عام فہم مفاہیم کے:

ا۔(الجھانا پوربی میں) ہے دائی اپن ننیا سمھارو ہمر جنیئو

اوھیڑ دے لک۔(ترجمہ) اپنا بچہ سنبھالو ہمارا جنیئو

الجھا کے رکھ دیا۔ (فیلن)

۲۔تنگدستی میں مبتلا کرنا۔

''گھر کے خرچے نے اوھیڑ ڈالا۔''

۳۔مکار پن، سیانپت، چالاکی، ابلہ فریبی سے پیسے

وصولنا یا اپنے خرچ کا بار ڈالنا۔''ہماری چندیا اوھیڑ

کے کھا گیا۔''

[فیلن]

۴۔گالی گفتاری کرنا، برا بھلا کہنا

''مجھے نہ بولو، نہیں تو تمہارے باپ دادا کو اوھیڑ دوں

گی۔''

۵۔مفت خورہ پن کرنا۔

''آج کس کی روٹیاں اُدھیڑیں؟''

۶۔کثرتِ مجامعت سے دل کا بخار نکالنا۔

رنڈی کو رات بھر اوھیڑا۔

اُدِھک (ماڑواڑی اِدک۔پالی اُدِھکو)

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، صفت بہت، بہت زیادہ، بہت ہی زیادہ

ڈکھن میں وہ گانٹھ گٹھیلا

چاکھن میں وہ اودھک رسیلا

مکھ چوموں تو رس کا بھانڈا

اے سکھی ساجن نا سکھی گانڈا

(کہہ مکرنی)

گانڈا، پونڈا، گنا، نیشکر

اُدھکار

حکومت، اختیار، قبضہ، حق، عہدہ، مرتبہ، وراثت، سلطنت

اُدْھلنا

اردو، فعل

عورت پر شہوت سوار ہونا، مستی میں ہونا

۱۔ مغاں میں کیا کہوں زاہد پسر کی کیفیت

کہ جس کو دختر رز دیکھ کر اُدھل جاوے

سودا [۱۷۱۳،۱۷۸۱]

۲۔ مت پوچھ دوا تو کوکا کو کیوں ابھری ابھری پھرتی ہے

بھر جو گئی ہے مستی میں تو ادھلی ادھلی پھرتی ہے

۳۔ ادھلی جاتی ہے نگوڑی مردوؤں کو دیکھ کر

کب تلک کوکا کی تو آ چا خبرداری کرے

رنگین

۴۔ عورت کا مرد کے ساتھ فرار ہو جانا

''بیٹی ادھل گئی شیخی نکل گئی''

۵۔ کام کا بگڑ جانا، ''کام ادھل گیا''(پوربی محاورہ)

اُدھلی: آوارہ و بدکردار عورت ۔ ''اودھلی بہو بلینڈے سانپ دکھائے ۔'' آوارہ بہو کو چھپر میں سانپ دکھائی دیتا ہے (گھر سے باہر نکلنے کا بہانہ)

اُدِھماس
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
(سنسکرت: ادھیک + ماس)
ہندو جنتری کے حساب سے وہ مہینہ جو قمری سال کے زائد دنوں سے ملا کر بناتے ہیں ۔ لوند کا سال ۔ سال کبیہ (اصل میں مہینہ ہونا چاہیے نہ کہ سال)

اُدَھم
کمینہ، بد، نکما، ذلیل، کم، آخر، گنہگار، عیاش، خراب، گرا ہوا

اُدَھن
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
(دِہہ: گرمی)
پانی جو کھانا پکانے کے لیے پہلے چولہے پر گرم کرتے ہیں ۔ مجازاً کوئی بھی گرم پانی: ''میں نے ٹھنڈا پانی صراحی کا مانگا تھا یہ کیا ادھن دے دیا''
اگھن چولہے ادھن ۔
اگھن (جاڑے) کے موسم میں ہر چولہے پہ پانی گرم ہوتا ہے ۔

اُدھوریا
اردو، مذکر، اسم
ٹھگو کی اصطلاح میں وہ مسافر جو اپنے دوسرے ہمسفروں کی طرح گلا گھونٹ کر مارے جانے سے بچ گیا ہو ۔

اُدھی
اردو، مؤنث، اسم صفت

۱۔ آدھی دمڑی، مغربی اضلاع میں ایک پیسہ کا آٹھواں حصہ، مشرقی اضلاع میں ساتواں حصہ۔

اَدھی کی بھنگ تیری مونچھوں پہ رنگ
بھلے مانس کا لڑکا چماری کے سنگ

۲۔ فیلن نے لکھا ہے کہ ململ کے تھان کا نصف۔ پلیٹس نے صرف نصف تھان کسی بھی کپڑے کا لکھا ہے، لیکن میرے خیال میں نوراللغات نے درست لکھا ہے ''ایک قسم کا نہایت عمدہ اور باریک سفید سوتی کپڑا''

اَدھی کا تھان خوب دیا دمڑی مل نے واہ
جھنا نگوڑا جھر جھرا کوڑی کے کام کا
محشر

(شعر میں ادھی، دمڑی، کوڑی کی رعایتِ لفظی قابل لحاظ ہے)

۳۔ پتنگ جس کی قیمت ایک ادھی ہو، اسے ادھیل اور ادیا ہی بھی کہتے ہیں۔

اُدھیا
قدیم اردو، مؤنث، اسم

۱۔ دو مساوی حصوں میں تقسیم۔

۲۔ زراعت کے ساجھی داروں میں کام کی برابر تقسیم، ایک جماعت کے ذمہ زمین، بیج وغیرہ کی فراہمی، دوسری کے ذمہ جسمانی کام۔

۲۔ سالانہ مال گزاری کی نصف رقم جو سرکاری وصول
کنندہ کو دی جائے۔

اُدھیار
قدیم اردو، مذکر، اسم

(پوربی میں دوہیار)
پلیٹس نے اسے سنسکرت بتایا ہے (آردھک + ر)
جو محض قیاس آرائی ہے اور ادھیار کا اس سے کوئی تعلق نہیں
۱۔ دو گاؤں میں کھیت رکھنے اور ان میں کاشت کرنے
والا آدمی جو اپنا آدھا آدھا وقت دونوں میں گزارتا
ہو۔
۲۔ کاشتکار جو کھیتی باڑی میں نصف فصل کی بٹائی پر مدد دے۔

اُدھیانا
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، فعل

۱۔ اڑجانا، جیسے ناج کا پھٹکنے میں اڑنا، باہر بہہ نکلنا
۲۔ غصہ میں آپے سے باہر ہونا
۳۔ سوجنا: آنکھ ادھیل یا (آنکھ سوجی) (بھوجپوری)
۴۔ دفعان ہونا، غارت ہونا (مرجانا)
تو ادھیایا (اللہ کرے تو مرے) (بھوجپوری)

اُدھِی راج

مہاراج، شہنشاہ

اِدھیلا
اردو، مذکر، اسم

پلیٹس اسے سنسکرت بتاتا ہے (اردھ + اِیل) جس کا
اس سے کوئی تعلق نہیں

اس کی یہ اشکال رائج ہیں۔ مغربی اضلاع دھیلا۔

سہارن پور دھیلا۔ ماڑواڑی ادیلو، دھیلو

۱۔ آدھا پیسہ، جب روپے میں چونسٹھ پیسے ہوتے تھے۔

ساڑھے بارہ دام یا چار دمڑی کے برابر تانبہ کا سکہ۔

۲۔ ادھیلیا، اودھیلچی، ادھلائی

کوئی چیز جس کی قیمت دھیلے کے برابر ہو، مجازاً حقیر بے

وقعت شے، اودھیلی، نصف روپیہ، اٹھنی، جب روپے میں

سولہ آنے ہوتے تھے، جائیداد میں آدھے کی شرکت۔

اُدے

قدیم اردو، سنسکرت الاصل

مذکر، اسم

۱۔ طلوع شمس، مشرق، اوپر، عروج

اُدے استا: از صبح تا شام، از شرق تا غرب

"اُدے استا تمہارا راج ہو۔"

اُدے ہونا، نکلنا، طلوع ہونا، آنا، برآمد ہونا، ظاہر ہونا،

نتیجہ برآمد ہونا

"میرے تو پاپ اُدے ہوگئے جو ایسے کے پلے

بندھی"

ادی بدی

اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(ادی: پہلے، ود: کہنا)

۱۔ قسمت، مقسوم، تقدیر

"اس کی ادی بدی اسی کے ہاتھ سے تھی۔"

۲۔ ادی بدی (صفت) مقرر، تعین شدہ

اوبدا کر: اضطراری طور پر، بے اختیارانہ
عمداً، جان بوجھ کر

اُودیس
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
(پوربی میں اُودیا۔ اُدیسوا)
اُت: باہر۔ دیش: ملک)
۱۔ پردیس
۲۔ خبر، اطلاع، ٹوہ، پیغام
۳۔ نشان، پتہ، راستہ
سیاں کے اودیسوا بتا دے، بٹو ہی کنے جاؤں (گیت)

اوے ودے
قدیم اردو، مذکر، اسم
ٹال مٹول، لیت لعل، کام کو ٹالنا

اڈّا
اردو، مذکر، اسم
۱۔ مکان کا اوپری حصہ، اٹاری، مرکز، قحبہ خانہ، شراب خانہ، کسی چیز کا مسکن یا اسٹیشن
۲۔ معیار، پیمائش
فقرہ: بیس گز کا اڈا۔

اڈسگا
قدیم اردو، مذکر، اسم
تخمینہ، اندازہ، محض اٹکل سے لگایا ہوا حساب

اُڈُو
(بروزن دو) اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(اُت، اوپر۔ ڈُو، اڑنا)

ا۔ شہوت زدہ عورت

اُڈُو کا ایک پل کام میں ادبدہ نہیں لگا۔ (فیلن)

اُڈُو اُڈُو ہونا: بدنام ہونا، رسوا ہو جانا (بروزن الو)

ملتے ہی دیور سے سب میں اڈو اڈو ہو گئی میں
ان کے عیب چھپائیں گے بی! لوگ جو دولت رکھتے ہیں

نازنین

اُڈھال
اردو، مذکر، اسم

ٹھگوں کی اصطلاح میں بدشگونی۔ منحوس علامت

اُڈھالنا
قدیم اردو، فعل

مندرجہ ذیل اشکال رائج ہیں، اڈھیکنا خ بھیڑنا، بھڑکانا

روکنا، بند کرنا

اُڑ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

چھاتی، سینہ

اُڑ لگانا: چھاتی لگانا

اُڑاڑ

پناہ، جھونپڑی یا چھپر جو گھسیارے جنگل میں بناتے ہیں

ارارا
قدیم اردو، مذکر، اسم

(مزید اشکال یہ ہیں اڑاڑا۔ کڑاڑا)

کنارا، ندی کا کنارا

اُربھک
قدیم اردو، سنسکرت الاصل،
مذکر، اسم

لڑکا، بیٹا، کسی جانور کا بچہ

اُرتھی
قدیم اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

۱۔ امیدوار، سائل، طلب، مدعی، دولت مند
۲۔ پابند، دست نگر، خادم
"مہاراج ہم آپ کے ارتھی ہیں گھر کے مالک نہیں۔"
۱۔ (مؤنث) ہندو کا جنازہ

اُرجُن

پانڈو کا تیسرا بیٹا یدھشٹر کا بھائی، سفید رنگ، ایک درخت جس کے مختلف اجزاء مختلف کاموں میں استعمال ہوتے ہیں۔
(اَرج: کمانا، حاصل کرنا)

اُرجُن
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ کمائی، نفع

سیاں کے ارجن بھیا کے ناؤں
سو پہن کے میں سسر کے جاؤں

شوہر کی کمائی سے خریدے ہوئے زیورات پہن کر سسرال جاؤں گی اپنے میکے والوں کا نام کروں گی۔
اس عورت کے لیے کہتے ہیں جو ہر وقت میکے والوں کی بڑائی کرتی رہے۔

اُرْدَابیگنی

اصل میں اردوبیگنی تھا یعنی لشکر والی۔لغات النساء میں درج ہے:

وہ مردانہ لباس کی ہتھیار بند عورت جو شاہی محلوں میں پہرا، چوکی دیتی اور حکم احکام پہنچاتی ہے۔ سپاہی عورت، شاہی محلوں میں اہتمام کرنے والی ترکنی (ترک عورت) جس طرح ترکنیں، قلماقنیاں، حبشنیں تیموریہ خاندان میں اہل خدمت ہوتی تھیں۔ اسی طرح اردابیگنیاں بھی تھیں۔ان عورتوں کے نام بھی مردوں کے سے ہوتے تھے۔

اُرْدَاس

اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

(عرض + داشت)

فیلن (۱۷۸۹ء) نے اسے سنسکرت سے ماخوذ قرار دیا ہے۔ ارد کہنا + آشا: امید۔ پلیٹس (۱۸۸۴ء) نے اسے سنسکرت سے ماخوذ قرار دیا اور مادہ یہ لکھا (اردنا + آشم) مگر یہ بھی شبہ ظاہر کیا کہ شاید عرض داشت کی بگڑی ہوئی شکل ہو۔

حالاں کہ ۱۸۰۸ء میں ٹیلر ہنٹر نے اسے صاف طور پہ عرض داشت کی خرابی قرار دیا اور سنسکرت کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا۔

اگر اسے فارسی اصل سے الگ کر کے سنسکرت سے ماخوذ قرار دیا جائے تو اس کی مثال میں مسلمانوں کے

اثر ونفوذ سے قبل کے ہندوستانی ادب میں تلاش کرنی
پڑے گی ۔ بدھ مت، جین مت اور اَپ بھرنشی الفاظ
سے ابھی تک اوراس کے استعمال کی کوئی مثال دستیاب
نہیں ہوئی ۔ یہی وجہ ہے کہ ہندی کی عظیم وضخیم لغت
ہندی شبد ساگر میں جو ۱۹۶۵ء میں دوبارہ نو مجلدات
میں شائع ہوئی ہے اس لفظ کو واضح طور پر فارسی الاصل
قرار دیا گیا ہے اور مطلق سنسکرت کے کسی مادے سے
ناطہ جوڑنے کی کوشش نہیں کی ۔ ہندی شبد ساگر مطبوعہ
وارانسی (بنارس) میں اوراس کے یہ معنی دیے ہیں جو
اردو میں درج کرنے سے لطف سے خالی نہ ہوں
گے۔

۱۔نویدن کے ساتھ بھینٹ

ایہہ بدھ ڈھیل دیہہ تجائیں
دہلی کی ارواسیں آئیں (ملک محمد جائسی)

۲۔کسی نیک سفر یا زیارت کے لیے سفر کرتے وقت شروع
میں کسی دیوتا کی پرارتھنا کر کے اس کے لیے کچھ بھینٹ
نکال رکھنا۔

۳۔ وہ ایشور پرارتھنا جو ناٹک پنچھتی ہر نیک کام،
چڑھاوے وغیرہ کے آغاز میں کرتے ہیں ۔ [ہندی
شبد ساگر]

اردو میں:

اس کے وہی معنی ہیں جو عرض داشت کے ہے۔

سن ماٹی کے دیولے سن مری ارداس
آج ملا لوا پیو کا تو جلیو ساری رات

فیلی

سب سیس نوا ارداس کرو
اور ہر دم بولو "واہ گرو"

نظیر اکبرآبادی

خلوت نہ سہی محفل ہی سہی ارداس ابھی تک باقی ہے
آنکھوں میں حیا کے ڈوروں کا احساس ابھی تک باقی ہے

خالد حسن قادری

اُرْدَلی
اردو، انگریزی سے، مذکر، اسم

۱۔ عام مستعمل معنی:

۲۔ اردلی اترنا: ایک عورت سے کئی مردوں کی ہم بستری

"اس (عورت) پہ اردلی اتر گئی اور اسے خبر تک نہیں۔"

نہیں سوکن پہ اردلی اتری
گدھ ہیں مردے پہ بے شمار گرے

جانؔ صاحب

اردو
اردو، ترکی الاصل، مؤنث، اسم

فوج، فوجی بازار

اردولشا، وریہ لشا، لشامالی واڑہ،

گڑ والوں کی کوٹھی لٹی ۔ لٹا مندر سارا

کوٹھی بمعنی تجارتی فرم

غدر ۱۸۵۷ء کے زمانے کا ایک مقبول عام گیت

اَرْدھانگ

پلیٹس اسے بتاتا ہے (اُردھو + گ)

اَرْدَھنگ

(اردھ: نصف ۔ انگ: جسم)

فیلن نے اسے لکھا ہے جسم

اَرْدَھنگ

قدیم اردو، سنسکرت الاصل

مذکر، اسم

جو زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے

ایک بیماری جس سے نصف حصۂ جسم متاثر ہو جاتا ہے ۔ جسم میں رعشہ پیدا ہونا ۔

اَرْدھنگی

قدیم اردو، سنسکرت الاصل

مؤنث، اسم

(اردھ: آدھا ۔ انگ: جسم)

ا ۔ نصف بہتر، رفیقۂ حیات، بیوی

باندر اک نسا چری لایو، کری اپنی اردھنگی

لال داس، رگھوناتھ دیا سے اتپن بھئے پھرنگی

ایک بندر رات میں گھومنے والی چڑیل کو لایا اور اپنی بیوی بنایا

اے لال داس! رگھوناتھ کی مہربانی سے پھر نسل فرنگی پیدا ہوئی

ہندوؤں میں روایت ہے کہ جب بندروں کی فوج کی
مدد سے رام چندر جی نے راون پر فتح پائی تو بندروں کو
دعا دی کہ کل جگ میں تمہارا راج ہو۔
۲۔شوخ چشم عورت:

ایک نار دیکھی اردھنگی، رکھے ٹانگیں آدھی ننگی
جو دھوبن کرتی ہے کام سو ہی وا تریا کا نام
(پہیلی دھوتی)

اَرَس
قدیم اردو، مذکر، اسم

گڈھا، تالاب یا جگہ جہاں کنویں سے پانی لے کر
ذخیرہ کیا جائے۔

اَرسانا
قدیم اردو، فعل

جذبات برانگیختہ کرنا، جسمانی خواہشات کو اکسانا

اَرَس پَرَس (ارش پرش)
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(سپرش: گیلا ہونا)
۱۔چھو جانا، مس ہونا، گیلا ہونا، جسم کا تھوڑا بھگونا۔
۲۔ناپاک ہونا، گندہ ہونا، چھو جانے سے گندہ و ناپاک
ہونا
"مسلمان سے، برہمن کا کھانا ارس پرس ہو گیا۔"

ارسٹا
قدیم اردو، مذکر، اسم

۱۔ماہوار حساب کتاب، آمد و خرچ کا ماہانہ حساب
۲۔اندازہ، تخمینہ

۳۔ ثالث، دلال

۴۔ اُڑ سٹا نویس: محرر جو ماہانہ حساب کتاب رکھتا ہے۔

اُرَک
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱۔ سورج، کرن، تانبا، شفاف شیشہ، لعل

۲۔ ارک دن: شمسی دن

اُرکا
اردو، صفت

۱۔ نیا، عجیب، انوکھا

ارکا تا دُبا لنس کی تہرنی۔ (کہاوت)

اِرکھا (ایرکھا/ایرشا)
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ بغض، حسد، رقابت، برابری کی خواہش۔

اِرکھا لگنا: شرمندہ ہونا، شرم و بے عزتی کے سبب منہ چھپانا

''خصم نے گالیاں دیں اس اِرکھا پر ڈوب مری''

[فیلن ۱۸۷۹ء]

اُرگجا
اردو، مذکر، اسم

(سہارن پور میں گجرا۔ ماڑواڑی میں ارگجو)

ایک خوشبو جو صندل، گلاب، کافور، مشک، عنبر اور مکھن کے امتزاج سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔

آدھا ارنا پورا ہاتھی جن نے پایا لایا چھاتی

(پہیلی)

آدھا ارتا: ار

پورا ہاتھی گجا ہاتھی کو کہتے ہیں: گجا

اَرگَلی

لکڑی کی چٹخنی، دروازے کی زنجیر، ڈنڈا

اَرگنی

اردو، برج، مؤنث، اسم

اس کی یہ مختلف اشکال رائج ہیں، مغربی یوپی میں الگنی۔ اَلگ نی، بلگنی، اَشکھنی)

رسی جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک تان کر باندھی جاتی ہے اور کپڑے وغیرہ لٹکانے کے کام آتی ہے۔

اَرگھسی

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت

(اَ: نفی، رگھ: ہلنا۔ حرکت کرنا)

ا۔ سست، تنبل، کاہل

اَرمان

اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

فیلن (۱۸۹۷ء) نے دلچسپ تشریح کی ہے یعنی سنسکرت سے ماخوذ بتایا ہے۔ اُرودھ: درخواست۔ من: ذہن، جو سراسر غلط ہے۔

عام ومعلوم معنی کے علاوہ متعدد محاوروں میں استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ ارمان رہ جانا، ارمان نکلنا، ارمان پورا ہونا، جاتا رہنا وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ارمان آنا: تاسف، پچھتاوا، پشیمانی

کسی کی قدر جیتے جی نہیں معلوم ہوتی ہے
کرے گا قتل پر پیچھے تجھے ارمان آوے گا
جرات

اَرنا — اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(جنگل کی پیدائش: آرراایک)

۱۔جنگلی بھینسا

۲۔پوربی میں اوپلا

۳۔ارنا بھینسا، بے سونڈ کا ہاتھی، بارہ پٹی توپ: بہت موٹے آدمی کو ارنا کہتے ہیں۔

اَرنو — قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

سمندر

[ٹیلر، ہنٹر ۱۸۰۸ء]

ارنہ — اردو، فارسی الاصل

ار: اگر

اگرنہ، وگرنہ، ورنہ

عشق کو حوصلہ ہے شرط ارنہ
بات کا کس کو ڈھب نہیں آتا
میر

اُروا
اردو، مذکر، اسم
بغیر ابلا صاف شدہ چاول

اُرواح
اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم
روح کی جمع ہے مگر اردو میں واحد بھی مستعمل ہے۔

۱۔ نیت، طبیعت، سیر ہو جانا۔

بھر جانا: "آم کھاتے کھاتے ارواح بھر گئی۔"

[نور اللغات، آصفیہ]

پھر جانا: چھک جانا، جی ہٹ جانا

"مٹھائی منہ پہ نہیں رکھی جاتی ارواح پھر گئی۔"

لگی رہنا یا ہونا: طبیعت اٹکی رہنا، دل پڑا رہنا

"کیسا ندیدہ لڑکا ہے جلیبیوں میں ہی ارواح لگی رہتی ہے۔"

۲۔ روح

ارواح رسولانِ زمن روئے گی اس کو
سر پیٹ کے زینب سی بہن روئے گی اس کو

انیسؔ [نور اللغات]

اُرولی
اردو، مذکر، اسم
ایک قسم کا کاغذ جو کسی قدر سفید اور گندہ ہوتا ہے

وصفِ گیسو نہ ہوا جان کا جنجال ہوا
اُرولی پہ بھی جو لکھا تو مہا جال ہوا

امیرؔ [نور اللغات]

اُروندٗ سے ہونا
اردو، فعل
(رے کا تلفظ جس طرح سوہا)
کپڑوں سے ہونا، ہندو عورتوں کے محاورہ میں ایام حیض

اُرونُدھنا
اردو، فعل
گلا گھونٹنا، سانس روک دینا

اُروئی
قدیم اردو، مؤنث، اسم
حاملہ ہونے کے سبب پیٹ کی بیماری، ابکائیاں وغیرہ آنا

اُرہنا
قدیم اردو، مذکر، اسم
برا بھلا کہنا، بدگوئی، ڈانٹ ڈپٹ، سرزنش، لعن طعن، ملامت

ارے
اردو، کلمہ
مختلف اشکال: اری، رے، ری، ہو، ہے
کلمہ استعجاب وخطاب

گفتم کہ یکے بوسہ لب لعلِ تو گیرم
گفتا کہ ارے رام! ترک کائیں کرے چھے
امیر خسرو

اریا پریا
اردو، متعلق فعل
دیگر اشکال: آرپار، اورے دھورے، اؤ رچھور
اِدھر اُدھر، دائیں بائیں
پورب میں بچوں کا کھیل جس میں ایک بچہ بیچ میں اور دو ادھر اُدھر بیٹھتے ہیں ایک کہتا ہے "آریا پاریا تا رُبیچ

میں سردار" اس کے جواب میں کہا جاتا ہے "اورے
دھورے مانک موتی بیچ میں گو کی چوتھی"۔

اَریب
اردو، عربی الاصل، صفت

دیگر اشکال: ریب، اریبواں
نوراللغات نے فارسی الاصل لکھا ہے۔ پلیٹس کہتا ہے
سنسکرت (پرِیُو) اور ہندی پر ے اور فارسی فریب۔
مگر یہ خالص عربی لفظ اَریب ہے جو اردو میں مختلف
علاقوں کی بولیوں کے لہجے میں بولا جاتا ہے اس کو
سنسکرت سے کوئی علاقہ نہیں
۱۔ذکی، ماہر، قریس، دانا
۲۔چالاک، عیار، پرفن
چالاکی کی باتیں: ہم سے ہی اریب چال چلتے ہو۔

اَڑ اَڑ

لکڑیوں کا احاطہ جس میں رات کو چوپایوں کو گھیر کر
رکھتے ہیں۔

اڑاڑا (کڑاڑا)
اردو، مذکر، اسم

دریا کا ڈھلواں کنارا

اڑاس (اڑانس)
اردو، مؤنث، اسم

تنگی، کمی، فقدان، جگہ گنجائش کی کمی

اُڑانا
اردو، فعل

متعدد معروف معنوں کے علاوہ:

۱۔ دبانا، زبردستی کرنا، مجبور کرنا

"اپنا روپیہ تو اڑا کر لے لیا"

[فیلن ۱۸۷۹ء]

اُڑانا

ٹکانا، روکنا، پھنسانا، ڈاٹ لگانا

اُڑ بڑ

اونچا، نیچا، سخت

اُڑت کانوری
اردو، مؤنث، اسم

ٹھگوں کی اصطلاح میں اخراجِ ریاح کی آواز، پاد

اُڑتل

اوٹ، اوجھل

اُڑتلا
اردو، مذکر، اسم

۱۔ سایہ، آڑ، پناہ، پردہ، نقاب، حفاظت

۲۔ کفالت

۳۔ بہانہ، حیلہ، جھوٹ

اَڑخ
پشتو، روہیل کھنڈی اردو

پشتو میں پہلو کو اڑخ کہتے ہیں۔ افغانی جب "اڑخ پہ اڑخ" کہتے ہیں تو ان کی مراد پہلو بہ پہلو ہوتی ہے۔ رام پور میں اڑخ لگنا ایک محاورہ بن گیا ہے جس کے معنی مراد بر آنا یا پو بارے ہونا لیے جاتے ہیں۔

عورتوں کی زبان پر عام ہے۔عرشی

اڑسنا
اردو، برج فعل

پلیٹس لکھتا ہے۔سنسکرت (اُو+ وِشم)
یہ برج ہے اور سنسکرت سے اس کا کوئی تعلق نہیں
مختلف اشکال: اڈسنا، اڑیسنا، ٹھانسا، ٹھونسنا، کھونسنا،
ٹومنا، ٹونکنا
۱۔رکھنا: "لنگوٹے میں پیسہ اڑس لے۔"
۲۔اوپر موڑ لینا: "تہمد اڑس لے، دیکھ پائنچہ لٹکتا ہے۔"
۳۔داخل کرنا، ٹھونسنا: "بہت بول رہے ہو کیا تمہارے
منہ میں کپڑا اڑس دوں؟"

اُڑ فاختہ
اردو، مذکر اسم

۱۔(دکنی میں) احمق، سادہ لوح بے وقوف
۲۔یو پی میں فاختہ اڑانا بے وقوف بنانے کے معنی میں
مستعمل ہے لیکن اڑ فاختہ کا لفظ مستعمل نہیں۔

اڑکا
اردو، مذکر اردو

مدراس کے علاقے اور جنوبی ہند میں ایک چھوٹے سکے کا
نام جو دس "کاس" کے برابر ہوتا تھا جنوبی ہند میں رائج سکے
کا نام کاس تھا۔۸۰ کاس کا ایک فنم اور ۱۲ فنم کا ایک روپیہ۔

اُڑ گوڑ
اردو، مذکر اسم

حساب کتاب، معاملہ، لین دین

اُڑ گوڑا

چوپایوں کے گلے میں ڈالنے کا لکڑی کا ڈنڈا جو دوڑتے وقت ان کے پیروں میں لگتا رہتا ہے۔

اُڑنا

اردو، برج، فعل

بے شمار معلوم عوام معنی و مفاہیم کے علاوہ چند یہ ہیں:

۱۔ہوش وحواس غائب ہونا۔

جو کہیں سنے گی نگوڑی تان ہنی کی
ہنسی کے سنے سے تیرا چت اڑ جائے گا

گیت

۲۔اترانا، شان دکھانا، دماغ میں بڑائی سما جانا

"مایا کیا ہاتھ لگی، اڑنے لگے۔"

۳۔عقل کی زیادہ تیزی دکھانا، چالاکی برتنا

"ہمارا جنا اور ہمیں سے اڑے!" (عورتوں کی زبان)

۴۔مجامعت کرنا۔

"اس پر اڑ گئے۔"

اُڑنا گن: افعی، شہوت سے بھری ہوئی عورت

اڑن بیماری، اڑنی: اڑ کر لگنے والا مرض، متعدی، چھوت کی بیماری

اَڑنا

اردو، فعل

بے شمار معلوم عوام معنی کے علاوہ چند یہ:

۱۔ٹکرانا، تصادم "گاڑی سے گاڑی اڑ گئی۔"

۲۔دھکا لگانا۔رگڑنا۔گھسا دینا

"جب چلے گا، اڑ ہی کے چلے گا۔"

۳۔ زبردستی جھگڑا کرنا، فساد جوئی

"اڑتے، نہ جوتیاں کھاتے۔"

۴۔ اپنے موقف پر سختی سے جمے رہنا۔

منہ نہیں پھیرتے جب جگر اڑتے ہیں

سوداؔ

۵۔ زبردستی حاصل کرنا، مطالبہ کرنا، استحصال بالجبر، دھنیا دے کر بیٹھنا

ایک نار دو سینگوں سے
روز لڑے دو ڈھینگوں سے
جس کے گھر پہ جا کر اڑے
ایک آدھ کو لے کے ٹلے

(پہیلی۔ ڈولی)

۶۔ پیچھے پڑنا۔ حصول کا پختہ ارادہ کرنا

دل لے لیا اب جان کے لینے کو اڑی ہے
زلفیں نہ سمجھ کالی بلا پیچھے پڑی ہے

۷۔ داؤ پر لگانا۔ شرط لگانا، بازی لگانا

اڑے دے نکی پہ: جواریوں کی اصطلاح میں نکی پہ لگانا بمعنی بازی لگانے میں شک ہو

۸۔ نہایت قریب مل کے بیٹھنا

"کیوں اڑ کے بیٹھا ہے؟ الگ بیٹھ۔"

اُڑنگ
اردو، مذکر، اسم

ا۔ منڈی، بازار، کارخانہ، گودام، کباڑخانہ

کر آ کے چار سوئے طبیعت کو میری سیر
ہر گوشے یاں متاعِ فصاحت کے ہیں اڑنگ
مصحفی

اُڑنگا

رکاوٹ، مانع، جاہل، ایک قسم کی کشتی

اُڑنگ بڑنگ
اردو، صفت

اتھل پتھل ہو جانا، تلپٹ ہو جانا، اِدھر سے اُدھر ہو جانا
"ناف تلے اڑنگ بڑنگ ہو گئے" [فیلن]

اڑنگ بڑنگ (اڑنگ تڑنگ)
اردو، مذکر، اسم

۱۸۸۴ء پلیٹس نے اڑنگ بڑنگ کا لفظ درج نہیں کیا جو اس کا تسامح ہے۔ ۱۸۰۴ء ٹیلر، ہنٹر نے اڑبڑ بکنا، اڑبنگ کے الفاظ مہمل بے سروپا فضول باتوں اور اڑبنگا اڑبنگی (مؤنث) مہمل گو اور بے وقوف کے معنی میں درج کیے ہیں

اڑنگ بڑنگ بچوں کا ایک کھیل، ٹیڑھا، مہمل بے سروپا باتیں

جب چڑھا اس کو خوب نشۂ بنگ
اور بکنے لگا اڑنگ بڑنگ
منتظر [نور اللغات]

اڑواڑی — ایک قسم کی دال

اردو،مؤنث،اسم

اُڑوالا — ٹھگوں کی اصطلاح میں پتھر

اردو،مذکر،اسم

اڑواڑوا مارنا — یہ آوازہ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ پہلے آوازتا وازے (تاوازہ۔تابع مہمل) ہوا پھر اڑواڑوا ہوگیا

اردو(فارسی الاصل)فعل،

ا۔ آواز کسنا، فقرے چست کرنا، چٹک آمیز جملے چسپاں کرنا، مذاق اڑانا

اڑھ

اردو، مؤنث، اسم

ایک قسم کی مچھلی

اَڑھوَل

اردو، مذکر، اسم

دن کو مزدوری کرنے والا (پلیٹس)

اَڑھانا

اردو، فعل

حکم دینا، کام کرنے کو کہنا

نا کری کہیا لیا، کونوں کچھ ل اڑھیا (بھوجپوری گیت)

نہیں کرے گا خواہ کچھ ہی کہو، اس کو کچھ بھی کام کرنے کا حکم دو۔

اَڑھری

اردو، مونث، اسم

"نوراللغات نے لکھا ہے غیر کفو کی جورو، عام اس سے کہ منکوحہ ہو یا مدخولہ" یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ اڑھری کے لیے کفو غیر کفو کی کوئی شرط نہیں اور منکوحہ اس زمرے سے خارج ہے۔

ا۔ مدخولہ، داشتہ

رام! بیاہی کے مارب، بیاہی کے گریا ئب، اڑھری کے گنجری گڑھا ئب۔

اے رام! وہ بیوی کو مارتا ہے بیوی کو دشنام دیتا ہے اور داشتہ کے لیے زیور گڑھواتا ہے۔ (گیت، جھومر)

[فیلن]

اُڑھیک/اُڑھیکن
اردو، موئث، اسم

کوئی چیز جو لڑھکنے والے برتن کو روکنے کے لیے لگائی جائے۔

اڑی
اردو، موئث، اسم

مشکل، تنگی، گومگو کی حالت، مصیبت، آفت، کمی، ضرورت، غربت وغیرہ کے علاوہ:

"ہماری اڑی نکال دو"

متروہ مرجائے جو اڑی میں کام نہ آئے

اڑی بھڑی، اپنا وہی جو اڑی بھڑی میں کام آئے

چوسر میں گوٹ کا ایسے خانے میں پھنسنا جہاں پٹ جانے کا اندیشہ ہو اور مقصد یہ ہو کہ جلد اس خانے سے نکل جائے۔

جیسے "میرا پانسہ اڑی پر کبھی نہیں آتا"

[نوراللغات]

اڑے کام سنوارنا: بگڑی بات بنائی، نجات، خلاصی اپنی۔

۱۔ سنگھ (شیر) چڑھی دیبی ملیں، گرڑ چڑھے بھگوان،
بیل چڑھے شیو جی ملے، اڑے سنوارے کام

۲۔ اڑے کام نرسی کے سنوارے سانول ساہ بہاری نے
[(گیت) فلمیں]

اُڑی دھڑی
موئث، اسم

۱۔ تفکرات، پریشانی، مصیبتیں

فقرہ: اس گھر کی ساری اڑی دھڑی میرے سر ہے۔

۲۔پرائی اڑی دھڑی اپنے سر لیتا پھرتا ہے۔

۳۔اڑی دھڑی قاضی کے سر پڑی۔

اُڑ پیچ
اردو، مؤنث، اسم

۱۔بدی ،مکاری،سڑی پن

۲۔بغض، دشمنی،نفرت،ناپسندیدگی

دوں دُم میں نمدہ باندہ اسے چاندنی کو سونپ

رکھے اڑ پیچ جو کہ امام امم کے ساتھ

انشاء

اڑ پیچ نکالنا:عیب نکالنا

بات بات میں اڑ پیچ نکالتے ہو۔

اُڑیوا
اردو،مونث

دولت،اثاثہ،سرمایہ،مال ومتاع

اُڑھنگن
اردو،مونث

برتن کولڑھکنے سے روکنے کے لیے نیچے رکھنے کی کوئی چیز

اَز
اردو،فارسی الاصل،حرف

بہت سے مرکبات میں مستعمل ہے،مثلاً از خود،از روے،

از جانب،از آں جملہ،از غیب وغیرہ وغیرہ

ازکی از بہن وعن، جوں کا توں،بغیر کمی وبیشی کے۔

جو کچھ بات تھی ازکی از کہہ سنائی

اِزار اردو، مونث، اسم	پجامہ، شلوار ازار بند، (پنجابی میں ناڑا) ازار بند پہ ہاتھ ڈالنا: عصمت دری کا ارادہ کرنا، خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کا ارادہ کرنا مردوں کے ازار بند پہ ہاتھ ڈالتا ہے، دیکھ! پیچھے گھنڈیاں لگی ہیں۔ (غنڈوں کا مذاق) ازار بند کا ڈھیلا: عیاش آدمی ازار بند کی ڈھیلی: عیاش عورت، اچھال چھکا ایسی ازار بند کی تم ڈھیلی ہوگئیں، پڑ جاتی ہو ہر ایک کے آگے پیار کے (جان صاحب) ازار بند نہ کھلنا: مجامعت نہ کرنا یا کروانا طوائف کو کوئی گاہک میسر نہ آنا ازار میں ڈال کے پہن لینا: بڑوں کا کچھ لحاظ نہ کرنا، خاطر میں نہ لانا لڑکے نے سب کو ازار میں ڈال کے پہن لیا ہے کسی کا ڈر نہیں مانتا
اِژدِحام اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم	اس کا مادہ ہے زَحَم: دباؤ۔ تنگ کرنا (بھیڑ کا) جب زَحَم کو باب افتعال میں لے گئے تو یہ اِزتحام ہوگیا۔ لیکن باب افتعال میں اگر ف کے مقابل ز واقع ہو تو اس وقت ت د سے بدل جاتی ہے۔ اس طرح

إزتحام سے إزدحام ہوگیا۔

فیلن (۱۸۷۹ء) نے اسے اژدھام ژ سے لکھا ہے۔

بعض لغات میں اژدحام بھی لکھا ہوا دیکھا گیا ہے۔ ژ اور ح سے لکھنا تو اصولی طور پر غلط ہے کیوں کہ ژ عربی کا حرف نہیں ۔ اگر ژ سے لکھنا ہے تو اس کے ساتھ ''ہ'' لکھنی چاہیے یعنی اژدہام لیکن یہ املا نہایت مشتبہ ہے اس کا صحیح املا ازدحام ہے اور مستند لغات میں اسی طرح ملے گا۔

بھیڑ، انبوہ، ہنگامہ

اَژ دَھام
فارسی
مختلف رنگوں والی چپل

اُرَک تَرَک
اردو، مونث، اسم
۱۔ شان وشوکت، رونق، شاہانہ ٹھاٹھ، ٹیپ ٹاپ
۲۔ شاہی مُہر

اِس
اردو، اسم اشارہ
مختلف اشکال، یا، یہہ، یے، یو، جے، جو، اِبن، یہیہ ۔
ایہہ، ایہَ، اِیتھم، ایسا، ایسہ، ایسو، جس، ایسوں
اِس پر نہ پھولو: اس بات پر گھمنڈ نہ کرو
اس پر نہ پھولو کہ بڑے باپ کے بیٹے ہو
اِس پر نہ جاؤ: اس کا لحاظ نہ رکھو، اس خیال میں نہ رہو، یہ نہ سمجھو

ہے آشکار راز تمہارا جہاں میں
اس پہ نہ جاؤ تم کہ کوئی جانتا نہیں
داغ

اِس سوا: اس کے علاوہ، بجز

مجھ کو چھوڑا تو چھوڑو غیر کو بھی
اس سوا اور التماس نہیں
ناسخ

اِ سے: اس سبب سے، عورتیں حقارت کے ساتھ انگوٹھا دیکھا کر کہتی ہیں۔

اجی ڈھونڈھ کے پاجی ہی یاد کریں
موئے تیلی تنبولی کو پیار کریں
مرے اس سے زناخی ہزار کریں
مری جوتی سے چوڑھے چمار کریں
جان صاحب

اِس سے: مَردوں کا فحش محاورہ

[نور اللغات]

"میرے اِس سے تم کتوں کے پاس ہی کیوں نہ جاؤ"

اِس قدر کا: اتنا زیادہ

تو کہی تم سے بڑھادوں اس قدر کا اتحاد
اپنے پہلو میں جگہ دینے لگو دل کی طرح
شرفؔ

اِس کاندھے چڑھا اس

کاندھے اتر: دلی والوں کی زبان میں ''ہم کو تیری خاطر ہر طرح عزیز ہے'' ہمیں کچھ عذر نہیں۔

اس کو کیسے کہتے ہیں یا کہتے ہیں: کوئی انتہائی حیرت کی بات ہو، یا کوئی حد سے زیادہ سخت بات ہو جسے بیان کرنے کے لیے گویا الفاظ نہ ہوں جیسے۔

تو نے سودا کے تئیں قتل کیا کہتے ہیں
یہ اگر سچ ہے تو ظالم اسے کیا کہتے ہیں
سودا

اسی دن/ اِس دن: بری حالت، بگڑے ہوئے دن، پھری ہوئی تقدیر، برا وقت

کیا اسی دن کے لیے عہد وفا باندھا تھا
موت ہے یا کہ جدائی کی گھڑی آئی ہے

اس وقت میں: برے وقت میں، اِخیر وقت، دمِ آخر

اخیر وقت تم آئے تو کیا ہوا اے یار
بشر ہی لیتے ہیں اس وقت میں بشر کی خبر [نوار اللغات]

اِس پار سے اُس پار

اِدھر سے اُدھر: عرصۂ دراز کے لیے کام کھٹائی میں ڈالنا

تمھیں کیا ملا جو اس کا کام اس پار سے اُس پار پھینک دیا۔

اُس

اردو، اسم اشارہ

مختلف اشکال: وِس، وہ، وو، او، وا، پراکرت میں اُیہہ۔

پالی میں اسو، تد

اُس سرے کا: حد سے زیادہ۔ پلے (پرلے) سرے کا

وہ اُس سرے کا بدمعاش ہے

اُس: ضمیر جو انتہائی نفرت کے لیے استعمال کی جاتی ہے

جیسے اس کے کام کا کتا بھی نہیں پالتے

اُس نے رکھا: مماثلت کے لیے، اگر دو افراد کے حرکات

وسکنات و اعمال بالکل یکساں ہوں جیسے

قیس گیا تو شوق اب آیا

اُس نے رکھا اِس نے اٹھایا

شوق قدوائی

اُس بات: مجامعت، جنسی تلذذ

نہ پاؤں مردودے اس بات پہ بہت چھیلا

مرا، خدا کی قسم، ان دونوں ہے سر میلا

نازنیں

اَسادھ (اَ نفی۔ سادھو: اثر)

اردو، سنسکرت الاصل، اسم

ناقابلِ علاج، مہلک بیماری

اَسادھ (اَ + سادھو)

ہندی، سنسکرت الاصل، صفت

برا، بے ایمان، خراب، چور، بدمعاش

اُساہو نچھتی
ہندی، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

پلیٹس، اُ+شرتھ+تونم
مگر ٹیلر، ہنٹر ۱۸۰۸ء زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے: خواہش
(شردھا) سے اُ: ن+ سادھنی
سستی، کاہلی، پھوہڑ پن

اُسارا
اردو، مذکر، اسم

۱۔ ریشم کا بنا ہوا باریک ڈورا جس پر تار چڑھا کر کلابتوں
بناتے ہیں۔
۲۔ لچکے کے کنارے ڈالا جانے والا ڈورا

اُسارا/وا سارا
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

سہارن پور میں اُسوارا ۔ اُسارل اپ شوتن
(سنسکرت) باہر کو نکلا ہوا
برآمدہ: سائبان، بغلی راستہ، اِک درہ
۱۔ نوکر کو چاکر منڈی کو اُسارا: جتنا نوکر کے لیے نوکر رکھنا
فضول خرچی ہے اتنا ہی کوٹھری کے سامنے اسارا
(پوربی کہاوت)
ان گلین میں سرم لگت ہے لے چل مو رہا اُسارے میں
میری بیاں نہ چھوؤ گلیارے میں
(گیت)

اُسارنا
اردو، فعل

۱۔ دور کرنا، ہٹانا، جگہ سے بے جگہ رکھن
[ٹیلر ہنٹر ۱۸۰۸ء]

۲۔ختم کرنا، مکمل کرنا، پایۂ تکمیل کو پہنچانا
حُسنِ اختتام تک پہنچنا، بسرعت انجام دینا، جلدی کام کرنا

اَساڑھ
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

آساڑھ/اساڈھ/ساڑھ۔ساڈھ/ پالی میں اَسالھا
فصلی سنہ کے حساب سے دسواں اور سمبت سنہ کے حساب سے چوتھا مہینہ، برسات کا پہلا مہینہ (جون/جولائی) سورج اس وقت جوزا میں ہوتا ہے۔
اساڑھ کے ورزی: اساڑھ کے مہینے میں ورزیوں کا کام زیادہ چلتا ہے اس لیے طنزاً اس شخص کو کہتے ہیں جو بیکار مارا مارا پھرے اور کوئی اسے نہ پوچھے
اساڑھی: ۱۔ غلے کی وہ فصل جو اساڑھ کی پہلی بارش ہوتے ہی بوئی جاتی ہے جس میں جوار، باجرا شامل ہے
۲۔اساڑھ کے مہینے میں پورے چاند کی رات، پورن ماشی

اَساس
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(پلیٹس اُد+شواس) پلیٹس کا خیال غلط ہے یہ "اُچ چھواس" سے ماخوذ ہے۔
ٹیلر ہنٹر ۱۸۰۸ء نے بھی یہی لکھا ہے:
۱۔سانس، آمدوشد نفس، حیات
اَساسنا: حیات ہونا، زندگی پانا، سانس لینا، زور سے سانس کی آواز پیدا کرنا۔

اُساکشی
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

اُساکھی
دروغ باف، نا قابلِ اعتماد گواہ جس کی گواہی قابلِ اعتماد نہ ہو
اساکھ: جس کی ساکھ نہ ہو، بے اعتبار، خراب شہرت والا

اسامی
اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم

اسم کی جمع الجمع۔ اس کو الف مقصورہ کی جگہ الف ممدودہ سے بھی لکھا جاتا ہے یعنی آسامی اور یہ زیادہ مستعمل ہے۔ لیکن سین کی جگہ ث سے آثامی سے لکھنا غلط ہے۔ آثامی کے معنی مجرم گنہگار کے ہوں گے، اردو میں یہ لفظ واحد مستعمل ہے اور اس کی جگہ آسامیاں بولتے ہیں۔

۱۔ کاشتکار، رعیت، کسان

۲۔ جگہ، نوکری، ملازمت،

فقرہ: (۱) سرشتہ تعلیم میں دو اسامیاں خالی ہیں

(۲) ہم اپنی اسامی پر فلاں کو رکھے جاتے ہیں

۳۔ جواریوں کی اصطلاح میں وہ شخص جو کھیل نہ جانتا ہو اور ہمیشہ ہارتا ہو۔

۴۔ قانون کی اصلاح میں مقدمہ کا فریق، گواہ، مؤکل

۵۔ سہل الحصول عورت، طوائف جو بطورِ طوائف مشہور نہ ہو۔ برے کام کے لیے اچھی لڑکی

الف۔ کوئی سولہ برس کی آسامی لاؤ۔

ب ۔آج تم بھی ٹکے کی آسامی بن گئے ۔

اسامی بلاحق دخیل کاری: دخل یابی کا حق نہ رکھنے والی
اسامی

آسامی بنانا: بے وقوف بنانا ، چندیا مونڈنا ،فریب سے
پیسے وصول کرنا ،چکمہ دینا
کسی موٹی چڑیا کو اسامی بناو جو کھیل چلے ۔

اسامی پاہی/اسامی پاہی کاشت: خود کاشت یا سیر کا
برعکس ۔جو خود کاشت نہ کرتا ہو، وہ کاشت کار جو کاشت
پر مقیم نہ ہو۔

اسامی جمع بندی: انفرادی کاشت کار سے معاہدہ وانتظام،
رعیت واری طریقہ

آسامی چھپر بند: مقیم کاشتکار جس کا اپنا چھپر یا جھونپڑا ہو
،اسامی پاہی کاشت کا برعکس

آسامی شکمی: شکمی رعیت، شکمی کاشتکار، شکمی اجارہ دار،
کاشتکار کا ماتحت کاشتکار

اسامی غیر مستقل: عارضی ملازمت،قائم مقامی ملازمت
میں،کاشتکار جو مستقل حق نہ رکھتا ہو۔

اسامی غیر موروثی: کاشتکار جو موروثی نہ ہو۔

اسامی مستقل: کاشتکار جس کو زمین پر حق حاصل ہو اور
بے دخل نہ کیا جائے ۔مستقل نوکری وملازمت

اسامی موروثی: کاشتکار جس کا حق باپ دادا سے چلا آرہا ہو۔ وہ کاشتکار جو مقررہ لگان ادا کرنے پر بے دخل نہ کیا جائے۔

اسامی وار: نام بنام، فرداً فرداً، ترتیب کے مطابق

ڈوبی اسامی: جس سے کچھ وصول نہ ہو سکے۔ دیوالیہ، خالی ٹھنٹھ

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی
دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی
غالبؔ

سرکاری اسامی: سرکاری ملازمت، سرکاری نوکری

کھری اسامی: نقد سودا کرنے والا، کبھی واجب الادا باقی نہ رکھنے والا، قابلِ اعتماد

کھلانے والی اسامی: عورت جو اپنے عاشق کو کھلائے پلائے اور کفالت کرے

لیچڑ اسامی: کھری اسامی کا برعکس، نادہند، بدمعاملہ

موٹی اسامی: سونے کی چڑیا، مالدار

یافت کی اسامی: زیادہ ملنے والی نوکری، ملازمت جس میں رشوت کی خوب آمد ہو

اُسانا — اردو، سنسکرت الاصل، فعل

اڑانا، بہانا، (اُو+سو) دور، الگ

اسیانا، اُسے دینا، اسوتی کرنا، برسنا، ورسانا

غلے کوٹوکری میں رکھ کر ہوا کے رخ اڑانا تاکہ بھوسا اڑ
جائے اور اناج باقی رہ جائے۔

اُساننا: ابالنا، جوش دینا

اُساو وھانی
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

اَ: لنگی کا
بے پروا، غیر محتاط

اُساوت
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، اسم، صفت

اُلنگی کا، ساوت: بہادر
ا۔ ڈرپوک، بزدل، کمزور، نکو۔

اَساوَری
اردو، مونث، اسم

گانے کا ایک انداز، ایک قسم کا کبوتر، ایک قسم کا ریشمی
کپڑا جس میں لال زرد اور سبز دھاریاں ہوتی ہیں اور
طول میں رو پہلے تاروں سے بُنا ہوتا ہے

تمگیرے تھے اساوری کے بادلے کے جال
جھالر سے موتیوں کی جدا سائباں نہ تھا
منیرؔ [نور اللغات]

ا۔ نساوری: کبوتر

اِسپ
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

موئے زہار، پشم، جھانٹیں

اِسپات — Espada

اردو، پرتگالی الاصل، مذکر، اسم

ایک قسم کا پکا لوہا جس کا مرتبہ کھیڑی کے بعد ہے جو اپنے کچے پن کی وجہ سے کم چوٹ کھاتا ہے۔

[نوراللغات]

اِسپَرش

ہندی، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

کھانے یا پوجا سے پیشتر ہندو کا غسل کرنا جس سے فارغ ہونے سے پہلے کسی چیز کو چھونا اس کے لیے منع ہے۔

اِسپل

اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

پیشہ ور گھوڑا چرانے والا

اُسپنا

اردو، مذکر، اسم

ا۔گھوڑا فروخت کرنے والوں کی اصطلاح میں ایک عدد

اَسَت

اردو، سنسکرت الاصل، اسم، صفت

(اَ: نفی۔ ستیہ: سچ)

اَسَت پھانکنا / اَسَت بھاکنا — سفید جھوٹ بولنا

اَسَت کرنا — غلط کاری

اَستُت

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

ہندی میں مؤنث

ستوتی

ا۔تعریف، حمد، بھجن، گانے کے ابتدائی نغمے جس میں حمد کا مضمون ہو، مدح، قصیدہ

گیا دل لوٹ استت ایسے گائے
نکیا بار بد کو رشک آئے
ناصرؔ

اُستا
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

استاد کا بگڑا ہوا، استاد بمعنی خلیفہ، حجام
نائی، حجام
"ایک نائی جس نے ایک کی جگہ آٹھ حصے وصول کیے اس طرح شمار کرایا" استا، حجام، نائی، میں، میرا بھائی، گھوڑی، گھوڑی کا بچہ اور مجھے تو آپ جانتے ہی ہیں۔"

استادہ
اردو، فارسی الاصل

ا۔شامیانے اور خیمے کی چوبیں، کھونٹیاں
۲۔خیمے کے دروازے کو سیدھا رکھنے کی لکڑی یا اڑواڑ
۳۔شامیانے کی چھت کو ٹھیک رکھنے کے لیے لگائی جانے والی بلیاں

جڑاؤ وہ استادے الماس کے
ڈھلے ایک سانچے کے اک راس کے
میر حسن [سحر البیان]

اِستحقاق
اردو عربی الاصل، مذکر، اسم

ا۔طلب حق کرنا، حق دار ہونا
سرکاری اصطلاحات میں کافی استعمال ہوتا ہے۔ چند ضروری تراکیب درج ذیل ہیں۔ ان میں سے بعض

میں استحقاق کی جگہ حق کا لفظ بھی مستعمل ہے۔

۱۔حق استثنائی

۲۔حق اعادۂ وراثت

۳۔حق انفاکِ رہن: رہن کو ختم کرنے کا حق

۴۔حق امتناع: روکنے یا منع کرنے کا حق

۵۔حق بذریعہ ہبہ: ہبہ کے ذریعے پایا ہوا استحقاق

۶۔حق تخفیف لگان: لگان میں کمی کا حق

۷۔حق ترکہ: ورثہ کا حق

۸۔حق ترکہ بلا وصیت: وہ حق جو ترکہ یا وارثت میں بغیر
کسی وصیت کے بھی حاصل ہو۔

۹۔حق تشخیص: اسے تشخیص جمعبندی لگان بھی کہتے ہیں
جس کا مطلب ہے لگان یا جمعبندی کی جانچ پڑتال اور نظر
ثانی کا حق۔

۱۰۔حق تقدیمِ خریداری: کسی چیز پر پہلی بولی لگانے یا
سب سے پہلے خریدنے کا حق

۱۱۔حق تقسیم: تقسیم و بٹوارے کا حق

۱۲۔حق جائزہ: حق جو مسلّم اور جائز ہو

۱۳۔حق حفاظت: اپنے یا کسی دوسرے کے جان و مال کی
حفاظت کا حق جو قانونی اختیارات حاصل کرنے کے لیے ہو۔

۱۴۔حق حفاظت خود اختیاری: اپنی جان و مال کے تحفظ کا
حق، ذاتی حفاظت کا حق

۱۵۔حق حین حیات: زندگی بھر کا حق

۱۶۔حق خریداری نیلام: نیلام میں بولی لگا کر خریداری کا حق

۱۷۔حق دائمی: کرایہ داری، کاشتکاری یا کسی دوسری قسم کا دائمی حق

۱۸۔حق دائمی تقسیم: مستقل تقسیم اور بٹوارے کا حق

۱۹۔حق دخل: داخلہ یا قبضہ کا حق

۲۰۔حق درباب حقیت: کرایہ داری وغیرہ کا قانونی حق

۲۱۔حق دعویٰ: دعویٰ کرنے کا حق، نالش کرنے کا حق

۲۲۔حق دعویٰ ابتدائی: ابتداً دعوائی دائر کرنے کا حق

۲۳۔حق ذاتی: ذاتی حقوق و مراعات

۲۴۔حق رہن: رہن کا حق

۲۵۔حق شفع: حق ہمسائیگی

۲۶۔حق شفع بہ بنائے جار و خلیط: خریداری کا حق ہمسائیگی جو شراکت کی بنا پر ہو۔

۲۷۔حق قانون: قانون پر پیدا شدہ حق

۲۸۔حق عصوبت

۲۹۔حق قائم بالوجود

۳۰۔حق قائم بالوجود شرطی

۳۱۔استحقاق قائم مقامی: نمائندگی کا حق، دوسرے کی نمائندگی کا استحقاق

۳۲۔ استحقاق قائمہ

۳۳۔ استحقاق قبضہ: قبضہ کا حق

۳۴۔ استحقاق قدامت

۳۵۔ استحقاق کامل: مکمل ہر طرح کا حق

۳۶۔ استحقاق مالکانہ: جائداد کا حق

۳۷۔ استحقاق مالکیت: ملکیت کا حق

۳۸۔ استحقاق مالکیتِ مخالفانہ: دوسرے قابض کے خلاف مالکانہ حقوق

۳۹۔ استحقاق مُرتہنی: رہن کا حق

۴۰۔ استحقاق مزارعانہ: کاشت کا حق

۴۱۔ استحقاق مستقل: مستقل حق یا اختیار

۴۲۔ استحقاق مشروط: حق مگر بعض شرائط کے ساتھ

۴۳۔ استحقاق موروثی: آبائی حق

۴۴۔ استحقاق ناقص: نامکمل حق

۴۵۔ استحقاق نفاذ: آمدورفت کا حق، کسی حق پر عمل درآمد کرنے کا حق

۴۶۔ استحقاق نیلام داری: نیلام یا اخراج کرنے کا حق

۴۷۔ استحقاق واقعی: صحیح یا امرِ واقع میں جو حق ہو

۴۸۔ استحقاق وراثت: وراثت کا حق

۴۹۔ استحقاق وراثتِ آئندہ

اِستری

عورت، زن، بیوی

استری بھوگ

واؤ مجہول سے

مباشرت

اِستعمال

اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

بہت سے معنی میں استعمال ہوتا ہے بعض کم معلوم استعمال یہ ہیں ۔

ا۔ مشق ۔ ربط، ڈنڈ کھیلنے کا استعمال (پوربی محاورہ)

آپ کو گھوڑے پر چڑھنے کا استعمال ہے؟ (پوربیٌ

استعمال چاول:

ایک قسم کا عمدہ چاول جو عرصہ تک رکھنے کے بعد اچھا ہو جاتا ہے

اِستنجا

اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

ا۔ آب دست لینا، پاخانہ کرنے کے بعد پانی سے دھو کر صاف کرنا

۲۔ مٹی کے ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنے کو بھی کہتے ہیں

استنجے سے استنجا لڑانا: لواطت کرنا

استنجا لڑنا / استنجا گہرا ملنا: باہم ایسی بے تکلفی ہونا کہ کوئی حجاب نہ رہے

(لکھنؤ)

استنجے کا ڈھیلا: بے وقعت، حقیر

بڑا استنجا: پاخانہ

چھوٹا استنجا: پیشاب

اُستھل
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

ہندو فقراء کی خانقاہ، مقام، ڈیرہ، جگہ، ڈیرہ، زمین، فقیروں کا تکیہ۔

استھل کی ہوس دل میں، نہ مندر سے انھیں کام
مفلس سے نہ مطلب نہ تونگر سے انھیں کام

نظیر اکبرآبادی

اَستی
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

اَ: نفی۔ شکتی: طاقت

کاہل الوجود، ناچار، کمزور، سست

ارے اَستی، تجھ سے ہلا بھی نہیں جاتا۔

اِسْتِیناس
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

[مادہ، اُنس]

یگانگت، محبت، قریبی تعلق

اَسِدْھ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، صفت

اَ: نفی۔ سدھ: مکمل

کچا، خام، نامکمل، ادھورا

اَشُدھ۔ اَشُدھ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، صفت

اَ: نفی۔ شُدھ: پاک صاف

ناپاک، نحس، نجس، گندہ، خراب

أسرار — اردو عربی الاصل، مذکر، اسم

سِرّ کی جمع

بھید، راز، پوشیدہ باتیں، رموز

إسرار — اردو

عربی میں پنہاں کرنا، اردو میں جن بھوت، پری، سایہ اور واحد مستعمل ہے

کوئی کہتا تھا ہے کوئی آزار
کوئی بولا نظر کا ہے اسرار
شوقؔ

کسی نے کہا یہ تو ولدار ہے
کسی نے کہا کچھ یہ اسرار ہے
میر حسنؔ [مثنوی]

إسرائیل — اردو عربی عبرانی، مذکر، اسم

۱۔ اسرائیل، اہلِ یہود، سلطنت اہلِ یہود

۲۔ اسرائیل کے معنی ہیں رات کو نکلنے والا، اور یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے ۔وجہ تسمیہ یہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے حضرت ہاجرہ سے حضرت اسماعیل اور حضرت سارہ سے حضرت اسحاق ہوئے۔ حضرت اسحاقؑ کے دو بیٹے عیصؑ اور یعقوبؑ تھے۔ حضرت اسحاقؑ حضرت عیصؑ کو بہت چاہتے تھے مگر حضرت یعقوبؑ کو ماں بہت پیار کرتی تھیں۔ ایک دن حضرت اسحاق نے عیص

سے کہا کہ شکار کر کے لا اور کباب بنا کر کھلا کہ میں تجھے دعا دوں ۔ وہ شکار کو گئے ادھر ماں نے حضرت یعقوبؑ سے کہا کہ تو بکری ذبح کر کے کباب بنا کر باپ کو کھلا اور دعا لے ۔ حضرت یعقوبؑ نے ایسا ہی کیا ۔ حضرت اسحاق بوجہ ضعف بصارت دیکھ نہ سکتے تھے ۔ کباب کھا کر خوش ہوئے اور دعا کی کہ خدایا جس بیٹے نے کباب کھلائے اس کی اولاد میں انبیاء پیدا فرما ۔ شام کو حضرت عیصؑ شکار کر کے لائے اور بعد میں یہ سب حال کھلا تو بہت سخت غصہ ہوئے اور حضرت یعقوبؑ سے دشمنی ہو گئی ۔ حضرت اسحاق کے وصال کے بعد حضرت یعقوبؑ کو خوف ہوا کہ کہیں عیص انھیں مار نہ ڈالیں اس وجہ سے دن کو پوشیدہ رہتے تھے اور رات کو نکلتے تھے ۔ پھر اپنی والدہ کے کہنے سے ہی رات میں نکل کر کنعان کی طرف چلے گئے اس لیے ان کا نام اسرائیل پڑا ۔ یعقوب کے لفظی معنی ہے عقب میں آنے والا ۔ چوں کہ وہ حضرت عیص کے بعد پیدا ہوئے تھے اس وجہ سے یعقوبؑ کہلائے ۔

اُترنا

اردو، سنسکرت الاصل، فعل

۱۔ گھٹنا، کم ہونا، واپس ہونا، ہٹنا

۲۔ بعجلت کام ختم ہونا

اِترنج

اردو، مذکر، اسم

شنگرف

اَسْری
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ بھتنی، بلا، چڑیل
۲۔ ایک قسم کا کالا بیج

اُسطوانِ مُستدیر
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

۱۔ گول ڈنڈا

اسکانا

بتی کو ابھارنا، لو کو بڑھانا، جوش دلانا، تحریک دینا، بھڑکانا

آسْکَت
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

اَ: لَغی ـ شک: کرسکنا
۱۔ سستی، کاہلی، پژمردگی پن، نکماپن، ناکارہ، بے عملی
ہاتھ کی آسکت موچھ
۲۔ اونگھ، غنودگی، خواب آلودگی
۳۔ ٹال مٹول، لیت و لعل، حیلہ حوالہ

آ سکتانا
فعل

دیگر اشکال: اسکتانا، آسکتیانا، الکسانا، آلکس آنا
۱۔ کام ٹالنا، جی چرانا، کام چوری کرنا، حرام خوری کرنا، وقت ضائع کرنا، کام نہ کرنا۔
فقرہ: نس دن کھانا کام کو آسکتانا (پوربی محاورہ)

آسْکتی
مذکر، اسم

دیگر اشکال: اسکتی، آلکسی، آلکسیا
۱۔ کاہل سست

ا۔آ سکتی گرا کنویں میں کہا ابھی کون اٹھے"

(کہاوت)

۲۔رام نام کو، آ سکتی بھوجن کو تیار

آ سکتی
صفت

گڑھوال میں الہی کہتے ہیں

آ سکتی
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(آسِکت)

تعلق خاطر، لگاؤ، کشش، انہماک

اُسکُفّہ
عربی، فارسی، اردو

دروازے کی چوکھٹ کی لکڑی، اوپر، سر کی طرف کی لکڑی کو اُترنگ کہتے ہیں اور نیچے، پیروں کی طرف کی لکڑی اُسکُفّہ کہلاتی ہے۔

[منتخب النفائس]

اُسَل پُسَل جانا
اردو، مصدر، فعل

اس کا سنسکرت سے کوئی تعلق نہیں جیسا پلیٹس نے لکھا ہے

ا۔تلپٹ ہو جانا ہل ول جانا

۲۔مشتعل ہونا، پریشان ہونا، ہیجان میں ہونا۔

اُپرُتی

ویدوں کی شرحیں جو اٹھارہ ہیں۔

اسم نویسی

اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

۱۔دفتر اندراج،فہرستِ نام،فہرستِ گواہان

خط جبیں کو پڑھ کے پکارو ہمارا نام
یہ عاشقوں کی اسم نویسی کا بند ہے
سحر

اسم نویسی گواہان: گواہوں کے نام کی فہرست، گواہوں کو مقدمہ میں طلب کرنے کا سمن۔

اسم وار: نام کی ترتیب سے لحاظ سے اندراج،نام بنام

اسم نویسی: منگنی کے رقعہ سے پہلے کاغذ بھیجا جاتا ہے جس پر ضروری امور لکھے ہوتے ہیں، اس کو بھی عورتوں کے محاورہ میں اسم نویسی کہا جاتا ہے۔

اَسَن

اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

۱۔درخت جس پر ٹسر ریشم کا کیڑا رہتا اور پلتا ہے۔

اَسَن

اردو، سنسکرت، اردو مذکر

اَشَن

کھانا،خوارک

اسنتشٹ

قدیم اردو، سنسکرت الاصل،اسم صفت

غیر مطمئن،نا آسودہ،ناخوش

اَسنک / اَسنکھ

قدیم اردو، سنسکرت الاصل،اسم صفت

اَ: نفی ۔ شنکا: خوف

[پالی میں اسنکو]

بے خوف، پُر اعتماد، پُر یقین

اسنگف

قدیم اردو، برج، مذکر، اسم

اَ: نفی ۔ سنگت: مناسب

برا، بدوضع، نامناسب، غیر متناسب، متضاد

اَسُو

قدیم اردو، برج، اسم صفت

نحس، منحوس، نامبارک، ناخوش، خطرناک، بدشگون

اُسوار

اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

(سنسکرت کا مادہ بھی ہے)

۱۔ سوار، گھڑسوار، پیادہ یا پیدل کا برعکس، گھڑ سوار فوجی

۲۔ عاشق، آشنا، شوہر، ڈھگڑا، چڑھیت

کیا باندھا ہے آسن

میں تجھ اسوار کے صدقے

نظر اکبرآبادی

اَسوامی بِکری

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(اَ: نفی ۔ سوامی: مالک ۔ وکریہ: بکری فروخت)

پالی میں اسامیکو

مالک کی عدم موجودگی میں فروخت ۔ فروختِ ناجائز

اُسوانسی

اردو، برج، مؤنث، اسم

پیمائش زمین کا پیمانہ، بچوانسی کا بیسواں حصہ

اَسوبھا

(الف نفی کا)

نا زیبا، بے شکل، بے ڈول، بے رونقی، بے زینتی، بد وضعی، بے ڈول پن

اسوچ

قدیم اردو، مذکر، اردو

گندگی، ناپاکی، نا صافی

ہندوؤں میں کسی عزیز کے مرنے سے جو اَپوِترتا (نا صافی) ہو جاتی ہے۔

اَسوگ

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

شوچ، فکر

پالی میں اسوکو

۱۔ اطمینان، آسائش، طمانیت

۲۔ ایک درخت کا نام، دیودارو

آسودگی، مطمئن، آسودہ

اَسُہج

اردو، سنسکرت الاصل، صفت

(سہج، برداشت)

نا قابلِ برداشت، تکلیف دہ

اَس وِنی

اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، مذکر

(اَشو، گھوڑا)

چاند کا پہلا برج جس کی شکل گھوڑے کے سر سے مشابہ ہے، aries کے سر کے تین ستارے

اُسّی
اردو، مذکر، اسم

(مارواڑی میں اسّی ۔گڑھوال میں اسی، پالی میں اسیتی)

اسّی لسی: بڑھاپے میں حال خراب ہوجاتا ہے ۔حرارت غریزی کم اور رطوبت زیادہ ہوجاتی ہے ۔

اُسّی
قدیم اردو، سنسکرت، مونث، اسم

تلوار

اسی اوپر گولی آیا ۔گولی اوپر برچھا آیا (پوربی گیت)

اُسیر کرنا
اردو، سنسکرت الاصل، فعل

سنسکرت مادہ (سمر)

۱۔یاد کرنا، ذہن میں رکھنا، خیال میں رکھنا

۲۔جدائی محسوس کرنا جیسے بچے کو ماں کا خیال آتا ہے۔

فقرہ: بچہ ماں کی اُسیر کرتا ہے۔

۳۔ناخوش ہونا، غصہ ہونا

مجھے بنیا بھرن کو جانا بلما کریں گے اُسیر (گیت)

اُسیر
اردو، مؤنث، اسم

خوشبودار گھاس جس کی ٹٹیاں بنا کر گرمیوں میں لگاتے ہیں ۔خس

اُسیجنا
اردو، برج، فعل

سنسکرت کا مادہ بھی ہوسکتا ہے

اُپ: کم، نامکمل، ادھ پکا ۔شرو: پکنا

(مختلف شکلیں، سیجھا، دم کرنا، جوتا)

جوش دینا، آگ پر آہستہ آہستہ پکانا، دھیمی آنچ پر پکانا ۔

اَسیْس / آسیْس
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ انعام:
ہم لڑکوں لاؤ اسیس لڑ کے جیویں کوڑ بر یس
(لڑکوں کا گانا)

۲۔ دعا، برکت، خیر و برکت، نیکی کا بدلہ
ا۔ کوسے جیئیں اس پہ مریں
۲۔ ہوئے آنند، اسیس دیت ہوں، اچل سہاگ ہو
جائے ری۔ (عورتوں کا گیت)
۳۔ پانڈے جی اب دیو اسیس
لڑ کے جیویں کوڑ بر یس (کروڑ برس)
پورب کے بعض پاٹھ شالاؤں میں دستور تھا کہ پاٹھ شالا
میں چک چندا تیوہار کے موقعہ پر استاد، لڑکوں کو ساتھ
لے کر گھر گھر (والدین کے) جاتے اور لڑکے یہ گیت
گاتے اور استادوں کو کچھ نذرانہ وصول ہوتا۔
۳۔ چھوٹوں کا بڑوں کو سلام، تعظیم

اَسیوا
دیکھیے اُسانا

اَکھاوَلی
ایک راگ کا نام

اَشْبھ
(الف نفی کا) نا مبارک، شگونِ بد، برا، منحوس

اِشتہار
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

مشہور ہونا، شہرت

ہے نام مجلسوں میں مرا میر بیدماغ
از بسکہ کم دماغی نے پایا ہے اشتہار

میرؔ

غزل اور بحر میں انشاء اب تو بدل کے قافیہ کوئی پڑھ
کہ جہاں کے اہلِ سخن کو ہے ترے اشتہار نے غش
کیا

انشاءؔ

اَشٹ جام
اردو، سنسکرت الاصل

(اشٹ یام)

آٹھوں پہر، تمام وقت، سارا وقت، ہر دم، ہمیشہ

اشٹ جام دھیان مو ہے وا کو رہت ہے ری
نا جانوں کب درشن پیٹھوں گی (پوربی گیت، خیال)

اشٹ سِدھی
مذکر، اسم

۱۔ آٹھ اکمل ترین ہستیاں

۲۔ اللہ والے اور دھیان گیان والے اپنی روحانی علوم و برتری کے باعث کائنات پر حاوی ہو جاتے ہیں ۔ ان قوتوں کے مظہر تجسم کو اشٹ سدھی کہتے ہیں ۔

اشٹ منگل
مذکر، اسم

۱۔ گھوڑا جس کے چاروں پاؤں، چہرہ، سینہ اور دم سفید ہو

۲۔ آٹھ سوار اشیاء کا اجتماع مثلاً شیر، سانڈ، ہاتھی، پانی کا

گھڑا، پنکھا، جھنڈا، بگل اور چراغ

اشٹمی: چاند کے گھٹنے یا بڑھنے کا آٹھواں دن

جنم اشٹمی: بھادوں (اگست) کے نصف تاریک حصے کا

آٹھواں دن، کرشن مہاراج کا یوم پیدائش

اَشُدھ (الف نفی کا) ناپاک، ناصاف، غیر صحیح، غلط

اَشْرَفی ۱۔سونے کا سکہ

اردو، مؤنث، اسم

چیست عنقا روپیہ کبریت احمر اشرفی

کیمیا نوکر شدن یک ہفتہ پیشِ بوالحسن

نعمت خانِ عالی [نوراللغات]

صاحبِ غیاث اللغات نے شرح دیوان خاقانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ اشرف ایک بادشاہ تھا جس کے عہد میں یہ سکہ سونے کا، جس کا وزن دس ماشہ کا ہوتا تھا، رائج ہوا اسی نسبت سے اشرفی کہتے ہیں۔

[نوراللغات]

۲۔کلکتہ کی اشرفی (۱۸۵۹ء) تقریباً ایک پونڈ گیارہ شلنگ آٹھ پنس کے برابر ہوتی ہے اس کا سونا انگریزی معیار سے ایک اونس میں پانچ شلنگ کے قدر بہتر ہوتا ہے۔یعنی ایک اور سولہ کا تناسب۔ قانون مجریہ مئی ۱۷۹۳ء کے قواعد کے تحت اس کا وزن ۱۹ء۸۴۴ گرین ہونا چاہیے۔یورپین عام طور پر

اسے گولڈمہر کہتے ہیں۔ بنگال گولڈمہر (کلکتہ اشرفی)
۱۶؍روپے کی اور مدراس اور بمبئی کی ۱۵ روپے کی
ہوتی ہے۔

[ڈنکن فوربس ۱۸۵۹ء]

محاورہ: گھر میں کوڑی نہیں نام اشرفی لال

اشرفی بوٹی: اشرفی کے برابر گول گول بوٹیاں جو زربفت
اور کمخواب پر ہوتی ہیں۔

اشرفی کا پھول: ایک پھول جو گول اور اشرفی کی طرح
ہوتا ہے۔ بعض لوگ گیندے اور اشرفی کو ایک سمجھتے
ہیں۔

اَشْرَاف
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

شریف کی جمع اردو میں واحد بھی مستعمل ہے

۱۔ شریف لوگ، اعلیٰ، خاندانی

اشراف سے کمینے ہیں برتر تو کیا ہوا
گوہر بزیر آب ہے بالائے یم حباب

امیر [نوراللغات]

۲۔ روھیل کھنڈ، اودھ اور بنارس کے علاقوں میں
کاشتکاروں کا ایک طبقہ جو اپنے آپ کو بعض مراعات کا
حق دار سمجھتا ہے

فلیس

اُشرافت
اردو عربی الاصل، مؤنث، اسم

(اردو والوں نے اشراف سے بنایا ہے بہ معنی شرافت)
شرافت، تہذیب، شائستگی
[فیلس ۱۸۷۹ء]

اُشوبھا

دیکھیے اسوبھا

اُشلوک

نظم، بیت، شعر، دوہا، منقلی فقرہ

اِغماز
اردو عربی الاصل، مذکر، اسم

عربی مادہ غمز کے بہت سے معنی ہیں جس میں آنکھ سے اشارہ کرنا اور قیمت کم کرنا اور قدر گھٹانا، عیب لگانا یا ظاہر کرنا بھی ہے۔

اردو میں ناز و انداز اور نخرے کے معنی میں بھی آیا ہے۔

چلیں ایک اغماز اور ناز سے
کھڑی واں ہوئیں ایک انداز سے

میر حسن [سحر البیان]

اس کے معنی پہلو تہی کرنا، بے التفاتی دکھانا، روگردانی کرنا وغیرہ بھی ہیں۔

اَکارتھ

(الف نفی کا) بے کار، بے نتیجہ، برباد، ضائع

اَکارن

(الف نفی کا) بے کار، بے نتیجہ، بے سبب، بے وجہ، بے ضرورت، بے بنیاد، فضول

اَکَال

(الف نفی کا) بے وقت، ٹھیک وقت سے پہلے یا بعد،
بُرا وقت، بے موقع، بے موسم، خشک سالی، قحط سالی

اُکالنا

پانی کو جوش دینا

اَکّالہ

اردو عربی الاصل، مؤنث، اسم

آکِلَۃ: عضو کو کھانے والی بیماری یا زخم
جسم یا عضو کو گلا دینے والی بیماری
"ہماری قوم میں عموماً پھوٹ پڑی ہوئی ہے ۔ مذہبی
تعصّبات مادّہ اکالہ کی طرح قوم کو فنا کر رہے ہیں" حالی،
حیات جاوید، آگرہ حصہ دوم، ص ۱۱۰

اَکالی

سکھ قوم کا ایک فرقہ

اَکَٹ / اَکَٹ

اردو، مہ ج، مؤنث، اسم

(سنسکرت: اُکتی)
دیکھیے اگت
تدبیر، حکمت، ایجاد، ترکیب، چال، عیاری، چالاکی،
چالبازی گھڑنت، افتراء، ابداع، نئی انوکھی بات
کلیات میر تقی میر مرتبہ مولینا عبدالباری آسی ۔ لکھنؤ
۱۹۴۰ء میں میر کے مندرجہ ذیل شعر میں اوکٹ چھپا ہے
مگر یہ درست معلوم نہیں ہوتا کیوں کہ معاصرین میر کے
ہاں اکت دیا ہے ۔

کلیاتِ میرتقی جو فورٹ ولیم کالج کلکتہ ۱۸۱۱ء میں چھپا ہے

اس میں اکت ہی ملتا ہے۔ ص ۲۳۹_۱۲

ملا غیر سے جا جفا کیا نکالی

اُکت لے کے آخر ادا کیا نکالی

میرؔ [دیوان اول]

نئی انوکھی بات:

تم اٹھے بہے تو دل بیٹھ گیا

بیٹھے بیٹھے یہ اُکت کیسی لی

جرأتؔ

چشم غضب پہ اسکی لگا جان وارنے

اچھی اکت کی لی دلِ امیدوارنے

تسلیمؔ

بے موقع و بے محل حرکت کر بیٹھنا:

اب دعاؤں پہ گالی دیتے ہیں

ہرجگہ وہ اکت کی لیتے ہیں

مسرورؔ

مندرجہ ذیل بالا تین مثال نوراللغات سے ماخوذ ہیں

اک تالا   اصطلاح موسیقی

ایک تال جو طبلے اور پکھاوج پر بجتی ہے۔

اُکسنا
فعل

جوش میں آنا، ابھرنا، بنانا، آگے بڑھانا، چلانا، اوپر آنا، چڑھنا

سو سو طرح کے حیلے دل میں اکستیاں ہیں
کیا جوش بھر رہی ہیں کیا جوش مستیاں ہیں
نظیر اکبرآبادی

اِکلائی
اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

"لا" فارسی میں بمعنی تہہ آتا ہے۔ "لا بلا" یا "لا بہ لا" یعنی تہدار، تہہ بہ تہہ، کئی تہوں والا۔ دولا: دو تہہ والا، دُہرا، اردو کی "ولائی" یعنی اوڑھنے کی دہری چادر اسی سے بنائی گئی ہے۔

اِکلائی: ایک تہہ والی، اکہری چادر، ایک کپڑے کی چادر جس میں استر نہ لگا ہو۔

ترکِ لباس سے میرے اے کیا وہ رفتہ رعنائی کا
جامے کا دامن پاؤں میں الجھا تھا آنچل اِکلائی کا
میر

اَنّ کال

دیکھیے پن کال

اُکھڑنا
اردو، مرج، فعل

نامناسب معلوم ہونا، کھل جانا، برا لگنا، شاق گزرنا

اُکھنڈ — (الف نفی) ناشکستہ، پورا، مکمل، کامل، سالم، تمام، سب، مجازاً خدا

اُکھوا — بیج سے جو پہلے پہل کونپل نکلتی ہے

اُگاہنا — جمع کرنا، فراہم کرنا، وصول کرنا

اُگت (سنسکرت، اردو) — دیکھیے اکت، سنسکرت کے دو لفظ ہیں ایک (اُگتی) جس کے معنی بالیدگی، نشوونما، بڑھوت، اُگنا، پیدا ہونا ہے۔ دوسرا ہے (اُکتی) جس کے معنی تدبیر، حکمت، ایجاد، اوپج، دانائی، اختراع، وغیرہ

میر امن کے نسخۂ باغ و بہار مطبوعہ لندن ۱۸۵۱ء میں اُگت چھپا ہے۔ حالاں کہ موقع اکت کا ہے۔

"خدا نے بعد مدت کے جان گلکرسٹ صاحب سا دانا نکتہ رس پیدا کیا کہ جنھوں نے اپنے گیان اور اگت سے اور تلاش اور محنت سے قاعدوں کی کتابیں تصنیف کیں۔"

میر امن [مقدمہ باغ و بہار محولہ بالا۔ ص ۸]

اُگرْوال — ہندوؤں کی ایک ذات جو مہاجنی کا پیشہ کرتی ہے

اُگنی — آگ، آتش، ایک درخت، جنوب اور مشرق کا درمیانی گوشہ، آگ کی دیوی

اُگور (تلفظ بروزن جور بمعنی ستم)

مذکر اسم، برج، اردو

جیٹھ اور اساڑھ کے مہینوں میں جو رقم بطور پیشگی کاشتکار مالکِ زمین کو ادا کرتا ہے۔

اُگوڑ بٹائی: (مونث) ۱۔کاشتکار اور زمیندار کے مابین طے شدہ مقدار کے مطابق فصل کی بٹائی۔

۲۔تقسیم سے پہلے فصل کی نگرانی تاکہ شرکاء میں سے کوئی خفیہ طور پر فصل نہ چرا لے

اُگور بروزنِ کور معنی اندھا

نگراں، محافظ، فصل کا رکھوالا

اُگوڑنا تاکنا، رکھوالی کرنا، چوکسی کرنا

اُگھاڑنا کھولنا، کشادہ کرنا، اکھاڑنا

اُگھور گند، غلاظت، ڈراؤنا، ہولناک، شیو جی کے مذہب کا ایک فرقہ جو انسان کا گوشت، بول و براز وغیرہ کھاتا ہے۔

آگہی دل کو خود بخود اندرونی طور پر کسی بات کا پتہ چل جانا، القاء سا ہونا

لیلیٰ کو اس کے آنے سے ہوتی تھی آگہی
پھرتی اِدھر اُدھر تھی وہ حیلے کو ڈھونڈھتی

نظیر اکبرآبادی

اُنیلا / اُلبیلی — بانکا، چھیلا، مست

اُنجی اُلُش — پوشاک جس کو زیرِ قبا پہنتے ہیں۔

اردو، ترکی، مذکر، اسم

اُلل پڑنا — سواری میں اگر پیچھے بوجھ زیادہ ہو اور سواری آگے سے ہلکی ہو تو اس کیفیت کو اُلل پڑنا کہتے ہیں۔

اُلڑ / اُلہڑ — ناتجربہ کار

اُلُس — اُلُس (غیر مشدد) پشتو میں قبیلہ یا خاندان کو کہتے ہیں۔ رام پور میں لام مشدد ہو گیا۔ عورتیں کوستے ہوئے کہتی ہیں "تیرا اُلّس سے پیالا جدا ہو جائے۔" یعنی کوڑھی ہو جائے، جو لوگ تجھے اپنے ساتھ کھلانے پلانے سے پرہیز کریں۔ کسی کی بدنامی اور تشہیر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ "ساری اُلّس ہاہا باز ہے۔" کبھی کہتی ہیں "اُس سے اُلّس واقف ہے" عرشی

ترکی الاصل، پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

اُلوپ انجن — ایک قسم کا سرمہ جس کے لگانے سے لگانے والا دوسروں کی نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔

اُلو ۔تے بلو ۔تے — قدیم اردو، مرہٹی، مذکر، اسم، جمع

دیکھیے بلو ۔تے

نوکر اور با ضابطہ ملازموں کے علاوہ اور نوکر پیشہ لوگ ۔ ان کی اولاد، متعلقین، بیوائیں، فقیر، معذور وغیرہ ۔ دکن کے بعض علاقوں میں ملازمین کے علاوہ ان لوگوں کی بھی پرورش کی ذمہ داری صاحبِ خانہ پر ہوتی ہے ۔

اُلول — اردو، مرج

(واوِ مجہول سے)

کھیل، شوخی، شرارت، قائم، پائیدار

اُکول — اردو، مذکر، اسم

(بروزنِ بول بمعنی کہہ)

ا ۔اچھل کود، شوخی شرارت، ہنسی دلگی، چلبلا پن

۲ ۔گھوڑے یا بچھڑے کی اچھل کود

الول کلول : الیل کلیل : اچھل کود، شوخی شرارت

سوار گر پڑے سوتے میں چار پائی سے

کرے جو خواب میں گھوڑا کسی کے نیچے الول

سودا

اُلاہنا / اُلہنا

ا ۔طعنہ، عیب، نقص، شکایت

اُلہنا دینا، طعنہ دینا

۲ ۔ہندی میں اُلہنا کا مطلب ہے اُگنا، پیدا ہونا اور طعنہ وشکایت کے معنی میں الاہنا مستعمل ہے ۔

اَللّٰھُمَّ — عربی

اے خدا، اے اللہ، بار خدایا

نحویوں کا قول ہے کہ یہ لفظ اصل میں یا اللہ تھا، یا کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں میم مشدد زیادہ کر دی گئی ہے۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ عبرانی زبان میں خدا کو اُلوہ کہتے ہیں اور ان کا قاعدہ ہے کہ انھیں جس نام کی عظمت ظاہر کرنا مقصود ہوتی ہے، اس کے آخر میں "ی"، "م" جو جمع کی علامت ہے زیادہ کر دیتے ہیں اس لیے جب وہ "اُلوہ" کا نام لیتے تھے تو بخیال تعظیم اس کو اُلوہیم بصیغہ جمع بولتے ہیں اہلِ عرب نے اپنے لہجے میں اُلو سے اللہ اور اُلوہیم سے اللّٰھُمَّ بنالیا

[مولوی نجم الدین سیوہاروی، لغات القرآن]

امانت — عربی الاصل، مؤنث، اسم

(علاوہ عام معنوں کے)

۱۔ حفاظت، تحفظ، ضمانت، بے خوفی

۲۔ امانت خانی۔ ایک قسم کا خشک چبانے کا تمباکو

مئے عشق میں پھر یہ سوجھی ترنگ
کہ لے چلیئے اس کا امانت پلنگ

[میر حسنؔ، سحرالبیان]

اَمانی — اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ ضمانت

۲۔ وقف، بیعانہ

۳۔(صفت) وہ زمین جو حکومت کی طرف سے کلکٹر کی تحویل میں ہوا، مالی کہلاتی ہے۔اس کے برعکس جو ٹھیکہ یا پاپٹہ پر دی گئی ہوا، جارہ کہلاتی ہے۔

اَماوَس
بدر سے ہلال تک کا پندواڑہ، اس کی پندرہویں تاریخ جس میں چاند چھپا رہتا ہے۔ چاند رات، شمس وقمر کے اجتماع کی رات

اَمبو
برج مذکر، اسم
پانی، جل، آب

اُمبو/اَمّوا
آم

اَمبیا
چھوٹا اور کچا آم

اِمِٹ
(الف نفی کا)
قائم، برقرار، جو مٹ نہ سکے، غیر فانی

اَمَر
(الف نفی کا)
زندہ جاوید، غیر فانی، مجازاً دیوتا، ایک سنسکرت لغت نویس کا نام

اُمراوتی	اندر کے دارالسلطنت کا نام، بہشت
اُمرس	آم کا رس
اُمس	شدت کی گرمی جس میں ہوا نہ ہو، حبس، گھمس
اُمک/اُمک رڈھمک امکا ڈھمکا	وہ، یہ، کوئی، فلاں، فلاں فلاں، تحقیر اور عمومیت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
اَمول	(الف نفی کا) ان مول، بیش بہا، قیمتی، انوکھا
امید اردو، مؤنث، اسم	حمل، رحم میں بچہ پڑنا جماعت نے رمال کی عرض کی کہ ہے گھر میں امید کی کچھ خوشی میر حسن [سحر البیان]
اَن مذکر، اسم	اناج، غلہ، روزی، ان اور جل: آب و دانہ
اَنّ	اناج، غلہ، کھانا، غذا، خوراک، آذوقہ
اَناتھ	(الف نفی کا) جس کا ناتھ یعنی سرپرست مالک نہ ہو، بے سہارا، بے وسیلہ، بے شوہر، یتیم، مطلق العنان، دکھی، غریب

اَن بیدھا/ان بندھا — (الف نفی کا) سوراخ نہ کیا ہوا، ناسفتہ

انترا — بیچ کا، درمیانی، مرکزی، الگ، بنا، نزدیک۔ گیت کا پہلے فقرے کے بعد کا فقرہ

انتڑ ہ — آنت، انتڑی، رودہ

انتظام دینا — آراستہ کرنا، سجانا، ترتیب دینا

خواصوں نے گھر کو دیا انتظام
تمامی کے پردے لگائے تمام

میر حسنؔ [سحرالبیان]

انجوا/آنجھو — آنسو

آنچی — آنچل، پلو، سرا، رومال یا کسی کپڑے کا سرا اور کنارا

اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم

چھوٹے سہتے ہیں آنچی سہتے نہیں: یہ گوارا ہے کہ دیدے پھوٹ جائیں مگر دکھتی آنکھوں پہ ہر وقت رومال یا کوئی اور کپڑا رکھنا گوارا نہیں۔ یہ محاورہ ایسے وقت بولتے ہیں جب آدمی کاہلی یا حماقت کے سبب معمولی احتیاط کرنے کو تیار نہ ہو اور بڑی تکالیف بھگتنے پر آمادہ ہو جائے۔

ایسے دیکھے ہیں اندھے لوگ کہیں
پھوٹے سہتے ہیں آنچی سہتے نہیں

میرؔ

اَنّ داتا اردو، ہ ج، مذکر، اسم	(اَنّ: اناج، رزق۔ داتا: دینے والا) رازق، آقا، مالک، خداوندِ نعمت
اِندر	گرجنے والا، بجلی، مشرق، دیوتاؤں کا راجہ، بارش کا دیوتا
اِندرپَت / اِندرپَرَستھ	جمنا کے کنارے پانڈوں کا آباد کیا ہوا قصبہ جسے اب دہلی کہتے ہیں۔
اِندر دَھنُش	قوسِ قزح، دھنک
اِندو	چاند، کافور
اُندولنا	جھولا جھولنا، جھومنا
اندھا کنواں	کنواں جس میں پانی نہ ہو، خس و خاشاک سے بھرا ہوا کنواں زیرِ خاک لے کے جو یہ چشمِ تر گئے اندھے کنویں بھی جتنے تھے پانی سے بھر گئے تجلّی
اَندھرہ / آندھرا	بھیلیا، بھیل، تلنگانہ، جدید بھارت کا جنوبی صوبہ

اَنْ دَھن
غلہ اور دولت، وہ دولت جو غلہ اور دوسری جائداد پر مشتمل
ہو

اُنسویا
(الف نفی کا)
وہ عورت جس میں صبر وضبط کا زبردست مادہ ہو۔ اتری
مُنی کی بیوی کا نام

اَنکانا / آنکنا
۱۔ پرکھوانا، پچوانا، دام لگوانا، اندازہ کرنا،
۲۔ پرکھنا، جانچنا، دام لگانا، تخمینہ بتانا

اَنکُرنا
ہ ج مذکر، اسم
۱۔ انکھوا، کونپل
۲۔ بیج بونے کے بعد جو پہلا انکھوا نکلتا ہے

اَنگورنا
ہ ج فعل متعدی
خشک کرنا، سکھانا، گرم کرنا، گرم کر کے خستہ کرنا

اَنُوراگ
ہ ج اسم
۱۔ شکر رنجی، تھوڑی سی لڑائی، محبت کی لڑائی

اَنکھڑی / اَنکھیا / انکھیاں
آنکھ، چشم، آنکھ کی تصغیر، پیار سے آنکھ کو کہتے ہیں

اَنکھوا
اکھوا، وہ شے جو پہلے پہل بیج میں سے نمودار ہو

اُنگا — (انگ: جسم)

اردو، ہ ج، مذکر، اسم

انگرکھا، اچکن کی قسم

انگرکھا — (انگ: جسم)

اردو، مذکر، اسم

انگرکھا دراصل جامہ (دیکھیے جامہ) اور بالابر (دیکھیے بالابر) دونوں کو ملا کر ایک نئی قطع پیدا کی گئی۔ اس میں سینے پر چولی، قبا سے لی گئی مگر سینہ کھلا رکھنے کی جگہ ایک گول اور لمبوترا گریبان بڑھا دیا گیا، جس کے اوپر گلے کے نیچے ایک ہلال نما کنٹھا لگایا جاتا اور وہ بائیں طرف گردن کے پاس گھنڈی، تکمے سے اٹکا دیا جاتا۔ چولی نیچے رہتی جس میں پہلے داہنی طرف کا پردہ نیچے بغل میں بندوں سے باندھ دیا جاتا ہے اور پھر اوپر بند ہوتے ہیں جس سے دونوں طرف کے پردے سینے کے نیچی بیچوں بیچ لا کے باندھ دیے جاتے ہیں۔ اس میں بائیں جانب تھوڑا سا سینہ کھلا رہتا ہے، چولی نیچے رہتی اور نیچے دامن اگرچہ قبا کے سے ہوتے مگر پرانے جامے کی یادگار میں دونوں پہلوؤں پر بغلوں کے نیچے چنٹ ضرور رکھی جاتی۔ یہ پرانا انگرکھا تھا جو دہلی کے آخری دور میں رواج پا چکا تھا۔ لکھنؤ آنے کے بعد انگرکھے میں زیادہ چستی پیدا کی گئی، چولی خوب گول، اونچی اور کھنچی ہوئی چست ہو گئی، بغلوں کی چنٹ بالکل نکل گئی۔ دہلی میں انگرکھے کے

ایجاد ہونے کے بعد نیمہ (دیکھیے نیمہ) چھوٹ گیا اور
بائیں جانب سینے کا کھلا رہنا معیوب نہ تھا، وضع داری
خیال کیا جاتا۔ لکھنؤ میں اس کے نیچے نیمے کے عوض شلوکا
ایجاد ہوا (گزشتہ لکھنؤ)

اُکَلنا
اردو، برج، مؤنث، اسم

عمدہ جسم کی عورت، خوبصورت عورت، زنِ پُر اندام

اُن مِل بدرالدین
اردو، محاورہ، اصلاح

خاص چوسر بازوں کی اصطلاح، جب فریقِ مخالف کی
گوٹ تنہا ہو یعنی جگ نہ ملا ہو، اور وہ پانسا پھینکے تو کہتے
ہیں۔ مطلب یہ کہ ایسا پانسا نہ آئے جس میں مل جائے،
علیحدہ علیحدہ رہے۔ (عزیز لکھنوی)

اُن ملے کی کُسل
اردو، محاورہ

(کسل، کشل، خیر، خیریت)
جب کسی مخالف کا ذکر آئے تو کہتے ہیں، یعنی جب
تک نہ ملے خیریت ہے۔ مطلب یہ کہ ہمارے اس
کے وہ مخنی ہے کہ جب تک کہیں راستے گلی میں نہیں ملتا
، جبھی تک خیر ہے مل جائے تو فوراً مار ڈالیں یا لڑیں
وارہ پنارہ کرلیں۔ (عزیز لکھنوی)

اُٹھناتا
ڈگمگانا، پریشان ہونا، بے چین ہونا، مضمحل ہونا،
لڑکھڑانا

اُنمناہٹ
گھبراہٹ، پریشانی ،لڑکھڑاہٹ، غیر یقینی کی کیفیت

اُنمناہٹ
اضطراب، بے چینی، بے قراری

انواسنا
استعمال کرنا، مستعملہ بنانا، کورے برتن کو پانی وغیرہ ڈال کر مستعملہ بنانا

اُنواسی
(صحیح اُنواسی) استعمال کی ہوئی، مستعملہ، زن مردم دیدہ

وہ ہے انواسی اس کو ڈر کیا ہے
تو نہ جا تیرا کورا پنڈا ہے

اُنوٹ
(صحیح اُنوٹ) وضع، انداز

اُنوٹھا
اردو، برج، اسم، صفت
پلیٹس نے اسے سنسکرت سے ماخوذ بتایا ہے مگر یہ پراکرت کا لفظ ہے (اس کی یہ مختلف شکلیں رائج ہیں: پوربی میں انوٹھا، نریٹھا، جر-تھہ، مغربی یوپی میں اچھوتا) لاثانی، بے نظیر، عجیب، نادر، خوبصورت، نرالا، انوکھا

اُوب
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو، اسم، مؤنث
اوبہ پشتو میں، فارسی آب اور اردو پانی کا مترادف ہے۔ آب سے آبرو، عزت وغیرہ مراد لینا عام بات ہے۔ رامپور روہیل کھنڈ میں اُوب بمعنی عزت وآبرو مستعمل

ہے۔لوگ کہتے ہیں "میں نے تمہارے خاندان میں
اوب لگادی" یا "اس میں ایسی کیا اوب لگی ہے، کہ جو
آپے سے باہر ہے۔" (عرشی)

اوچی
اردو، مذکر، مؤنث

مسلح، ہتھیار بند

اوپر کا دم
اردو، محاورہ

اوپر کا دم بھرنا: اکھڑی اکھڑی سانس لینا، موت کے قریب
ہونا، نزع میں ہونا

زبس اوپر آنے کا تھا اس کو غم
کہے تو کہ بھرتا تھا اوپر کا دم
میر حسنؔ [سحرالبیان]

اَوتار

او: اوپر، تری، اترنا
سنسکرت کا لفظ اردو میں مستعمل ہے اس کا اردو تلفظ واؤ
کے سکون سے ہے۔ سنسکرت میں الف اور واؤ دونوں پر
زبر ہے۔ اَو کا مطلب ہے اوپر اور تری سے مراد اترنا،
اوپر سے نیچے اترنا، حلول کرنا، اہلِ ہنود کے عقیدے کے
مطابق خدا کا انسانی روپ یا کسی اور جسم ظاہری میں جلوہ
گر ہونا، ایسے اوتار دس ہیں ۱۔مچھ، ۲۔کچھ، ۳۔باراہ،
۴۔نرسنگھ، ۵۔بامن، ۶۔پراشورام، ۷۔رام چندر، ۸۔
کرشن، ۹۔بودھ، ۱۰۔کلنکی

اوٹ — آڑ، پردہ

اردو، مؤنث، اسم

کسی چیز کو روکنے کے لیے لکڑی یا کسی اور چیز کا ٹکڑا،
روک لگانے کا ٹکڑا گیلی مٹی کا لوتھڑا

اوٹنا: ہاتھوں سے گیلی مٹی کی طرح گول گول گیندیں سی
بنانا، ملنا دلنا۔

جو کوئی چیز دیوے نت ہاتھ اوٹتے ہیں
گڑ بیر مولی گاجر سب منہ میں گھونٹتے ہیں
نظیر

اوٹ/اوٹل/اوجھل — اوٹ، آڑ، پردہ

اردو، ہ، ج، مونث، اسم

نظر نازنیں کی جو اس پہ پڑی
ہوئی جا درختوں کے اوجھل کھڑی

[سحرالبیان]

اوچھا — ہلکا، سرسری، اوپری اوپری، جو گہرا نہ ہو، چھچھورا آدمی

اُورُوج — پستان، عورت کی چھاتی

سنسکرت

[گلدستہ حفیظ اللہ]

اورنگ زیبی — ایک قسم کا کپڑا
ایک قسم کی پھنسی جو مستقل رہتی ہے

اردو، مذکر، اسم

اورنگ زیبی: ایک طرح کا پھوڑا ہوتا ہے جو اچھا ہونے
میں نہیں آتا اور کئی کئی برس تک قائم رہتا ہے۔ فرہنگ
آصفیہ میں ہے کہ کہتے ہیں کہ اورنگ زیب عالم گیر
بادشاہ نے ابوالحسن تانا شاہ، بادشاہ گول کنڈہ کے ملک کا
محاصرہ کیا اور مدت محاصرے کی زیادہ ہوئی تو بسببِ
اجتماعِ لشکر و اختلافِ آب و ہوائے ملک، لشکر والوں
کے خون میں سودائے غیر طبعی کا مادہ غالب ہوگیا اور یہ
پھوڑا اکثر اہلِ لشکر کو نکل آیا جب سے اس کو اورنگ زیبی
کہنے لگے۔

اُورَیل
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

اوریل بواو معروف و مجہول پشتو میں بالوں کی ان لٹوں کو
کہتے ہیں جو جوان عورتیں اپنی دونوں کنپٹیوں پر جماتی
ہیں۔

(راورتی)

(ر اور ٹ)

نواب محبت خاں بریلوی نے ریاض المحبت میں لکھا ہے
کہ اوربل، مشاطہ کی دلہن کے سر کے بال گوندھنا کہلاتا
ہے ۔ روہیل کھنڈ میں یہ لفظ بواوِ مجہول بولا جاتا ہے ۔
پٹھانوں میں دستور ہے کہ مانجھے کے دن، جسے رام پور
میں مائیوں کہتے ہیں، دلہن کی الٹی کنپٹی کی ایک لٹ میں
کلاوہ گوندھ کر ماتھے پر سے سیدھی کنپٹی اور وہاں سے کان
پر لے جا کر پیچھے چوٹی میں باندھ دیتے ہیں ۔ نکاح کے
بعد دولہا کو زنانے میں بلا کر اس سے کلاوہ کھلوایا جاتا
ہے ۔ اس رسم کو اُوزبُل کھولنا کہتے ہیں ۔ روہیل کھنڈ میں
یہ رسم مسلمانوں میں عام ہے ۔ (عرشی)

اوسَر — شورزمین، بنجر زمین

اُوسیر — بروزن دیر، اندھیر
(اردو، برج، مؤنث، اسم) — احتیاط، سوچ بچار، فکر، وسوسہ، خیال، تفکر، تردد

راہ تک تک کر ہوئے جاں بہ لب
پر وہی اب تک بھی یاں اوسیر ہے
میر

اُوکنا — بروزن چوکنا
(اردو، برج، فعل) — غلطی کرنا، چوک جانا، سہو ہونا

اوکھی — الٹی سیدھی بات، سخت بات، چبھتی ہوئی بات یا فقرہ

(اردو، برج، مؤنث، اسم)

اوکھیاں آنا/اوکھیاں چھوڑنا — آوازے کسنا، طعنہ زنی کرنا، فقرے بازی کرنا

اوکھیاں سنانا:

مُوا اوکھیاں مجھ پہ چھوڑا کیا
پکا کر کلیجے کو پھوڑا کیا

[نوراللغات]

اوکٹ — دیکھیے اکت

اوکے چوکے — کبھی کبھار، بھولے بھٹکے، اتفاقاً، بھولے سے

(اردو، متعلق فعل)

میں جو کہا کبھی تو بھلا اوکے چوکے مل
باتوں ہی باتوں میں مجھے اتنا نہ ٹال تو

انشاء

اوگھٹ — (صحیح اَوگھٹ) دشوار گزار، جہاں آمد و رفت مشکل ہو، ناہموار

اُوگی — رسی کا لمبا کوڑا جو سدھانے کے وقت گھوڑے کے پیچھے پھٹکارتے ہیں۔ کارچوبی جوتے کے پنے کو بھی کہتے ہیں۔

اول — بروزن بول بمعنی کہہ

ضمانت، ضمانت میں دی ہوئی شے، شخصی ضمانت، خاص طور پر اپنے خاندان کے کسی فرد کو بطورِ ضمانت کے ادائیگیِ قرض تک قرض خواہ کے سپرد کرنا ۔اس طرح کا ضمانت میں دیا ہوا فرد، اول کہلاتا ہے۔

ہندی میں مؤنث ہے اور داغ نے مؤنث نظم کیا ہے

آنے کا وعدہ کرتے ہو کیا اس کا اعتبار
بلوا دو اپنی اول میں میرے رقیب کو
داغ

لیکن اردو میں عام طور پر مذکر مستعمل ہے

ہم کو چھوڑا جو قیدِ گیسو سے
دل وحشت زدہ کو اول لیا
سحر

جو عامل اب ہیں محالات پر سو یوں ہیں خفیف
کہ جس طرح کسی حاکم کے گھر گنوار ہوں اول

اُو لا — پردہ، اوٹ، بھید، مٹی کے بنائے ہوئے چولھے میں پیچھے کی طرف مزید ہانڈی پکانے کے لیے جو چھید رکھا جاتا ہے

اولو — ایک قسم کی گھاس جو چھپر خانے میں استعمال ہوتی ہے

اردو، بر ج مونث، اسم

اوم

وید کا عنوان، مقدس کلمہ جسے ہندو مذہبی رسوم کے آغاز میں اور کتابوں وغیرہ کی ابتداء میں کہتے اور لکھتے ہیں۔
اُ: وشنو۔ا: شیو۔م: برہما

اونا

اردو، برج، مذکر، اسم

ایک قسم کا چاقو، خنجر، پتلا اور چھوٹا تیغہ

ہے جو عاشق ترے ابرو پہ ہلال
آگے تھا تیغ اب وہ اونا ہو گیا

[نور اللغات]

اونا ہونا یا ہو جانا

چاقو کا کھٹل ہو جانا، دھار اتر جانا

چاند دیکھا منہ ترا دیکھا نہیں
ماہِ نو ابرو سے اونا ہو گیا

[نور اللغات]

اونجری

مؤنث، اسم

بعض اضلاع میں مسلمان کاشتکار و زمیندار فصل کے اناج میں کچھ حصہ کسی بزرگ یا پیر کے نام پر الگ کر دیتے ہیں، اسے اونجری کہتے ہیں۔

اونچ

اٹھنا، گھرنا، اورے ہونا

گلدستۂ حفیظ اللہ

اُوَہات
برج، مؤنث، اسم وصفت

سہاگن، جس کا شوہر زندہ ہو
گلدستۂ حفیظ اللہ

اُہار
اردو، پراکرت، مذکر، اسم

۱۔ پردہ، پالکی یا سواری کا
اوٹ
غلاف

اُہارنا

دیکھیے اُہرنا

اُہرنا
اردو، پراکرت، فعل

۱۔ سوجن کا بیٹھ جانا، کسی چیز کا دب جانا
۲۔ پانی کا مرنا
۳۔ کھلا ہو جانا، بے غلاف کے ہونا، بے ڈھکے ہونا
۴۔ ننگا ہو جانا

اُہرہ
اردو سنسکرت، مذکر، اسم

۱۔ آب پاشی کے لیے پانی جمع کرنے کا تالاب یا گڑھا
۲۔ اوپلا: گوبر سے بنایا ہوا ایندھن
۳۔ چولھے میں جلانے کے لیے اوپلوں کی ترتیب

اُہرہ لگانا: جلانے کے لیے اوپلوں کو ایک خاص ترتیب سے لگانا تاکہ ہوا گزر سکے اور اچھی آگ جلے۔

اَہنسا

(الف نفی کا) ظلم نہ کرنا، تکلیف نہ دینا، بے آزاری، لطف، عنایت، ایک تحریک یا فلسفہ جو محض غلطی سے موہن داس کرم چند گاندھی سے منسوب کر دیا گیا ہے ورنہ آغاز شعوری انسانی سے تمام مذاہبِ عالم کی اہم تلقین یہی مسئلہ رہا ہے۔

اہنکار
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

خودرائے، خودپسند، خودستا، شیخی خور، گستاخ، مغرور
خودنما

اہنکاری

دیکھیے اھنکار

اَہی
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

سانپ، ناگ
اَہی پھن: سانپ کا زہر
آہی راج: سانپوں کا بادشاہ

اَہیر / اہیرن / اہیری

گوالا، گھوسی، گوالن، گھوسن

اِتَّر

خودنما، مغرور، گھمنڈی، شیخی خور، ذرا سی بات پر اترانے والا

اترانا اور اِتر دونوں ایک ہی قبیل کے الفاظ ہیں اور اترانا کا تعلق سنسکرت سے نہیں جیسا کہ پلیٹس نے درج کیا ہے اور نہ ترنا یعنی پانی کے اوپر رہنا اس کی اصل ہے جیسا نوراللغات نے لکھا ہے۔

نورالغات نے دو مفید مطلب محاورے درج کیے ہیں:
لتر کے گھر تیتر، اس نااہل کی نسبت کہتے ہیں جس کو اپنی
لیاقت سے بڑھ کر مرتبہ حاصل ہو۔ اور کبھی لتر کے گھر
تیتر باہر باندھوں کے بھیتر، بھی بولتے ہیں۔

اِیراوَتی — دریائے راوی کا قدیمی نام

ایساچ — اسی طرح، ایسا ہی

ایک آنچ کی کسر — محاورہ، مطبخ اور کھانے پکانے سے متعلق
اس کی دو شکلیں رائج ہیں:
۱۔ ایک آنچ کی کسر ہے
۲۔ ایک آنچ کی کسر باقی ہے یا باقی رہ گئی ہے
دونوں میں فرق اس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ چولھے پر
چاول چڑھے ہوئے ہیں پکانے والی چاولوں کو چمچے
میں لے کر چٹکی سے دبا کر دیکھتی ہے۔ اچھی طرح سے
گلے نہیں اور کہتی ہے کہ ایک آنچ کی کسر ہے۔
دوسری صورت میں چاول دسترخوان پر پہنچ گئے، کھانے
والا نوالہ منہ میں رکھ کر محسوس کرتا ہے کہ چاولوں میں کنی
ہے اور کہتا ہے کہ ایک آنچ کی کسر باقی ہے۔ اس وقت بھی
بولتے ہیں جب وقت کسی کام کے لیے پورا نہ ہوا ہو۔

ایکادشی
ہندی مہینے کے پکش کا گیارھواں دن جس دن ہندو روزہ رکھتے ہیں۔

ایمہ
اردو، مذکر، اسم
۱۔مسلمان بادشاہوں کے عہد میں برائے نام مال گزاری پر بطور پرورش اور انعام کے دی ہوئی زمین
۲۔اگر اس زمین پر بالکل مال گزاری نہ لی جاتی ہو تو وہ لا خراج کہلاتی ہے۔
۳۔علماء، فقراء، اور سجادہ نشینوں کو دی ہوئی زمین
ایمہ دار: ایسی زمین کے مالک (ہنٹر ٹیلر)

اینچنا
اردو، ب ج
اس لفظ کو سنسکرت سے واسطہ نہیں
۱۔کھینچنا، گھسیٹنا، باندھ کر کھینچ لینا
۲۔لکھنا
۳۔جذب کر لینا، چوس لینا

پکڑ ہاتھ مسند پہ کھینچا اسے
محبت کے رشتہ میں اینچا اسے
[سحر البیان]

ایواڑا
اردو
بھیڑ بکریوں کا باڑہ
[برائے خواب گردن گوسفنداں در صحرا سازند۔ منتخب اللغات ۱۲۸۶ء]

باب پنجم

دیکھیے گلستاں کا باب پنجم

باب پنجم کی حکایت جو خوش آئی وہ طفل

کھول آغوش گیا اپنی گلستان سے لپٹ

انشاء

بابت (علاوہ معروف معنوں کے)

اردو عربی الاصل، مونث، اسم

۱۔وسیلہ، ذریعہ، سفارش

رہا کون اور کس کی بابت رہی

موئے اور جیتے وہی ہے وہی

میر حسن [سحرالبیان]

۲۔قابل لائق

تمھیں لیتے ہو آنکھیں موند کر لو تم کہ جنس اپنی

وفا و مہر ہے سو وہ نہیں بابت دکھانے کے

میر

۳۔مدّ۔حساب کی مدّ، حساب، کھاتے کا اندراج

دل کا نہیں ٹھکانہ بابت جگر کی گم ہے

تیرے بلاکشوں کا ہم نے حساب دیکھا

میر

۴۔''در روزمرّہ محاسبان و دفتر نویسان سیاق کنایہ از

جملہ کہ 250 حساب نویسند و باظہار آں مجرا گیرند اعم ازینکہ

در مداخل باشد یا درمخارج ۔ میر گوید ؎

مت لے حساب طاقت اے ضعف مجھے ہردم
لائق نہیں ہے تیرے اور کون سی ہے بابت
[سحر البیان مخطوطہ۱۷۹۳ء]

بابت وار: (صفت) اندراج کے مطابق، ہر چیز کا فہرست اشیاء میں نوع وجنس کے مطابق درج ہونا،

مدوار

بائبل

آگ، زرہ، باپ

بجنتری

اردو، مذکر، اسم

۱۔بجانے والا، گانے بجانے والا

۲۔پیشہ ورموسیقار ورقاص

۳۔ایک محصول جو گانے بجانے کا پیشہ کرنے والے مرد،عورتوں سے وصول کیا جاتا تھا۔

باجنتری محلّہ: شہر کا وہ علاقہ جہاں گانے بجانے والے رہتے ہیں

ٹیلر ہنٹر نے باجنتری محال اور پلیٹس نے باجنتری محل، نوراللغات نے بجنتری محال لکھا ہے

ٹیلر ہنٹر نے بجنتری محال کے ہی معنی ٹیکس کے بھی دیے ہیں جو درست معلوم نہیں ہوتے

باچھنا	چھانٹنا، انتخاب کرنا، الگ کرنا، چن کر نکالنا سنسکرت میں باو، واو
بادکرنا اردو، فعل	بحث وتکرار، حجت، مجادلہ، دعویٰ کے معنی میں ہے بحث کرنا
بادریس (بادریسہ) فارسی، اردو	۱۔ "لغت فارسی ست درا ردو، ہندی مستعمل وآں تختہ کہ درمیانش سوراخے باشد کہ بر سر چوب خیمہ گزارند" [محبوب علی رام پوری۔ منتخب النفائس۔ ۱۲۸۶ھ] ۲۔ لکڑی یا چمڑے کا ٹکڑا جس پر بطور رنگلی کے دھاگہ لپیٹتے ہیں۔ چکی، پھرکی
بادریہ اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم	روشن دان جو مکان کی چھت میں ہوا آنے جانے کے لیے یا مکھیوں، مچھروں اور پتنگوں کو نکالنے کے لیے بناتے ہیں۔
بادیہ اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم	کسی دھات کا بنا ہوا بڑا پیالہ، برتن، بھگونا وغیرہ
بار اردو، مونث	۱۔ عرصہ، تاخیر، دیر

اے فضل کرتے نہیں لگتی بار
نہ ہو اس سے مایوس امیدوار
میر حسن

۲۔نوبت، باری
شراب و شیشہ و ساغر کی بار آ پہنچی
نظیر

۳۔بوجھ، ورنگ اور دفعہ
اور عوام شنبہ کو بھی کہتے ہیں
جمعہ کھیل کھلاوے، بار پکڑ بلاوے
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

بارہ بانی
اردو، مذکر، اسم و صفت

۱۔خالص اور عمدہ سونا
محبوب علی رامپوری [منتخب النفائس، ۷۰۔۱۸۶۹ء]
۲۔نفیس، اعلیٰ، اچھا، عہدہ آدمی، ماہر، چابک دست

بارہ بن
اردو، مذکر، اسم

بارہ جنگل اور وہ یہ ہیں۔
مدھ بن، تال بن، بمندا بن، کمد بن، کام بن، کوٹ بن، چندن بن، لوہ بن، مہا بن، کہد ربن، بیل بن، بھانڈیر

باری
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر
اسم، مونث

۱۔کھڑکی
۲۔ہندوؤں کی ایک ذات جو تیل بتی کا کام کرتی ہے

مشلعیں بنانے اور بیچنے والا

۳۔کان اور ناک میں پہننے کا ایک زیور

۴۔باغ، پائیں باغ، مکان جس کے ساتھ باغ ہو۔

باری دار چوکی پہرہ دینے والے جو باری باری پہرہ دیں۔ جن ملازموں کی کسی خدمت پر باری باری تعیناتی ہوتی ہے وہ باری دار کہلاتے ہیں۔

جہاں تک آچوکی کے تھے باری دار
ہوا جو چلی سو گئے ایک بار

میر حسن [سحرالبیان]

باسنا (واسنا) — بو، مہک، چاہ، آرزو، خواہش، رغبت، جوش

باسی کرنا — قے کرنا، الٹی کرنا، استفراغ ہونا
اردو، فعل

باگا — اردو میں جوڑا باگا مستعمل ہے
اردو، برج، مذکر، اسم — لباس، خلعت، لباس فاخرہ، دولہا کے کپڑے

باگ موڑنا (باگ مڑنا) — چیچک کے دانوں کا مرجھا جانا
اردو، فعل — سیتلا نے باگ موڑی

چیچک کی طرح غم سے سراپا ہوں آبلہ
مڑ جائے باگ وہ جو اِدھر باگ موڑ دے

برق [نوراللغات]

بالا بتانا
اردو، فعل

دھوکا دینا، چال چلنا، فریب کرنا، بہانہ بنانا، ٹالنا

خواصوں کو بالا بتاتا اسے
اکیلے درختوں میں جاتا اسے
میر حسنؔ [سحرالبیان]

بالابر
اردو، مذکر، اسم

دربارِ مغلیہ کے امراء کے لباس کا ایک حصہ، ایرانی قبا سے ماخوذ کر کے بالابر ایجاد ہوا جس میں گول گریبان بالکل کھلا رہتا، اس لیے کہ سینے کو ڈھانکنے کے لیے نیمہ (دیکھیے نیمہ) کافی تھا جو اس کے نیچے پہنا جاتا۔ اس میں جامے (دیکھیے جامہ) کی سی چنٹیں اور گھیر نہ ہوتا تھا آگے کے دامن کو سامنے سے کھلنے سے بچانے کی غرض سے داہنے دامن میں ایک چوڑی کلی لگا دی جاتی۔ بالابر بھی دہلی کی ایجاد ہے۔
[گزشتہ لکھنؤ، باادنیٰ تغیر]

بالوچری
اردو، صفت

ایک قسم کا ریشمی کپڑا، جو بالوچر واقع نزد مرشد آباد میں بنتا ہے۔

بالوعہ
عربی الاصل، اردو، مذکر، اسم

وہ تنگ منھ کا کنواں جس میں بیت الخلاء وغیرہ کا پانی ڈالا جاتا ہے۔ وہ چوبچہ جس میں پانی غسل و وضو کا جمع ہوا کرے۔

وہ دیں جو کہ چشمہ تھا خُلقِ نکو کا
کیا اس کو بالوعہ غسل و وضو کا
[مسدس حالؔی]

بان
اردو، برج، مونث، اسم

شان، آن، بان، انداز اطوار، ڈھنگ، عادت
اس مست کنجڑی کی میں بان دیکھ چھینکا
وہ دور سے پکاری آ جیوڑے رسی لے
(تشریح کے لیے دیکھیے جیوڑے)

باندھو
اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم

(و) کی آواز جس طرح سرو میں ہے)
بھائی، ساتھی، عزیز، رشتہ دار، دوست، سنگی ساتھی
گئے بہتوں کے سر لڑکوں نے جو یہ باندھوں باندھے
شہیداک میں نہیں ان باندھووں کے سرخ چیروں کا
میرؔ [دیوان دوم]

باںڈا
مذکر، اسم و صفت

دم کٹا ہوا پرندہ جانور یا سانپ، کٹا ہوا، عضو بریدہ، مجروح
بنگالی ہندو، بنگالی مسلمانوں کو بوجہ مختون ہونے کے
حقارتاً کہتے تھے

بازرا (وانر)
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(با: مانند۔ نر: انسان، انسان سے مشابہت کے
باعث اس کا نام بازرپڑا)

باؤ بندی
اردو، مونث، اسم

دھوکا، فریب، نظر بندی، اصل میں کچھ اور نظر آئے اور کچھ ظاہری روپ جس سے دھوکہ ہو۔

زندگی ہے سراب کی سی طرح
باؤ بندی حباب کی سی طرح
آبرو

باؤ کا رخ بتانا
اردو، محاورہ

دھوکہ دینا، ٹالنا، بہکانا، فریب دینا

"کنایہ ایست از فریب دادن وایں روزمرہ عوام بازاراست۔ محمد تقی گوید

ٹالا نہیں اک مجھ کو پتنگ آج اڑاتے
بہتوں کے تئیں باؤ کا رخ ان نے بتایا
میر [شمس البیان مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

باؤلی
اردو، مونث، اسم

برج میں بمعنی بہت بڑا کنواں جس میں اترنے کو سیڑھیاں ہوں، فارسی میں بمعنی شکاری پرند یا جانور کو کسی دوسرے جانور یا پرند پر چھوڑنا

۱۔ وہ نقلی چڑیا وغیرہ جس پر شکاری پرند یا جانور کو مشق کراتا ہے

۲۔ اشتعال دینا، جھانسہ دینا

وہ جائے بکاؤلی بتائی

دیوانے کو باؤلی بتائی

گلزارِ نسیم

باؤلی دینا: شہ دینا، بہت بڑھانا، بڑھاوا دینا

دی ڈکی باولی تری آنکھوں کو اس لیے

ان آہوؤں کو شیر بنانا ضرور تھا

[نوراللغات]

بائب — اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱۔مغرب اور شمال کا درمیانی گوشہ

۲۔الگ ہو جانا، بھٹکنا، منزل پر نہ پہنچنا

دل سے ہم نے راہ پائی کعبۂ مقصود کی

راستے اس کے سوا جتنے تھے بائب ہو گئے

رشکؔ [نوراللغات]

۳۔عجیب ہونا، ممتاز ہونا، صاف و نمایاں ہونا

''یہ بات بائب ہے۔''

[ٹیلر ہنٹر ۱۸۰۸ء]

بائیسی — اردو، مذکر، اسم، مونث

۱۔عہدِ مغلیہ کی شاہی فوج سلطنت میں بائیس صوبے تھے۔

۲۔دو ہزار دو سو فوجیوں کا سردار

بائیسی ٹوٹنا: پوری قوت کے ساتھ حملہ کرنا، تمام فوج کے ساتھ حملہ کر دینا۔

[ٹیلر۔ہنٹر]

بانگیو
اردو، مراٹھی، مونث، اسم

(مراٹھی میں عورت)
عورت، داشتہ، زن، بیوی، بالخصوص مغربی ہند کے علاقے کی

بایاں
اردو، ہ، ج، مذکر، اسم

ا۔ الٹا، چپ
بایاں بولنا: چلتے وقت بائیں رخ سے تیتر کی آواز آتی ہے جو اچھی علامت سمجھی جاتی ہے۔
بایاں پانو پوجنا: کسی کی استادی کا قائل ہوجانا، چالاکی وعیاری میں کسی کو زبردست مان لینا۔

جن نے سجدہ کیا نہ آدم کو
شیخ کا پوجا اون نے بائیاں پانوں

سوداؔ [شمس البیان مخطوطہ ۱۷۹۲ء]

بپران
اردو، سنسکرت، صفت

(سنسکرت: ویوَرن)
ا۔ رنگ شکستہ، رنگ پریدہ
اڑا ہوا رنگ
۲۔ بدرنگ، بے رنگ

بپروتا
اردو، مذکر، اسم

مسخرہ، آوارہ، بدقوارہ

بَبری
اردو، بر ج، مونث، اسم

۱۔کٹے ہوئے بال، گھوڑے کی دم یا ایال کٹی ہوئی
۲۔عورتوں کے پیشانی پر خوبصورتی کے لیے کاٹ کر چھوٹے کیے ہوئے بال
۳۔چوٹی گوندھتے وقت دونوں اطراف میں چھوڑی ہوئی لٹیں، اس معنی میں ببریاں چھوڑنا بولتے ہیں

بُبّی
اردو، بر ج، مذکر

بوسہ، چمی، چمّا

بَبسی
اردو، مونث، اسم

بواسیر کی بیماری

بَبسیا
اردو، مذکر، اسم

۱۔بکواس کرنے والا
۲۔علت 'اُبنہ' یعنی اغلام کرانے کی عادت میں گرفتار

بُت
اردو، بر ج، مذکر، اسم

۱۔گھونسا

بیادِ خلیل خدائے وددو
جڑا لات وعزی کو انشاء نے بُت
انشاء

۲۔پانسہ یا پتھر یا تختہ جس پر جواری کوڑیاں وغیرہ قمار بازی کے لیے پھینکتے ہیں

دل جو قمار خانے میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتین چھوڑ کے کعبے کو جا چکے
ذوق

اس شعر میں بت بمعنی مورتی نہیں بلکہ قمار بازی کا تختہ ہے۔

قمار خانے میں بت بمعنی مورتیاں کہاں؟ کعبتین بمعنی مکعب نما پانسے جن سے جوا کھیلتے ہیں۔

بَت — اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

وہ لکیریں جو مسلوں اور حساب کی کتابوں میں ناموں کے درمیان ایک دوسرے سے الگ کرنے کے لیے کھینچتے ہیں
یا حساب کی مدات کو علیحدہ کرنے کے لیے لکیریں کھینچتے ہیں۔

بُت — اردو، برج، مونث، اسم

۱۔ لکڑی کو لگنے والا ایک کیڑا جو کشتیوں اور جہازوں کو تباہ کرتا ہے

۲۔ بات کا مخفف

بَت بڑھاؤ: بات کو بڑھانے والا، لفاظی کرنے والا، دھوکہ باز، فضول گو

بَت بنا: جھوٹی باتیں بنانے والا

باتیں بنائیں ہم نے جو وصفِ دہن میں خوب
وہ ہنس کے بولے آپ بھی کتنے ہیں بَت بنے
اسیر [نوراللغات]

بَت سونہا کرنا: منہ پر کھلی کھلی سنانا، بغیر کسی لحاظ کے منہ در منہ مقابل ہو کر دل کی بھڑاس نکالنا

بِتّاَ

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

بالشت، انگوٹھے سے چھنگلیا تک کا فاصلہ

بُتّا

اردو، مہملج، مذکر، اسم

دھوکہ، فریب، چھل، مکر

بُتّا دینا: دھوکہ دینا، فریب کرنا

بیراوؤں کا گر آوے وقت طعام

جائے لقمے کھاوے وہ دشنام

یونہیں اٹھ جاویں اس کو دے بتّا

ماریں نہیں چھوٹے ہاتھ سے کتّا

سودا

بتاسے کا قفل

اردو

بتاسہ یا بتاشہ شکر کی مٹھائی ہوتی ہے، اس کی شکل نصف گیند کی طرح ہوتی ہے

بتاسے کا قفل: ایک قسم کا چھوٹا گول تالا

کنجی: ''چھوٹا سا قفل، مقدار میں بتاسے کی برابر یا کچھ اس سے بڑا ہوتا تھا''۔

کنجی اس کی زبان شیریں ہے

دل میرا قفل ہے بتاسے کا

شاہ ایرو

[آب حیات۔ لاہور ۱۹۱۳ء]

بُتا نہیں آئی
اردو

یعنی بارش کی کثرت سے زمین ورگل ہے، اتنی خشک نہیں ہوئی کہ ہل جوتیں

[محاوراتِ ہند ۱۸۹۰ء]

بَتوری
اردو، مونث، اسم

ورم جو سخت ہو جاتا ہے

بَتولا
اردو، مذکر، اسم

فریب، دھوکہ، مضحکہ خیز بات

بتولے بتانا: چکنی چپڑی باتیں کرنا، باتیں بنانا

بتولے بنانے کو آئیں بوا
یہ بیٹے کا پیغام لائیں بوا

شوق قدوائی [نور اللغات]

بتولے دینا، بتولے بتانا، بتولے میں آنا: دھوکہ، فریب، جھانسہ، جُل دینا یا اس میں پھنسنا

بَتولن
اردو، مونث، اسم

باتیں بنانے والی عورت، فریبی

بَتولی
اردو، مونث، اسم

مسخرگی، بھانڈپن

بِتھرانا
اردو، فعل

پھینکنا، پھیلانا، چھڑکنا، ضائع کرنا

بَٹاڈھار (بَٹاڈھال)
اردو، صفت

ہموار، یکساں، مسطح، صفاچٹ
مجازاً برباد، تباہ

[ٹیلر، ہنٹر ۱۸۰۸ء]

بَٹ باڑ
اردو، برج، مذکر، اسم

(مترادف بٹ مار)
لٹیرا، ڈاکو

[ہنٹر۔ٹیلر]

بٹ پاڑ: بٹ مار

بٹ پاڑی: بٹ ماری

بَٹری
اردو، پراکرت، مونث، اسم

کٹوری، چھوٹا پیالہ

بَٹلوہی
اردو، برج، مونث، اسم

پیتل کی کٹوریاں، جن میں ہندو بھوجن پروستے ہیں۔

بٹیربازی

پہلے زمانے میں رئیس زادے اور امیر زادے جن مشاغل میں اپنا وقت صرف کرتے تھے ان میں ایک مشغلہ بٹیربازی کا بھی تھا۔
سید احمد صاحب دہلوی بٹیربازی کے متعلق لکھتے ہیں:
جہاں اساڑھ کا مہینہ شروع ہوا، باغوں میں بٹیریں پکڑنے کے لیے جال لگائے گئے۔ باغوں کے مکان

اور بارہ دری فرش فروش سے سجائی ۔شوقین شہزادے
مع سامان نوکر چاکر وہاں جا رہے ۔ پلی ہوئی
بٹیروں کو جال دار تھیلیوں میں برابر برابر بانس میں
باندھ کے اونچی بلّیوں میں لٹکا دیا ۔ رات بھر بٹیروں
کی آواز پر بٹیر گرتے رہے ۔فجر ہی منہ اندھیرے
شہزادے نوکروں اور مصاحبوں کو لے کے بٹیروں کی
گھرائی کو اٹھے ۔

باغ میں چاروں طرف آدمیوں کو پھیلا کے بٹھا دیا ۔
رسان رسان ہاتھوں سے تھپکی لگا کے سب طرف سے
بٹیروں کو گھیر کے، جال کی طرف لے گئے ۔ جب بٹیر
جال میں پہنچ گئے، جلدی سے جال کے بندھن میں جو
بلّیوں میں بندھے ہوئے تھے کھول کے جال گرا دیا۔
جتنے بٹیر جال میں پھنس گئے پکڑ لیے ۔ نروں کو
کابکوں میں رکھا، مادیوں کو حلال کر کے کھا لیا۔ نئے
پکڑے ہوئے بٹیروں کو دونوں مٹھیوں میں پکڑ کے
مونٹھیں کیں ۔ان کی چمک نکالی ۔

رات کو مونٹھیں کر کے بٹیروں کے کانوں میں ٹھوکا اور
جگایا ۔ماشوں سے ناپ تول کر دانہ پانی انہیں دیا ۔جس
سے ہلکے پھلکے چست چالاک رہیں ۔ بھدے اور مست
نہ ہو جائیں ۔ جب بٹیر لڑائی کے لیے تیار کر لیے اور خوب
آزما لیے تو آپس میں صیدیوں سے لڑائے ۔ بھروسے

کے بٹیروں کو مشک زعفران میں رنگ رنگا کر بادشاہ کے سامنے جا لڑایا۔ لڑتے لڑتے جس کا بٹیر بھاگا، وہ فق رہ گیا۔ جس کا بٹیر بازی جیتا اس نے شور مچایا وہ مارا، بھگا دیا ہار جیت کے اپنے گھر آئے۔ بازی جیتے ہوئے بٹیروں کے پاؤوں میں چاندی کی کڑیاں ڈال دیں۔ جب تک موسم رہا آپس میں لڑاتے رہے۔ جب موسم نکل گیا، بٹیر بازوں کے حوالے کیا کہ ان کے ہر موسم کا رکھ رکھاؤ اور دانہ پانی کی خبر گیری کرتے ہیں۔ گرمیوں میں دودھ نان پاؤ، جاڑوں میں کنگنی وغیرہ ملتی رہی۔ اب جب موسم آئے گا پھر اسی طرح پکڑیں گے اور لڑائیں گے۔''

مولوی سید احمد صاحب دہلوی کے اس بیان میں دو ایک لفظ آئے ہیں جن کی تشریح انھوں نے خود اس لیے نہ کی ہوگی کہ ان کے عہد میں عام فہم الفاظ تھے۔ لیکن اب ان کا استعمال عام نہیں اس لیے ہم تشریح کی کوشش کرتے ہیں۔

مُوٹھیں کرنا: کبوتر یا بٹیروں کو مٹھی میں پکڑ کر انھیں سدھانا اور تیار کرنا۔

صیدی: صطلاحاً کبوتر بازوں میں حریف ہم پیشہ کو کہتے ہیں۔ یعنی جن دو میں یہ معاہدہ ہوتا ہے کہ وہ آپس میں کبوتر یا بٹیریں لڑائیں گے اور اگر ایک دوسرے کے

پرند پکڑ لیں گے تو واپس نہ کریں گے ۔
ان کی چمک نکالی: یعنی وحشت دور کی، بھڑکنا رفع کیا،
مانوس بنایا

بَجاک
اردو، مذکر، اسم
ایک قسم کا سانپ

بَجر
اردو، سنسکرت الاصل، مونث ۔ مذکر، اسم
بجلی، الماس، ہیرا، سخت پتھر، اندرا دیوی کا ہتھیار ۔
بجر پڑے اس پر یعنی بجلی ٹوٹے یا گرے اس پر

بجرنگ
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
وَجْر: مضبوط
انگ: جسم
مضبوط جسم کا، ہنومان جی کا لقب

بجکا
اردو
کھیت کی حفاظت کے لیے پھونس کا پتلا بنا کر کھیت کے اندر کھڑا کر دیتے ہیں تا کہ وحشی جانور ڈر کر کھیت نہ کھائیں ۔ اس کو فارسی میں چشمارو کہتے ہیں ۔
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

بَجوگ
مفارقت، جدائی، بختِ بد

بِچالا
اردو، برج، مذکر، اسم

چھپا ہوا کونا، پوشیدہ جگہ، ایسی جگہ جہاں آسانی سے خیال یا نگاہ نہ جاسکے، بالعموم کونا بچالا بولا جاتا ہے۔

"کس بچالے میں چیزیں پٹا کے رکھ دیتی ہو کہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک جاؤ مگر ملنے کا نام نہ لیں۔"

بچکانی
اردو، مونث، اسم

لڑکی جسے بدکردار عورت نے نوچی بنانے کے لیے لیا ہو

[ٹیلر۔ہنٹر ۱۸۰۱۸ء]

بِچَل
اردو، برج، صفت، مونث

ا۔ وِچل، متلون، متحرک، بے قیام، ناپائدار، بے ثبات

داڑھیں لگیں اکھڑنے کو دنداں ہوئے شہید
مجلس میں چل بچل یہ پڑی بت خبر ہوئی

نظیر اکبرآبادی

بِچلنا: جھکنا، پھسلنا، توڑنا، موڑنا، واپس ہونا، وعدہ خلافی کرنا، تتر بتر ہونا، ہمت ہارنا، روٹھنا، گانے میں بے سرا ہونا

بچونگڑا
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

"بازاری محاورہ میں بچے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ پشتو سے آیا ہے۔ افغانی زبان میں بچہ کی تصغیر ہے۔

بچونگڑے، پشتو کی وہ "ے" جس کے پہلے زبر ہو، ہندوستانی لہجے میں الف سے بدل جاتی ہے۔ اسی

اصول کے تحت یہ پشتو لفظ بچو نگڑا بنا۔"

عرشی [بات]

بچھیا کا باپ

محاورہ اردو

بیوقوف ہے، بیل، ہنود بولتے ہیں

[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

بخشی

اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

۱۔ فوجی افسر

۲۔ فوج کا سردار

۳۔ فوجی کی تنخواہ تقسیم کرنے والا

۴۔ فوجی اخراجات اور تنخواہوں کے محکمے کا حاکم اعلیٰ

بخشی خانہ: فوجی سردار کا دفتر فوج کی تنخواہیں تقسیم کرنے کا دفتر

بخشی الممالک: سپہ سالار جس پر فوج میں تقسیم تنخواہ کا ذمہ دار رہوتا تھا۔

بخشی گری: فوج میں تقسیم تنخواہ کا حساب کتاب رکھنے کا عہدہ

[ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

بدابدی

اردو، متعلق فعل

رشک و حسد سے، ضدم ضدا، بخشم بخشا، کرکے، شرطا بدکے

کون سنتا ہے کس سے کہوں یاد بھول گیا محبوب

بدا بدی جیہ لیت ہیں لیے بد را بدراہ ضد کرکے

میر اجی لے لیتے ہیں یہ بادل بدذات

بہاری لال [ٹیلر۔ ہنٹر۔۱۸۰۸ء]

وہ رندِ بادہ کش ہوں کہ ہم نے بدابدی قلق
خالی کیے ہیں خم کے خم اکثر بھرے ہوئے
[نوراللغات]

بِدارنا — اردو، سنسکرت الاصل، فعل
پھاڑنا، چیرنا، چاک کرنا (ودارنا)

بِداھنا — اردو، برج، فعل
۱۔کھیت میں بیج ڈالنے کے فوری بعد اسے ڈھکنے کے لیے ہل چلانا۔
۲۔جس وقت بیج نکلنے لگے اس وقت ہل چلانا۔

بَدخش — اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم
۱۔پاکستان اور خراسان کے مابین ایک علاقے کا نام یہاں کے یاقوت مشہور رہیں، ملک کو بدخش اور بدخشاں دونوں کہتے ہیں۔
۲۔بدخش۔"فارسی میں اسم ہے یاقوت کا، اور یہ جو شہر کا نام بدخشاں ہے اسی سبب سے ہے کہ وہاں یاقوت کی کان ہے"۔

تیغ مرا اگرچہ بود خفتہ درنیام
پولاد با بدخش بدخشاں برابر است

یعنی تیغ مرا یہ ہوا ہے یہ اضافت کے معنی دیتا ہے۔
یعنی میری تلوار کی فولاد☆ یعنی لوہا، اگرچہ تلوار میان میں ہو لیکن یاقوت کے برابر ہے، یعنی سرخ۔اگرچہ

☆(فولا دمذکر ہے۔قادری)

تلوار نہ کھینچوں اور کسی کو نہ ماروں، تو بھی میری تلوار
خون آلودہ ہے اور مانند یاقوت کے سرخ ہے۔ خالق
نے اس کی سرشت میں وصفت ودیعت کی ہے۔"

[۱۲۔ غالب، نادرات]

بَدر نکالنا
اردو، فعل

حساب میں غلطی نکالنا
بدر نویس: قابل اعتراض رقوم کا لکھنے والا
بدر نویسی: مطالبے کی وجوہ، جن کی بنا پر اہل حساب سے
مواخذہ کیا جاتا ہے

[نور اللغات]

بَدورنا (بدوڑنا)
اردو، مرج، فعل

۱۔ مضحکہ اڑانا، ہنسنا، مذاق اڑانا
۲۔ مل دینا، پیچ کسنا

بَدو کرنا
محاورہ، قلمرو معلی

بدنام کرنا، رسوا کرنا
لوگوں کے دیدے کیا ہوئے ہیں چشم کہتے ہو مجھے بدو
کرتی ہو
عجیر ہندی

بَدھ ملالو
محاورہ اردو

مطابق کرو
بدھ نہیں ملتی: مطابقت نہیں کھاتی

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

بُدھی
مونث، اسم، سنسکرت الاصل

گلے میں پہننے کا ایک زیور، ہار یا اور اسی قسم کا تار یا لڑی جو گلے اور بغل کی طرف سے پہنی جائے۔

تیجی یا بید سے مار کا نشان

چوٹی کوئی رکھالے بُدھی کوئی پنھالے
ہنسلی گلے میں ڈالے منت کو بڑھالے

نظیر

بدھیا دی بلا سے آگرہ تو دیکھا
اردو محاورہ

ایک دھوبی کا مشہور قصہ ہے جو شوق دید آگرہ میں دو منزلہ کرتا ہوا آگرہ پہنچا، وقتِ واپسی بیل مرگیا، لوگوں نے بیل کا حال پوچھا، تمامی کیفیت بیان کی۔ اس کا مقولہ ضرب المثل ہوگیا، نتیجہ اس کا یہ کہ نقصان ہوا، بلا سے دل کی ہوس پوری ہوگئی۔

[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

بِڈارنا (بِڈرنا)
اردو، سنسکرت، فعل

سنسکرت: وِوداون

بھگانا، دور کرنا، مجبور کرنا، مٹانا، ختم کرنا

بَر

فرج

بُر
اردو، برج، مونث، اسم

بُرا ایک باریک کیڑا ہوتا ہے نئی چری میں اسکو بھینس اگر کھا جاتی ہے تو مر جاتی ہے۔

بھینس بُر گئی: یعنی بھینس اس عارضہ سے مرگئی

[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

بارات عاشقاں بر شاخِ آہو

جب کوئی چیز ملنے والی نہ ہو یا کام نہ نکلتا ہو، یا مقصد
پورا کرنا نہ ہو تو یہ فقرہ بولتے ہیں، یعنی مراد پوری
ہونے والی نہیں، کام بننے والا نہیں، ہوا کھاؤ، ٹال
مٹول کرنا اور جھوٹا وعدہ کرنا بھی ہے

برات: حصہ، شاخ سے مراد ہے سینگ

برات، ہنڈی: مطالبہ زر یا وہ کاغذ جس پر رقم لکھی ہو
اور اسی لیے برات تنخواہ، مشاہرہ، واجب الادا رقم کو
بھی کہتے ہیں۔

مولوی سید احمد صاحب دہلوی کہتے ہیں:

''چوں کہ ہرن ایک چنچل، اچپل، بے چین، مضطرب
المزاج اور نچلا نہ رہنے والا جانور ہے۔ جس سے اس کے
سینگ پر بھی کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی۔ اس وجہ سے عدم
حصولِ مراد اور وعدۂ دروغ کی طرف منسوب کیا کرتے
ہیں۔ عدم استقلال اور عدم استحکام سے بھی مراد لی جاتی
ہے۔ چنانچہ استاد ذوق نے بھی اسی مثل کو اردو شعر میں
باندھا ہے اور اثنائے گفتگو میں یہ کہاوت زبان پر
آجاتی ہے۔ حضرت ذوق کا شعر ہے۔

سوال بوسہ کو ٹالا جوابِ چینِ ابرو سے
برات عاشقاں بر شاخِ آہو اس کو کہتے ہیں

یعنی ہم نے محبوب سے بوسہ کا سوال کیا تو اس نے
تیوری چڑھا کر اور چیں بجبیں ہو کر ظاہر کر دیا کہ تمہاری

یہ مراد بر آنے والی نہیں ہے، ہم سے ایسی توقع نہ
رکھیے۔ پس شاعر یہ کہتا ہے کہ ہمارے حق میں یہ
جواب ایسا ملا کہ جسے برات عاشقاں بر شاخ آہو پر
محمول کر سکتے ہیں۔ گویا ہماری یہ درخواست لا حاصل
بے سود اور فضول ٹھہری۔"

برات عاشقاں سے مراد ہے کہ عاشقوں کا مقصد، ان
کا مطالبہ یا ان کا حق اور ان کا حصہ، بس ہرن کی سینگ
پر باندھ دیا گیا یا لکھ کر لٹکا دیا یا ہرن کے سینگ پر لکھ دیا
گیا۔ اب نہ ہرن کو عاشق پکڑ سکتا ہے نہ اپنا حصہ یا
مطالبہ یا اس کا کاغذ و اجازت نامہ حاصل کر سکتا ہے۔
اور جب نہیں حاصل کر سکتا تو مقصد بھی نہیں پا سکتا۔

لفظ	معنی
براج (وِراج)	شان و شوکت، خوبصورتی
بُرج (بُرج مضموم) اردو، برج مونث، اسم	موٹی بڑی رسی، رسا، موٹا بڑا رسا [ٹیلر۔ ہنٹر۔ ۱۸۰۸ء]
براجمان (وِراجمان)	صاحب زیبائش، صدر نشین، بیٹھنا، قیام کرنا، نمایاں، عمدہ
براجنا (وِراجنا)	زیب دینا، آرام پانا، سکھ سے رہنا، بیٹھنا، جلوہ فرمانا، رونق افروز ہونا

براگ (وِراگ)	بے خواہشی، بے رغبتی، نفرت
بَرَاَہ	پلیٹس نے براہ لکھا ہے۔
اردو، بروج، مذکر، اسم	۱۔ قصبے سے باہر کی زمین جہاں مویشی چرائے جاتے ہوں اور چارہ رکھا جاتا ہو
	۲۔ چراگاہ
بَرَبَنڈ	"یہ لفظ بھی پشتو کا ہے اور وہاں اصل میں ننگا، عریاں کا ہم معنی ہے، لیکن مجازاً بے حیا، بے شرم اور بے باک کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لکھنؤ میں کوئی شخص مجلس میں گڑبڑ مچائے تو کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے مجلس بربنڈ کردی۔ جونپور اور رائے بریلی میں وحشی کی جگہ بولتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ فلاں شخص تو بربنڈ ہے۔ رام پور میں اور شاید روہیل کھنڈ کے دوسرے شہروں میں بھی بے باک اور بے شرم کا مترادف مانا جاتا ہے۔"
پشتو، اردو	عرشی
برت (برتا)	قابلیت، طاقت
	"کس برتے پہ تتا پانی"

بُرج (ورج)

متھرا کا ضلع جس میں متھرا گوکل، بندرا بن، برسانہ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام سری کرشن کی وجہ سے مشہور ہے۔

برج بھاشا: اس علاقے کی زبان

بُرجَری

اردو، برج، مؤنث، اسم

بُر: چوت

جری: جلی

ایک فحش گالی، عورت کے لیے جلی چوت کی۔

[ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

بُرد

اردو فارسی الاصل، مؤنث، اسم

مفت کا مال، پھوکٹ کی رقم، نفع، مفت میں ہاتھ لگی ہوئی رقم

۲۔ شطرنج میں اگر حریف کے تمام مُہرے پٹ جائیں اور صرف اس کا بادشاہ باقی رہ جائے تو یہ شکست برد کہلاتی ہے۔ لیکن اس کا درجہ شہہ مات یعنی بادشاہ کے پٹ جانے سے کم ہوتا ہے اسی لیے اسے

۳۔ آدھی شکست کہتے ہیں، ہارنا، کھونا، ضائع و تباہ ہوجانا

برد دینا: آدھا مات دینا، تباہ کرنا، کھونا

برد لینا: مات کھانا، کھونا، ہار مان لینا

برد مارنا: مال مار لینا، روپیہ جھیا لینا، رشوت لینا، بازی

جیتنا، کامیابی حاصل کرنا۔

برد ہاتھ لگنا: مفت کی رقم ملنا۔

بُرد
اردو، عربی، مونث، اسم

چادر، دھاری دار چادر

بُردِ یمانی: یمن کی بنی ہوئی دھاری دار چادر

بَردھ (بَردھ)
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

سانڈ، بجار، بیل

بَردھانا (بردھنا)
اردو، سنسکرت الاصل، فعل

نسل کشی کے لیے گائے کو سانڈ سے جفتی کرانا۔

بِرَکت
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

وی: نفی کا، رکت: خواہش (وِرکت)

بے خواہش کے۔ جو دنیوی خواہشات سے دامن دل جھاڑ چکا ہو۔

سنیاسی، فقیر، تارک الدنیا

بُرکنی
اردو، مؤنث، اسم

بُر: بمعنی فرج

کسبی، فاحشہ، قحبہ

[مولوی محمد ناصر علی صاحب غیاث پوری اربع عناصر لکھنؤ۔۱۹۲۹ء]

بُرکھاسَن
اردو، برج، مذکر، اسم

ورش: برس
اسن، اشن: غذا
ا۔سالانہ، سال بھر کی تنخواہ، سال بھر کے خرچ کی رقم

برم
اصطلاح موسیقی

ایک تال جو طبلے اور پکھاوج سے بجتی ہے۔

کوئی فن میں سنگیت کے شعلہ رو
برم جوگ پنچھی کے لے پہ ملو
میر حسن [سحرالبیان]

بَروَٹ
اردو، برج، مؤنث، اسم

پیٹ کا ورم
[ٹیلر۔ہنٹر]

آرام ہو جو جھاڑنے والا کوئی ملے
اتا دوا علاج سے بروٹ نہ جائے گی
جان صاحب [نوراللغات]

بَروٹھا
اردو، پراکرت، مذکر، اسم

ملحقہ کمرہ، بغلی کمرہ، کوٹھری، اندرونی حصہ، ڈیوڑھی

بروگ (وروگ)

جدائی، مفارقت، ہجر، علیحدگی، غیر حاضری

بروگن (وِروگن)

دردِ مفارقت سے، رنجور عورت

بِرَہ — فراق، ہجر، جدائی، محبوب سے علیحدگی

اردو، برج، مذکر، اسم

ملایم ہوگئیں دل پہ برہ کی ساعتیں کڑیاں
پَہَر کٹنے لگے اُن بن نہ کٹتیں جن کے بن گھڑیاں
سودا

برھا — (دیکھیے براہ)

بُرھا (وَرھا) — وار: پانی۔ آب
اردو، برج، مؤنث۔ اسم

واری: سیال ورقیق شے

وہ پتلی نالیاں جن کے ذریعے ایک کھیت سے دوسرے میں پانی پہنچایا جاتا ہے۔

عاشق نے مذکر باندھا ہے۔

ہولی چمن میں کھیلی تھی بھر گئے برھے رنگوں سے
بہتا ہے بدلے پانی کے آج میانِ سبزہ رنگ
[نورا للغات]

بِرھا (بِرہ / وَرَہ) — جدائی، فرق

بَر — دھوبی

بَرَیٹھا (ب رے ٹھا)
اردو، برج، مذکر، اسم

بُڑھ چود (بڑ چود)
اردو

عموماً گالی کے طور پر مستعمل ہے، لفظی طور پر، بڑا چودنے والا
بزدل، احمق، گدھا، نالائق، نکما، ناکارہ، چوتیا وغیرہ
بُر کے معنی فرج اور اندام نہانی کے ہیں۔ بُوا اور بُل کے بھی یہی معنی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں بُو چود ہوگا لیکن ہمیشہ ب کے زبر سے ہی سننے میں آیا ہے۔
باغ و بہار مطبوعہ لندن ۱۸۵۱ء میں، بُڑ چود، ب پر پیش دے کر ہی چھپا ہے۔

''نگہبانوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر للکارا کہ بُڑ چودو!
اپنے خاوند کو جا کر کہو کہ بہزاد خان ملکۂ مہر نگار اور شہزادۂ کامگار کو جو تمہارا داماد ہے ہانکے پکارے لیے جاتا ہے''۔
میرامن [باغ و بہار۔ لندن، ۱۸۵۱ء۔ سیر تیسرے درویش کی]

جب سنا دھوم دھام یاروں کا
جھونپڑے میں دبک رہا بُڑ چود
میر عبدالجلیل زٹلی بلگرامی [مجموعۂ نظر، ص ۴۲]

بِسارنا (بسرانا)
اردو، پراکرت، فعل

بھولنا، یاد سے محو ہونا، ذہن سے اتر جانا، یاد نہ رکھنا
بھولا بسرا: بھولا ہوا

وِساہنا

خریدنا، مول لینا

وِستار (وِستار)

بہتات ، کثرت ، زیادہ، پھیلاؤ، وسعت ، فراخی

تفصیل، تشریح

وِسترا

اردو فارسی الاصل، مذکر، اسم

فقیروں کو ٹھکانہ، تکیہ، فقراء کا مسکن

ہو اجازت تو بزم میں تیری

آج رہنا ہو گوشہ گیروں کا

اب کہاں جائیں سر پہ آئی شام

دور ہے بسترا فقیروں کا

مرزا جان طپش [شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان]

وِسُندھا

اردو، برج، مؤنث، اسم

وَسو: مال، دھا: رکھنا، ہونا

دنیا، عالمِ امکان

وِسرا

بسرا: بھولنے والا، بھولا ہوا

بھولا وِسرا

وِسرام

اردو، برج، مذکر، اسم

(وِشرام ۔ وی: نفی کا، شرام: محنت و رنج)

وقفۂ راحت، رنج و محنت سے چھٹکارا، فرصت، آرام

وِسرام لینا، رات بسر کرنا، آرام کرنا

دل سایے میں اس زلف کے آرام لیا کر
ٹک شام کو تو مرغ تو دسرام لیا کر
محمد قایم [ہنٹر ٹیلر]

دِس کھپرا — ایک جڑی بوٹی کا نام جو دوا میں استعمال ہوتی ہے۔
اردو، برج، مذکر، اسم — Trianthema Pentandra
[ہنٹر۔ٹیلر]

دِس کھوپرا — چھپکلی کی قسم کے ایک جانور کا نام
اردو، برج، مذکر، اسم
[ٹیلر۔ہنٹر]

دِسَرنا — بھولنا، یاد سے اترنا
اردو، برج، فعل
نہ مرتے ہیں نہ نیند آتی نہ وہ صورت دسرتی ہے
یہ جیتے جاگتے ہم پر قیامت شب گزرتی ہے
میر درد
"توبہ بالمشرکین"۔ جو موصوف نے کہا تو اسے بھی سمجھنے کی ضرورت ہے اور خطیب صاحب سے پوچھنا ہے کہ کون سا شرکت ہے جو ۸۶ء لکھتا ہے۔ لکھو کہا بلکہ ارب با شرکین میں کسی ایک کی تو نشاندہی کردیں کہ وہ لکھتا ہے۔ اور جب نہیں لکھتا، تو توبہ بالمشکرین کہاں سے پیدا ہوگیا۔ بے شک اللہ جسے گمرہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

☆ اردو ڈائجسٹ اپریل ۱۹۹۷ء کے شمارے میں افکار ملی وہاں سے ایک تراشہ جو رہاس منصوری صاحب نے ارسال کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"بمبئی کی مسجد دارا قیمہ کے امام و خطیب محمد وصی لدین عمری اایک استفتاء کے جواب میں لکھتے ہیں:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کی بدعت صراط مستقیم سے انحراف اور قرآن مقدس کے ساتھ کھلا مذاق ہے قرآن مجید جومیٹری یا ریاضی کی کتاب نہیں بلکہ عربی زبان میں نازل کیا ہوا اللہ کا کلام ہے ۔ اسے اعدادا ور گنتی میں تبدیل کرنا سراسر ظلم اور قرآن پاک کی توہین ہے ، چنانچہ خطوط و رسائل میں بسم اللہ کے بجائے "۷۸۶" لکھنا تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیمات صحابہ وتابعین کے خلاف ہے ۔" مزید تعجب خیز بات یہ ہے کہ ۷۸۶ ہندوؤں کے بھگوان "ہرے کرشنا" کے اعداد کا مجموعہ ہے" ۔ہ ری ک رش ن ا" مجموعہ اعداد

۵+۲۰۰+۱۰+۲۰۰+۳۰۰+۵۰+۱ = ۷۸۶"____

چونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف کے اعداد کا مجموعہ بھی ۷۸۶ ہے، لہذا تحریر کی ابتداء میں بسم اللہ کے بجائے ۷۸۶ لکھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ ہم الہٰ واحد کے نہیں دوخداؤں کے ماننے والے ہیں ۔ایسی صورت میں ہم کلمہ توحید لاالہ الااللہ کے منکر قرار پاتے ہیں ۔ اس میں تشبہ بالمشرکین تو بالکل عیاں ہے۔

[یاس منصوری ۔"افکار ملی" دہلی ۔فروری مارچ ۹۷ء]

اس میں چند امور غور طلب ہیں۔ ''ہرے
کرشنا'' کسی بھگوان اور دیوتا کا نام نہیں ہے۔ نام
صرف ''کرشنا'' ہے اور کرشنا کے اعداد ۸۶ نہیں ہیں
ہرے کرشنا ایک منترا ہے، جَپ ہے، ورد ہے۔ اس کی
تکرار کرتے ہیں۔ پہلے ہرے کرشنا کی ترکیب کو سمجھنا
چاہیے۔ اصل سنسکرت کا لفظ ہری ہے جو معبود کے معنی
بھی رکھتا ہے اور جب ہری کا لفظ ندائیہ
شکل Vocative میں آتا ہے تو ہرے ہو جاتا ہے۔
جیسے یاروں جب ندائیہ ہوگا تو یارو! ہو جائے گا
اور یہ لفظ صرف کرشنا کے لیے ہی نہیں راما کے لیے بھی
آتا ہے۔ ہرے کرشنا کی طرح ہرے راما بھی
ہے۔ جس کے اعداد ۸۶ نہیں ہیں۔

دوسری بات یہ کہ نام دو نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ایک اسم
ذاتی کہلاتا ہے۔ دوسرے صفاتی نام ہوتے ہیں۔ جیسے
اللہ اسم ذات ہے اور باقی ۹۹ نام صفاتی ہیں۔

کرشن جی مہاراج کا اسم ذاتی صرف کرشن ہے۔ کرشنا
کیوں کہتے ہیں اسے بھی سمجھنا چاہیے۔ سنسکرت میں ہر
حرف متحرک ہوتا ہے۔ مثلاً (ن) متحرک الآخر ہے
اور اس کی آواز ساکن کی نہیں بلکہ تمام سنسکرت
حروف اور الفاظ کی یہی کیفیت ہے سنسکرت کے تمام
حروف پر زبر پڑھنا چاہیے۔ مگر غیر آریائی زبانوں میں

حروف ساکن ہوتے ہیں ۔ چنانچہ اردو ہندی میں ن
ساکن بولتے ہیں اور کہیں کرشن مگر بقراطیت بگھاریں
اور عین حا اور ضاد کو حلق اور دوسرے مخارج سے
نکالیں تو پھر کرشن کی جگہ کرشنا کہیں گے ۔مگر الف پورا
طویل نہیں ہے ن پر صرف زبر ہے اور اردو ہندی
محاورے میں صرف زبر ہلکا نکال نہیں سکتے ۔اس لیے
باضابطہ پورے لمبے الف سے کرشنا ہوگیا جو لفظ کرشن
کی جگہ غلط ہے ۔یوں بھی لسانی اعتبار سے ہرے کرشن
کے ۷۸۵ اعداد ہوئے ۔

اردو میں کرشنا لکھنا مطلق جہالت ہے ۔ ہندی میں
صرف کرشن ہے الف زائد کے ساتھ نہیں ہے ۔اس
لیے یہ کہنا کہ ہندوؤں کے کِرشن کا نام کرشنا ہے ابلیسی
دھوکہ ہے ۔لفظ ہرے کِرشن ہے اور زبر کا کوئی عدد نہیں
ہوتا اس لیے ہرے کرشن کے ۷۸۶ ہرگز نہیں ہو سکتے ۔

بہر حال دوسری بات یہ بھی سمجھنے کی ہے کہ
علم جمل یا علم الاعداد و تاریخ جیسا مسلمانوں میں ہے،
ہندوؤں میں نہیں ہے ۔اور جو ان کے ہاں ہے ۔اس
کے اصول دوسرے ہیں ۔مثلاً انھوں نے اعداد کی جگہ
وہ چیزیں لے لی ہیں جو عدد کو ظاہر کرتی ہیں ۔مثلاً
صفر کے لیے وہ آکاش لکھیں گے ۔آکاش کے معنی خلاء
کے ہیں ۔ ا ۔ کے لیے بھوم بھومی لکھیں گے یعنی زمین

جوایک ہے ۔۲ کے لیے لوک لکھیں گے بمعنی جہاں ۔
جہاں دو ہیں پر لوک اور یہ لوک اسی طرح ۳ کے لیے
اگنی جو تیسرا نکشتھر ہے ۔اور ۴ کے لیے یگ یا یوگ یا
جگ کہ چار جگ ہیں ۔اسی طرح چلے جاتے ہیں ۔۱۲
کے لیے ماس مہینے ، کہ ۱۲ مہینے ہوتے ہیں وغیرہ ۔

تو اب یہ مثال یہ ہے کہ اگر اس سوال میں
۱۵۷ ء لکھنا ہو تو وہ (سورج ، اندریان ، دن) لکھیں
گے ۔ اس کا مطلب جو جانتا ہے وہ سمجھے گا کہ یہ
۱۵۷ ہے ۔ وہ اس طرح کہ سورج ایک ہے ۔
اندریان حواس پانچ ہیں ۔ دن سات ہیں ۔غرض
ہندوؤں کا جمل یا تاریخ گوئی چیستان کی طرح ہے
اسی لیے مسلمانوں کے علم تاریخ گوئی کی طرح مرتب و
منظم نہیں ہے ۔اس لیے خطیب صاحب کا یہ کہنا کہ علم
الاعداد کے مطابق ۷۸۶ برابر ہیں ہرے کرشن کے
محض حماقت کے سوا کچھ نہیں ۔اگر ہندوؤں کے علم
تاریخ گوئی اور اعداد شماری کے مطابق ۷۸۶ کو لکھنا ہو
تو (دو یپ ۔گجا ۔رپو) لکھیں گے ۔ہرے کرشنا ۷۸۶
نہیں ہوگا ۔ بلکہ (دو یپ ۔گجا ۔رپو) ۷۸۶ ہوگا ۔ وہ
کیسے؟ دو یپ یعنی جزیرے ۔سات جزیرے مشہور
ہیں ۔گجا یعنی ہاتھی ۔آٹھ ہاتھی زمین کو اٹھائے ہوئے
ہیں ۔رپو ۔دشمن ۔آدمی کے چھ دشمن ہیں کام

(شہوت) کرودھ (غصہ) لوبھ (لالچ) موہ (عشق)
مَد (غرور) سرما (حسد)

اگر منطق یہی ہے ہرے کرشن کے اعداد
۷۸۶ ہیں جو نہیں ہیں تو ہر وہ ہندو جو ہرے کرشن کہتا
ہے۔ اصل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے کیوں کہ
مولوی کی منطق کے مطابق اعداد جو برابر ہوئے اور اگر
مولوی کے اعتقاد پر چلے تو مسلمان جتنی مرتبہ نماز میں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے میں ہرے کرشن کہتا ہے۔
اعداد جو دونوں کے برابر ہوئے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اب ۷۸۶ کے اعداد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کے متعلق ایک نہایت لطیف بات سنیے۔ حضرت مہر علی
شاہ صاحب گولڑہ شریفؒ اکابر اولیاء میں سے ہیں۔
آپ سے ایک کافر نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ قرآن
پاک میں تمام باتوں کا ذکر ہے۔ شہادت امام حسینؓ
کو آپ اسلام کا ایک نہایت اہم واقعہ بھی بتاتے
ہیں۔ مگر اس اہم واقعہ کا کوئی ذکر قرآن میں نہیں۔
حضرت سید مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریفؒ نے کہا کہ
ہے اور بے شک ہے۔ سنو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں
اس کا صاف اشارہ موجود ہے۔ وہ اس طرح کہ بسم
اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ ہوتے ہیں۔ اب
دیکھو کہ امام حسینؓ کے اعداد ۲۱۰، سنہ پیدائش ۴ھ،

سنہ شہادت ۶۱ھ، کرب و بلا ۲۶۱ اعداد، امام حسن کے اعداد ۲۰۰، سنہ شہادت ۵۰ھ کل اعداد ۷۸۶ اس طرح گویا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ میں پورا واقعہ آگیا۔ نام۔ سنہ اور مقام شہادت۔

بسنت

بہار کا مشہور موسم ہے ہندی کی چھ رتوں میں سے ایک رت جو چیت سے بیساکھ تک رہتی ہے۔

مولوی سید احمد صاحب دہلوی فرہنگ آصفیہ میں لکھتے ہیں۔

اگرچہ رت بیساکھ کے مہینے میں آتی ہے مگر اس کا میلہ آمد بہار میں سرسوں کے پھولتے ہی ماگھ کے مہینے سے شروع ہوجاتا ہے۔ چوں کہ موسم سرما میں سردی کے باعث طبیعت کو انقباض ہوتا ہے اور آمد بہار میں سیلان خون کے باعث طبیعت میں شگفتگی امنگ ولولہ اور ایک خاص قسم کی خوشی اور صفرا کی پیدائش پائی جاتی ہے اس سبب سے اہلِ ہند اس موسم کو مبارک اور اچھا سمجھ کر نیک شگون کے واسطے اپنے اپنے دیوی دیوتاؤں اور اوتاروں کے استھانوں میں مندروں پر ان کو رجھانے کے لیے بمقتضائے موسم سرسوں کے پھولوں کے گڑوے بنا کر گاتے بجاتے لے جاتے اور اس میلے کو بسنت کہتے ہیں۔ جس وقت

اس میلے میں سیلانی زرد پوشاکیں پہن کر جاتے ہیں تو عجب بہار اور کیفیت نظر آتی ہے ۔ بادشاہی زمانے میں تو ملازموں اور سواری کی رتھوں گھوڑوں اور پالکیوں تک کا یہی عالم ہوتا تھا ۔ پہلے اس میلے کا مسلمانوں میں دستور نہ تھا۔حضرت امیر خسرو دہلوی نے اس میلہ کا رواج دیا۔جس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ آپ نے پیر و مرشد سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ العزیز کو اپنے پیارے اور خوبصورت بھانجے مولانا تقی الدین نوح سے جو در حقیقت حسنِ صورت میں یکتائے زمانہ اور منطق و سیرت میں بے ہمتا و یگانہ تھے کمال الفت اور نہایت ہی محبت تھی۔ساتھ ہی آپ کے بھانجے کو بھی آپ سے اس قدر انس تھا کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھ کر یہ دعا مانگتے تھے کہ الٰہی میری عمر بھی محبوب الٰہی کو دے دے تاکہ ان کا فیض روحانی عرصۂ دراز تک جاری رہے۔ ادھر حضرتؒ کی یہ کیفیت تھی کہ دم بھر ان کے بغیر چین نہیں پڑتا تھا۔

قضائے کار بھانجے صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ اٹھتی جوانی ہی میں اس جہان سے اٹھ گئے اور دفعتاً کی دائمی مفارقت نے حضرتؒ کو عجب عالم اور غضب ماتم سے پالا ڈالا۔

غرض آپ کو یہاں تک صدمہ اور رنج والم ہوا
کہ آپ نے یک لخت، جس راگ کے بغیر دم بھر نہیں
رہتے تھے اسے بھی ترک کر دیا ۔ جب اس بات کو چار
پانچ مہینے کا عرصہ گزر گیا تو آپ تالاب کی سیر کو جہاں
اب باؤلی بنی ہوئی ہے مع یارانِ جلسہ تشریف لائے ۔
ان دنوں میں یہی بسنت کا موقع اور بسنت پنچمی کا میلہ
تھا ۔ امیر خسروؒ کسی سبب سے ان سب سے پیچھے رہ
گئے ۔ دیکھا کہ کھیتوں میں سرسوں پھول رہی ہے ۔
ہندو کالی دیوی یا کالکا جی کے مندر پر گڑوے بنا بنا کر
خوشی خوشی گاتے بجاتے لیے چلے جاتے ہیں ۔ انہیں بھی
یہ خیال آیا کہ میں بھی اپنے پیر کو خوش کروں ۔ چنانچہ اس
وقت ان کے دل میں ایک خوشی اور انبساط کی کیفیت پیدا
ہوئی ۔ اسی وقت دستار مبارک کو کھول کر کچھ پیچ ادھر کچھ
پیچ ادھر لٹکا لیے ۔ ان میں سرسوں کے پھول الجھا کر یہ
مصرعہ الاپتے ہوئے اسی تالاب کی طرف چلے جدھر
آپ کے پیر و مرشد تشریف لے گئے تھے ۔

اشک ریزہ آمدہ است ابر بہار

جہاں تک اس الاپ کی آواز پہنچتی تھی ۔ یہ معلوم ہوتا
تھا کہ ایک زمانہ گونج رہا ہے ۔ ایک تو حضرت فن
موسیقی کے نایک اور عدیم المثل سرود خواں تھے
دوسرے اس ذوق وشوق نے اور آگ بھڑکا دی ۔ کچھ

عرصہ نہیں گزرا تھا کہ محبوب الٰہی کو خیال آیا کہ آج
ہمارا ترک یعنی خسرو کہاں رہ گیا۔ عجب نہیں جو کچھ
سریلی بھنک بھی کان میں پہنچی ہو۔ آپ نے پے در پے
دو چار چیلوں کو انہیں لینے بھیجا۔ وہ جو تلاش کرتے
ہوئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عجب رنگ سے آپ
گاتے ہوئے مستانہ چال و معشوقانہ انداز خراماں
خراماں جھومتے ہوئے چلے آتے ہیں۔ وہ بھی کچھ
ایسے مدہوش ہوئے کہ اسی رنگ میں مل گئے۔ غرض
ایک شخص واپس آیا۔ اور آتے ہی کہا کہ حضرت! امیر
خسرو کے پاس جا کر آنا کٹھن ہے۔ رنگ میں رنگ مل
جاتا ہے۔ آپ ان کی کیفیت سنتے ہی کھڑے ہوگئے اور
اپنے مونس و غم گسار ترک کو لینے چلے۔ خسرو نے دور سے
دیکھتے ہی اشکوں کے موتی نثار کرنے شروع کر دیے۔

بسوا (بسوہ) — دنیا، زمین کی پیمائش کی مقدار جو بیگھے کا بیسواں حصہ ہے۔

بسولی — معمار کا وہ آلہ جس سے وہ اینٹ پتھر تراشتا ہے۔

جب راج نے قضا کے کرنی بسولی تاکی

نظیر اکبرآبادی

بکلانا — راستہ چھوڑنا، راستہ سے ایک طرف ہو جانا

اردو فعل

[ٹیلر۔ ہنٹر]

بَک ۔ وَک — بگلا، ہنس، بوتیمار

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

بُکّا — (اس کا بکنا سے کوئی تعلق نہیں برخلاف پلیٹس کے)

اردو، برج، مذکر، اسم

۱۔ چنگل ۔ مٹھی ۔ چنگی

۲۔ ایک چنگل میں جتنا آئے ۔

یہ ابرک کے ریزوں کے بُکّے اڑے
سروں پہ وہ ہر مہہ جبیں کے پڑے
میر شیر علی

بُکّے اڑانا، خوشبو پھیلانا، خوشبو یا رنگ کی لپٹیں اٹھانا

اس گل کے سامنے نہیں جمتے گلوں کے رنگ
بُکّے اڑا رہا ہے چمن میں گلاب کے
برق [نوراللغات]

بُکاوَل — باورچی، خانساماں

بِکَسنا (وِکَسنا) — ۱۔ مرجھانا، پژمردہ ہونا، کُھلا جانا، ناخوش ہونا

اردو، برج

کلیجہ پکڑ ماں تو بس رہ گئی
کلی کی طرح سے بکس رہ گئی
(مثنوی میر حسن)

کِھلنا، شگفتہ ہونا، پھولنا، خوش ہونا، مسکرانا

بُکّل (وُکّل) — چھلکا، چھال، پوست، چمڑا، پھولی ہوئی تازی روٹی کا اوپری پرت

بُکلانا

احمقوں کی سی حرکتیں کرنا، بے وقوفوں کی طرح بولنا

بُکّی

برادہ، چورہ، سفوف

بُکھار (بکھاری)

اردو، مذکر، اسم، مؤنث

کھتی، غلہ رکھنے کی کوٹھری۔

بُکّی

اردو، برج، مؤنث، اسم

۱۔ کپڑا یا چادر گردن اور کندھوں پر ڈال کر دونوں بغلوں سے دونوں سروں کو گزار کر پشت پر گرہ دیدیتے ہیں اسے بکی مارنا کہتے ہیں۔

۲۔ مٹھی بھر

بگ ـ وَگ

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

بگلا، ہنس

بگ چال، آہستہ خرامی، نیچے تلے قدم رکھنا

[ہنٹر ٹیلر]

بگ چھندا لگنا

اردو، فعل

بگ مخفف باگ بمعنی شیر چیتا، چھاندنا، جانور کے اگلے دو پیر باندھنا)

شیر کو دیکھ کر خوف سے بے حس وحرکت ہو جانا۔

[ہنٹر ـ ٹیلر]

بگدانا ۔ بگدنا
اردو، مرج، فعل

لوٹانا، موڑنا، واپس کرنا، پھیرنا

لوٹنا، مڑنا، واپس ہونا، پھرنا

بگیر بچہ

بگیر بچہ: مسلمانوں میں بچے کی پیدائش سے متعلق جو رسوم جاری تھیں ان میں سے ایک رسم بگیر بچہ کہلاتی تھی ۔

مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ تارے دکھانے کے بعد کی رسم جو اور مغلوں میں بھی ایک ذرا سے فرق کے ساتھ ادا کی جاتی ہے ۔

شاہی لال قلعہ دہلی میں اس کا یہ قاعدہ تھا کہ سوا پانچ سیر کا ایک میٹھا روٹ زمین لال کر کے اس میں پکاتے اور بیچ میں سے خالی کر کے روٹ کا صرف گردہ (حلقہ) رہنے دیتے تھے ۔ اس کے اوپر ننگی تلواریں اور دائیں بائیں تیر باندھ کر لٹکا دیتے تھے ۔ سات سہاگنیں جن میں سے تین حلقے کے سامنے اور چار بائیں جانب پرا باندھ کر کھڑی ہوجاتی تھیں ۔ ایک عورروٹ کے گردے میں سے بچے کو دیتی اور کہتی کہ بگیر بچہ دوسری کہتی اللہ نگہبان بچہ کہہ کر لے لیتی اور اپنی ٹانگوں میں سے بچے کو نکال کر تیسری سے کہتی کہ بگیر بچہ ۔ غرض اسی طرح ساتوں سہاگنیں سات دفعہ بچے کو روٹ کے حلقے اور اپنی ٹانگوں میں سے

نکالتی تھیں ۔صرف یہ رسم ہندوستان کی رسموں سے
باہراور تر کی الاصل ہےاور باقی سب ملتی ہوئی ہیں ۔
روہیل کھنڈاور دوسری پٹھان بستیوں مثلاً فرخ آباد، ملیح
آباد، شاہ جہاں پور، قایم گنج وغیرہ میں مسلمانوں میں آج
تک شادی وغمی کی بہت رسمیں رائج ہیں جو ہندوؤں سے
بالکل مختلف ہیں اوران کے آبائی مسکن وقبائل کا پتہ بتاتی
ہیں ۔اس لیے مولوی سید احمد صاحب کا یہ فرمانا کہ بگیر بچہ
کے علاوہ باقی رسوم ملتی جلتی نہیں مبالغہ ہے ۔رامپوری،
روہیل کھنڈی مسلمانوں کی رسوم کے متعلق لکھا جا چکا
ہے ۔قادری ہمارے (مولوی سید احمد صاحب) کے ایک
نہایت موقر ومعتبر دوست جنھوں نے اپنی آنکھوں سے
اس رسم کومرزا محمود سلطان مرحوم شاہ عالم بادشاہ غازی کے
پڑپوتے کے پیدا ہونے کے موقع پر دیکھا ۔اس طرح
بیان فرماتے ہیں کہ بچشمِ خود اس روٹ کا زمین لال
کر کے اس پر پکنا اور اس کا حلقہ کتر کے
تیروں کے سہارے دوتلواروں کے ساتھ کھڑا کر۔

سات سہاگنیں آگے پیچھے قطار باندھ کر
کھڑی ہوگئیں ۔اور ایک معزز عورت حلقے کے دوسری
طرف بچے کو لے کر استادہ ہوگئی ۔اس نے روٹ کے
حلقے میں سے بچے کو نکال کر پہلی سہاگن کو دیا ۔اس نے
اپنی ٹانگوں میں سے نکال کر دوسری کو دوسری نے تیسری

کو ۔اسی طرح ساتویں نمبر تک پہنچایا ۔ساتویں نے
ہاتھوں ہاتھ اسی ترتیب پر واپس کیا اور روٹ میں سے
نکال کر اسی عورت کو دے دیا جس نے سب سے اول
بچے کو دیا تھا۔غرض اسی ڈھنگ پر سات مرتبہ ہیرے
پھیرے کرائے ۔یہ رسم خاص مرزا محمود سلطان مرحوم کے
پیدا ہونے میں نواب عزیز النساء بیگم مرحومہ نے جو
حضرت فردوس منزل شاہ عالم بادشاہ کی بیٹی مرزائے
موصوف کی پر دادی تھیں، اپنے قدیمی دستور کے
موافق مرزا محمود سلان میرو کی والدۂ مرحومہ کے ہاں
ادا کی ۔

ان کا بیان ہے کہ یہ رسم اس طریقہ پر
حضرت عرش آرام گاہ ابونصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ
ثانی والد بہادر شاہ معزول کے زمانے یعنی ۱۲۶۳ ہجری
مطابق ۱۷۴۹ء تک خاص خاص شہزادوں میں جاری
رہی ۔ان کے بیٹے کے زمانے میں جہاں اور رسمیں اور
شاہی قاعدے روبہ کمی ہوئے اس میں بھی فرق پڑ گیا۔

اس رسم کو آج کل شہزادگان دہلی اس طرح
ادا کرتے ہیں کہ سات سہاگنیں بدستور مگر زچہ چوں کہ
عذر نفاس کے سبب سورۂ اخلاص نہیں پڑھ سکتی اپنی
بجائے ایک اور عورت بطور مدد اپنے ساتھ لے لیتی
ہے ۔ یہ سب عورتیں زچہ کے پلنگ کو چاروں طرف

سے گھیر کر بیٹھ جاتی ہیں ۔ایک عورت سات مرتبہ قل
ہواللہ پڑھ کراور لفظ بگیر کہہ کر دوسری عورت کو اس مولود
مسعود کو دیتی ہے ۔وہ اللہ نگہبان بچہ کہہ کر لے لیتی ہے
اور سات ہی مرتبہ وہ ہی سورت پڑھ کر تیسری عورت کو
بگیر بچہ کہہ کر حوالے کر دیتی ہے ۔وہ لفظ اللہ نگہبان بچہ
ادا کر کے اسے لے چوتھی عورت کو دے دیتی ہے ۔غرض
اسی طرح یہ رہٹ پورا کر دیا جاتا ہے ۔

جب ساتوں سہاگین اپنی اپنی باری سے
بگیر بچہ کہہ کر فارغ ہو جاتی ہیں تو انہیں فی سہاگن دو
دو نانیں یا باقر خانیاں ،دو دو لڈو دو دو با دام اور دو ہی
دو چھوہارے دیے جاتے ہیں ۔ یہ رسم ترکستان سے
مغلیہ خاندان کے ساتھ آتی ہے ۔اس کی وجہ یہ کہ چوں
کہ چالیس روز تک اس وجہ سے یہ ترکیب نکالی گئی
کہ خدا کی حفاظت میں اسے چھوڑا اور اسے اس
بہانے سے اسے پلنگ سے اتارا جائے ۔

یہ رسم دہلی کے اور مغلوں میں اس طرح
پائی جاتی ہے کہ وہ لوگ روٹ نہیں پکاتے ۔ان کے
ہاں رات کے بارہ بجے ایک چادر بچھائی جاتی اور اس
پر کھیلوں بتاسوں کی سات ڈھیریاں لگائی جاتی ہیں ۔ان
کے اوپر دو دو پان بھی رکھے ہوئے ہوتے ہیں ۔ پہلے
ایک عورت کی گود میں یہ کہہ کر بچے کو دیتے ہیں کہ بگیر
بچہ وہ تین دفعہ الحمد اور قل ھو اللہ پڑھ کر دم کرتیا ور پھر
قینچی بچے کے منہ پر پھرائی جاتی ہے اور دوسری
عورت کو دے کر کہتی جاتی ہے بچہ بگیر وہ جواب دیتی
ہے کہ بیا رہچہ، اللہ نگہدار رہچہ ۔ بس اسی طرح ساتوں
عورتیں اس بچے کو دیتی جاتی ہیں ۔ان رسموں سے
فارغ ہو کر سب کھانا کھاتے اور ساری رات گاتے
بجاتے ہیں ۔ صبح ہوتے ہی ڈولیاں لگ جاتی ہیں ۔
سب مہمان اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں ۔

نُبل

اردو، مؤنث ۔اسم

فرج

نیچے تخت اوپر کڑی
تیری نُبل پر اوس کیسے پڑی

"معتبر لوگوں سے سنا ہے کہ کسی شخص نے سودا سے
پوچھا "بلبل مذکر ہے یا مؤنث ۔" مسکرا کر بولے کہ
نوع انسان میں ایک ہو تو مرد سے عورت ہو جاتی ہے

لفظ کو دیکھو کہ دو موجود ہیں"۔

مرزا محمد رفیع سوداؔ [آبحیات ۔ در احوال]

یعنی لفظ بلبل میں دو بُل (فرج) موجود ہیں۔

بَلا پَیے
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

پشتو میں بَلا پیے، "تیرا ستیاناس جائے" کا ہم معنی ہے۔

رامپور میں "ہماری بلا سے" کی جگہ بولا جاتا ہے

بَلا غَنڈ
روہیل کھنڈی، اردو

ایک قسم کا گول پھل جس کا چھلکا بہت سخت اور موٹا ہوتا ہے۔ اندر نارنجی رنگ کا گودا ہوتا ہے۔ اسے عام طور پر بیل کہا جاتا ہے۔

"رامپور میں بلاغنڈ بیل کو کہتے ہیں۔ یہ بھی پشتو ہے۔ بلا تو غالباً وہی عام لفظ ہے اور غنڈ پشتو میں گول کا ہم معنی ہے۔" عرشیؔ

بُلا ہٹ
اردو، کھڑی بولی، مؤنث، اسم

(بلانا سے)

بلاوا، طلب، مانگ، دعوت

اس میں شبِ برات جو آئی تو ہر ایک گھر سے اسے بلاہٹ ہوئی

[لطائف ہندی]

لغتِ متروکاتِ زبانِ اُردو

بلائی — کواڑ بند کرنے کی لکڑی، روک، بعض جگہ اسے بلی بھی کہتے ہیں۔
اردو، برج مؤنث، اسم

بلکنا — خوش ہونا، سیر ہونا، سکھ پانا

بَلوا — فتنہ، فساد، جھگڑا، دنگا، لڑائی
عربی الاصل، پشتو
پلیٹس اسے سنسکرت (بل + کوپ) سے ماخوذ بتاتا ہے صریحاً غلط ہے۔
عربی میں غم مصیبت رنج والم، آزمائش کے معنی میں آتا ہے۔
فارسی میں بھی اس معنی میں مستعمل ہے۔
مولانا عرشی کا خیال ہے کہ ''پشتو میں البتہ بلوا بمعنی شورش وفساد کومصدر کے ساتھ بولا جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ نے افغانی وساطت سے اردوے معلّٰی میں بار پایا ہے۔''
عرشی

بلوتے — جمع، دیکھیے، الوتے
اردو، مراٹھی، مذکر اسم
باضابطہ گھریلو ملازم، نوکر

بلوکنا
اردو، برج، فعل
دیکھنا، نظر کرنا، غور سے دیکھنا، مطالعہ کرنا، غور وفکر کرنا

پاوک سے نینا بھئے جاوک لاگیو بھال

مُکّر جاوگے نیک میں مُکّر بلو کو لال

بہار

(رات بھر تم دوسری عورت کے پاس جاگتے رہے ہو)

تمہاری آنکھیں لال انگارہ (پاوک) سی ہورہی

ہیں۔ (تم نے جو اس کے رنگین قدموں سے اپنی

پیشانی لگائی ہے تو) لال رنگ (جاوک) پیشانی

(بھال) سے لگا ہوا ہے۔ ذرا سی دیر میں (نیک) تم

مکر جاؤ گے۔

(اس لیے) اے میرے محبوب (لال) ذرا آئینہ

(مُکّر) دیکھ لو (بلوکو)

بلمہ بندی ہو گئی — سرانجام ہوگیا، میسر آگیا، انتظام بن گیا۔

محاورہ، اردو

[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

بَلہار (بلہاری) — قربانی تصدق، صدقہ

ہ سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

بَلہاری جانا: قربان جانا، واری جانا، تصدق ہونا

گرو گوبند کھڑے کا کے لاگوں پائے

بَلہاری گرو اپنے، ست گرو بتائے

میرے اپنے گرو اور سری کرشن جی دونوں کھڑے ہیں۔

میں کس کے قدموں میں گروں میں تو اپنے گرو کے

صدقے جاتی ہوں کہ انھوں نے مجھے سچے گرو کا پتا بتایا

بَلی
۱۔ صاحبِ قوت، زور آور

بلی دان
۲۔ بھینٹ، قربانی، نذر، چڑھاوا

بَلینڈرا
اردو، برج، مذکر، اسم
۱۔ بگولہ
۲۔ چھپر کے روکنے کا بانس یا بلی

بَلینڈری
اردو، برج، مؤنث، اسم
چھپر کے روکنے کا بانس یا بلی

بُھکلنا
اردو، برج، فعل
سوچنا، بھولنا

بَمن
اردو، برج، مذکر، اسم
قے، استفراغ
بَمن کرنا: قے کرنا

بنجیک
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم
سرخ، رنگ، آتشیں رنگ

بنتی (وِنتی)
عرض، التماس، التجا، عاجزی، معذرت، خوشامد، لجاجت

بَنج (وَنج)	بیوپار، تجارت، لین دین، سوداگری
بنجھوٹی اردو، ہ ج، مؤنث ۔ اسم	بانجھ: بانجھ وٹی: گولی پلیٹس اسے بندھیاوٹی (سنسکرت) سے مرکب بتاتا ہے ۔ ہمارے نزدیک یہ مندرجہ بالا الفاظ سے مرکب ہے ۔ بانجھ کا لفظ سنسکرت سے نہیں نکلا مانع حمل کھانے کی دوا یا گولی
بندر گھاؤ ہے محاورہ، اردو	۱۔ زخم بڑھتا چلا جاتا ہے اچھا نہیں ہوتا ۔ بندر کا خواص ہے کہ جب زخم خشکی پر آتا ہے نوچ ڈالتا ہے ۲۔ ہر ایک اپنی سمجھ کا جدا جدا علاج کرتا ہے [محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]
بَندری اردو، مؤنث، اسم	۱۔ ایک قسم کی چھینٹ جو مچھلی بندر میں بنتی ہے ۲۔ راج بندری میں بننے والی ایک قسم کی تلوار ۔ ۳۔ ایک طرح کی گھاس
بَندول اردو، ہ ج، مذکر، اسم	غلام زادہ ۔

بَنڈوہا — بگولہ

اردو، برج، مذکر، اسم

بَندھوا — بندھا ہوا، قیدی، اسیر، زنجیر بستہ

اردو، مذکر۔اسم

ترا قید ی جا کر چھڑا لائی ہوں
اور اک اور بندھوا اڑا لائی ہوں

میر حسنؔ [سحرالبیان]

بَندھیا۔وَندھیا — ۱۔عورت یا گائے جسے حمل نہ رہے

اردو، سنسکرت، مؤنث۔اسم

۲۔عقیمہ، بانجھ

۳۔بے ثمر درخت

۴۔بنجر زمین

بَندِھیج — ۱۔استقلال، کفایت، مستقل مزاجی، سعیِ مسلسل

اردو، برج، مذکر۔اسم

۲۔پابندی، رکاوٹ، باندھ

[ٹیلر۔ہنٹر]

بَندھیج کا تعویز یا گنڈا: حمل نہ گرنے کا تعویز

بنولا چابنا — ۱۔فضول باتیں کرنا

اردو، فعل

[ہنٹر۔ٹیلر]

بُھیا (بُھیائی: مؤنث)
اردو، برج، مذکر۔ اسم

۱۔ بازی گر، جادوگر، نٹ

بَنِیٹھی۔ بنیٹھی کرنا یا پھرانا
اردو، مؤنث۔ اسم

ایک لکڑی کے دونوں سروں پر دو مشعلیں یا تیل میں
ڈبو کر دو گیندیں باندھتے ہیں پھر جلا کر اس کو تیزی سے
اس طرح گھماتے ہیں کہ دیکھنے والے کو روشنی کا ایک
دائرہ سا نظر آتا ہے۔

زری کا وہ حلقہ سر اوپر دھریف
کہ جوں شب میں بنیٹھی کرے

میر حسنؔ [سحرالبیان]

بُو (بروزن ہو بمعنی ہونا)
اردو، مؤنث۔ اسم

۱۔ بُوٹا، پودا، جھاڑی، کھیت، کھیتی

عجب کیا جو اس گل کے سایہ نہ ہو
کہ تھا وہ گلِ قدرتِ حق کی بو

میر حسنؔ [سحرالبیان]

بُواتھا
اردو، برج، صفت

پلیٹس اسے سنسکرت سے ماخوذ بتاتا ہے اور اس کا تجزیہ
اس طرح کرتا ہے وات ویا دِھی جو درست نہیں وات
کے معنی ہیں ریح، باد، بادی، ہوائی اور ویادھی کے معنی
ہیں بیماری، مرض، آتشک کا مریض

بوتو
اردو، مذکر۔اسم
ایک قسم کا بکرا

بوجھ پکڑنا
اردو، محاورہ
نئے طور طریق اختیار کرنا۔نئی عشوہ طرازیاں
اور نئے انداز وادا اختیار کرنا۔
بطور طنز کے یہ محاورہ بولتے ہیں۔
مہہ رو نے بوجھ پکڑا مشکل ہوا ہے جینا
یارو خدا کرے خیر بھاری ہے یہ مہینا
شرف الدین مضمونؔ
"کنایہ از تازہ تمکین ورزیدن و اکثر بسبیل طنز گویند"
[شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان ۱۲۰۸۔۱۷۹۳ء
مخطوطہ بی۔ایم]

بُوچ
اردو، برج، مذکر، اسم
مگرمچھ، گھڑیال

بُوچا
اردو، مذکر۔اسم
ایک قسم کی سواری جسے پالکی کی طرح کہار اٹھاتے ہیں
[ہنٹر۔ٹیلر]
بوچا سیاہ غنچۂ سوسن سے کم نہیں
مثل قبائے گل ہیں کہاروں کی کرتیاں
سحرؔ [نوراللغات]

بُوچنا	اردو، برج، فعل	دُبک کر بیٹھنا، سمٹ کر بیٹھنا، گھات میں بیٹھنا، جسم دبا کر بیٹھنا
بوولا	اردو، مذکر، صفت	کمزور، دل کا، کمزور عقل کا، احمق، بھولا بھالا، سیدھا سادا
بُوولی	اردو، مؤنث، صفت	پلیٹس نے حسبِ معمول اس کی تحقیق میں بوولا کے تحت سنسکرت الفاظ لکھے ہیں۔ جن سے اس لفظ کا کوئی تعلق نہیں۔ اس کی تشریح میں جو عبارت پلیٹس نے لکھی ہے وہ بھی لفظاً لفظاً ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء سے نقل کی ہے۔ یہ بات بھی قابلِ لحاظ ہے ٹیلر۔ ہنٹر نے اس لفظ کا تلفظ واو معروف بوولی دیا ہے۔ لیکن نور اللغات نے واو مجہول سے لکھا ہے ۱۔احمق عورت، سیدھی سادھی، بھولی بھالی، سادہ لوح ۲۔عورت جو بے نوا فقیر کے ساتھ مردانہ بھیس میں رہتی ہے [ٹیلر۔ہنٹر ۱۸۰۸ء]
بُور	اردو، برج، صفت، اسم، مؤنث	۱۔(صفت) بنجر (زمین) ۲۔بھوسی، چوکر، برادہ، چورا بُور کے لڈو: گیہوں کی بھوسی کے لڈو بنتے ہیں جو دیکھنے

لغتِ متروکاتِ زبانِ اُردو

میں خوشنما اور لذیذ معلوم ہوتے ہیں سستے ہوتے ہیں
مگر کھانے میں گلے میں پھنستے ہیں اور خریدنے والا
پچھتاتا ہے۔اس سبب سے مجازاً ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں
جو بظاہر خوشنما اور اچھی ہو مگر دراصل خراب و تکلیف
دہ،خراب شے،بدباطن شخص
اے ٹیلر۔ہنٹر ۱۸۰۸ء لکھتا ہے کہ ایسے بڑے آدمی کو بھی
کہتے ہیں جو اپنے متعلقین و متوسلین کو بڑی بڑی
امیدیں دلائے اور وعدوں میں رکھے مگر دے دلائے
کچھ نہیں۔ایسے آدمی کی خدمت کرو تو کچھ ہاتھ نہیں
آتا اور نہ کرو تو پچھتاوا ہوتا ہے کہ شاید کچھ دے مرتا۔
۲۔آدمی جو دیکھنے میں اچھا لگتا ہو مگر ہو احمق۔

بُور — صفت،فعل

بور: ڈبکی،غوطہ،ڈوبا ہوا ہونا،غرق کرنا،ڈبونا
ان روٹیوں کے نور سے سب دل ہیں بور بور
نظیر

بُورانا

نشہ میں بہکانا،پگلانا،پاگل پن کی حرکتیں کرنا

بوڑا

ایک طرح کا بیج جس کے پینے سے نشہ ہوتا ہے
تاڑی و سیندھی بوڑا ظالم اگر پئے گا
نظیر اکبرآبادی

بُوڑم
اردو

بے وقوف، احمق، سیدھا سادھا

بُوڑنا
اردو، برج، فعل لازم

پلیٹس اسے سنسکرت وڑوڑیا موٹر سے مشتق بتاتا ہے، جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں

۱۔غوطہ لگوانا

۲۔ڈبونا

۳۔غرق کردینا

بوڑمرنا: ڈوب مرنا

بوڑھی عید
محاورہ اہل دہلی

اہل دہلی اس عید کو کہتے ہیں جو چاند ماہ رمضان کا تیس دن کا ہو، اور اگر انتیس دن کا ہو تو جوان عید کہتے ہیں۔

[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

بُوڑی
اردو، برج، مؤنث

۱۔نیزے کی آنی۔

۲۔لکڑی کی شام۔(موٹھ دستہ کا حصہ اور شام نیچے کا)

بُوڑی بردار: نیزہ بردار

بُوڑیا
اردو، برج، مذکر اسم

۱۔غوطہ خور

۲۔ڈبکی مارنے والا

بوکھلانا
گھبرانا، پریشان ہونا۔

بولا
اردو، برج، صفت
ا۔پوپلا، بے دانت کا
بولا جانا: گھبرا جانا، بدحواس ہو جانا، پریشان ہو جانا

بولتا
اردو، مذکر، اسم
روح، نفس، جی

یوں بولتا کہے ہے سنتے ہو میرافشاء
ہیں طرفہ ہم مسافر اپنے وطن کے اندر
انشاء

بوالہوس
لفظی معنی ہیں ہوس کا باپ، لیکن عربی میں یہ ترکیب محض نسبت کے لیے استعمال ہوتی ہے، جیسے مٹی والا، بلی والا، اسی طرح ہوس والا، یعنی ہوس ناک، لالچی، طامع اور حریص کے لیے بھی آتا ہے، اور خواہشات نفسانی سے مغلوب کے لیے بھی۔
مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے اس لفظ کی تشریح میں لکھا ہے:
"اس لفظ کی صحت میں لوگوں نے بڑے بڑے جھگڑے ڈالے ہیں۔کوئی کہتا ہے کہ لفظ ہوس فارسی ہے۔اس میں تعریفی الف ملانا جائز نہیں۔اصل میں بُل بمعنی بسیار اور ہوس بمعنی آرزو سے مرکب ہے اس

صورت میں یہ دونوں لفظ فارسی ٹھیرتے ہیں۔ صاحبِ
برہان اور عبدالواسع ہانسوی نے اسی پر زور دیا ہے۔
مگر جہاں پر لفظِ ہوس کے اعراب لکھے ہیں وہاں
صاحب برہان کیا اور صاحب جہاں گیری کیا دونوں
یہی لکھتے ہیں کہ ہائے ہوز مضموم اور بواو مجہول کے
ساتھ طوس کے وزن پر ہوا و ہوس کے معنی میں یہ لفظ آیا
ہے۔ چناں چہ صاحبِ جہاں گیری نے ابن یمین کا یہ
قطعہ درج بھی کیا ہے۔

در قدح کن ز حلق بط خونے
ہم چو رد ے تدرو چشمِ خروس
رزم بہ بزم اختیار مکن
ہست مارا بخود ہزاراں ہوس

لیکن جب لغاتِ عرب میں اس کا پتہ لگایا جاتا ہے تو
وہاں بفتحتین عشقِ مفرط کے معنی میں پایا جاتا ہے۔ جس
سے شوق آرزو کے معنی خود ظاہر ہیں۔ اس کے علاوہ
شعرائے فارس نے بھی اسی طرح باندھا ہے۔

سعدی ہمہ با ہوا و ہوس ساختی

پھر کیا ضرور ہے کہ ہم اسے فارسی قرار دیں اور عربی
کے موافق تلفظ ادا کریں۔ اور عجب نہیں جو فارسی لفظ
بھی عربی ہی سے مفرّس ہوگیا ہو۔ بہر حال بوالہوس
عربی قاعدے کے موافق لکھنا درست ہے۔ ورنہ

حالت تلفظ میں بھی بدلنا پڑے گا۔اور شعراء نے جواس
کوبالتحریک باندھا ہے وہ بھی غلطی پر محمول ہوں گے۔

سینے میں بوالہوس کے بھی تھا آبلہ مگر
نشتر کا نام سنتے ہی منھ زرد ہوگیا
ذوقؔ دہلوی

بُوٹش
اردو،بہ ج،صفت

ا۔چھوٹا،ٹھکا ٹھکایا،مضبوط
عام طور پر گھوڑے کے لیے استعمال کرتے ہیں

بوہنی

دن کی پہلی بکری، رقم جو دوکاندار کو صبح سب سے پہلی
فروخت پر ملے

بھاپ
اردو،بہ ج،مؤنث،اسم

(بھاپ بالاتفاق مؤنث ہے لیکن انشاء نے مذکر بھی باندھا
ہے مثال درج ذیل ہے)اس کی ردیف ''کا'' ہے۔

بس وہ گیا مردوا ، شور رہا ، غش ہوا
بھاپ لگا گدگدا جس کو تیری ران کا
انشاءؔ

بھاپ بھرانا: پرندوں مثلاً کبوتر وغیرہ کا اپنی چونچ سے
اپنے بچوں کی چونچ میں دانہ بھرنا۔
نور اللغات نے لکھا ہے،''پرندوں کا اپنے منہ کی ہوا اپنے
بچوں کے منہ میں پھونکنا'' یہ درست نہیں۔جب تک کہ

اس فقرے کے معنی دانہ کھلانے کے نہ لیے جائیں۔

بھاجی
اردو

حصہ، حصہ رسدی، کھانے کا دوستوں میں تقسیم ہونا
اشیائے خوردنی جو احباب و ہمسایوں میں تقسیم ہوں
''کاسۂ ہمسایہ''
[مولوی محبوب علی رامپوری، منتخب النفایس ۱۲۸۶ھ]

بُہارن
(بُ ہارَن)
اردو، برج، مؤنث، اسم

صفائی، ستھرائی
بُہارنا: صاف کرنا، جھاڑو دینا
بُہارنی: جس سے صفائی جائے، جھاڑنی
بُہارو: جھاڑو ف اردو میں جھاڑو بُہارو مستعمل ہے
بُہاری: جھاڑو

بھاڑ
اردو، برج، مذکر، اسم

ا۔حرام کاری کے پیسے، رنڈی کی کمائی، زنا کی آمدنی
خرچی بھاڑ کھانا: عورت کی حرام کاری کی آمدنی پر بسر
اوقات کرنا، خرچی کھانا
بھاڑو: عورت کی کمائی کھانے والا

بھاڑا
اردو، مذکر، اسم

ا۔کرایہ
۲۔عورت کی ناجائز کمائی
بھاڑا کھانا، دیکھیے بھاڑ کھانا

بھاگ گئی
محاورہ، اردو
یعنی فرار ہوگئی مگر محاورہ میں اوس گائے یا بھینس کو کہتے ہیں جو دودھ اپنا موقوف کرے۔

[محاوراتِ ہند، ۱۸۹۰ء]

بَھال
اردو، برج، مؤنث، اسم
ماتھا، پیشانی، قسمت، بھاگ، پیکانِ تیز
دیکھیے بلوکنا

بِہانا
اردو، برج، فعل
وقت گزارنا، سے بتانا

بَھانت
قسم، نوع، ڈھب، انداز، طور
بھانت بھانت، گوناگوں، طرح طرح کے

بَھانج
اردو، برج، مذکر، اسم
بَل، پیچ، اینٹھن
بھانج مارنا: بل دینا، پیچ ڈالنا، رکاوٹ پیدا کرنا

بَھانڈا
مذکر، اسم
سازوسامان، مٹی کا برتن
بھانڈا پھوڑنا: راز آشکار کرنا
زر و دام و درم کا بھانڈا ہے بندوق سپر اور کھانڈا
نظیر

بَھانجنا
اردو، برج، فعل
چکر دینا، بل دینا، کسنا، ہلانا، لہرانا

بھانا

مترادف، بھانجنا

بَھانا

فعل

مگدر بھانا، ہلانا

بھانا، ہلانے کے معنی میں مگدر کے ساتھ ہی استعمال ہوتا ہے

بِہانے

اردو، برج، فعل

جلد، سویرے، جلدی

[ٹیلر۔ہنٹر]

بھاویں، بھانویں، بھانو

اردو، برج

۱۔سامنے، آگے، نزدیک، نظر میں، خیال، خبر

ہائی دیئی کیسی بنی آن چاہت کے سنگ

دیپک کے بھانویں نہیں جل جل مرے پتنگ

ہائے رے! مجھ پر کیسی بیتی بے مہر (محبوب) کے ساتھ

چراغ کے نزدیک کچھ ہوا ہی نہیں اور پتنگا جل جل کر

مرگیا۔

جب مری آتشِ دل کو نہ بجھاوے کوئی

اپنے بھاویں وو جہاں جل بجھے وو آگ لگے

سودا

لوگ آباد ہیں بسے ہیں گانو

تجھ بن اجڑے پڑے ہیں اپنے بھانو

سودا

پہائی

اردو، ہ، ج، مؤنث، اسم

پلیٹس نے ودھیائی ؟ سنسکرت کا مادہ دیا ہے جو غلط ہے۔
خود بھی اس نے سوالیہ علامت لگا دی ہے۔لیکن تشریح
لفظاً لفظاً ٹیلر ہنٹر سے لی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ
[نوراللغات نے بھی اسی عبارت کا ترجمہ کیا ہے]
پری یا روح جو مفروضہ طور پر بچوں کو ستاتی ہے۔کبھی
اچھی بات سنا کر ہنساتی ہے کبھی ڈرا کر رلاتی ہے۔بچوں
کے سوتے میں رونے ہنسنے کا یہی سبب فرض کیا جاتا ہے۔
جاگتے میں بھی ننھے بچوں کا یہی عمل ہوتا ہے۔

طرفہ غمگیں ہوں کہ روتی گئی وہ آہ شعور
آئی طفلی میں پہائی جو ہنسانے مجھ کو

[نوراللغات]

بَھبکانا

اردو، فعل متعدی

بھبکنا (لازم)
ا۔روشن کرنا، تمتمانا، سرخ رنگ کا اجاگر کرنا
۲۔اشتعال دینا، بھڑکانا، غصہ دلانا
۳۔گھوڑے کو مہیز کرنا

بَھبکا

اردو، مذکر، اسم

ا۔بھاپ کا لپٹا
۲۔عرق کشید کرنے کا آلہ
۳۔بڑے منہ کا پانی پینے کا برتن

بہتابہا — اردو، کھڑی بولی، صفت

۱۔ بہتا ہوا، رواں، چلتا ہوا
۲۔ ڈھیٹ، چکنا گھڑا، بے باک، بے لاگ
۳۔ نڈر

بَھبَھر — اردو، مذکر، اسم

شور وغل، ڈر، خوف، ہراس، تردد
بھبھر پڑنا: غل مچ جانا، خوف پھیل جانا، ہراس چھا جانا
بھبھرانا: پھول جانا، سوج جانا
بھبھرنا: متردد ہونا، بھڑک جانا، ڈر جانا

بُھتا — اردو

ایک گڑھا بناتے ہیں کہ چونا تعمیر کے لیے پچی میں پس کر اس میں رکھا جاتا ہے
[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

اردو، محاورہ

بھٹ بھٹیاری بیسوا تینوں جات کُجات
آئے کی آور کریں جات نہ پوچھیں بات
بھاٹ بھٹیاری اور بیسوا (کسبی عورت) آتے کی خاطرداری کرتی ہیں جاتے کو نہیں پوچھتیں۔
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

بِھٹنی — اردو، مؤنث، اسم

۱۔ سرپستان۔ چوچی کے اوپر گھنڈی جس کا رنگ جلد کی نسبت گہرا ہوتا ہے۔

تلاہٹ وہ بھبتی کی اس سے نمود
کہ چوں سرخ چہرے پہ خال کبود
میر حسنؔ [سحر البیان]

بَھئو
اردو، حرف ندا

او بہن! بہناری!
پلیٹس نے اس کا تلفظ غلط لکھا ہے واو مجہول سے ٹیلر، ہنٹر نے معروف سے دیا ہے۔

بَھٹو
اردو، مذکر، اسم

پلیٹس نے اس کے معنی بے وقوف، احمق کے دیے ہیں جو غلط ہیں۔
۱۔ بید (ویدوں) کا جاننے والا، ہندو مذہبی عالم
۲۔ برہموں کا ایک فرقہ

بَھٹ جانا (بَھٹنا)
اردو، فعل

کسی چیز پر رنگ کا میل چھا جانا، خراب ہونا
پہنچا ضرر اسے ترے چہرے کی آب سے
زنجیر زلف رنگ میں آخر کو بھٹ گئی
عاشق، [نور اللغات]

بَھٹیال
اردو، برج، صفت

۱۔ دریا کے بہاؤ کے ساتھ
۲۔ مرثیہ کی ایک نوع
بھٹیانا: دریا کے بھاؤ کے ساتھ بہنا

بُھجنگ ۔ بُھجنگا
اردو، مذکر ۔ اسم

۱۔سیاہ رنگ کا سانپ
۲۔سیاہ رنگ کا ٹیڑھی چونچ والا پرندہ
بُھجنگے اڑانا:
۱۔افواہیں پھیلانا
۲۔مصیبت اور غربت میں ہونا ۔
اس معنی میں کوے ہنکانا یا ہانکنا بھی بولتے ہیں ۔

بُھچپا ۔ بُھچپا
اردو، مؤنث ۔ اسم

۱۔ایک قسم کی چپا جس کو بہوئیں چنیا بھی کہتے ہیں ۔
۲۔ایک قسم کی آتشبازی
بُھچپا ساقد تھا جو رشکِ انار
نکلنے لگے اس سے شعلے ہزار
میر حسنؔ [سحرالبیان]

بُھدرا

نا مبارک، سری کرشن جی کی ایک بیوی کا نام، چاراہدو کا صفایا

بُھدرک
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث ۔ اسم، صفت

۱۔خوبصورت، لائق عزت، خوش قسمت
۲۔عقل، فہم، طبیعت، مزاج، حسن
۳۔خوبی، مزہ
۴۔دوستی، سلیقہ، سچائی، نیکی
۵۔پیداوار، مصمم ارادہ، استقلال، استحکام پائداری

بھرتر ۔ بھرتھری
ہندو فقیروں کا ایک فرقہ

بھرتری
(بھرَمن)

بَھرمانا
اردو، سنسکرت الاصل، فعل
۱۔ لالچ دے کر اکسانا، بھڑکانا، ورغلانا، بہکانا
۲۔ گھبرانا، پریشان کرنا، چکرانا
۳۔ مغالطہ دینا
۴۔ چکر دینا، پھرانا، گردش دینا یا کرانا

بہری
چندہ، قسط، حصہ، برابر کا حصہ، باری
اس کی قیمت ہم سب بہری کر کر تجھے دیں گے
[میر امن ۔ باغ و بہار ۔ لندن ۱۸۵۱ء]
[سرگزشت آزاد بخت پادشاہ کی]

بَھری
اردو، مؤنث، اسم
۱۔ انگریزی عہد کے ایک روپے والے سکہ کے برابر وزن
۲۔ ساڑھے گیارہ ماشہ وزن

بَھرَن
سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
بوچھار، زور کا مینہ
آنے سے اس کے کِھل گیا دل کا مرے چمن
عیش و طرب کے ابر کی پڑنے لگی بھرن
نظیر

بھشٹل

اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

وشٹا (سنسکرت): غلاظت

۱۔گندی ناصاف عورت

۲۔بے وقوف عورت

بَھگ

اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم، مذکر

۱۔فُرج، انہدام نہانی

۲۔خواہش، چاہ، عقل، تصوف، ناموس، کرامت

دولت، زینت، خوبصورتی، کوشش، دھرم

ایمان، نجات عقبیٰ، آفتاب، چاند

بَھگتن

اردو، برج، مؤنث، اسم

۱۔بھگت کی بیوی

۲۔(طنزاً) فاحشہ، رنڈی

بَھگتیا

اردو، برج، مذکر، اسم

۱۔بھانڈ، ناچنے والا لڑکا، استاد سازندے

بھگت باز: وہ فرقہ جو گانے والے لڑکوں کو تعلیم دیتا ہے

روٹی کے ناچ تو ہیں سبھی خلق میں پڑے
کچھ بھانڈ بھگتیے نہیں پھرتے ہیں ناچتے
نظیر اکبرآبادی [روٹی نامہ]

کیا بھانڈ اور بھگتیوں نے ہجوم
ہوئی آہے آہے مبارک کی دھوم
میر حسن [سحرالبیان]

بَھگل
اردو، ہ رج، مذکر۔اسم

دھوکا، فریب، مکاری، چالاکی، عیاری
بَھگل نکالنا: افلاس کا بہانہ بنانا، جھوٹی غربت ظاہر کرنا
بھگلی گہنا: مصنوعی زیور، جھوٹا گہنا

بَھگنا
سنسکرت، اردو

بھائی، برادر
اور دوسرا جو اس کے ہمراہ اسیر ہے۔اس کا بھگنا ہے
[میرامن، باغ و بہار۔لندن ۱۸۵۱ء]
[سرگزشت آزاد بخت پادشاہ کی]

بَھگواں
اردو، ہ رج، مذکر، اسم

گیروے رنگ سے رنگا ہوا کپڑا

بَھگونہا (نون غنہ)
اردو، ہ رج، مذکر، اسم

لال رنگ جو گیرو سے نکالا جاتا ہے
ہم تو رنگیں ہیں پریم رنگ شیام جو کے
تا پہ بھگونہا رام کیسے کئی چڑھائے ہیں
ہم تو شیام کے پریم رنگ میں رنگے ہیں
اس پہ اے خدا! کیسے لال رنگ چڑھائیں

بَہلا
اردو، ہ رج، صفت

ا۔بانجھ۔(جانوروں پر اطلاق ہوتا ہے)

بھلاری بھلا اردو، کلمہ فجائیہ	ہاں یہ بات ہے! اچھا چہ خوش! حواس درست ہیں! اچھا یہ بات! یہ سن سن کے وہ نازنیں مسکرا لگی کہنے اچھا بھلاری بھلا میر حسنؔ [سحرالبیان]
بُھلکا اردو، ہ ج، مذکر۔ اسم	ا۔ ایک قسم کا بانس ۲۔ تڑکا، صبح صادق ۳۔ نتھ کا نگ یا سونے کا کوئی نمائشی آویزہ وغیرہ جو اس پر لگا ہو
بُھنبھوا (ن ب = م) اردو، ہ ج، مذکر۔ اسم	فقیر جو فاقہ کے سبب لٹیرا بن گیا ہو۔
بُھنڈے خانہ اردو، مذکر۔ اسم	وہ کمرہ جہاں امراء کے ہاں حقہ اس کا متعلقہ سامان اور پانی وغیرہ رہتا ہے۔ نوراللغات نے بھنڈی خانہ لکھا ہے
بہنگی (نون غنہ) اردو، مؤنث۔ اسم	بانس یا لکڑی کے دونوں سروں پر پلڑے باندھتے ہیں پھر اس میں سامان رکھ کر بانس کو کندھے پر رکھ کر لے جاتے ہیں۔

لغتِ متروکاتِ زبانِ اُردو

دیارِ محبت میں مہنگی تھی وہ
نہ بھی بین عشرت کی بھتگی تھی وہ

میر حسنؔ [سحرالبیان]

بُہو — اردو، مؤنث۔ اسم

گھونگھٹ کا چراغ دان جس میں چراغ کو ہوا نہیں لگتی اور وہ بجھتا نہیں۔

تجلہ نشیں دلہن ہے شیشے میں یا پری ہے شاد
مکھڑا تو دیکھ واعظ گھونگھٹ الٹ بہو کا

شادؔ [نوراللغات]

نوراللغات نے یہ شعر بہو بمعنی چراغ دان کی مثال میں درج کیا ہے لیکن شعر میں کوئی قرینہ ایسا نہیں جو بین طور پر اسی مفہوم کی طرف دلالت کرتا ہو۔

بُھوج پتر

ایک درخت کی چھال جس پر از منہ قدیم میں لکھتے تھے۔ حقے کی نے بھی بناتے ہیں۔

بُھور

تڑکا، صبح، سویرا

بھوکس — اردو، مذکر۔ اسم

جادوگر، ساحر، شعبدہ باز، نظر بندی کرنا والا

بھوگ
اردو، برج، مذکر، اسم
۱۔مجامعت، مباشرت
۲۔گالیاں، لعنت ملامت

بَھوگی
عیش کا دلدادہ ، جو کسی چیز پر قابض ہو، لذات جسمانی کا پرستار

بھوئی
اردو
(واوِ مجہول اورمعروف دونوں سے بولا جاتا ہے۔ عام واو مجہول سے ہے)
بوجھ اٹھانے والا، سواری اٹھانے والا، پالکی بردار، عام ملازم کوبھی کہتے ہیں جواوپر کے کام کاج اوربوجھ ڈھونے یابار برداری کے لیے ہواتنے میں خواجہ سرائی چوگوشے تورہ پوش پڑے بھوئیوں کے سر پر دھرے آکرموجودہوا

میرامّن[باغ وبہار۔لندن۱۸۵۱]
سیر دوسرے درویش کی بمو جب حکم آدھی رات میں کہ عین اندھیری تھی ملکہ کو جو جوز بھوز میں پلی تھی اور سوائے اپنے محل کے دوسری جگہ نہ دیکھی تھی بھوئی لے جا کرایک میدان میں کہ وہاں پرندہ پرنہ مارتا انسان کا تو ذکر کیا ہے، چھوڑ آئے

[باغ وبہار]

بَھیَا۔ بھیے۔ بھیئی
اردو، فعل

(ہونا سے ماضی)
تھا۔ ہُوا

بھیانک
محاورۃً بمعنی

حیران
نظر کوئی نہ اپنی چیز آئی
بھیانک ہو کے دیکھوں کیوں نہ وائی
عیشِ ہندی

بھیت
اردو، برج متعلق فعل، مؤنث، اسم

ا۔ دیوار
۲۔ دیوار کی چوڑائی، دیوار کا آثار
اوچھے کی پریت
بانوں کی بھیت
اوچھے کی دوستی ریت کی دیوار کی طرح ناپائدار

بھیڑیا دھان
اردو، اسم

سخت، مجمع، بہت بھیڑ
جب لوگوں بھیڑوں کی مانند اندھادھند
ایک کے پیچھے ایک چلے پڑیں تو بھیڑیا یا دھان کہتے
ہیں۔
اندھادھند، کورانہ، پیروی

بھیگی بلی بتاتا ہے
اردو محاورہ

جلدبازی میں ٹالتا ہے۔
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

کہتے ہیں ایک امیر کا ایک نہایت قابل مصاحب تھا۔
اس نے پوچھا کہ باہر بارش ہو رہی ہے یا نہیں؟ تو
بجائے اٹھ کر باہر جا کے دیکھنے کے بولا کہ ہو رہی
ہے۔امیر نے کہا تجھے کیسے معلوم! یہاں بیٹھا باتیں
بناتا ہے۔بولا ابھی ایک بلی باہر سے آتی تھی اسے
چھو کر دیکھا تو بھیگی تھی۔اس سے سمجھا کہ بارش ہوتی
ہے۔''

بھیوا
اردو، برج بھاشا اسم، مذکر

یہ لفظ موجودہ ہندی لفظ (بھاؤ) کا مترادف ہے۔
شاعری میں بھیوا بھی لکھتے ہیں۔نظیر نے باضافہ بھیوا
نظم کیا ہے۔
حالت، کیفیت، خصلت، صفت، طبیعت، عادت

پیتے تھے دودھ شربت اور چاہتے تھے میوہ
مرتے ہی پھر کچھ ان کا سکہ رہا نہ بھیوا

نظیر [۲۸۸]

نظیر نے ''سکہ رہا نہ بھیوا'' اس معنی میں استعمال کیا
ہے کہ ان کا اقتدار و شان کچھ نہ رہا۔
(پلیٹس نے مذکر لکھا ہے جو غلط ہے)

بیادھ
اردو، سنسکرت الاصل

دکھ، درد، تکلیف، بیماری، مرض، مصیبت، آفت، جھگڑا
''......سنا ہے کہ سادھ کے درشن سے بیادھ جاتی ہے''
[لطائف ہندی]

بیال
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر۔ اسم

(ویال)

۱۔ بد، برا، خراب، زبوں

۲۔ سانپ، چیتا، ہاتھی

۳۔ بدمعاش، دھوکہ باز، بھوت

بیَتال

وہ بد روح جو مردہ پر متصرف ہو گئی ہو۔ بھوت پریت

بے پرد
اردو، صفت

بے پردہ، بے آڑ

رہ فضیحت نہو چلوں تو مجھے چھوڑنے دے

دیکھ یہ جاگہ ہے بے پرد مرے ہونٹ نہ چوس

انشآء

بیجنتی مال۔ مالا
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث۔ اسم

۱۔ خوشبو دار پھولوں کا ہار جس میں تلسی بھی شامل ہو۔

۲۔ وہ ہار جس میں عناصر خمسہ سے لیے ہوئے پانچ جواہر شامل ہوں۔ زمین سے نیلم، بحر سے موتی، آگ سے یاقوت، ہوا سے پکھرا، خلاء وا یتھر سے ہیرے۔ ہندو عقیدے کے مطابق اس طرح حاصل کردہ جواہرات کی مالا وشنو بھگوان کے پہننے کی ہوتی ہے۔

بے داشت
اردو، فارسی الاصل، متعلق فعل

بغیر دیکھ بھال کے، بغیر خبر گیری کے، بلا نگرانی کے، بغیر ضروری توجہ کے

پڑے سارے بے داشت دیوار و در
محل کو جو دیکھا تو ٹوٹا سا گھر
میر حسن [سحرالبیان]

بیر — ۱۔دشمنی۔عداوت

بیرن — ۲۔دشمن عورت یا مرد

بیری

۱۔بیراگ (ویراگ)

۲۔بیراگن

بیراگنی — ۱۔نفسانی وشہوانی لذتوں کو ترک کرنا، زہد، ریاضت

بیراگی — ۲۔ایسا کرنے والا یا کرنے والی

بیڑ — احاطہ، چہاردیواری
اردو، مذکر۔اسم — بیڑ بندی کرنا: احاطہ بندی کرنا

بیڑا باندھنا — مجمع لگانا، بھیڑ اکٹھی کرنا، لوگ جمع کرنا
محاورہ

بیڑن — کنچنی، گدڑھی، گھڑ چڑھی، بیڑن، بدشکار، یہ سب
اردو، مؤنث۔اسم — کسبیوں کے فرقے ہیں، ان میں بیڑن اور گھڑ چڑھی
ہندو فرقے ہیں، گدڑھی سب سے اعلیٰ سمجھا جاتا ہے

بیل پھلنا — بار آور ہونا، مراد پانا، مطلب حاصل ہونا، خوش وقت ہونا
محاورہ

گلریز کی مانند جز آتش کے عظیم اب
لائی نہ کبھی پھول میری بیل چڑھے سے۔
مرزا عظیم [شمس البیان۔مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

بیلا — خیرات، کار خیر کا روپیہ، غرباء کو دینے کی رقم
اردو، فارسی، مذکر۔اسم
بیلا بردار: وہ شخص جس کے ذمہ امیر کی سواری نکلتے وقت روپیہ نچھاور کرنے کی خدمت ہوتی ہے۔

بیلہ ور — خوردہ فروش جو چھوٹے اسباب کا تاجر ہو۔
زبدۃ اللغات، مفتی غلام سرور لاہوری
[نولکشور، لکھنو۔۱۸۹۲ء]

بینڈا — ۱۔اکھڑ، بے ڈھب، ضدی، مشکل سے قابو میں آنے والا
اردو
۲۔روک، آڑ، دروازے کو روکنے کی لکڑی
"چوبے کہ از پس در اندازند تا کشودہ نشود نیز بینڈا بیای معروف پشتارہ"
[مولوی محبوب علی رامپوری۔منتخب النفائس ۱۲۸۶ھ]

بینڈیا
اردو

کسان وغیرہ اس بیل کو کہتے ہیں جو دو بیلوں یا چار بیلوں کے آگے بیچ میں جتا ہوتا ہے۔

[محاورات ہند،۱۸۹۰ء]

بیٹی
(تلفظ۔ بےٹی)،اردو

یائے اول مجہول و دوم معروف

[منتخب النفائس کانپور۱۲۸۶ھ]

چوبے کہ در تختۂ در نصب کنند:

۱۔لکڑی کا پتلا لمبا ٹکڑا جو دروازے کے پٹ میں اس لیے لگاتے ہیں کہ بند کرنے کے بعد جھری نہ رہ جائے۔

۲۔دروازے کے پٹ کا وہ حصہ جو دوسرے پٹ پر بند ہوتے وقت اوپر آجاتا ہے۔

۳۔کتاب کی جلد کا وہ حصہ جو آگے کو نکلا رہتا ہے اور کتاب بند ہونے پر اوپر آجاتا ہے۔

[نوراللغات]

بیوتات
اردو،عربی الاصل،مذکر۔اسم

بیوتات عربی لفظ جمع الجمع بیت بمعنی خانہ کے ہے مگر اصطلاح اہل عرف میں مودی خانے کو کہتے ہیں جہاں غلہ وغیرہ جنس وسامان کھانے کا رہے۔

بیوتات سے مراد داروغۂ مودی خانہ ہے

[حل غوامض،۱۸۸۵ء]

اودھر سے پھر آئے تو کہا جنس ہی لے جاؤ
دیوان و بیوتات یہ کہتے ہیں گراں ہے
شہر آشوب

دیوان کے بخشی کے بیوتات کے حاضر
مانند کنہیا کے جہاں دیکھ تہاں ہے
سودا

بیوتات
اردو، عربی اصل، مذکر، اسم

گھر کا خرچ، اخراجات خانہ، گھر کے محاصل
۲۔ وہ شخص جو بیوتات کا نگراں ہو یعنی جس کے ذمہ امور خانہ داری کے اخراجات کا حساب کتاب ہو، کنایتاً اسے بھی کہہ دیتے ہیں۔

بے وحدت
اردو

بے حیا، بے لحاظ، بے ہودہ، اجڈ، بے شرم

دشت میں اپنے جو آیا قیس وحشت نے کہا
چل بے بے وحدت پرے، یاں کیوں لگایا بسترا
انشاء

بیونگا
اردو، مذکر، اسم

ایک آلہ جس سے چمڑے کو صاف کرتے ہیں۔
بیونگا پھرا نہیں: جو بچہ بہت ضدی اور بے کہا ہو اس کے لیے کہتے ہیں کہ ابھی "بیونگا نہیں پھرا" یعنی ابھی اس کی کھال نہیں ادھڑی گئی۔

بیوگ	بجوگ
(وِیوگ)	فراق، علیحدگی، ہجر، مفارقت، جدائی
بیڑو	ٹیڑھا میڑھا، مشکل، پیچ دار، دشوار، دقت طلب
اردو، صفت	

پ

پاتال
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

طبقات ارض میں ساتواں حصہ۔ اسفل سافلین، دوزخ۔ سات طبقے یہ ہیں: اَتل، وِتل، سُتل، تَلاتل، مَہاتل، رَساتل، پاتال

پاتر/پاتریا
اردو، اودھی، مؤنث، اسم وصفت

۱۔طوائف، ناچنے گانے والی
۲۔ کمزور، نحیف

پاتراب
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

۱۔سفر کے لیے نقل وحرکت

۲۔بعض لوگ سفر کے لیے نیک شگون اور ساعت سعد کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔جس وقت اور جس دن سفر کرنا چاہتے ہیں اگر اس دن و وقت کو سعد نہیں سمجھتے تو کوئی اور نیک ساعت دیکھتے ہیں پھر اس ساعتِ نیک پر کوئی چیز اپنے اسباب سفر سے راستے میں کسی جگہ یا مکان پر بھیج دیتے ہیں۔گویا اس نیک ساعت پر سفر شروع ہوگیا۔اب جس وقت اپنی سہولت کے مطابق جانا ہے چلیں گے اور اس جگہ قیام کریں گے یا وہاں سے وہ چیز ساتھ لے کر آگے بڑھ جائیں گے۔ اسے پاتراب بھیجنا یا پاتراب لینا کہتے ہیں۔

پاتوں آ لگنا

پات، پتا

محاورہ

۱۔ درخت کے پتے جھڑنا، مجازاً کسی کی طاقت زائل ہونا، روبہ زوال ہونا، اقتدار یا اختیار میں تنزل ہونا

۲۔ زدہ حالت ہونا۔ کسی کے ظلم وستم یا جبر کے باعث صبر وضبط کا رخصت ہونا۔

۳۔ حالت کا قابلِ رحم ہو جانا

"پاتوں آ لگنا درخت کا کنایہ از برگ ریزی وخزاں کردن درخت است ومجازاً از اتمامی قوۃ استعداد مصطلح اعم ازینکہ در بید او معشوق صبر وطاقت اتمام پزیردیا بحوادثِ روزگار عدم اسباب دست دہد مرزا رفیع سوداؔ گوید

احوال کی ہمارے تجھ کو تو کیا خبر ہے
گزرے ہے جس کے جی پر وہ ہی یہ جانتا ہے
آنکھوں کے گرد میری مژگاں کی ہے یہ صورت
گویا کنار دریا خس بہہ کے آرہا ہے
اور دل جو ہے بغل میں سو اس طرح کا پھوڑا
ہرگز نہ وہ پکے ہے ظالم نہ پھوٹتا ہے
القصہ کیا کہوں میں گلشن میں زندگی کے
تجھ بن نہال سوداؔ پاتوں ہی آ لگا ہے"

[شمس البیان۔ مخطوطہ ۱۷۹۲ء]

پارہ دوز
اردو، فارسی، مذکر، اسم

پیوند لگانے والا، جوڑ لگانے والا، خیمہ ساز، خیموں، پردوں، قناتوں کی مرمت کرنے والا

مسیح اس کے خرگاہ کا پارہ دوز
تجلی طور اس کی مشعل فروز

میر حسن [مثنوی سحرالبیان]

پاکھا
اردو، مذکر، اسم

مکان کی دیوار کے ساتھ جو چھپر وغیرہ ڈال لیتے ہیں۔

پاکھے پھیت سو گئے چھپّر پھسل پڑا

نظیر اکبرآبادی

پاکھر
اردو، مونث، اسم

لوہے کی حلقے دار جالی جو جنگ میں گھوڑے یا ہاتھی پر اس کی حفاظت کے لیے ڈالتے ہیں۔

پاگھنڈ
اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم

شرارت، بدمعاشی، دھوکہ، پاجی پن، بد دیانتی، چالاکی، عیاری

پاکی لینا
محاورہ

مخفی اعضاء سے بال صاف کرنا۔

پانچواں سوار

پانچویں سواروں میں ہونا۔ یہ ایسے موقع پر استعمال کرتے ہیں جب اصل کام کرنے والے تو دوسرے ہوں اور ایک خور بغیر کچھ کیے اور بلا کسی استحقاق کے

خواہ مخواہ اپنے سر سہرا باندھنا چاہتا ہو جسے لہو لگا کر شہیدوں میں ملنا بھی کہتے ہیں۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی کے بقول اس مقولے کی اصل یوں ہے کہ چار سوار دکن کو جاتے تھے اور پیچھے پیچھے کوئی کمہار بھی گدھے پر چڑھا ہوا اسی طرف چلا جاتا تھا۔ کسی مسافر نے پوچھا کہ یہ چاروں سوار کہاں جاتے ہیں۔ کمہار نے اپنے تئیں بھی شامل کر کے کہا کہ ہم پانچوں سوار دکن کو جاتے ہیں۔ شوق:

تا کہ مشہور ہوں ہزاروں میں
ہم ہیں پانچویں سواروں میں

پان

پان کی ایک گڈی کو عام طور پر ڈھولی کہتے ہیں۔ ایک ڈھولی میں پانوں کی مقررہ تعداد لگی ہوتی ہے۔ اور پانوں کے عادی عام طور پر ڈھولی کے حساب سے پان خریدتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دکن میں پانوں کی ڈھولی کو گچھی بھی کہتے ہیں۔ انجمن ترقی اردو کے سہ ماہی رسالے ''اردو'' شمارہ نمبر ۴۰۳ میں محمد حبیب اللہ رشدی کا مضمون پروفیسر وحید الدین سلیم کے متعلق چھپا ہے۔ اس میں رشدی صاحب نے حیدرآباد دکن کے حالات درج کیے ہیں۔ اس میں لکھتے ہیں:

''تم ذرا جلدی سے اپنی بائیسکل پر وہاں چلے جاؤ پہلے
پانوں کی ڈھپی کا بھاؤ ٹھیرالو پھر ان پیسوں میں اگر
پوری ڈھپی مل جائے تو پوری ورنہ آدھی ڈھپی لے آنا۔''

پَانس — کھاد، گوبر
(نون غنہ)
اردو، ہ ج، مذکر، اسم
پانس ہو جانا، گل سڑ کر کھاد ہو جانا، زمین کا نرم پڑ جانا

پانی پی پی کے کوسنا — شدت سے کوسنا، جی بھر کر کوسنا، موثر طور پر کوسنا

کیا ظلم ہے دل میں بس مسوسا کیجیے
جب یادِ لبِ جام کا بوسا کیجیے
ایذا ہے سخت محتسب کے ہاتھوں سے
پانی پی پی کے اس کو کوسا کیجیے

مرزا علی نقی محشور [شمس البیان۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

پانی سے پتلا کرنا — شرمندہ کرنا، خفیف کرنا

پانی لگنا
اردو

چشم نے رو رو کے دریا کر دیا
ابر کو پانی سے پتلا کر دیا

مصحفی [شمس البیان۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

بعض بعض پہاڑوں یا جزیروں کا پانی خاص خاص
طبیعت کے اشخاص کو ایسا نا موافق آتا ہے کہ امراضِ

مہلک میں گرفتار ہو کر مر جاتے ہیں۔ محاورے میں
کہتے ہیں کہ فلاں مقام کا پانی لگتا ہے۔ فلاں شخص
فلاں سفر میں مر گیا، پانی لگا تھا۔ ذوق۔

"آبِ خنجر ہے جو زہراب وفاداروں کو
ملک سرحد ہے وفا پانی ذرا لگتا ہے"

[آزاد۔ دیوان ذوق۔ ۱۹۰۳۔ ص ۲۱۶]

"ہم سمجھتے تھے کہ وہاں پانی لگتا ہے اور لوگ ماندے
ہو جاتے ہیں۔ اور شیروں کے جنگل ہیں"۔

[رتن ناتھ سرشار۔ سیر کوہسار۔ جلد اول
لکھنؤ۔ ۱۹۳۴۔ ص ۳۷۸]

پانی مرنا

دل میں چور ہونا۔ شبہہ کو تقویت پہنچانے والی باتیں یا
حرکتیں کرنا۔ ایسا انداز اختیار کرنا جس سے کہنے والے
کے خیال کی تصدیق و تائید ہو۔

روبرو کرتی پیار کی باتیں
تس پہ انکار عشق کرتا ہے
اے طپش ہم نہ مانیں یہ انکار
تیری باتوں میں پانی مرتا ہے

مرزا جان طپش

[شمس البیان فی المصطلحات ہندوستان مولفہ مرزا
جان۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ھ]

پاوَک
اردو، سنسکرت، مونث، اسم

۱۔آگ، وہ درخت جس کی لکڑی رگڑ کھانے سے
آگ پیدا کرے
۲۔پاک، پاک کرنے والا
۳۔دین دار (دیکھیے بلوکنا)

پاؤں پھیلانا
محاورہ

ضد کرنا، اصرار کرنا، اَڑ جانا

نہیں جانے کے اس مجلس سے ہم بن اس کے لے جائے
قدم اب کب اٹھاتے ہیں کہ ہم نے پانو پھیلائے
میر شیر علی افسوس [شمس البیان۔مخطوطہ۱۷۹۳ء]

پاؤں چل جانا
محاورہ

لڑکھڑانا، متزلزل ہوجانا، ثابت قدم نہ رہنا،

غریبوں کا دم سا نکلنے لگا
توکل کا بھی پانوں چلنے لگا
میر حسن۔قحط لکھنو کا حال [شمس البیان۔مخطوطہ۱۷۹ء]

پاؤں ڈگنا

پاؤں لڑکھڑانا

پاؤں قائم کرنا

۱۔کسی جگہ جم کر رہنا، مستقل سکونت اختیار کرنا
۲۔مضبوط ارادہ کرنا، مستحکم نیت کرنا

پاؤں کسی کا گلے میں ڈالنا
کسی کو اسی کی دلیل سے خطاوار ثابت کرنا

پاؤں گاڑنا
جم جانا، نہ ہلنا، مضبوط جمے رہنا، ایک جگہ بیٹھ جانا

یارب رہِ طلب میں کوئی کب تلک پھرے
تسکین دے کر بیٹھ رہوں پانو گاڑ کے
میرؔ

پانو یہ گاڑے کہ جوں نقش قدم پھر نہ اٹھے
خاک میں مل گئے بیٹھے جو ترے در پر ہم
میر شیر افسوسؔ [شمس البیان مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

پایل
اردو، ہ، ج، مذکر، اسم وصفت
بجائے سر کے پاؤں کی طرف سے پیدا شدہ بچہ۔ انداز میں آرام سے چلنے والا ہاتھی۔ پاؤں میں پہننے کی جھانجھنیں

ہر ایک بھوک سے سوئے عدم رواں ہے
اب اس کو خواہ تو پایل سمجھ لیں خواہ جھول
سوداؔ [ویرانی شاہجہاں آباد]

پَت
اردو، ہ، ج، مذکر و مؤنث، اسم،
۱۔ (مذکر) پتا، برگ، مالک، خاوند، شوہر
۲۔ (مونث) نیک نامی، آبرو، عزت، بڑائی، ناموری، نیک چال چلن

بن کوڑی خوروے برابر بھی پت نہ تھی
کوڑی جب آئی پاس تو بن بیٹھے سیٹھ جی
نظیر اکبرآبادی

پُتریا — اردو، مؤنث، اسم — طوائف، رنڈی، ناچنے گانے والی
پُتریاباز: رنڈی باز

پتلی کا تارا کرنا۔ — آنکھ کی پتلی کی طرح عزیز رکھنا۔
اگر آوے ہمارے گھر پیارا
کروں اس ماہ کو پتلی کا تارا
مصطفیٰ خاں ریک رنگ [شمس البیان مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

پتنگ بازی — پتنگ بازی۔ پتنگ اڑانا بہت قدیم مشغلہ ہے۔ حتمی طور پر یہ بتانا مشکل ہے کہ سب سے پہلی پتنگ کہاں اور کس نے اڑائی۔ صرف لڑکوں اور نوجوانوں کا ہی شغل نہیں بلکہ بعض جگہ اس کی حیثیت قومی کھیل کی سی ہے۔ عام طور پر یہ باور کیا جاتا ہے کہ چین سے اس مشغلے کا آغاز ہوا اور آج تک چین میں پتنگ بازی کو مستقل تیوہار کی حیثیت حاصل ہے۔ بہت بڑے بڑے اور عجیب وغریب پتنگ بنائے جاتے ہیں۔ یورپ اور انگلستان میں بھی لڑکے پتنگیں اڑاتے ہیں۔ یہاں کی

پتنگیں کاغذ کی نہیں ہوتیں بلکہ پلاسٹک کی مختلف شکلوں
کی ہوتی ہیں کیوں کہ ہوا کی اتنی تیزی اور شدت
کاغذ نہیں برداشت کرسکتا۔ اردو میں پتنگ کا لفظ مذکر
اور مؤنث دونوں طرح سے مستعمل ہے اس لیے اس کی
جمع بھی تذکیروتانیث کے اصول پر بولی جاتی ہے۔
پتنگ اڑاتے ہیں۔ پتنگ اڑتا ہے۔ پتنگیں اڑتی ہیں،
سب طرح سے درست ہے۔ برصغیر میں بھی پتنگ بازی
اور پتنگ سازی نہ صرف بطور مشغلے کے بلکہ بطور فن اور
حرفت کے رائج ہے۔ مختلف قسم کی پتنگوں کے نام بھی
مختلف ہیں۔ بادشاہی زمانے میں مغلیہ شہزادے بڑے
اہتمام سے پتنگ اڑاتے تھے۔ مولوی سید احمد صاحب
دہلوی نے پتنگ بازی اور قلعے کے متعلق فرہنگ آصفیہ
میں ذکر کیا ہے۔ جسے ہم یہاں درج کرتے ہیں:

''عصر کے وقت پتنگ باز بڑے بڑے پتنگ، ڈور کی
چرخیاں لے کے سلیم گڑھ میں پہنچتے۔ بادشاہ کی سواری
آتی۔ ایک طرف بادشاہی پتنگ باز دریا کی طرف
پتنگ بڑھاتے۔ دوسری طرف معین الملک نظارت
خاں بادشاہی ناظر کا پتنگ اٹھتا۔ دریا کی ریتی میں
سوار کھڑے ہوجاتے۔ پیچ لڑتے، ڈھیلیں چلتیں۔
پتنگ ڈوبتے ڈوبتے آسمان سے جا لگتے۔ پیٹا چھوڑ
دیتے، ڈور زمین سے لگ جاتی۔ سوار آنکڑے دار

لکڑی ہاتھوں میں لے لیتے ۔آخر ایک پتنگ کٹ جاتا۔
ہوا کے جھونکے اور تھپیڑیں کھاتا ہوا دریا کے
پار جا گرتا ۔بادشاہ سیر دیکھتے رہتے ۔جی میں آتا تو
تختِ رواں سے اترتے ۔پتنگ باز مچھلی کے چھلکوں
کے دستانے بادشاہ کے ہاتھوں میں پہنا دیتے۔
بادشاہ پتنگ ہاتھ میں لیتے ۔ایک آدھ پیچ لڑاتے ۔
پتنگ بازی کی سیر دیکھ محلِ معلی میں داخل ہو جاتے ۔
بادشاہی پتنگ بازی میں پتنگ اور تکل قد آدم ہوتی
تھی ۔بعض اوقات لوہے کے تار پر بھی اڑاتے تھے ۔
بادشاہی حریفوں یا صیدیوں میں مرزا یا ور بخت
شہزادے بہت مشہور تھے ۔ان کی برابر کوئی نہیں لڑا
سکتا تھا۔لطف یہ ہے کہ ان کے ہاتھ کا پتنگ بہت کم کٹتا
تھا اور کاٹنے میں سب سے زیادہ زبردست رہتا تھا۔
یہ اپنے ہاتھ سے آپ ہی پتنگ بناتے ۔آپ ہی ڈور
تیار کرتے اور آپ ہی لڑاتے تھے ۔مرزا یاور کا ساسدھ
پتنگ کم دیکھنے میں آیا ہے ۔غدر کے بعد بھی مرزا یاور
نے پتنگ بازی میں اپنی شہرت قائم رکھی ۔بڑے بڑے
پتنگ تکلیں، کنکوے، رنگین اور سادے پہلے
بازاروں میں بکتے تھے ۔بعض شوقین اپنے ہاتھ سے
بڑی بڑی کاری گری سے بناتے تھے کنکوا،
دوباز، دوپنا، کاغزا، دوپلکہ، چڑا، کلدما، بگلہ

وغیرہ۔ تکلیں لنگوٹ دار، کلیجہ جلی، وغیرہ وغیرہ
بنا کے ان میں اپنی کاری گری دکھاتے، ڈورا یک
بلی، دوبلی، تبلی، چوبلی، کنکووں، تکلوں کے زور
کے موافق مانجھا سونت کے بڑے بڑے پنڈ لے،
گولے، خوبصورت بناتے یا چرخیوں، ٹھاڑیوں یا ہچکوں
پر چڑھاتے اس پر پتنگ، تکلیں، کنکوے اڑاتے اور
لڑاتے نخ پر مانجھا سونت کے ڈور کا کام لیتے۔ بچے
بالے پیل، دھیلچیل، ومڑچیل کنکوے چھوٹی تکلیں ایک
بلی ڈور پر اڑاتے پھرتے، وہ پہلی سی ڈوریں، نخ،
کنکوے سب اڑ گئے، اب لنڈورے کنکوے، بن
پچھالے کے جنھیں گڈی کہتے ہیں۔ انگریزی موٹے
ریل کی ڈور پر مانجھا سونت کر پتنگ بازی ہوتی ہے۔"
مولوی سید احمد صاحب دہلوی کی اس تحریر میں پتنگ بازی
کی بہت سی اصطلاحیں استعمال ہوئی ہیں۔ مختلف قسم کی
پتنگوں کے نام بھی آئے ہیں اور پتنگ اڑانے کی مختلف
کیفیتوں کے لیے جو الفاظ استعمال ہوتے تھے وہ بھی
ہیں۔ ان میں اکثر الفاظ تو پہچان میں آجاتے ہیں اور
کنکوا، تکل، لنگوٹ دار کی شکلیں ذہن میں آجاتی ہیں۔
لیکن اور الفاظ آسانی سے لغت میں بھی نہیں ملتے۔ مثلاً
نخ، کچے ریشم کی ڈور کو کہتے ہیں اور اس قسم کی ڈور کو مانجھا
سوت کر پتنگ کے لیے استعمال کرتے تھے۔ کیوں کہ اس

طرح کی ڈور کو حریف کے واسطے کاٹنا آسان نہ ہوتا تھا۔ بچوں کی پتنگوں کے سلسلہ میں مولوی سید احمد صاحب نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں آج کہیں سننے میں نہیں آتے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ الفاظ سکّوں سے متعلق ہیں۔ اب وہ سارا زری نظام، سکے اور ان کے نام سب بدل گئے۔ پتنگوں کے ناموں میں دمڑی، دھیلا، پیسہ استعمال ہوا ہے۔ نہایت معمولی حقیر پتنگ بلکہ کنکوا جو بچوں کے مطلب کا ہوتا تھا اور صرف ایک دمڑی میں آتا تھا اسے دمڑ چیل کہا ہے۔ اسی طرح دھیلے کی مالیت کا کنکوا، دھیلچیل اور ایک پیسے کا کنکوا پیچیل کہلاتا تھا۔

پَچواس

اردو، مونث، اسم

۱۔ ''چوبے کے در زمین نصب کنند و چوبے دیگر بر آں گزارند تا مرغانِ شکاری بر آں نشینند'' ۔ مولوی محبوب علی رامپوری۔ [منتخب النفائس۔ کانپور ۱۲۸۶ھ ص ۲۳]

۲۔ پرندوں کے بیٹھنے کا اڈہ۔ ایک بانس میں مربع چھتری باندھتے ہیں اور اس کو کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ اس پر کبوتر وغیرہ پرند بیٹھیں۔ ؎

مہدِ آسائشِ عالم ہے تارا عہد ان کو
فرِ طائر کو خطِ کاہکشاں ہے پچواس

نکہتؔ [نور اللغات]

پَتیانا — اعتماد کرنا، رازداری کرنا، بھروسہ کرنا

اردو، فعل

پَٹا کاٹنا — نوکری سے نام خارج کرنا، نکال باہر کرنا، گویا جانور کے گلے کا پٹا کاٹ کر چھوڑ دیا۔

اردو

پَٹّن — شہر، نگر، بستی جیسے

پاک پٹن

اردو، ملتانی، مذکر، اسم

پَٹّو — چالاک، تیز، ہوشیار، بے روک، سخت، ضدی، بے رحم، ایک قسم کا کپڑا

پَٹوا — بیل فیتے کا کام کرنے والا۔ رنگریز۔ ڈورے ڈالنے والا

اردو، مذکر، اسم

پٹوا گھر ہوتا تو پہلے اپنی داڑھی رنگتا۔ (محاورہ)

پَتّھا — گھاس کی لمبی پتی۔ رگ وریشہ۔ بالوں کی لٹ

اردو، برج، مذکر، اسم

جو اصطبل میں کئی گھوڑے ہیں سو کیا امکاں

کہ ہووے گھاس کے پتھے کا ان کے آگے نشاں

سوداؔ [ویرانی شاہجہاں آباد]

پَچھیت — فصل کے آخر میں تیار شدہ کھیت۔ دیر میں پکی ہوئی کھیتی۔

مونث، اسم

پدَم	قدم، کنول کا پھول، دس کھرب، گول سیاہ داغ جو ہاتھ پاؤں وغیرہ پر ہوتا ہے۔
پدماوتی	کنول کے پھولوں سے بھری ہوئی۔ مجازاً دولت کی دیوی لکشمی۔
پدمنی	کنول بیل، چار قسم کی عورتوں میں سے اعلیٰ قسم کی عورت۔ اس کی تفصیل یہ ہے پدمنی، چترنی، ہستنی، سنکھنی آننگارا گا میں پدمنی کی یہ خصوصیات گنائی گئی ہیں۔ غزالی آنکھیں جن میں گلابی ڈورے۔ نازک ناک، چاند سا چہرہ، صراحی دار گردن، نازک شیریں لب جیسی آواز، سونے جیسا رنگ یا چمپا کے پھول جیسا، کم خواب، فطرتاً باحیا، مذہب پرست، فیاض "اس نازنین کو جو میں نے دیکھا تو فی الواقع اس کا عالم پری کا سا تھا۔ نکھ سکھ سے درست جو جو خوبیاں پدمنی کی سنی جاتی ہیں سو سب اس میں موجود تھیں۔ میر امن [باغ و بہار۔ لندن ۱۸۵۱ ص ۱۹۳۔ سرگزشت آزاد بخت پادشاہ کی]

پدھارنا

۱۔ بیٹھنا، تشریف رکھنا

۲۔ چلے جانا، نکل آنا

پدھان ۔ پردھان

گاؤں کا سربراہ، معزز، چودھری

پَر

فارسی ۔ اردو

مگر، لیکن

"پر بفتح بائے فارسی لفظِ فارسی ست بمعنی مگر ۔ وحشی گوید

شعر

آنکہ ہرگز یادِ مشتاقاں بمکتوبے نہ کرد

گرچہ گستاخی ست می گویم پر خوبے نکرد"

مولوی محبوب علی رام پوری [منتخب النفائس ۔ کانپور ۔

۱۲۸۶ھ ص ۲۴]

پَرات

۱۔ بڑی تھالی

۲۔ تڑکا، علی الصباح

پُراتم

اردو، سنسکرت، صفت

پُراتن

سال خوردہ، بوڑھا، سن رسیدہ، معمر، اگلے زمانے کا

پراچہ ۔ پراچۂ

اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم،

۱۔ پارچہ، کپڑے کا ٹکڑا

۲۔ بزاز، پارچہ فروش، کپڑے والا

کروں معاش کا حسرت کی تجھ سے کیا میں بیاں
کہ توشہ خانہ ہے ان کا پراپچّے کی دوکاں
سودؔ[اویرانی شاہجہاں آباد]

پَرارتھنا
پراتھنا
مانگنا، چاہنا ، درخواست، عاجزی، حمد، خدا سے گناہوں کی معافی چاہنا

پران
سانس، دم، روح، زندگی، مجازاً معشوق

پَربھو
بڑا، برتر، اعلیٰ قادر حاکم مالک، شوہر، سب کا مالک یعنی خدا

پَربِینتا
اردو، سنسکرت الاصل۔ مونث اسم
دانشمندی، خردمندی، مہارت، دستگاہ، دانائی، چالاکی، ہوشیاری، علم

پَرتَل
بوجھ، بھار
پرتل کا ٹٹو: بوجھ لادنے والا ٹٹو۔ لدّو

پَرچَل
زیادہ چنچل، بہت شوخ

پَرچَنا
آزمائش کرنا، ملاقات کرنا، ملانا

پُرچنڈ نہایت تیز، بہت گرم، ازبس خوفناک، غصہ ور، زبردست

پرچونی دال، آٹا، تیل، لونگ، مرچ جنس وغیرہ
اردو، مؤنث، اسم
پرچونیا: جنس کا بیچنے والا، بنیا

پرچھا صاف، صفا، مطلع کا صاف ہونا
برج بھاشا

بولا صاحب تمہیں تو سودا ہے
واں تو جھگڑا ہی سارا پرچھا ہے
نظیر اکبرآبادی

پرساد تبرک، بخشش، فیض، صفائی، پاکیزگی، اطمینان

پرسوت ۱۔ایک بیماری جو عورتوں کو زچگی کے زمانے میں ہوتی ہے۔
۲۔پرسو: پیدا کرنے والی، جننے والی

پرکھا کھائی، خندق، قلعے کے چاروں طرف کا نالا

پرگیری ۱۔تیر کے پر، تیر کو جہاں سے چٹکی میں پکڑ کر چلّے پر رکھتے ہیں وہاں پر لگائے جاتے ہیں۔
اردو، فارسی، مؤنث، اسم
۲۔تیر میں پر لگانا

ثابت ہو جو دگلا تو نہیں موزوں میں کچھ حال

تیروں میں ہے پر گیری تو بے چلہ کماں ہے

سودا [شہر آشوب]

پَرماتما (پرم آتما) — ذات برتر، خدا

پَرَن — اردو، اصطلاح موسیقی، مونث

طبلہ کی گت، نہایت تیز لے جو بجائی جائے۔ ناچنے والے اسے پیروں کی جنبش سے نکالتے ہیں۔ پکھاوج میں ہمیشہ پرن بجتی ہے۔

کوئی دائرے میں بجا کر پرن

کوئی دھمدھمی میں جتا اپنا فن

میر حسن [مثنوی سحرالبیان]

پَرنام — سلام، آداب، تعظیم، بندگی

پریتم (پیتم) — سب سے پیارا، معشوق، شوہر، مجازاً خدا

پریکھا — اردو، مذکر، اسم

۱۔ تاسف، پشیمانی

۲۔ تلاش، جستجو، امتحان، آزمائش

اے درد جو کچھ کیا پریکھا ہم نے

دیکھا تو عجب ہی یاں کا لیکھا ہم نے

بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ
جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے
دردؔ [شمس البیان ۔مخطوطہ ۱۷۹۲ء]

پرہیز
مذکر

اجتناب کرنا ۔ اپنے آپ کو کسی چیز کے لیے روکے رکھنا
اقبال نے بال جبریل میں لکھا ہے

ضمیر لالہ مے لعل سے ہوا لبریز
اشارہ پاتے ہی صوفی نے توڑ دی پرہیز

اس پر برابر اعتراض ہوتے رہے ہیں کہ اقبال نے پرہیز کو مؤنث نظم کر کے زبان سے کم واقفیتی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے ۔سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیے کہ اقبال نے زبان دانی کا دعویٰ کبھی نہیں کیا ۔صحت زبان، روز مرہ، محاورہ وغیرہ کی سند فراہم کرنے کے لیے نہ اقبال نے شاعری کی اور نہ ان کے کلام کو اس نظر سے دیکھنا چاہیے ۔دوسری بات یہ کہ اقبالؔ، داغؔ کے شاگرد تھے ۔خواہ یہ شاگردی استادی کتنی ہی کم مدت رہی ہو ۔لیکن اقبال نے داغ کو ہمیشہ اپنا استاد تسلیم کیا اور ضرور ہے کہ اپنے استاد کے کلام کا مطالعہ بھی کیا ہوگا ۔داغ جس پائے کے زبان داں اور جس رتبے کے مسلم الثبوت استاد ہیں وہ سب جانتے ہیں ۔داغ نے خود بھی نہایت بلند آہنگی اور خود اعتمادی سے کہا ۔

غیروں کا اختراع و تصرف غلط ہے داغ
اردو ہی وہ نہیں جو ہماری زباں نہیں

اوراس کی ایک وجہ بھی خود بتا دی ہے

کیوں داغ دہلوی کی زباں مستند نہ ہو
پیدا کیا خدا نے اسے تخت گاہ میں

اگرچہ وہ اس شرف اور امتیاز میں تنہا نہیں۔لیکن ایک امتیاز ان کو بلا شبہ بلا شرکت غیرے حاصل تھا اور وہ یہ کہ وہ تقریباً چودہ برس کی عمر سے لے کر تقریباً پچیس برس کی عمر تک قلعہ معلی میں رہے۔وہیں ان کی پرورش وتربیت ہوئی اور وہیں انھوں نے بیگمات کی زبان سے نکھری ہوئی شفاف اور مستند زبان سیکھی اور روزمرہ اور محاورے سیکھے جوان کے مزاج میں پیوست ہو گئے۔ اسی بات نے ان کے اندر ایسی خود اعتمادی پیدا کر دی تھی جو بعض اوقات خود آرائی کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔فرہنگ آصفیہ کے نامور مؤلف اور زبان داں مولوی سید احمد صاحب دہلوی کا جب داغ سے ذکر کیا گیا تو انھوں نے کہا۔"ہاں وہ عرب سرائے کے رہنے والے تھے"۔نکتہ اس میں یہ کہ دہلی کے قدیمی باشندے عرب سرائے کو شہر سے باہر کا علاقہ سمجھتے ہیں اور داغ کی مراد یہ تھی چوں کہ اصل دہلی کے باشندے نہ تھے اس لیے ان کی زبان کا اعتبار نہیں!

بیگمات قلعہ معلی کی زبان پر بعض الفاظ کا استعمال تذکیر و تانیث اہلِ دہلی سے مختلف بھی تھا جہاں اس طرح کا اختلاف ہے داغ کے ہاں اسی کا پرتو ملتا ہے۔ پرہیز کو خود داغ نے مؤنث نظم کیا ہے۔
گلزارِ داغ کا مطلع ہے۔

وصل کی شب بھی تمہاری وہی پرہیز رہی
مہربانی بھی تمہاری ستم آمیز رہی

گلزارِ داغ کے بیشتر مطبوعہ نسخوں میں یہ مطلع اسی طرح درج ہوا ہے۔ جنھوں نے اقبال کا دفاع کیا ہے انھوں نے داغ کے اس مصرع کو ہی نقل کیا ہے کہ اقبال نے بھی اپنے استاد داغ کی ہی پیروی میں پرہیز کو مؤنث نظم کیا اور اقبال کے لیے زبان دانی میں داغ سے بڑھ کر کوئی اور مستند نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لیے پرہیز کو مؤنث نظم کر دینے پر اقبال کے خلاف زبانِ طعن وا نہیں کرنا چاہیے۔ داغ نے بعض اور الفاظ بھی مؤنث نظم کیے ہیں جنھیں اہلِ لغات نے مذکر قرار دیا ہے۔ مثلاً "اوّل" اردو میں بالاتفاق مذکر ہے مگر داغ نے اسے مؤنث نظم کیا ہے۔

آنے کا وعدہ کرتے ہو کیا اس کا اعتبار
بلوا دو اپنی اُول میں میرے رقیب کو

اب اختتامیے کے طور پر عرض یہ ہے کہ اتنی تفصیل سے پر

ہیز کی تذکیر و تانیث پر گفتگو کرنے کے بدیہی شرح صدر
حاصل نہ ہوا اور خلش باقی رہی۔ اتفاق دیکھیے کہ میرے
والد صاحب قبلہ پروفیسر حامد حسن قادری علیہ الرحمۃ کی
ذاتی کتابوں میں مجھے گلزارِ داغ کا ایک قدیم نسخہ
دستیاب ہوگیا۔ یہ نسخہ میرے نانا مولانا مولوی نصیر عالم
صاحب علیہ الرحمہ کی ملک تھا۔ اس کی پیشانی پر ان
کے قلم سے تحریر ہے۔

[مقام مراد آباد ۱۲/مارچ ۱۸۸۴ء کو خرید کی گئی۔ نصیر عالم]

یہ نسخہ مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں ۱۲۹۶ھ۔۱۸۷۸ء میں
چھپا۔ اس دیوان میں صفحہ ۲۱۴ پر غزل نمبر ۲۸۸، یہی
غزل ہے اور اس کا مطلع اس طرح درج ہے ۔

وصل کی شب بھی وہی عادتِ پرہیز رہی
مہربانی بھی تمہاری ستم آمیز رہی

اب اس دریافت کے بعد داغ اور اقبال دونوں پر سے
الزام اٹھ گیا۔ داغ نے پرہیز کو مذکر ہی لکھا ہے۔ ہم نے
داغ کے دفاع میں جو دلائل دیے تھے وہ سب غیر ضروری
ہوگئے۔ یہ دیوان داغ کی زندگی میں ہی شائع ہوا۔
اس کے حقِ تالیف و اشاعت بھی ان کے ہی نام ہیں
کیوں کہ سرورق پر لکھا ہے ''تصنیف شاعر اعجاز
بیاں نواب مرزا خاں صاحب بحفاظت حق
تالیف'' ہم نے ابھی کہا کہ ۱۸۷۸ء کی مطبع انوار محمدی

لکھنؤ کی پہلی اشاعتِ گلزارِ داغ کے بعد داغ سے یہ
الزام اٹھ جاتا ہے کہ انھوں نے پرہیز کو مؤنث باندھا۔
لیکن اقبال کو بھی ہم نے اس اتہام سے بری الذمہ قرار دیا
جب کہ ان کے ہاں واضح طور پر۔

"اشارہ پاتے ہی صوفی نے توڑ دی پرہیز"

موجود ہے۔اس کی توجیہہ اس طرح پر ہے
کہ گلزارِ داغ کی پہلی اشاعت ۱۸۷۸ء کے بعد اور
اشاعتیں بعد میں آئیں ان میں سہوِ کاتب سے پہلے مصرع
میں تحریف واقع ہوگئی۔یعنی پہلا مصرع کاتب نے اس
طرح لکھ دیا ۔ وصل کی شب بھی تمہاری وہی پرہیز رہی
اقبال نے، ہمیں یقین ہے کہ گلزار کی پہلی اشاعت نہیں
دیکھی ہوگی۔کیوں کہ وہ اقبال کی پیدائش ۱۸۷۷ء سے
صرف ایک سال بعد چھپی تھی۔یعنی گلزارِ داغ کی
اشاعت کے وقت اقبال کی عمر صرف ایک سال تھی۔اردو
شاعری کی طرف متوجہ ہونے اور داغ کے تلمذ تک پہنچتے
پہنچتے کم و بیش بائیس پچیس برس لگ گئے ہوں گے
اس لیے اقبال نے یقینی طور پر گلزار داغ کی پہلی
اشاعت میں اس مصرع کی اصل شکل نہیں دیکھی ہوگی
اور جب انھوں نے مابعد کی اشاعتوں میں تحریف شدہ
شکل میں پرہیز کو مؤنث دیکھا تو ان کے لیے یہ جانتے
کے باوجود کہ عام طور پر اساتذہ کے ہاں پرہیز مذکر

ہے، اپنے استاد داغ سے یہ پوچھنے کی کوئی ضرورت نہ
تھی کہ انھوں نے کیوں اسے مؤنث نظم کیا ہے۔
اگر عمروں کا تفاوت اور استادی و شاگردی کے آداب
اور اس عہد کے سماجی و اخلاقی ضابطوں پر نظر کی جائے تو
اقبال نے بے شک وہی کیا جو ہر باشعور شاگرد کرتا ہے۔
اور ان کے اپنے مصرع میں تو پرہیز تذکیر کی صورت میں
آ ہی نہیں سکتا تھا۔ اس کے لیے زیادہ سے زیادہ انھیں
یہ خوبصورت شعر ہی ترک کرنا ہوتا۔ بہر حال ہماری اس
دراز نفسی کا مدعا بدلائل یہ ہے کہ داغ اور اقبال دونوں غلط
زبان کے اتہام سے بری ہیں۔

پڑا پانا

اگر کوئی شخص بے وجہ بہت خوش ہو تو اس وقت کہتے ہیں
کیا کچھ پڑا پایا ہے؟'' کیا بے توقع مال ہاتھ لگا۔

دل شدت غم سے سخت گھبرایا ہے
اکتا کے مری ناک میں دم آیا ہے
روتا ہوں گلی میں تری دل کو کھو کر
کیا ہنستا ہے کچھ تو نے پڑا پایا ہے

میر شیر علی افسوس [شمس البیان۔مخطوطہ ۱۷۹۲ء]

پپا

اردو، مذکر، اسم

دونوں ہاتھوں میں جس قدر بھر کر کوئی چیز آئے

پس انداز
اردو

۱۔بچایا ہوا، آڑے وقت میں کام آنے کے لیے روز مرہ ضروریات سے کچھ رقم بچا کر رکھنا
۲۔کوئی بچائی ہوئی چیز

یہ گل اندام جو صرفے سے ذرا ناز کریں
کام لیں زلف سے کاکل کو پس انداز کریں
محمد بقاؔ [شمس البیان مخطوطہ۔۱۷۹۲ء]

پشتی
اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

حمایت، شہ، تائید، مدد، سہارا

ایک کہتا ہوں میں تو منہ پہ رقیب
تیری پشتی سے سو سناتے ہیں
میرؔ

پکھارنا
اردو، فعل

کھنگالنا، دھونا، صاف کرنا، پاک کرنا

پکھالنا

دیکھیے پکھارنا

پکھالی
اردو، مذکر، اسم

(پکھال: مشک، چڑا)
مشک سے پانی بھرنے والا، سقہ، بہشتی

پکھان
اردو، برج، مذکر، اسم

۱۔پتھر، سنگ
۲۔شاعری کا ایک وزن

پکھوا

بازو، گود، پہلو

پکھروٹا

اردو، مذکر، اسم

پان کی گلوری یا بیڑے پر لپٹا ہوا چاندی یا سونے کا ورق

پلا (پلہ)

اردو، مذکر، اسم

وہ تھیلا جو سر پر اٹھایا جاتا ہے یا جسے پیٹھ پر رکھتے ہیں، اناج اور غلہ بھرنے کا بورا، تھیلا، ترازو کا ایک حصہ، دامن، آنچل کا سرا

پلے بندھنا یا باندھنا: منسلک و وابستہ و متعلق ہونا یا کرنا

پلا بھاری ہونا: وزن دار ہونا، بھاری پڑنا لفظی اور اصطلاحی دونوں معنی میں، صاحب ثروت ہونا، صاحب قوت ہونا، بالادست ہونا، زبر پڑنا، بہتر ہونا، جس کے طرفدار اور مددگار زیادہ ہوں

پلہ دار: قلی، مزدور، بوجھ ڈھونے والا

کیا بدھیا بھینسا بیل شتر کیا گونیں پلہ سر بھارا

نظیرؔ

پلشت

اردو، فارسی، صفت

نجس، ناپاک، ناصاف

سرمست ہیں ہم آنکھوں کے دیکھے سے یار کی

کب یہ نشہ ہے دخترِ زر تجھ پلشت میں

میرؔ

پلول (پر ول)

اردو

ایک ترکاری، چھوٹا تالاب

پلیتھن پکانا

عام محاورہ "پلیتھن نکالنا" ہے۔ ستانا۔ تکلیف دینا۔ دق کرنا۔ بھرکس نکالنا۔ سوداؔ نے پلیتھن پکانا لکھا ہے۔

نان با کو جو دیکھوں بھر کے نظر
مجھے کہتا ہے یوں وہ گیدی خر
ٹکے مشرف کے گھر لگاؤں گا
اور پلیتھن ترا پکاؤں گا

دوسرا شعر کلیات سوداؔ مطبوعہ نول کشور پریس اور نسخہ جانسن میں اس طرح درج ہے۔

ٹکے مشرف کے گھر لگاؤں گا
اور پلیتھن تیرا نکالوں گا

اول تو اس شعر کے معنی کچھ نہیں نکلتے سوائے اس کے کہ پلیتھن کا محاورہ جدید اور درست ہو گیا۔ دوسرے لگاؤں گا اور نکالوں گا قافیہ نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ یہ نسخہ جانسن سودا نے اپنے اہتمام میں لکھوا کر پیش کیا تھا اس کے باوجود اس میں شعر درست نہیں ہے۔ مجھے یہ شعر "ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸" میں پلیتھن پکانا کے ذیل میں ملا اور یقین ہے کہ اس کی شکل اسی طرح ہوگی۔ "مشرف" نگراں کے معنی میں آتا ہے۔ اسی لغت میں درج ہے کہ مطبخ کا حساب کتاب رکھنے والے اور نگرانی کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ترجمے

میں اس نے لکھا ہے کہ "مطبخ کے نگراں کے گھر رشوت
پہنچاؤں گا اور پھر تجھے ستاؤں گا۔" معلوم ہوتا ہے کہ
قدیم سے یہ دو محاورے الگ الگ چلے آتے تھے۔
پلیتھن پکانا بمعنی تکلیف پہنچانے کے اور پلیتھن نکالنا
بمعنی بری طرح مارنے پیٹنے اور بھرکس نکالنے کے
جب چپاتی پر بہت زیادہ پلیتھن لگ جاتا ہے تو اسے
بھی جھٹک کر اور ہاتھ سے تھپکی دے کر جھاڑتے ہیں۔
لیکن بعد میں پلیتھن پکانا متروک ہوگیا اور پلیتھن
نکالنا جاری رہا۔ حالانکہ دونوں کے معنی مختلف
ہیں، نور اللغات میں یہ شعر اس طرح ہے

ٹکی مشرف کے گھر لگاؤں گا
اور پلیتھن ترا پکاؤں گا

پَن
اردو، ہ ج، مذکر، اسم
۱۔ قسم سوگند
۲۔ قدیم نظام زر کا ایک جزو، یعنی اسّی (۸۰) کوڑی کے
بیس (۲۰) گنڈے اور بیس (۲۰) گنڈوں کا ایک پَن

پِنڈ (پِنڈا)
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم
۱۔ جسم

پنڈ پڑنا: پیچھا کرنا، گھیرنا، پکڑنا، تہیہ کرنا
پنڈ چھڑانا: پیچھا چھڑانا، بچنا، بھاگنا

پنڈارا
اردو، مراٹھی، مذکر اسم
مراٹھوں میں ڈاکو، لٹیرا، غارت گر، ٹھگ

پنڈی
اردو، سنسکرت، مونث، اسم
۱۔گول چیز
۲۔شیولنگ کا بالائی حصہ۔
۳۔کوئی چیز جو مٹھی میں پکڑی جا سکے۔

پنکھی
اردو، مؤنث، اسم
ایک قسم کا اونی کپڑا جو پہاڑی علاقوں میں بنا جاتا ہے۔

پنگا
اردو، صفت
خمیدہ ٹانگوں والا

پنہاری
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر اسم
پن: وعدہ ۔ہاری: توڑنے والا
وعدہ شکن، وعدہ خلاف، بے وفا، خیانت کرنے والا،
پنہارنی (مؤنث)

پَنیری
اردو، مونث، اسم
پھولوں کے چھوٹے پودے

کہیں تخم پاشی کریں گوو کر
پنیری جمادیں کہیں کھود کر
میر حسن [سحرالبیان]

پنیری (پ۔نی۔ری)
پنیر سے متعلق

پنیری جمانا
بات کا ڈول ڈالنا، اپنے مطلب کی بات کا آغاز کرنا، اپنے مقصد کے لیے موقع پیدا کر کے بات کرنا

پُوددار اردو، مذکر، اسم
۱۔ سکوں کی جانچ پڑتال کرنے والا حاکم جس کا کام کھوٹے کھرے سکوں کو پرکھنا ہے۔
۲۔ نقد حساب رکھنے والا۔
۳۔ حساب کتاب اور بہی کھاتہ رکھنے والا ملازم

پُورنا اردو، فعل
بُنا، جیسے مکڑی جالا بُنتی ہے۔
چوک پورنا: چوخانے، مربعے بنانا

پُوسنا اردو
تربیت دینا، تعلیم کرنا، پرورش کرنا۔
بالعموم پالنا پوسنا مستعمل ہے۔

پولے تلے گزراں کرنا محاورہ
(پولا۔ گھاس کا گٹھا)
تنگی ترشی سے گزر بسر کرنا۔ سخت زندگی گزارنا۔ مفلسی اور ناداری سے بسر کرنا۔

ہوا ریشِ درازِ شیخ سے معلوم یہ ہم کو

کہ یہ زاہد بھی اک پولے تلے گذران کرتا ہے

ہدایت [شمس البیان۔مخطوطہ ۱۷۹۲ء]

پَھاندی

اردو، مونث، اسم

پچاس یا سو گنوں کے گٹھے

پھاوڑی

اردو، مونث، اسم

۱۔جوگیوں کا خاص نوع کا ڈنڈا

۲۔ڈنڈ پیلنے کی ایک لکڑی جس کے دونوں سروں پہ پائے لگے ہوتے ہیں۔

پَھٹ

اردو پنجابی الاصل، مذکر، صفت، اسم

۱۔چوبیس گرہ کا ایک پیمانہ

۲۔فرد، تنہا، اکیلا

پَھٹ ہونا

اکیلا رہ جانا، تنہا ہو جانا، جدا ہو جانا

ہوا پھٹ جس گھڑی قیسِ بیاباں گرد کا جوڑا

تو ٹکرایا بہم دونوں کی آہِ سرد کا جوڑا

انشاء

پَھٹکر

اردو، صفت

۱۔اکیلا، الگ

۲۔بے جوڑ، جوڑ میں نا صرف ایک

۳۔علیحدہ

پھکوڑیا
اردو، مذکر، اسم

پھکڑ باز، اول فول بکنے والا، مسخرا پن، وگی کرنے والا، فحش گو

پَھکوڑیات

فحشیات، پھکو بازیاں

پھل
اردو، مذکر، اسم

۱۔تیز ے یا تیر کا آگے کا حصہ
۲۔آل اولاد، بچے وغیرہ
۳۔تلوار کا دھار والا حصہ

ہوں شہید اے دوستو اس ابروئے خمدار کا
پھل چڑھانا میری مرقد پہ تو پھل تلوار کا
نور علی بیگ نالاںؔ[ٹیلر۔ہنٹر۔۸۔۱۸ء]

پھول آتے ہیں
محاورہ قلعہ معلی

یعنی حائضہ ہے
یہ اصطلاح بیگمات دہلی بالخصوص قلعہ معلی کی ہے۔
[محاورات ہند ص ۴۵۔۱۸۹۰ء]

پھول ہونا
محاورہ

مرنے کے تیسرے دن قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی ایصال ثواب کے لیے۔اسے سیوم اور تیجہ بھی کہتے ہیں۔

رکھے سی پارۂ گل کھول آگے عندلیبوں کے
چمن میں آج گویا پھول ہیں تیرے شہیدوں کے
سراج الدین علی خان آرزوؔ[ٹیلر۔ہنٹر۱۸۰۸ء]

پھونک
اردو،مونث،اسم
۱۔تیر کا پچھلا حصہ،سوفار
۲۔کھوکھلا پن،خاص طور پر جواہرات کا ٹھوس نہ ہونا

پُھوسی
اردو،مؤنث۔اسم
''نرۂ کودکاں پیش از ختنہ۔''
مولوی محبوب علی رامپوری
[منتخب النفائس۔کان پور۔ص ۳۰،۱۲۸۶ھ]

پُھکّو
برج اردو،مذکر،اسم
بچوں کا عضوِ تناسل
نرۂ کودک،زبُ الصبی
مولوی محمد ناصر علی صاحب غیاث پوری
[اربع عناصر۔نول کشور۔لکھنو۱۹۲۹۔ص ۵]

پھوٹی سہی آنجنی نہ سہی
اردو محاورہ
آنکھ پڑی جاوے پر سرمہ ڈالنا منظور نہیں۔نقصان پڑا ہو
پر تدبیر منظور نہیں
[محاورات ہند ص۵۰ ۱۸۹۰ء]

پھیا (پھینیا)
اردو،مذکر،اسم
چھوٹی پگڑی
سر پر معمولی اور ادنیٰ طور پر پگڑی لپیٹنا۔

پھیکا
اردو،صفت
ہلکا،بے رونق،متوقع مزے سے کم
تمکین حسن دیکھ کر پی کا
رنگ گل کا مجھے لگا پھیکا
سید محمد شاکر ناجی [ٹیلر۔ہنٹر۔۱۸۰۸ء]

پیالہ نوالہ
اردو

خورونوش، کھانا پینا، فراغت آسائش

معمور شرابوں سے کبابوں سے ہیں سب دیر
مسجد میں ہے کیا شیخ پیالہ نہ نوالہ
میر

پیالہ ہونا

ا۔ عرس ہونا، سالانہ فاتحۂ وصال
۲۔ ہم پیشہ کی ہم پیشہ کے ہاں دعوت ہوئی
(آزادوں کا محاورہ)
۳۔ فقراء کے محاورے میں، مرنا
ارے اے مے نوش تو بھی آپ کو جلدی وہاں پہنچا
گدائے حسن کا کہتے ہیں تیرے آج پیالہ ہے
جان طپش

پیپلا
اردو، مذکر، اسم

تلوار کی نوک

پیٹھ لگنا
اردو، فعل

ا۔ پڑے پڑے پیٹھ میں زخم ہو جانا
۲۔ گھوڑے پر سوار ہونا
۳۔ گھوڑے یا جانور پر زین وغیرہ کسنا
''فجر ہوتے ہی گھوڑے کی پیٹھ لگا۔''
[لطائف ہندی]

پیچ — اردو، مونث، اسم

وعدہ، قسم، عہد

پیچ کرنا

وعدہ کرنا

پیچ لینا

ملنا، ہم آغوش ہونا

سب دُور ہوئے پتنگ ترے شمع رخ اُپر
پنڈے کو کھول ڈھیل نہ دو ہم سے پیچ لو
سید محمد شاکر ناجی

پیڑ — اردو، سنسکرت، مونث، اسم

درد، دکھ، تکلیف

"جس کی نہ پھٹی ہو بوائی وہ کیا جانے پیڑ پرائی"

پیغلہ (پیغلی) — پشتو، روہیل کھنڈی اردو، اسم

کنواری لڑکی کو پشتو میں پیغلہ کہتے ہیں۔ رامپوری مستورات بھی طنز کے موقع پر کہا کرتی ہیں۔ "ہے کیسی پیغلہ" یا "دیکھو تو اس پیغلہ کو باتیں کیسی بناتی ہے"۔
[عرشی]

پیکھنا — اردو، برج، پراکرت، مذکر، اسم

۱۔ نمائش، نظارہ
۲۔ نظر کا دھوکا، تماشا گاہ، پتلیوں کا تماشا
۳۔ تیریا چرتر، عورتوں کے نخرے

[نوراللغات نے سخن نامطبوع، ناپسندیدہ کام، معنی دیے
ہیں جو درست نہیں]

کھڑے سب کا ناچار منہ دیکھنا
کہ یارب یہ کیا ہے جہاں پیکھنا

میر حسن [سحرالبیان]

پیکھنا — دیکھنا، خواہش و آرزو کرنا
فعل متعدی

پیکھڑ — خصیہ، فوطے
برج اردو، مذکر، اسم

پیچ پانچ — ۱۔ ہیر پھیر
اردو
۲۔ چکر، فریب، گردش

''ایک ساہو کار پوتڑوں کا رجا زمانے کے پیچ پانچ میں
آ اپنی دولت کھو بیٹھا''۔

[لطائف ہندی]

پینڈا — سڑک، شارع عام
اردو، مذکر، اسم

پینڈا مارنا — سڑک چلو لوٹنا، راستہ روکنا

پِنڈی
اردو، برج بھاشا، مؤنث، اسم

گول گیند کی طرح، مختلف قسم کی مقویات و مغزیات سے تیار کردہ گولے جو سردیوں میں قوت کے لیے کھاتے ہیں۔ نیز زچہ کو بھی دیتے ہیں۔

ت

تا جو

مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ ایک برادر کش گنوار عورت کا نام ۔ دوسرے معنی میں وہ عورت جو بھائی کے ساتھ بد سلوکی کرے، برادرکش، کٹر ،ظالم ، بیدردو بے رحم عورت جیسے تا جو بہن، "بھائی تمہاری بہن تا جو بہن سے کم نہیں، اس نے سب کا حق مار لیا ہے اور اب تک کچھ نہ کچھ ستائے جاتی ہے" ۔اس کا قصہ یوں مشہور ہے کہ جب تا جو کا بھائی پردیس سے خوب کما دھا کر آیا تو اس نے کہا کہ آؤ راستے میں اپنی بہن سے بھی ملتا چلوں ۔ جب اس کے مکان پر پہنچا تو رات ہوگئی ۔اس نے اپنا سارا مال بہن کے پاس رکھوایا ۔تا جو نے طمع میں آ کر اپنے خاوند سے کہا کہ تو اسے مار ڈال جو یہ دولت ہمارے ہی گھر رہے ۔لیکن وہ اس بات پر راضی نہ ہوا تو تا جو نے اپنے دیور کو لالچ دیا ۔اس نے اس کے بھائی کا کام تمام کردیا ۔ یہ قصہ یہاں تک مشہور ہے کہ جوگی بھی گاتے پھرتے ہیں ۔

تاخ

اردو، فارسی، مذکر، اسم

۱۔نقاب

۲۔ہیزم

۳۔تاریکی

تار ٹوٹنا — سلسلہ منقطع ہونا

یہ اشک مسلسل ہی رہے تار نہ ٹوٹے
اے چشم مرے موتیوں کا ہار نہ ٹوٹے
گنا بیگم۔تمنا[ٹیلر۔ہنٹر۔۱۸۰۸]

تارے دکھانا — ایک رسم ہے یا یہ کہنا چاہیے کہ تھی۔مولوی سید احمد دہلوی لکھتے ہیں۔

"زچہ کو آسمان دکھانا۔مسلمان عورتوں میں دستور ہے کہ چھٹی کی رات کو دالان کے آگے چوکی بچھاتیں۔زچہ اور بچہ کو سنگار کراتیں۔سموسہ دار کارچوبی پٹی دونوں کے سرے باندھتیں اور باہر چوکی پر کھڑا کرنے کے لیے لاتی ہیں۔زچہ بچے کو گود میں لے باہر آتی ہے۔دو عورتیں دونوں پہلوؤں میں ننگی تلواریں لیے ساتھ ہوتی ہیں۔دائی آٹے کی چوکھا اٹھائے آتے چلتی ہے۔زچہ بچے گود میں اور قرآن شریف کو سر پر رکھ کر آسمان کی طرف دیکھتی ہے اور چوکی پر کھڑے ہو کر سات ستارے گنتی ہے۔اس وقت دونوں تلواروں کی نوک سے نوک ملا کر زچہ کے سر پر قوس بنا دیتی ہیں تا کہ اوپر سے جن اور پری کا گزر نہ ہو سکے۔گویا آج سے جن اور پری کے سائے کا خوف دور ہو جاتا ہے۔ادھر زچہ تارے دیکھنے جاتی ہے۔ادھر لڑکے کا باوا تیر کمان لے کر زچہ کے پلنگ پر کھڑا ہو جاتا اور

پوری بسم اللہ پڑھ چھت میں تیر لگا کر گویا فرضی مرگ
(ہرن) مارتا ہے۔ چناں چہ اس رسم کا نام ہی مرگ مارنا
پڑ گیا۔ مرگ مارنے کا نیگ ساس داماد کو دیتی ہے۔ زچہ
تارے دیکھ کر پلنگ پر آ بیٹھتی ہے۔ پلنگ کے آگے دستر
خوان بچھایا جاتا ہے چوکی میز کی طرح لگا دی جاتی ہے۔
اس پر تورہ چنا جاتا ہے جس میں پکی ہوئی سات ترکاریاں
اور مختلف طرح کے کھانے ہوتے ہیں۔ سات سہاگنوں کے
ساتھ مل کر زچہ ذرا ذرا سا چکھ لیتی ہے جسے چوبہ چکھانا کہتے
ہیں۔ مبارک سلامت سے کان پڑی آواز نہیں سنائی
دیتی۔ گانا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد زچہ کے آگے
تورے اور چوکھ میں روپے ڈال کر دائی کو دیے جاتے ہیں"۔

چَومُکھا — وہ چراغ جس کے چاروں طرف بتی کا گھر ہو۔ چومکھا چراغ

تبارک — دو لفظی معنی ہیں بڑا بزرگ، عالی، اصل میں باب تفاعل سے
ماضی کا صیغہ ہے لیکن چوں کہ اسم الٰہی کا حال واقع ہوتا ہے
اس لیے بزرگ مراد لیتے ہیں۔ قرآن شریف کی ایک سورہ
کا نام ہے جس سے انتیسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔ اور
اس کی بہت سی بزرگی لکھی ہے۔ یہ سورہ مانعِ عذابِ
قبر اور شافع روزِ محشر ہے۔ مولوی سید احمد صاحب
دہلوی نے لکھا ہے:

"رجب کے مہینے میں جمعہ یا جمعرات کو مردے کی
بخشش کے لیے اکتالیس بار سورۂ تبارک پڑھتے ہیں ۔
اس کے لیے اکثر میدے کی میٹھی روغنی تنوری روٹیاں
جن پر سونف خشخاش کلونجی جمی ہوئی ہوتی ہے تقسیم کی
جاتی ہیں ۔اگرچہ یہ رسم شارعِ اسلام نے مقرر نہیں کی
مگر ایک ذریعۂ خیرات (اور بے حد خیر و برکت کا
باعث) ہے۔دوسرے اس سورہ کے پڑھے جانے کی
وجہ مسلمانوں میں مثل ادعیہ ماثورہ مانی جاتی ہے۔"

تازی
اردو، فارسی الاصل، صفت

۱۔عرب کا

تازی خانہ : کتوں کا گھر

تازی کتا : گرے ہاؤنڈ

تازی گھوڑا : عربی گھوڑا

تَاش
مذکر، اسم

زری کا کپڑا
تاش بادلا بھی کہتے ہیں

تاقی
اردو، ترکی

۱۔(صفت) گھوڑے کی دونوں آنکھوں کا مختلف رنگ
ہونا جو عیب شمار ہوتا ہے

۲۔ایک قسم کی ٹوپی

تپکنا
اردو، فعل

پھوڑے میں پِس پڑنے پر ٹیس اٹھنا، سوزش ہونا ۔
جلن ہونا، لپک ہونا

تپش نے ان دنوں دل کی نئی صورت نکالی ہے
تپکتا ہے پڑا راتوں کو یوں پکتا ہو جوں پھوڑا
سودا

تختہ ہونا
اردو، فارسی، محاورہ

دکان تختہ کرنا یا تختہ ہونا: پہلے دکانیں بند کرنے کے لیے تختے لگا دیے جاتے تھے ۔ اس لیے دوکان تختہ کرنا یا ہونا بند کرنے کی معنی میں آتا ہے ۔ دکان بند ہو جانا ۔
بازار مندا پڑ جانا، سرد بازاری ہونا ۔

دوکانیں حسن کی آگے ترے تختہ ہوئی ہوں گی
جو تو بازار میں ہوگا تو یوسف کب بکا ہوگا
میر

تَد
اردو، برج، حرف

اب، جب، اس وقت، کسی وقت
(دیکھیے: جد)

تراہ

الامان، الغیاث، بچاؤ مہربانی کرو توبہ، رحمت، حفاظت
تراہ تراہ کرنا: حفاظت کے لیے پکارنا توبہ تلا کرنا
تراہ تراہ پڑنا: ابتری پڑنا

تر بندی

علم جراحی کی اصطلاح ہے۔ یونانی سرجن جنھیں جراح کہا جاتا ہے اور انگریزوں کی غلامی کے سبب معاشرے میں باوقار مقام نہیں رکھتے۔ اپنے فن میں لاجواب تھے اور اب بھی جدی وپشتی جراحوں کے ہاں خاندانی نسخے اور ترکیبیں بے نظیر ہیں۔ زخم کے علاج کے لیے ڈریسنگ کے طور پر تین طریقے رائج تھے جنھیں تر بندی، خشک بندی اور نمک بندی کہتے ہیں۔ تر بندی کے معنی ہیں زخم پر دواؤں میں بھیگی ہوئی پٹی باندھنا۔

میر تقی میرؔ دیوان پنجم میں لکھتے ہیں۔ ؎

تر بندی خشک بندی نمک بندی ہو چکی
بے ڈول پھیلتا سا چلا ہے فگار دل

نمک بندی اگر زخم کو مندمل کرنے کے لیے نمکیات لگا کر پٹیاں باندھتے ہیں تو اس کو نمک بندی کہتے ہیں۔

میرؔ کا ہی شعر ہے دیوان ششم میں:

سب زخم صدر ان نے نمک بند خود کیے
صحبت جو بگڑی اپنے میں سارا مزا گیا

تر پولیا

تین دروازے کا مکان۔ کوئی عمارت جس کے تین دروازے یا کمانیں ہوں۔

تر پَھلا

ایک مرکب دوا جو، ہلیلہ، بلیلہ، آملہ سے مل کر بنتی ہے۔

ترِشُول	لڑائی کا ایک ہتھیار جس کے سرے پر تین شاخیں ہوتی ہیں۔یہ مہادیو جی کا ہتھیار ہے۔
تِرلوک	تین عالم، یعنی، سورگ (بہشت)، مرتیہ (دنیا)، پاتال (دوزخ)
تِرنا	پار ہونا، عبور کرنا، نجات پانا، چھٹکارا پانا
ترمرانا	چندھیانا، پھڑ پھڑانا، پانی پر تیل کا تیرنا
ترمری	اندھیرا، چکر، سر کا گھومنا، گھمیری
تُرہی۔تُری	نفیری، شہنائی
تریاچرتر	عورتوں کا مکر و فریب
تریاہٹ	عورتوں کی ضد
تڑیڑے اردو، ہ، ج، مذکر، اسم	پانی کی دھار جو موٹی نہ ہو اور زیادہ زور سے نہ گرے۔ [دیکھیے: ڈریڑے]

وفورِ مے سے حالت غش کی ہے انشاء کو اے ساقی
شراب پہ تگالی کے دیجے منہ پہ تڑیڑے جا
انشاء

کھاویں ہر چند کہ بارش کے تڑیڑے پتھر
پہ سہیں کب مرے اشکوں کے وڑیڑے پتھر
انشآء

تسکر — چور، ایک قسم کا پودا

تسکری — چوری، پرشہوت عورت

تعریف المجہول بالمجہول — ایسی تعریف وتشریح کرنا جو خود تشریح طلب الفاظ و عبارت سے زیادہ مشکل ہو۔

تکبری — شیخی، غرور، گھمنڈ، اپنے آپ کو بڑھانا
اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم
''پھر سجدہ کیا فرشتوں نے، پر ابلیس نے نہ کیا اور حکم نہ مانا اور تکبری کی حضرت آدمؑ سے۔
[موضح القرآن۔سورہ بقرہ۔شاہ عبدالقادرؒ]
''پھر جب آیا تمھارے پاس کوئی پیغمبر ہماری طرف سے اور لایا وہ چیز جس کو تمہارا جی نہ چاہتا تھا تکبری کی تم نے اور اس پیغمبر کا کہا نہ مانا......
[موضح القرآن۔سورۃ بقرہ۔شاہ عبدالقادرؒ]

تکیہ کلام — بعض افراد کی عادت ہوتی ہے کہ کوئی خاص لفظ گفتگو میں بار بار بلاضرورت استعمال کرتے ہیں

اوراس کے اتنے عادی ہو جاتے ہیں کہ بغیر اس لفظ
کو بار بار ادا کیے ہوئے مسلسل گفتگو ہی نہیں کر سکتے ۔
گویا ان کے کلام کو سہارے کے لیے تکیہ کی ضرورت
ہوتی ہے ۔اس لیے اس لفظ کو تکیہ کلام کہتے ہیں ۔لیکن
لکھنؤ میں اس کو ’’سخن تکیہ‘‘ کہتے ہیں ۔ ناسخ لکھنوی
کہتے ہیں ۔

ہر سخن کے ساتھ لب پر نالۂ جاں کاہ ہے
تیری فرقت میں سخن تکیہ ہمارا آہ ہے

واہ کیا پیرِ مغاں کا ہے تصرف مے کشو
محتسب کا اب سخن تکیہ ہی مُل مُل ہوگیا

لیکن مولوی سید احمد صاحب دہلوی کہتے ہیں کہ اس لفظ
سخن تکیہ کا استعمال صرف اہل لکھنو کی حد تک ہی
رہا ۔اہل دہلی نے اسے قبول نہ کیا اور غالب نے
اپنے ایک شعر میں اس پر اعتراض بھی کیا ۔

رواں رکھو نہ رکھو ہے جو لفظ تکیہ کلام
اب اس کو کہتے ہیں اہل سخن، سخن تکیہ

غالب کے شعر سے صاف اعتراض یا انکار واضح نہیں
ہوتا ۔معلوم ہوتا ہے کہ سخن تکیہ کا استعمال بڑھتا جاتا ہے
اور وہ معترضین کو مخاطب کر کے دیکھتے ہیں کہ خواہ تم اس
کو روا رکھو یا نہ رکھو لیکن اب اہل سخن لفظ تکیہ کلام کو سخن
تکیہ کہتے ہیں ۔

تِل — لمحہ، لحظہ، ذرا سا وقت، پَل

اردو، برج، مذکر، اسم

تُلا دان — آدمی کے ہم وزن سونا چاندی وغیرہ خیرات کرنا۔

تلاوڑی — سرہند شریف کے مضافات میں ایک قصبہ جہاں ڈاکو چور لٹیرے اس کثرت سے تھے کہ ضرب المثل ہوگیا تھا۔

اردو، ہریانہ، مؤنث، اسم

دیکھی ہم نے جو راہ چاوڑی کی
پشم ہے رہزنی تلاوڑی کی
سوداؔ

[''تلاوری نام صحرا یست کہ در نواح سرہند واقع و اکثر قطاع الطریق میدان قافلہ غارت کند و در عرف حال ایں لفظ عموماً بر جمیع محل خطر اطلاق وارد۔ مرزا رفیع در ہجو کوتوالِ دِلّی انتظامی شاہجہاں آبادی گوید۔
دیکھی ہم نے جو راہ چاوڑی کی
پشم ہے رہزنی تلاوڑی کی
[''چوں بازار چاوڑی مسکن غلہ فروشاں باتصال جامع مسجد و در عین آبادی شہر واقع ست۔ معنی شعر مشتمل بر صنعت متضاد موزوں شدہ و باعتقاد قایل نتیجہ آں بدنسقی کوتوال مذکور است۔'']
[شمس البیان فی المصطلحات ہندوستان۔ مخطوطہ ۱۷۹۲ء]

تلوارا		اصطلاح موسیقی ایک تال جو طبلے اور پکھاوج پر بجتی ہے
تِلَنگا	اردو، مذکر، اسم	ا۔ بھارت کے جنوبی صوبے تلنگا (موجودہ آندھرا پردیش) کا رہنے والا ۲۔ بمعنی انگریزی فوج کا دیسی سپاہی۔ اس کا نام تلنگا یوں پڑا کہ ابتداء میں ہندوستان میں انگریزوں نے وہیں سے فوجی بھرتی کیے تھے۔
تمباکو		اس لفظ کو کئی طرح لکھتے ہیں۔ تماکو، تنبا کو۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے اس کے متعلق بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ لکھتے ہیں۔ "یہ لفظ امریکا کی زبان میں ٹوبیکو تھا۔ جسے پرتگالی ہند میں لائے۔ اصل میں ایک قسم کا پودا ہے۔ جس کے پتے حقے میں پینے اور پان میں کھانے کے لیے آتے ہیں۔ ہندوستان میں اس کے ساتھ گڑ ملا کر قلیان میں پیتے ہیں۔ عوام اسے تماکو اور گڑا کو کہتے ہیں۔ اس کا رواج جلال الدین اکبر کے وقت ۹۱۴ھ میں اول اول دکن اور پھر تمام ہند میں ہوا۔ جس کی مفصل اور دلچسپ کیفیت وقائع اسد بیگ مشیر و معتمد شہنشاہ اکبر سے اخذ کر کے لکھی جاتی ہے"۔

ایک دفعہ اسد بیگ بیجاپور کو بھیجے گئے۔ جو اس زمانے میں
ایک پر لطف خود مختار سلطنت تھی۔ ان کے بیجاپور جانے کی
غرض یہ تھی کہ شہنشاہ اکبر کے ایک بیٹے سے اس صوبے
کے فرماں روا کی ایک لڑکی کی شادی کے بارے میں
گفتگو کریں۔ وہاں انھوں نے پہلی مرتبہ تمبا کو دیکھا۔
اور تھوڑا اپنے ہمراہ لے آئے جو بطور تحفہ بادشاہ کی
خدمت میں پیش کیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۶۰۴ء کا ہے۔
اسد بیگ لکھتے ہیں کہ میں نے بیجاپور میں کچھ تمبا کو دیکھا۔
چوں کہ میں نے ہندوستان میں ایسی کوئی چیز نہیں
دیکھی تھی اس لیے میں تھوڑا سا اپنے ہمراہ لایا اور
ایک خوبصورت مرصع حقہ تیار کرایا۔ حقے کا پینڈا
نہایت خوبصورت تھا اور اس کے دونوں سرے
جواہرات اور مینا کاری سے آراستہ کیے گئے تھے۔
لیکن مجھے حسن اتفاق سے عقیقِ یمنی کی ایک منہال
نہایت عمدہ بیضوی مل گئی۔ جس کو میں نے نیچے چڑھادیا۔
اس کے علاوہ میں نے عمدہ سونے کی ایک چلم بنوائی تا کہ
حقہ ہمہ نوع خوبصورت نظر آئے۔ عاقل خاں نے مجھ کو
پان رکھنے کا ایک گلورا یعنی گلوریوں کے رکھنے کا ظروف
دیا۔ میں نے اس کو ایسے عمدہ قسم کے تمبا کو سے بھرا کہ
اگر اس کی ایک بتی جلائی جائے تو چلم روشن
ہوجائے۔ میں نے ان کل چیزوں کو خوب صورتی سے

ایک چاندی کی طشتری میں آراستہ کیا۔ میں نے ایک
خوبصورت نیچہ بھی بنوایا اور اسے بھی سرخ مخمل سے
منڈھوایا۔ جب حضور شہنشاہ اکبر میرے تحائف دیکھ چکے
تو انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ تو نے اس قلیل عرصے میں
اتنی چیزیں کیوں کر جمع کر لیں۔ ان کی نگاہ طشتری اور اس
کے لوازمہ پر پڑی انھوں نے کمال تعجب ظاہر کیا اور تمباکو
دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ اور کہاں سے آیا ہے؟
نواب خانِ اعظم نے جواب دیا کہ یہ تمباکو ہے جو کہ مکہ
اور مدینہ میں مشہور عام ہے اور یہ صاحب بطور دوا کے
حضور اقدس کی خدمت میں لائے ہیں۔ ہز میجسٹی نے اس
کی طرف دیکھا اور حکم دیا کہ حقہ بھر کر پیش کیا جائے۔
چنانچہ حقہ بھر کر آیا اور انھوں نے پینا شروع کیا۔ اس
پر بادشاہ کے حکیم نے ان کو حقہ پینے سے منع کیا۔
لیکن شہنشاہ اکبر نے ازراہِ عنایات خسروانہ جواب دیا کہ
میں اسد بیگ کو خوش کرنے کے لیے ضرور پیوں گا اور حقہ کی
مہنال اپنے منہ میں لگا کر دو تین کش کھینچے۔ حکیم کی عجب
حالت تھی۔ اس نے بادشاہ کو زیادہ کش نہ پینے دیے۔
اکبر نے منہال اپنے منہ سے نکال لی اور خانِ اعظم سے
کہا کہ اس کی آزمائش کریں۔ چنانچہ خانِ اعظم نے بھی
دو تین دم کھینچے۔ اس کے بعد بادشاہ نے اپنے عطار کو بلایا اور
اس سے پوچھا کہ اس کے خواص بیان کرو۔ اس نے جواب

دیا کہ کتابوں میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مگر یہ کوئی نئی
ایجاد ہے۔ اس کا پیدا چین کا بنا ہوا ہے اور یورپین
ڈاکٹروں نے اس کی بڑی تعریف لکھی ہے۔ پہلے حکیم
نے کہا کہ یہ ایک غیر آزمودہ دوا ہے۔ اس کے بارے میں
حکماء نے کچھ بیان نہیں کیا۔ پس ہم ایک غیر معلوم شے
کے خواص سے حضور اقدس کو کیوں کر مطلع کر سکتے ہیں۔
یہ موزوں اور مناسب نہیں ہے کہ اعلیٰ حضرت اس شے کی
آزمائش فرمائیں۔ میں نے اس حکیم سے کہا انگریز ناتجربہ
کار نہیں ہیں کہ انھیں اس کے متعلق کامل آگہی نہ ہو۔
انگریزوں میں ایسے ایسے عاقل اور دانا ہیں جو شاذ
و نادر غلطی کرتے ہیں☆۔ پس تم بغیر آزمائش کیوں
کر اس کے خواص جان سکتے۔ اور ایسی رائے دے
سکتے ہو جس پر حکماء و فضلا و امراء وا کابر بھروسہ کر سکیں۔
حکیم نے جواب دیا ہم انگریزوں کی تقلید کرنا اور اس رسم کو
اختیار کرنا نہیں چاہتے جس کی ہمارے بزرگوں نے بلا
آزمائش اجازت نہیں دی۔ میں نے کہا کہ یہ ایک عجیب و
غریب شے ہے۔ مگر دنیا میں کوئی شے نہیں ہے جو حضرت
آدمؑ کے وقت سے اب تک کسی نہ کسی زمانے میں عجیب و

☆ راقم الحروف قادری صاحب یہاں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ بے چارے اسد بیگ کو کیا علم تھا کہ انگریزوں میں ایسے ایسے جہلاء اور حمقاء پڑے ہوئے ہیں جو کبھی غلطی سے بھی کوئی معقول بات نہیں کہتے۔ اور آج تمام انگریز قوم بلکہ ساری دنیا تمباکو نوشی کے سنگین نتائج سرطان کی وبا کے طور پر بھگت رہی ہے۔ انتہا یہ ہے کہ بیمہ کمپنیاں بھی تمباکو نوشی کرنے والے سے زیادہ پریمیم وصول کرتی ہیں کسی شے کا نیک و بد بغیر آزمائش کیے نہیں معلوم ہو سکتا۔

غریب نہ ہو۔ اور وقتاً فوقتاً میں رائج اوردنیا میں
مشہورہوجاتی ہےتو ہر شخص اس کوکام میں لانے لگتا ہے۔
عقلاء وحکماء کو ہر شے کے نیک وبد خواص اچھی طرح
جان کران پراپنی رائے ظاہر کرنی چاہیے۔یہ ضروری بات
نہیں کہ کسی چیز کے عمدہ خواص یک بارگی ظاہر ہو
جائیں۔مثلاً دارچینی جوسابقاً معلوم نہ تھی حال میں دریافت
ہوئی ہے،اور بہت سے امراض میں کام آتی ہے۔

جب شہنشاہ نے مجھ کو حکیم سے مناظرہ اور مباحثہ کرتے سنا
تو وہ سخت متعجب ہوا اور بہت خوش ہو کر مجھ کو دعائیں دیں
اور خان اعظم سے کہا کہ تم نے سنا اسد نے کیا عاقلانہ
تقریر کی۔یہ بہت صحیح ہے کہ اگر ہم کسی ایسی شے کو اپنی
کتابو ں میں نہ پائیں جس کو اور قوموں کے عقلاء
استعمال کرتے ہوں تو یہ واجب نہیں کہ ہم اس کا
استعمال نہ کریں اور اس کو نہ آزمائیں۔حکیم کچھ اور کہنے
کو تھا مگر شہنشاہ اکبر نے اس کو روک دیا
اور مولوی کو بلایا۔مولوی نے اس کی بڑی تعریف
کی۔لیکن حکیم مذکور کو کسی طرح اطمینان نہیں ہوا۔چوں کہ
میں اپنے ہمراہ بہت سا تمباکو لایا تھا،اس لیے ہم نے
بہت سے اراکین سلطنت اور شرفاء وامراء میں تقسیم کیا اور
بہت سے لوگوں نے میرے پاس سے منگوا بھیجا۔غرض
بلا استثناء سب نے تمباکو استعمال کیا اور اس کا رواج پڑ

گیا۔ اس کے بعد سوداگروں نے تمباکو بیچنا شروع
کردیا اور تمباکو نوشی نے بہت جلد جلد ترقی کی۔ مگر ہز مجسٹی
نے حقہ نوشی نہیں اختیار کی۔"

۱۔تمبول (تنبول)
۲۔تمولی (تنبولی)

۱۔ پان دان، ظرف جس میں پان اور اس سے متعلق
چیزیں ہوں مثلاً کتھا، چونا، چھالیہ، الائچی
۲۔ پنواڑی، پان فروش

تلوں میں تیل نہ ہونا

۱۔ بدیہی امر سے انکار کرنا
۲۔ بے کار چیز کے لیے جو مطلوبہ کام نہ کرسکے اس کے
لیے بھی کہتے ہیں ان تلوں میں تیل نہیں۔
۳۔ ناممکن یا مشکل امر

تل میں دل لے کے یوں مکرتے ہو
گویا کہ ان تلوں میں تیل نہیں

معتبر خان [شمس البیان مخطوطہ ۱۷۹۲ء]

تنا خور (تنہا خور)
اردو صفت

(تنہا: اکیلا، خور: کھانے والا)
اکیلا بیٹھ کر کھانے والا۔ خود غرض۔ دوسروں کی
ضرورت و تکلیف سے بے پروا۔
"تنا خور آدمی ایک کونے میں بیٹھ کر اپنا پیٹ بھر لیتا
ہے اور پڑوسیوں کو خبر نہیں ہونے دیتا۔"
حالی [حیات جاوید۔ مفید عام پریس۔ آگرہ ۱۹۰۲ء]

ٹُمی (ٹُمبی) — لمبا کدو، ایک قسم کی تکلی

تُور (تورا/تورن) — ا۔تیرا، تیری
۲۔جلدی، تیزی، عجلت، پھرتی، جھٹ پٹ
تورا توری: جلدی، پھرتی، عجلت، گھبراہٹ، مصروفیت
کا ملا جلا ہونا ۔

تواضعِ سمرقندی — جھوٹی آؤ بھگت ۔بناوٹی تواضع ۔دکھاوے کی خاطرداری

توتا — اس لفظ کو عام طور پر ط سے طوطا لکھا جاتا ہے ۔اسی طرح
طوطی بھی ط سے لکھا جاتا ہے ۔بعض زباں دانوں نے اس
پر بڑی بحث کی ہے اور ط سے غلط اور ت سے صحیح ثابت
کیا ہے ۔لیکن قبول عام کو کیا کیجیے کہ ت سے آج تک
رائج نہ ہوا اور آئندہ بھی توقع نہیں کہ رائج ہو ۔لال چونچ
اور ہرے پروں والا پرندہ معروف میاں مٹھو ہمیشہ ط سے
ہی اردو میں لکھے جائیں گے ۔توتی کے سلسلہ میں
مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے دلچسپ گفتگو کی ہے ۔وہ
لکھتے ہیں ۔ایک خوش آواز چھوٹی سی سبز یا سرخ رنگ کی
چڑیا کا نام ہے جو توت کے موسم میں اکثر دکھائی دیتی ہے
اور شہتوت کمال رغبت سے کھاتی ہے ۔چنانچہ اسی وجہ سے
اس کا نام توتی رکھا گیا ہے ۔اہلِ دہلی اس کو مذکر بولتے

ہیں۔گو بقاعدہ اردو تانیث ہے۔فارسی والے طوطے کو بھی
توتی کہتے ہیں۔اس کا املا معرب ہونے کی وجہ سے
بطائے مہملہ بھی جائز ہے۔اس لفظ کی تذکیرو تانیث پر جو
لطیفہ حضرت استاد ذوق اور ایک لکھنوی شاعر سے ہوا اسے
ناظرین کی تفننِ طبع کی غرض سے اس تجدیدِ فرہنگ آصفیہ
میں درج کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے" استاد ذوق کے پاس
ایک مرتبہ ان کے ایک لکھنوی دوست، شیخ ناسخ کی ایک
تازہ غزل سنانے آئے۔جس کے تین اشعار یہ
ہیں۔۔

کوئی غنچہ ہے کوئی گل ہے کوئی پژمردہ ہے
دیکھتے ہیں ہم تماشا گلشنِ ایجاد کا

عاشقِ جاں باز کا ضائع نہیں جاتا ہے خوں
خسرو و شیریں سے پوچھو ماجرا فرہاد کا

باغ سے وحشت ہوئی یادِ قدِ دلدار میں
دیو کا سایہ ہوا سایہ مجھے شمشاد کا

مگر استاد ذوق کے پاس یہ غزل پہلے ہی پہنچ چکی تھی اور
وہ اس پر غزل بھی لکھ چکے تھے۔چناں چہ جھٹ اٹھ کر اندر
گئے اور وہ غزل لا کر سنانے بیٹھ گئے۔جس کے تین شعر یہ
ہیں۔

سرد عاشق ہوگیا اس غیرتِ شمشاد کا
غل مچایا قمریوں نے ہے مبارک باد کا

ہے قفس سے شور اک گلشن تلک فریاد کا
خوب طوطی بولتا ہے ان دنوں صیاد کا
کچھ گداز عشق میں ہوتا اثر تو دیکھتے
کوہ کے چشموں سے ہوتا خوں رواں فرہاد کا

دوسرا شعر سنتے ہی چونکے اور فرمایا کہ نہیں! آپ نے طوطی کو مذکر باندھ دیا۔ حالاں کہ اس میں یائے معروف علامت تانیث موجود ہے۔ کل کو آپ جوتی کو بھی احاطۂ تذکیر میں لے آئیں گے۔ استاد ذوق نے فرمایا کہ حضرت محاورے پر کسی کے باپ کا اجارہ نہیں ہے۔ آج آپ میرے ساتھ چوک پر چلیے اور اکبر آبادی کی یہ ضرب المثل کہ "چڑی مار ٹولہ بھانت کا جانور بولا" آزمائیے۔ دیکھیے کہاں کہاں کے پکھیرو جمع ہوتے اور کیا کیا ہانک لگاتے ہیں۔ وہ اس بات پر راضی ہو گئے۔ جب شام کا وقت ہوا۔ دونوں صاحب جامع مسجد کی سیڑھیوں پر جہاں گزری لگتی ہے پہنچے۔ دیکھا کوئی قسم قسم کے کبوتروں کا پنجرا بھرے بیٹھا ہے۔ کسی کے پنجرے میں لال ہیں، کسی کے بیے، کوئی اصیل مرغ کی گردن پر ہاتھ پھیر پھیر کر دکھا رہا ہے، کوئی مینا، کوئی اگن، کوئی بٹیر، کوئی تیتر لیے ہوئے ٹہل رہا ہے ایک شہدے صاحب بھی ہاتھ میں طوطی کا پنجرہ اٹھائے

ڈنڈ خم دکھاتے چلے آتے ہیں۔استاد ذوق نے اشارہ کیا ذرا ان سے بھی دریافت کرلیجیے۔آپ نے بے تکلف پوچھا کہ بھیا تمہاری طوطی کیسی بولتی ہے۔بھلا شہدے سے ایسے موقع پر کب رہا جاتا ہے۔جواب دیا کہ میاں بولتی تمہاری ہوگی۔یاروں کا طوطی تو خوب بولتا ہے۔یہ غریب بہت خفیف ہوئے اور اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔استاد ذوق نے کہا کہ حضرت اس بات پر نجایئے کہ شہدوں کی زبان ہے۔یہی دہلی کے خاص و خواص کی منطق ہے۔جس موقع پر یہ محاورہ بولا جاتا ہے اس کے لیے مذکر بولنا اور بھی باعثِ لطف ہوگیا۔ایک جھنجھانوی شاعر مالک رسالہ اصلاح سخن نے بھی اپنی خاص الخاص زبان کے موافق شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم آنجہانی کی وفات کے موقع پر جو طوطی بجنا استعمال فرمایا ہے۔عجب نہیں جو ان کے ہم خیال شعراء اسے جاری کرنے میں ساعی ہوں اور وہ یہ ہے

وجاہت آج نوبت اٹھ گئی اڈورڈ ہفتم کی
بجے ہے دھوم سے دنیا میں طوطی جارج پنجم کی

تھاپنا
اردو، برج، مونث، اسم

ہندوؤں کا ایک مذہبی تیوہار جو آگرہ اور نواح میں منایا جاتا ہے۔

توسن

اردو، فارسی، مذکر، اسم

۱۔گھوڑا
۲۔گھوڑا جو سدھلایا نہ گیا ہو۔گھوڑا جس کی تربیت نہ ہوئی ہو۔
۳۔سرکش گھوڑا

تھان

اردو، مذکر، اسم

۱۔نسل، اچھے تھان کا گھوڑا
۲۔سکے کے عدد کے لیے جیسے یک تھان اشرفی یعنی ایک عدد

تھانگ

اردو، مذکر، اسم

چوروں کی جگہ، خفیہ مقام جہاں مسروقہ مال چھپا ہو۔
سراغ لگانا۔مال مسروقہ کا پتہ لگانا
تھانگ دار: جو مال مسروقہ کی خرید وفروخت کرتا ہو۔
تھانگی: مال مسروقہ کی پوشیدگی میں مدد دینے والا۔

جب سے خط سیاہ ہے خال کی تھانگ
تب سے لٹتا ہے ہند چاروں وانگ

میرؔ

ٹھنٹھانا

اردو، کھڑی بولی، مثل

منہ پھلانا، منہ سوجانا، غصہ ہونا، خفگی کرنا، ناک بھوں چڑھانا

آج اتنا جو منہ ٹھنٹھایا ہے
نہ ملوگے نا! اور کیا ہوگا

میر سوزؔ

ترِہائت
اردو، مذکر، اسم

ا۔ ثالث، تیسرا شخص، پنچ
۲۔ پنچایت
۳ تین یا چار آدمیوں پر مشتمل تحقیقاتی مجلس جو کسی مسئلہ پر ثالثی کرے۔

تھوتھا
اردو، کھڑی بولی، صفت

ا۔ اندر سے کھوکھلا، جیسے کھوکھلے چنے، تھوتھے چنے۔
۲۔ کند، کھٹل، بے نوک کا تیر۔ جیسے تھوتھے تیروں اڑانا بمعنی کند چھری سے ذبح کرنا
۳۔ بے مغز بے معنی بات جیسے تھوتھی بات
۴۔ ایک دوا نیم زہریلی، نیلا تھوتھا

تھر
اردو، برج، مذکر، اسم

شیر یا چیتے کا بھٹ

تھیگلی
اردو، برج، مؤنث، اسم

جوڑ، پیوند

تھوک لگانا

فحش گالی، لوطیوں کی اصطلاح

تِیا
اردو سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

عورت، زن، محبوبہ، حسینہ، معشوقہ

تجھیوا — انگوٹھی کا نگ

اردو، برج، مذکر، اسم

تیتر کے منہ پنچھی — چوروں کی اصطلاح میں اگر تیتر کی آواز دائیں طرف سے آئے تو نیک شگون ہے اور مال ملنے کی توقع ہوتی ہے۔ جس وقت کسی نااہل آدمی کے ذمے ایسے کاموں کا فیصلہ کر دیا جائے جو اس کی بساط سے باہر ہوں اس وقت بھی یہ محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ کہ تیتر جیسے حقیر و مشت جانور کے منہ پہ دولت کے حصول کا انحصار ہو۔

تیاگ — ترک، جدائی، قطع علائق، نفس کشی، قربانی، خیرات، تجرید

تئیں — تُو واحد حاضر کی ایک شکل۔ اس کا استعمال بالکل تو کی طرح ہوتا ہے اور اس کا مترادف لفظ ہے۔ اس کے معنی میں علامت فاعل "نے" شامل نہیں۔ یعنی "تیں" کے معنی صرف "تو" ہے "تو نے" نہیں۔ آگرہ اور اس کے نواح کے قدیم گھرانوں میں اب بھی سننے میں آجاتا ہے۔ صرف نازک سا فرق اس میں یہ ہے کہ انتہائی محبت و بے تکلفی یا نفرت وحقارت دونوں موقعوں پر اس کا استعمال ہوتا ہے۔ یہی کیفیت تقریباً "تو" کے استعمال کی بھی ہے۔ لیکن ان دونوں جذبات کے اظہار کے لیے "تیں"

اردو، برج، ضمیر

کا درجہ "تو" سے بڑھا ہوا ہے۔یعنی "تو" سے جس درجہ کی محبت یا حقارت ظاہر ہوگی اس سے زیادہ "تیں" سے۔

تیں جو کہتا ہے کہ میں نے یہ بنی بیاہی ہے
تخت کی رات سلیماں کی مجھے شاہی ہے
سن کے اس حرف کو سوداؔ نے کہا واہی ہے
زور اور ظلم نہیں عقل کی کوتاہی ہے

سوداؔ

دیکھ کر ہنستے ہیں تجھ کو کبک و مور بنے
تیں آہ عشق بازی چو پڑ عجب بچھائی
کچی پڑی ہیں نردیں گھر دور ہے ہمارا

میرؔ

کھا پیچ و تاب مجھ کو ڈسیں اب وہ کالیاں
ظالم اسی لیے تیں نے زلفیں تھیں پالیاں

اشرف علی فغاںؔ

تیکھا چبھتا ہوا، نرالا اور طرحدار، انوکھا، گرم، تلخ، کڑوا، غصہ ور، تندمزاج، تیز، نکیلا، تند۔

ٹ

ٹُھانا اردو

۱۔قوت لایموت کے لائق روزینہ دینا

۲۔اتنا تھوڑا راتب بمعنی انگریزی راشن دینا جو رشتۂ جسم وجاں کو منقطع نہ ہونے دے۔

ٹانکی

سنگتراش کا پتھر تراشنے کا آلہ، چھینی

جب راج نے قضا کے کرنی بولی ٹانکی

نظیر اکبرآبادی

ٹپکی پڑنا

(عورت کا ٹپکی پڑنا) مستی وشہوت سے پُر

''کنایہ از میلان خاطر اوست بمباشرت

مولف طپش گوید ۔

مستی میں بسکہ ٹپکی ہی پڑتی تھی دختِ رز

ہونٹوں سے میرے ہونٹ کل اپنے رگڑ گئی''

[شمس البیان فی مصطلحات۔ہندوستان مولفۂ مرزا جاں طپش ۔مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

ٹپ نویس اردو

۱۔وہ اخباری نمائندہ جو محض سنی سنائی باتوں کو بطور خبر کے پیش کرے۔

۲۔غلط باتوں یا افواہوں کو لکھنے والا

ٹکور
اردو، ہ ج، مذکر، اسم

۱۔ ڈنکے کی آواز، نقارے کی آواز، ڈھول کی آواز

۲۔ پلٹس، کپڑا گرم کر کے یا دواؤں کی پوٹلی گرم کر کے متاثرہ جگہ پر پھیرنا

باول لگا ٹکوریں نوبت کی گت لگاویں

نظیر اکبرآبادی

ٹک

ذرا، تھوڑا، ذرا سا، کم

ٹکی لگانا
اردو

(ٹکی، چھوٹی ٹکیا، چھوٹی روٹی)

۱۔ ایسے مراسم وتعلقات پیدا کرنا جن سے نفع حاصل ہو

۲۔ اپنا فائدہ اور نفع حاصل کرنا، معمولی روزی کمانا

۳۔ اپنا کام نکالنا، اپنے مطلب کی بات کرنا

یاں پلیتھن نکل گیا اور غیر

اپنی ٹکی لگائے جاتا ہے

میرؔ

ٹکورا
اردو، مذکر، اسم

۱۔ ڈنکا، نوبت ڈھول کی آواز،

ٹکورے وہ نوبت کے اور ان کے بعد

گرجنا وہ دھونسوں کا مانندِ رعد

میر حسنؔ [سحرالبیان]

۲۔ آم کی کیری، چھوٹا کچا آم، امبیا

۲۔چھوٹی کلہاڑی

ٹَنک

ایک وزن، سکہ، تلوار، کلہاڑی، پھاوڑا

ٹِنک (ٹَنک)

۱۔چار ماشہ کی قدر ایک وزن

۲۔خنجر، دشنہ، تلوار

ٹوپی والا

اردو

۱۔مغل اور ایرانی فوج جو درانیوں اور ابدالیوں کے ہمراہ
آئی وہ سرخ ٹوپی اوڑھتے تھے۔اس لیے اس سے مراد
فوجی ہونے لگا۔وہ لوگ خوبصورت بھی ہوتے تھے۔
اس لیے معشوق کے معنی میں بھی استعمال ہونے لگا۔
۲۔انگریز بھی ہیٹ یا ٹوپ سر پر لگائے رہتے تھے
اس لیے فرنگی کے معنی میں بھی آیا ہے۔ ؎

دِلّی کے کج کلاہ لڑکوں نے
کام عشاق کا تمام کیا
کوئی عاشق نظر نہیں آتا
ٹوپی والوں نے قتل عام کیا
میرؔ

ٹُٹا

اردو، ہریج مونث، اسم

۱۔ظر، معما

ٹھاکر
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱۔ مالک، سردار، زمیندار، دیوتا، الوہیت، ہندوؤں کی ایک ذات
۲۔ تعظیماً راجپوت کو کہتے ہیں
"کوئی راجپوت بہت افیم کھاتا تھا......اس سے کہا کہ ٹھاکر صاحب! یہاں چوری بہت ہوتی ہے۔"
[لطائف ہندی]

ٹونے سلونے
اردو، اسم (جمع)

شادی بیاہ کے گیت جو ڈومنیاں آرسی مصحف کے وقت اور شادی کی دوسری تقریبات میں گاتی ہیں۔ اکثر فحش بھی ہوتے ہیں۔

وہ گھڑی سی شادی مبارک وہ ڈھول
وہ ٹونے سلونے وہ میٹھے سے بول

میر حسنؔ [سحرالبیان]

ٹونے ٹوٹکے

تعویز گنڈے، جھاڑ پھونک

ٹھٹ (تٹ)

سمندر یا دریا کا کنارہ، ساحل، حاشیہ

ٹھانو (ٹھاؤں)
اردو، برج، مونث، اسم

جگہ، ٹھکانہ، استھان، مقام

سرکنے کی واں سے نہ جاگہ نہ ٹھاؤں
دیے حیرتِ عشق نے گاڑ پاؤں

میر حسنؔ [سحرالبیان]

ٹھاؤں ٹھاؤں مارے مارے پھرنا — ایک جگہ سے دوسری جگہ پھرنا

ٹھٹھیرا
اردو، مذکر، اسم
ٹین، دھات کے برتنوں کا کام کرنے والا

ٹھٹھانا
اردو، فعل
۱۔افسوس ورنج میں خود اپنا سر پیٹنا
۲۔خود اپنے آپ کو حیران وپریشان کرنا۔

ٹھرا
اردو، مذکر، اسم
۱۔گھٹیا، دیسی شراب
۲۔دیہاتیوں کے پہننے کا ایک قسم کا جوتا
۳۔انگیا کے بند، تناؤ

ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے بدلائی
(ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے کی بدلائی)
برابر کی چوٹ ہونا، دو یکساں چالاک اور ہوشیار آدمیوں کا باہمی معاملہ
یہ محاورہ تقریباً اسی موقع پر بولتے ہیں جہاں کہتے ہیں ''لوہا لوہے کو کاٹتا ہے''۔

ٹھرک
اردو، مذکر، اسم
خراٹا

ٹھرا
اردو، مذکر، اسم
چھوٹا گاؤں، پوروا

ٹھستا
اردو، مذکر، اسم

۱۔ انداز، بناؤ، تمکنت

۲۔ سانچہ جس میں سونے چاندی کے پتروں کو رکھ کر کوٹتے ہیں تا کہ جس طرح کے پھول پتے یا وضع اور نقشہ زیور کے واسطے مطلوب ہو وہ حاصل ہو جائے۔

ٹھریا
اردو، مذکر، اسم

ایک قسم کا مٹی کا ظرف

ٹھور رکھنا
اردو، برج، فعل

مار رکھنا، جانے نہ دینا، روک رکھنا، جان سے مار ڈالنا

ایک چھوڑا نہ زندہ جاں تو نے
ٹھور رکھا سبھوں کو ہاں تو نے
انشاء

ٹھٹھنا
برج، بھاشا، فعل

مرتب کرنا، منظم، ترتیب دینا، آراستہ کرنا، ٹھاننا، نیت کرنا، دل میں پختہ تہیہ کرنا، مقابلہ کرنا، ڈٹ جانا

دنیا کے بیچ یارو سب زیست کا مزا ہے
جیتوں کے واسطے ہی یہ ٹھاٹھ سب ٹھٹھا ہے
نظیر

ٹھیپی
اردو، مونث، اسم

۱۔ ڈاٹ

۲۔ بوتل کا منہ بند کرنے کی روک

۳۔سوراخ کا منہ بند کرنے کا کارک

ٹھیپی منہ میں دینا: خاموش رہنا، منہ میں گھنگھنیاں بھر کے بیٹھنا

ٹھہاکا — اردو، مذکر، اسم

۱۔زور کی آواز

۲۔زوردار گونج

۳۔قہقہوں کی آواز

۴۔کھٹیوں کی آواز

ٹھہاکے کی ملاقات: جس میں دوستی و مواسات کی بہت نمائش ہو۔

ٹھیکری — اردو، مؤنث، اسم

۱۔مٹی کے برتن کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا

۲۔فرج

ٹھیکری چٹنا — (مجازاً) دیوانہ ہونا، باؤلا ہونا

ٹھپکا — (دیکھیے ٹھپکنا)

ٹیپ — اردو، برج، مؤنث، اسم

۱۔چپت

۲۔رسید، تمسک

۳۔ماتھے پر پہننے کا ایک زیور

۴۔ گنجفہ میں حریف کے ایک پتے کو دو پتوں سے لینا

ٹیپ بھرنا
عمارت کی اینٹوں میں جو دراڑیں رہ جاتی ہیں ان میں
مسالہ بھر کر سطح اور خوشنما کرنا۔
ٹیپ ٹاپ: اوپری نمائش، سجاوٹ، آرائش
ٹیپ کا: عمدہ، اعلیٰ درجے کا

ٹھیکنا
اردو، ہ، ج فعل
(پلیٹس کے برعکس سنسکرت کے مادے سے اس کا کوئی
تعلق نہیں)
۱۔ ٹکرانا، متصادم ہونا
۲۔ مارنا
کوڑا ٹھیکنا: کوڑا بجنا، ہنٹر اڑانا، کوڑے مارنا

پھر تو یہ ٹھیکا آ کر ان کشتیوں کا کوڑا
چُھوتا کسی کا ہاتھی بھاگا کسی کا گھوڑا
نظیر [بلبلوں کی لڑائی]

ٹیڑا
اردو، مذکر، اسم
۱۔ درخت کا تنا
۲۔ دھاگا یا ڈورا بٹنے کا آلہ
ٹیڑا ہلانا: عضو تناسل کا جنسی مرض سے متاثرہ ہونا

ٹیچنا
اردو، ہ، ج فعل
۱۔ بھینچنا
۲۔ ٹانکنا

۳۔یادداشت میں لکھنا

۴۔محسوس کرنا

۵۔دیکھنا،ٹٹولنا

ٹیسو

(آصفیہ)

ایک کھیل کا نام جو بچے دسہرہ میں ایک ایک مورت کا سر بنا کر راتوں کو لیے ہوئے گاتے پھرتے ہیں اور دسہرہ کے دن اس کو توڑ پھوڑ ڈالتے ہیں ۔اس کی وجہ تسمیہ اس طرح پر بیان کرتے ہیں کہ ٹیسو رائے مہابھارت کے زمانے میں ایک بہادر راجپوت تھا۔جس کی شکست دیکھتا اس کی طرف ہو کر فتح کرا دیتا۔جب پانڈووں نے دیکھا کہ یہ تو بڑا ہرج کرتا ہے تو اس کا سر کاٹ لیا۔مگر اس نے مرتے وقت یہ قول لے لیا کہ میرا سر ایک بانس پر جنگ کے وقت لٹکا دیا جایا کرے کیوں کہ مجھے اس لڑائی کے دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔پس اب اسی طرح کلا (سر) بنا کر اسے لکڑیوں پر لگا کر نذرانہ مانگتے پھرتے ہیں ۔یہ لوگوں کی گھڑت معلوم ہوتی ہے چوں کہ اس کا چہرہ و وضع راجپوتوں سے ملتا ہوا ہے شاید کوئی جے پوریا راجپوتانہ کا بہادر ہو۔

بقول سید احمد صاحب ”مہابھارت میں ہمیں اس کا ذکر نہیں ملا ہاں مہابھارت میں بیروباہن ایک شخص اس قماش کا پایا جاتا ہے

جس کا قصہ مشہور ہے۔

ہر اک صاحب حشم کا دور ہے دس روز عالم میں
دسہرے تک ہمارے شہر میں ٹیسو نکلتے ہیں
بحر

ٹیکر (ٹیکرا)
اردو، مذکر، اسم
۱۔اونچائی، اونچی جگہ
۲۔ٹیلا
۳۔سطح مرتفع
ہنومان ٹیکرا: ہنومان ٹیلا

ٹیل
اردو، مونث، اسم
۱۔مرغی کی پٹھی۔جوان مرغی
۲۔عورت کو حقارت سے کہتے ہیں۔

ٹینی
اردو، صفت
۱۔چھوٹا جیسے ٹینی مرغی، ٹینی مرغا

ث

ثابت

اردو،عربی الاصل،صفت

عاملوں نے سال کے بارہ مہینوں کو تین اقسام میں بانٹ رکھا ہے۔

ثابت مہینے: اگھن، پھاگن، جیٹھ، بھادوں، ان مہینوں میں اپنے فائدے کے لیے عمل پڑھتے ہیں۔
منقلب مہینے: کاتک، ماگھ، بیساکھ، ساون، ان مہینوں میں دشمن کو نقصان پہنچانے کے لیے عمل پڑھتے ہیں۔
ذوجہتین مہینے: کنوار، پوس، چیت، اساڑھ، ان مہینوں میں دونوں طرح کے عمل پڑھے جاسکتے ہیں۔
[نوراللغات]

ج

جاٹھ — ڈنڈا، شہتیر، کولہو کا ڈنڈا
اردو، مذکر، اسم

جاداد — مقام، کام، جگہ، ملازمت کی جگہ
اردو فارسی الاصل، مؤنث، اسم

جو نوکری ہے کہیں زیرِ چرخِ نیلی فام
تو جائداد کا اس کی ہے پرگنہ سرسام
سوداؔ [ویرانی شاہجان آباد]

جار — شادی شدہ عورت کے ساتھ ناجائز تعلق رکھنے والا
سنسکرت، برج، اردو

جارج (جارجات) — وہ اولاد جو کسی غیر مرد کے نطفہ سے پیدا ہوئی ہو، والد الترا ہشاستروں کی رو سے یہ اولاد دو قسم کی ہے، کنڈ اور گولک۔ دیکھیے دونوں الفاظ
سنسکرت، برج، اردو

جاشریہ — صبوحی، صبح کے وقت پی جانے والی شراب
عربی الاصل، اسم

جاف — (عربی) خشک، جڑ سے اکھاڑنا، نانِ خشک
(فارسی) زنِ فاحشہ، عورت جو جلد جلد مردوں کو بدلے
زنِ جاف بھی مستعمل ہے
عربی و فارسی، اسم، صفت

جاگمی (جاگمی)
اردو، فارسی الاصل، اسم، مونث

۱۔ایک قسم کا کپڑا، کسی قسم کا کپڑا جو لباس بھر کو کافی ہو
۲۔وظیفہ، روزینہ، روزی، تنخواہ

جاگمی خوار: جاگمی خوار اس نوکر کو کہتے ہیں کہ جس کی تنخواہ کچھ نہ ہو روٹی کپڑے پر اس سے کام لیتے ہوں

تو اے جاگمی خوار تدبیر من
زجامِ سخن چاشنی گیر من

غالبؔ [بنام قدر بلگرامی]

جامہ
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

لباس، پوشش، کپڑا، لبادہ
دربار مغلیہ کے امراء کے لباس کا ایک حصہ جو عجمی قبا میں ترمیم کر کے بنایا گیا تھا۔اس میں گریبان نہ ہوتا بلکہ دونوں جانب کے کنارے جو پردہ کہلاتے ، ترچھے ایک دوسرے پر آ کے سینے کو ڈھانک لیتے سینے کا بالائی حصہ جو گلے کے نیچے ہوتا ہے اسی طرح کھلا رہتا جیسے مغربی کوٹوں میں کھلا رہتا ۔جس طرح قمیص سینے کے اوپر والے حصے کو چھپاتی ہے اسی طرح نیمہ اس کو ڈھانکے رہتا۔سینے پر جامے کا وہ پردہ جو بائیں سے آتا ہے نیچے رہتا اور داہنے پہلو پر بندوں سے باندھا جاتا اور اس پر داہنی طرف کا پردہ رہتا جو اوپر بائیں پہلو میں باندھا جاتا ۔پھر اس میں کمر کے پاس دامنوں کے بدلے لہنگا

سا جوڑ دیا جاتا جو ٹخنوں کے اوپر تک لٹکتا رہتا اس میں
بہت سی چُنٹیں دی جاتیں اور اس کا گھیر بہت بڑا ہوتا۔
جامے کی آستین آدھی کلائی تک بے بَل اور کھلی رہتیں اور
دونوں جانب لٹکا کرتیں۔جامہ عموماً باریک ململ کا ہوتا۔
[گزشتہ لکھنؤ]

جانگڑ (نون کے بجائے نون غنہ)
اردو، مذکر، اسم
۱۔ضامن
۲۔روپیہ یا کوئی اور چیز بطورِ ضمانت کے دکان دار کے
ہاں رکھ کر مال پسند کرانے کے لیے لاتے ہیں۔اسے
جانگڑ کہتے ہیں۔

جاوَک
اردو، برج، مذکر، اسم
سرخ رنگ جو لاکھ کے کیڑے سے حاصل ہوتا ہے
دیکھیے لوکنا

جٹادھاری
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم وصفت
گیسو دراز جوگی، شیو جی کا لقب

جَجمان
اردو، مذکر، اسم
مخدوم، مالک، مربی، مذہبی رسوم ادا کرنے کے لیے
پجاری کو مقرر کرنے والا۔

جَد
برج، اردو
جب، جیسا، جب کہ، جس وقت، لحظہ، آن
جد نہ تد: اب نہ جب، نہ جب نہ اب، بے موقع و بے

محل، ہر وقت، کبھی کبھی

جُدو رائے (چدورائے)
قدیم اردو، سنسکرت، مذکر، اسم معرفہ

کرشن چندر، کرشن جی مہاراج کا لقب

جُدي (چدی)

اگر گا ہے گا ہے

جُدے
قدیم اردو، فارسی الاصل، صفت

(مذکر و مؤنث دونوں کے لیے اب جدا مستعمل ہے
جدے اور جدی متروک ہے)
ا۔ الگ، الگ الگ، علیحدہ، نرالا، ایک طرف، دوسری
طرف، الگ سمت،

پریزاد و نجم النساء واں جدے
الگ اپنی باتوں میں مصروف تھے
میر حسنؔ [سحرالبیان]

جُدی
قدیم اردو مؤنث، اسم صفت

نرالی، نمایاں، سب سے الگ

طرزِ پوشاک جدی سب سے نرالا انداز
سارے گہنوں سے ہے اس شوخ کا زیور باہر
رندؔ لکھنوی [نور اللغات]

جُرا (جرعہ)

پیالہ شراب

چاہیے اگر اڑانا عشرت کا ناز جُرا

جُرنا
اردو، فعل
حاصل ہونا، میسر آنا، ہاتھ لگنا، ملنا، پا جانا
نظیر اکبرآبادی

جڑاور (جڑ وال)
اردو، موئث، اسم
جاڑے میں استعمال کے گرم کپڑے، بستر، اوڑھنا بچھونا

جُورس (جز ورس)
اردو، فارسی، صفت
۱۔ کفایت شعار، کنجوس
۲۔ بہت چھان بین اور تامل کرنے والا بالخصوص مالی معاملات میں

جزو گیر/جز وگیر
کتاب لکھتے یا پڑھتے وقت اسے کھلا رکھنے کی کوئی چیز

جک (جکھ)
اردو، مذکر، اسم
خزانہ یا مال زمین میں دفن کرتے وقت کسی آدمی یا جانور کو مار کر اس کے ساتھ گاڑھ دیتے ہیں اور اُس سے کہتے ہیں کہ سوائے مالک کے کسی اور کو ہاتھ نہ لگانے دے، اس آدمی یا جانور کو جک کہتے ہیں

جک کا گماشتہ
کنایتاً نہایت کنجوس آدمی کو جک کا گماشتہ کہتے ہیں

جُگ
اردو، برج، مذکر، اسم
۱، عہد، زمانہ، اہلِ ہنود کے مطابق دنیا کی عمر کے چار دور ہیں ہر دور ایک جگ یا یگ کہلاتا ہے، ستیہ جگ،

تریتا جگ، دُواپَر جگ، کَل جگ۔کَل جگ اب بھی جاری ہے، ستیہ جگ کی مدت سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال، تریتا جگ کی مدت بارہ لاکھ چھیانوے ہزار سال، دواپَر جگ کی مدت آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار سال اور کل جگ کی مدت چار لاکھ بتیس ہزار سال بتائی جاتی ہے جس میں سے پانچ ہزار سال بیت چکے ہیں

جُگ وار (جگاوری) — آدمی یا جانور کے لیے جو بہت پرانا قدیم ہو، جگاوری یا جغاوری آدمی سے مراد ہوتی ہے بڑا آزمودہ کار، گھِسا ہوا، جہاں دیدہ

جُگ ڈالنا — ۱، کشیدہ کاری میں ڈورے ڈالنا
۲، جگ: چوسر کے کھیل میں ایک ہی خانے میں دو گوٹوں کا جمع ہونا، اس حالت میں فریق مخالف ان گوٹوں کو نہیں مار سکتا
"دو کلاونت دلی کو چلے آتے تھے کہ راہ میں دو ڈوروں نے آن لیا۔دونوں چٹ پر تل کے ٹٹو پر جا بیٹھے اور کہا کہ کہوں جگ ہو ماریو جات ہے۔"
[لطائف ہندی، للو لال جی]

جُگادری (جغادری) — بہت پرانا، گھاگ، کار آزمودہ

جُگَّت
چلنے والا، دنیا، روزگار، زمانہ، کسی عمارت کا پشتہ، کنویں کے اطراف کا چبوترہ

جُگ جُگ
ہمیشہ، دائم

جگر جگر، وگر وگر
اپنا اپنا ہی ہے اور غیر غیر، فدوی ۔

ہمارے رونے پہ اے عزیزو! اس ابرِ تر کو تو کب نظر ہے
و لے ان آنکھوں نے شرم رکھ لی جگر جگر ہے وگر وگر ہے

[ٹیلر، ہنٹر ۱۸۰۸]

جِگَری
اردو، فارسی الاصل، صفت

۱۔ پکا، سچا، صادق
۲۔ اندورنی
۳۔ سیاہی مائل گہرا سرخ، جگر جیسے رنگ کا

اس رنگ سے چمکے ہے پلک پر کہ کہے تو
ٹکڑا ہے بڑا اشک عقیقِ جگری کا

میرؔ

جل جوگنی
کھڑی بولی، اردو، مونث، اسم

دہلی میں چپل کو کہتے ہیں

[محاوراتِ ہند ۱۸۹۰]

جَل کُکّڑ، جَل کُکڑو
مرغِ آبی جس کا سر سیاہ ہوتا ہے، جلے تن آدمی کو بھی کہتے ہیں جو ذرا ذرا سی بات پر جل بھن جاتا ہو ۔

جِلوہ

اردو، عربی الاصل، مذکر اسم

۱۔نظارہ، تجلّی، نور، نمائش

آرسی مصحف، وداع کے روز دولہا دلہن کو آمنے سامنے بٹھا کر آئینے میں ایک دوسرے کا منہ دکھانا

وہ جلوے کا ہونا وہ شادی کی دھوم
وہ آپس میں دولہا دلہن کی رسوم

میر حسن [سحرالبیان]

جُ‌لیب

اردو، عربی الاصل، مذکر اسم

پلیٹس نے اسے ہندی یا ہندوستانی بتایا ہے مگر یہ لفظ بغیر کسی تغیر و تبدل کے عربی ہے، جلیب: باہر سے لایا ہوا غلام

غلام، نوکر، خادم، ساز و سامان، نواحی علاقہ

یا لے صراحی ہتھ دوڑے جلیب اندر
جب آ اجل پکاری صاحب رہا نہ نوکر

نظیر اکبرآبادی

جَم

اردو، سنسکرت، مذکر اسم

۱۔ہندو صنمیات میں ملک الموت، موت، ہم زاد

۲۔جنوبی سمت کا محافظ

۳۔اردو میں ناگوار اور نا قابلِ برداشت شخص کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۴۔سوہانِ روح، ناگوارِ خاطر، تکلیف دہ شے، حالت یا شخص

چھاتی کا جم: کوئی شخص یا چیز جو چھاتی پر فرشتۂ اجل کی
طرح دھری رہے۔ چھاتی کا پتھر

بے چین مجھ کو چاہتا ہے ہر دم ہے زیرِ خاک
چھاتی پہ بعدِ مرگ بھی دل جم ہے زیرِ خاک
میر

کبھو دل رکنے لگتا ہے جگر گاہے تڑپتا ہے
غمِ ہجراں میں چھاتی کے ہمارے جم میں ہیں یہ دونوں
میر

جُمدھر — قاصدِ اجل، خنجر

جُمعگی — اردو، مونث، اسم
۱۔ جمعہ کے روز مدرسے جانے والے بچوں کو جیب خرچ
دینے کا دستور تھا، اسے جمعگی کہتے تھے
۲۔ جمعہ کے روز مدرسے کے بچے اپنے استادوں کو تحفہ
دیتے تھے اسے بھی جمعگی کہتے تھے

جُمک — اردو، سنسکرت، مذکر، اسم
ایمک (سنسکرت)
۱۔ ایک لفظ کو دہرانا اس طرح کہ معنی مختلف ہوں،
۲۔ تجنیسِ تام

جُمک — اردو، اسم، مؤنث
کامیابی، کامرانی
(دیکھیے جمکانا)

جمکنا — کامیاب ہونا، جمنا، چمکنا، چل نکلنا، رنگ پر آنا
اردو، فعل
دوکان جمکی: خرید و فروخت شروع ہوئی
لڑائی جمکی: لڑائی شروع ہوئی، مقابلہ ہوا
مجلس جمکی: مجلس رنگ پر آئی، محفل بھر گئی
مقدمہ جمکا: مقدمہ کی پیروی شروع ہوئی
[ٹیلر، ہنٹر ۱۸۰۸]

جنتر (ینتر) — اوزار، آلہ، کل، رصدگاہ، دھوپ گھڑی، جوتشی نقشہ
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

جنتری — ایک آلہ جس میں زرگر تار ڈال کر کھینچتے ہیں اور اس طرح انھیں باریک کرتے ہیں
اردو، سنسکرت، مؤنث، اسم

جالی نقاب یار کی یوں کھینچتی ہے دل
زرگر ہیں جیسے جنتری میں تار کھینچتے

نواب احمد حسن خان جوش ابن نواب محمد مقیم خاں، ابن نواب محبت خاں ابن نواب حافظ رحمت خاں روہیلہ

جنک دُلاری — جنک کی بیٹی، سیتاجی، رام چندر جی کی بیوی
قدیم اردو، سنسکرت، مؤنث، اسم معرفہ

جنگم — ۱۔ آوارہ گرد، فقیر، ہندو سنیاسی جو پیروں میں ہلکی زنجیر ڈالے رکھتے ہیں، بال چیکٹ بکھرے ہوئے اور گھنٹی

لیے رہتے ہیں جسے ہر وقت بجاتے رہتے ہیں،

۲۔ متحرک، جاری و ساری

جوگی اتیت جنگم یا سیورا گہایا

نظیر اکبر آبادی

جنم پتر (جنم پتری/جنم کنڈلی)
زائچہ

جنوائی
داماد، بیٹی کا شوہر

جُواری اردو، مذکر، اسم
ڈورا جو تار والے ساز میں تاروں کے نیچے کھینچ کر باندھتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ اس سے آواز بہتر ہو جاتی ہے

جُوت
آب و تاب، چمک، رونق، روشنی، بصارت، شعاع، آفتاب،

ہوئی دونوں کے حسن کی ایک جوت
کہ جیسے ہوں دو چشموں کے ایک سوت

میر حسن [مثنوی]

جُوگ
[اصطلاح موسیقی]
ایک تال جو طبلے اور پکھاوج سے بجتی ہے

کوئی فن میں سنگیت کے شعلہ رو
برہم جوگ پچھی کے لیے پر ملو
میر حسن [سحرالبیان]

جوگا — (محاورہ قلعہ معلی) لائق

پان جوگا — پان کھانے کے لائق

وندانسا ملتی ہو تم تو سدا ہے
نہیں ہے منہ تمہارا پان جوگا
عیش ہندی

جُولا — اردو، مذکر، اسم — جُولا: ۱۔فریب، چھل، دھوکہ

جُولا دینا — دھوکہ دینا

جوں — اردو، مونث، اسم — سر میں گندگی اور صفائی نہ ہونے کے باعث پڑنے والا کیڑا

جوں منھا — صفت — مکار، منافق

جوئیں لگ گئیں — اردو محاورہ — شیخی کرتا ہے یا اتراتا ہے
[محاورات ہند ۱۸۹۰]

جھاڑو
برج، اردو، مذکر اسم
دم دار ستارہ

جہانگیری
اردو، مونث، اسم وصفت
۱۔ جہاں گیر بادشاہ جیسا دبدبہ، شان وشوکت، عیش و عشرت
۲۔ ہاتھ میں پہننے کا ایک جڑاؤ زیور، کانچ یا لاکھ کی چوڑی جس میں بہت سے نگ ہوں،

جہاں گیریوں کا کروں کیا بیاں
کہ اٹھتی تھی ہاتھوں سے جس کی فغاں

میر حسن [سحرالبیان]

جھانولی (ن کے بجائے نون غنہ)
اردو، مؤنث، اسم
عشوہ نخرہ
جھانولی باز نخرے باز
جھانولی لینا نخرے بازی کرا

جھپان
مذکر، اردو، اسم
ایک سواری جس میں ڈنڈے لگے ہوتے ہیں اور پہاڑی پر استعمال کی جاتی ہے، مزدور اسے کندوں پر اٹھا کر چلتے ہیں۔

جھپان میگ ڈنبر ور پہ ہوا تو پھر کیا

نظیر اکبر آبادی

جھپ تالا
اصطلاح موسیقی
ایک تال جو طبلے اور پکھاوج سے بجتی ہے

جُھاس
اردو، کھڑی بولی، مونث، اسم
مینہ کی زوردار آواز، شراٹا

جھجھر
مذکر، اسم
(اس کا مونث اسم جھجھری ہے) پلیٹس نے سنسکرت لکھا ہے لیکن برج بھاشا کا لفظ ہے
پانی رکھنے کا مٹی کا برتن جو صرف جسم میں صراحی کی شکل ہوتا ہے لیکن اس کی گردن صراحی جیسی نہیں ہوتی بلکہ مٹکی کی طرح چھوٹا منہ ہوتا ہے، بالعموم سفید مٹی کا ہوتا ہے،
وہ جو کورا سفید جھجھر ہے
نظیر اکبرآبادی

جُھڑاں
اردو
(نوراللغات نے جھڑ درج کیا ہے جھڑاں نہیں دیا)
تمام تر، سراسر، کل، تمام، سب، بالکل
''کہتا ہے کہ اگر چہ زمانے میں جھڑاں جاہل بھرے ہوئے ہیں مگر جہل میں ان کا حال متفاوت و مختلف ہے،''
حالیؔ [یادگار غالب دوسرا حصہ رباعیات]

جھکول
اردو
پانی میں ہلانا، ڈالنا، ڈول بھر بھر کر پانی نکال پھینکنا
جو تک بھی امن دل اپنے کو دیوے گردش دہر
تو بیٹھ کر کہیں پہ روئیے کہ مردم شہر
گھروں سے پانی کو باہر کریں جھکول جھول
سوداؔ [ویرانی شاہجہان آباد]

جھلابُور
اردو، اسم صفت

چمک دار، جگمگاتا، مرصع، زر و جواہر سے مرصع

ہزاروں ہی اطراف میں پالکی
جھلا بور کی جھمکی نالکی

جھلاجھل

چمکیلا، روشن، ایک کپڑا

میر حسنؔ [سحرالبیان]

جھور
اردو، برج، مذکر

زور، زور شور، ہنگامہ، چھینا جھپٹی، پنجہ مارنا، زبردستی، زیادتی

غوک پپیہے مور تھے جھینگروں کے بھی شور تھے
بادہ کشی کے دور تھے عیش و طرب کے جھور تھے

نظیرؔ اکبرآبادی

جھونٹا (نون کے بجائے نون غنہ)
اردو، مذکر، اسم

سر کے پچھلے حصے کے بال

جھوجھرا (جھوجھڑا)
اردو، برج صفت

ٹوٹا ہوا، بال پڑا ہوا برتن، چینی یا مٹی کا برتن جسے اگر چٹکی کے واسطے بجا کر دیکھیں تو کھنکھناتی آواز نہ نکلے

جھوجھری آواز: بال پڑے ہوئے برتن کی سی آواز، ٹھس

جھوجھرے پڑنا: سلائی میں زیادہ جھول رہ جانا

وے دن کہاں کہ مست سر انداز خُم میں تھے
سر ابتو جھوجھرا ہے شکستہ سبو کی طرح
میرؔ [دیوانِ سوم]

جھول آئی
اردو محاورہ
گیا بھن، بھینس یا گائے بیانے کے قریب ہوگئی
[محاوراتِ ہند ۱۸۹۰ء]

جھومرا
اصطلاح موسیقی
ایک تال جو طبلے اور پکھاوج پر بجتی ہے

جی
اردو، برج، مذکر، اسم
۱۔دل، روح، طبیعت، مزاج، خاطر، دھیان، خیال
۲۔ ورونہ
گئے دیکھتے ہی سب آپس میں مل
نظر سے نظر، جی سے جی ، دل سے دل
میر حسنؔ [سحرالبیان]
وہ زلفیں کہ دل جس میں الجھا رہے
الجھنے سے جی جن کے سلجھا رہے
میر حسنؔ [سحرالبیان]

جیبھ چلانا
بے خوفی سے بات کہنا، حق گوئی و بے باکی
احمد جب لگ کر چلے تب لگ جیبھ چلائے
جیبھ چلے کرتا چلے وہی جیبھ جل جائے

یعنی: احمد! جب تک کچھ کرنے کی قوت ہے بے خوفی سے
بیان کرو وہ زبان وعدہ کر کے پورا نہ کرے وہی زبان جل
جائے۔

جی پگھلنا (جی پسیجنا)

دل پسیجنا، دل نرم ہونا، خیال پیدا ہونا

دل پہ ہزار حرف و حکایت سے تھا ہجوم
مکھڑے کو دیکھتے ہی یہ کچھ جی پگھل گیا
ہدایتؔ

جِیٹ
اردو، برج، مؤنث، اسم

۱۔ بھیڑ، انبوہ، جماعت
۲۔ ڈھیر، روٹیوں کی تھّی تھّی

[نوراللغات نے جیٹ کا اندراج نہیں کیا بلکہ جیٹھ اس
معنی میں لکھا ہے لیکن اصل لفظ بغیر ھ کے ہے اور قدیم
لغات میں بھی اس معنی میں بغیر ھ کے جیٹ ہی مندرج
ہے، مثلاً، ٹیلر، ہنٹر ۱۸۰۸ء]
میرؔ نے بھی بغیر ھ کے نظم کیا ہے اور تا نیث ہی نظم کیا ہے،
بعض نے میر کے ہاں اسے ھ اور مذکر پڑھا ہے حالاں
کہ بلحاظ قافیہ بھی بغیر ھ کے ہی درست ہے

تھی ابھی روٹیوں کی جیٹ کی جیٹ
میں رہا کہتا کھا گیا وہ سمیٹ
میرؔ [در ہجو اکول]

جیٹھ/جیٹھانی

ا۔شوہر کا بڑا بھائی، ہندی مہینہ

۲۔شوہر کے بڑے بھائی کی بیوی

جیوڑا

اردو برج مذکر،اسم

ا۔جی،دل، جان،معشوق، زندگی

۲۔ایک قسم کی چھوٹی رسی

اُس مست کنجڑی کی میں بان دیکھ چھینکا

وہ دور سے پکاری آ جیوڑے رسی لے

امیر خسرو

بان: آن وادا،اور رسّی کے بان

چھینکا: بانوں کا بنا ہوا برتن رکھ کر لٹکانے کا جھکن

اور چھینکنا مخاطب اور متوجہ کرنے کے لیے

جیوڑے: او میری جان! میری روح،اور رسی ایک قسم کی

رسی لے: رسیلے! دل کش،من للچانے والے! اور رسی لے

یعنی خرید

جیہڑ (ی کے بجائے ے)

اردو مونث،اسم

مٹی کے گھڑے پانی بھر کر تلے اوپر رکھ کر سر پر لے

جاتے ہیں،ان گھڑوں کی اس ترتیب کو جیہڑ کہتے ہیں

جی کی امان مانگنی

(جی کی امان پانی)

جان کی امان مانگنا یا پانا

کہوں اک بات میں تجھے اگر جی کی اماں پاؤں

مجھے قربان ہونے دے تیرے قربان ہو جاؤں

میر سوز

چ

چاچر
اصطلاح موسیقی
ایک تال جو طبلے اور پکھاوج پر بجتی ہے

چالیا
اردو، مذکر، اسم
بینائی کا کم ہونا جو کہا جاتا ہے کہ عمر کے چالیسویں سال گھٹ جاتی ہیں اور پھر اڑتالیسویں یا پچاسویں سال پر درست ہو جاتی ہے۔
۲۔ سمبت ۱۸۴۰ء کا مشہور قحط

چاسنا (چاس کرنا)
اردو، فعل
ہل چلانا، کھیت جوتنا، کھیتی باڑی کرنا

چاسا
ہل چلانے والا

چام
اردو مذکر، اسم
چام کے معنی ہیں چمڑہ، کھال وغیرہ،
چام کے دام چلانا: مراد ہوتی ہے جوتے کے زور سے کام لینا، زور زبردستی کرنا، عارضی اختیار کے بل پر شدت و قوت کا مظاہرہ کرنا۔
کہا جاتا ہے کہ ہمایوں جب شیر شاہ سوری سے شکست کھا کر اپنی جان بچا کر بھاگا تو بیچ میں گہرا دریا پڑ گیا جس کو پار کرنے کا انتظام نہ تھا، ایک سقہ نے اپنی مشک ہوا بھر کر

پھلانگی اور ہمایوں اس مشک کے سہارے دریا پار کر کے
محفوظ ہوا تو سقہ کو بلایا، اس کا نام نظام تھا، اور اس خدمت
کے صلے میں کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے، نظام سقے نے
ایک دن بادشاہی کرنے کا انعام طلب کیا، ہمایوں نے
اپنا وعدہ پورا کیا، نظام سقہ ایک دن کے لیے سلطنتِ
مغلیہ کا بادشاہ بنا، دربار لگایا، امراء نے نذریں پیش کیں،
نظام سقے نے اپنے اعزا، اقربا اور احباب کو خوب نوازا
اور جس مشک کے ذریعے ہمایوں نے دریا پار کیا تھا اس
کے چمڑے کے چھوٹے چھوٹے سکے بنوائے جن کے بیچ
میں سونے کی کیل تھی، لہٰذا چام کے دام چندے کے معنی
ہیں چمڑے کا سکہ جاری کرنا، کہتے ہیں نظام سقے نے
ڈھائی دن کی بادشاہت کی تھی اس لیے ڈھائی دن کی یا
ایک دن کی بادشاہی، عارضی اقتدار اور بے بنیاد حکومت
کو بھی کہتے ہیں، طاقت وقوت شان وشوکت کا مظاہرہ جو
بالکل ہی عارضی اور بے بنیاد ہو نا پائیدار ہو۔

چبوترہ

اردو، برج بھاشا، مذکر، اسم

کوتوالی، تھانہ، پولیس اسٹیشن

چبوترہ چڑھانا: تھانے لے جانا

کپڑے بدن بچا کے جو چاہو سو چھوڑ دو
چھپر جلاؤ گے تو دلاوے گی صبح کو
تم سے چبوترے پہ گنہگاری شب برات
نظیر

چِڑ وَخ
پشتو روہیل کھنڈی ، اردو
مؤنث، اسم

پشتو میں ایک کھیل کا نام ہے جو گول پتھروں سے کھیلا جاتا ہے ، روہیل کھنڈ میں چڑ وخ کے التزامی معنی شور وغل مراد ہوتے ہیں اور بچے شور مچاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ" ارے یہ کیا چڑ وخ مچا رکھی ہے، یا لگائی ہے"
عرشی

چِڑ چِڑانا / چڑانا
اردو، فعل

ڈھیٹ پن کی باتیں کرنا

چَپکن
اردو ،مونث، اسم

اہلِ لکھنؤ نے بالابر (دیکھیے بالابر) میں ترمیم کرکے چپکن کے نام سے ایک قبا ایجاد کی اس میں ویسا ہی گول گریبان رکھا گیا اور اس میں انگرکھے (دیکھیے انگرکھا) کی طرح سینے پر پردہ بھی لگایا گیا مگر اسے داہنی جانب قوس نما صورت میں بٹنوں سے اٹکا دیا جاتا ، اس میں داہنی جانب گلے کے پاس سے بٹنوں کی ایک خوش نما قوس گولائی لیتی ہوئی کوڑی (سینے کی ہڈی) تک آتی اور اس کے مقابل دوسری جانب کی قوس کو اصلی قبا میں سی دیا جاتا اس میں بھی بالابر کی طرح چوڑی کلی اوپر لگائی جاتی جو بغل کے نیچے بائیں طرف بوتام یا گھنڈی سے اٹکا دی جاتی۔ یہ چپکن جو شال یا اور کسی بھاری کپڑے کی ہوتی جاڑوں کے لیے زیادہ موزوں تھی۔ انگریزوں نے ایک مدت تک اپنے ملازموں کو یہی لباس پہنایا (گزشتہ لکھنؤ)

چپنی
پرانے زمانے میں پکانے کے لیے مٹی کی ہنڈیاں ہوتی تھیں، اب بھی قصبات میں بکثرت استعمال ہوتی ہیں۔ دال، کڑھی، ساگ اور بعض اور کھانوں کے پکانے کے لیے دھات کی جگہ مٹی کی ہانڈی کو ہی ترجیح دی جاتی ہے۔ اس کا ڈھکنا بھی مٹی کا ہی ہوتا ہے اور اس کو چپن کہتے ہیں چھوٹی ہانڈی کو ہنڈیا اور اس کے ڈھکنے کو چپنی کہا جاتا ہے، اس سے بعض محاورے بھی نکلے ہیں۔

چپنی چاٹ کر گزارا کرنا
کم سے کم پر قناعت کرنا، جو بھی میسر آجائے اس پر صبر کرنا، مرزا جان طپش نے شمس البیان میں لکھا ہے:
''کنایہ از کمالِ قناعت و ایں نیز مستعمل عوام بازار است"

باپ کے گھر کی چاٹ کر چپنی
کرو گزران یارو تم اپنی
سوداؔ

اکثر نسخوں میں اس شعر میں چپنی کی جگہ چٹنی کا لفظ ملتا ہے، جو سہوِ کاتب معلوم ہوتا ہے، سوداؔ نے یہی خاص محاورہ چپنی چاٹ کر گزارہ کرنا لکھا ہے۔

چنچل/چنچلا
تیز، چنچل، چلبلا، متلون مزاج، چالاک

چُپّنی
اردو، مذکر، اسم

مٹی کی ہانڈی کا مٹی کا ڈھکن
چُپّنیا: چُپّنی کی تصغیر (مونث)

پَچُھوٹی
اردو، مونث، اسم

پرانی ازکار رفتہ پگڑی

پَچُھپہ
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو، مذکر، اسم

غم کے اچھان کو پشتو میں پَچپہ یا پَچِپے کہتے ہیں، رامپور میں مشدد بولتے ہیں، مستورات کی زبان ہے۔
''فلاں بات سنتے ہی دل پہ چِپہ پڑ گیا'' یا '' اکیلے بیٹھے بیٹھے میرے دل پہ چِپے پڑتے ہیں یا اٹھتے ہیں''
عرشی [بات، ۱۸۰]

پَچُھپیا (ی کے بجائے ے)
اردو، صفت

۱۔ حرامی، ولدالحرام
۲۔ بدمعاش

پَچُھرا
(اردو، سنسکرت، صفت)

چتور، چالاک، طرار، ہوشیار
چترائی: چالاکی، عیاری

پَچُھرنی

فلسفۂ ہنود کے مطابق عورتوں کی چار اقسام میں سے دوسری قسم کی عورت جس کی خصوصیات ''انگارنگا'' میں یہ بیان کی گئی ہیں: اس کا قد نہ زیادہ نہ کم، بال بھونرے جیسے سیاہ، آنکھیں گول، ہونٹ ذرا موٹے ٹِمبَٹ کے پھل کی

طرح، کمر نازک، سینہ بھرا ہوا، سرین بھاری، چال مست
ہاتھی کی طرح متوالی، آواز مور کی طرح۔ "رتی رہسیام
" میں اس کی آواز کو چکور کی طرح بتایا گیا ہے، طبیعتاً شفیق
، موسیقی کی دلدادہ، خوبصورت لباس زیورات اور فنون
لطیفہ کو پسند کرنے والی۔

چُنچیا — اردو، فعل
گھبرانا، پریشان، بولانا، بوکھلانا

چھپیا — اردو، مذکر، اسم
۱۔ چوروں کی مخبری کرنے والا
۲۔ چوروں کا سرغنہ

چراغ کا ہنسنا — اردو، محاورہ
بعض اوقات چراغ سے روشن ذرے جھڑتے ہیں جنھیں
پھول کہتے ہیں، اس کیفیت کو چراغ کا ہنسنا کہتے ہیں اور
نیک شگون سمجھتے ہیں۔

شگون کا اعتماد کیا ہے خموش ہے یہ زباں درازی
ہمارے رونے پہ مت ہنسا کر سنبھال منہ اے چراغ اپنا
انشاء

چراغی — اردو، مؤنث، اسم
۱۔ مسجد یا مزار پر فاتحہ خوانی یا منت و نذرانے کے طور پر
ہدیہ دینا جو ملا یا مجاور کا حق ہوتا ہے

۲۔ہدیہ یا تحفہ جو ملا یا مجاور وغیرہ کو دیا جائے

۳۔فقراء کو دی جانے والی خیرات

۴۔نذرانہ

اس آستانِ داغ سے میں زر لیا کیا
گل دستہ دستہ جس کو چراغی دیا کیا
میرؔ

نقش پا کی تلاش کا اس کے
جب طپش کو خیال آتا ہے
داغِ دل کا چراغ ہاتھ پہ لے
رات کو اس گلی میں جاتا ہے
اس میں وہ شمع رو اگر اس کو
رخنۂ در سے دیکھ پاتا ہے
گھر کے لوگوں سے تب وہ بول کہ یوں
اپنی آواز اسے سناتا ہے
کچھ بلا کر اسے چراغی دو
نقشبندی فقیر جاتا ہے
مرزا جانؔ

چَرب زبان

اردو، صفت

۱۔باتونی، خوش گفتار

۲۔چاپلوس، چالاک، عیار

۳۔ڈھیٹ، مطلب پرست

پُچڑ بُور/پُچڑ پُوز
اردو، فارسی الاصل، صفت

۱۔ کمزور، سست، ڈھیلا
۲۔ لچر، لغو، فضول
۳۔ احمق، بے ہودہ، بے وقوف

نکلے بازار میں وہ جب چپوز
سر ہی پھوڑے ہے دیکھ کر تربوز
میرؔ [در ہجو اکول]

یہ چپوز عبارت ہے

پُچڑت/پُچڑت
اردو، اسم، مؤنث

غنودگی، نیند

خمیازے پہ خمیازہ حیرت اُپر حیرت
منہ صورتِ سوفار کمر شکلِ کماں ہے
سوداؔ [شہر آشوب]

چراغ چڑھنا (چراغ چڑھانا)
اردو محاورہ

آرائش و زیبائش کرنا، بنانا سنوارنا

منہ اس کا صفائی ترے تلوے کی نپاوے
خورشید ہزار اپنے تئیں چراغ چڑھاوے
محمد بقاؔ [شمس البیان مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

پُچڑ کٹا
اردو، مذکر، اسم

۱۔ جانوروں کا چارہ کاٹنے والا
۲۔ حقارت سے کسی بھی آدمی کو کہہ دیتے ہیں

پُچڑنٹی
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ الاصل محاورۂ اہلِ ہنود میں وہ جوان عورت جو ماں
باپ کے گھر میں رہے، عالم بلوغت کو پہنچ کر ماں باپ

کے گھر میں ہی رہنے والی لڑکی خواہ شادی شدہ ہو یا کنواری

۲۔جوان عورت

چُچ
اردو، برج، مؤنث، اسم

مزاج، اندام نہانی زن

پچشک (پچشک: فارسی)
اردو، فارسی الاصل، مؤنث

۱۔زیادتی، افزونی

۲۔امراء کے ہاں کا وہ کھانا جو دستر خوان سے بچ رہتا ہے اور ملازموں کے کام آتا ہے۔

اللہ ! ترے مطبخ کا تجمل جس کا
طبق روئے زمیں سے بڑا خوانِ پچشک

سوداؔ [قصیدہ عماد الملک]

پُچ پُچی
اردو، ترکی الاصل، مؤنث، اسم

لکڑی سے بنایا ہوا ایک ساز جو مغل استعمال کرتے تھے،

پُچکائی
اردو، مؤنث، اسم

دھوکہ، بہانہ، فریب

"نظر غلط کردن است، وبیشتر عوام استعمال کنند میر فرزند علی موزوںؔ گوید

پچکائی دے چترائی سے جانا کیا قیامت ہے
نگاہیں جس طرف لڑتی ہیں تیری ہم نے انگلیاں

فرزند علی موزوں

انگلیاں یعنی ہم نے انکل سے، اندازے سے معلوم کرلیا

[شمس البیان مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

پچکان — اردو، صفت، مذکر، اسم

۱۔ گاڑھا، تھل تھل، نیم رقیق، کوئی رقیق شے جو پتلی بہنے والی نہ ہو بلکہ گاڑھی اور لبدی سی ہو

۲۔ دھبہ، مدوّر نشان

چکان چڑھا گہرا اور باندھ ہرا پگڑا
کیا سیر کی ٹھہرے گی تک چھوڑ کے یہ جھگڑا

نظیر اکبرآبادی

(یہاں خوب گاڑھی بھنگ کے لیے استعمال ہوا ہے)

پچک پچکی — اردو، مؤنث، اسم

۱۔ ایک قسم کا خنجر جو کمر پر باندھا جاتا ہے

۲۔ (صفت) چمکدار

پچکوڑ — اردو، مذکر، اسم

چھوٹا تالاب، گڑھا

پچکلا — اردو، مذکر، اسم

۱۔ رنڈیوں کا بازار، طوائفوں کا محلّہ

۲۔ ایک قسم کا کپڑا جو سوت اور ریشم کو ملا کر بنایا جاتا ہے

پچکلہ — اردو، مذکر، اسم

۱۔ ملک کا ایک انتظامی حصہ

۲۔ کئی پرگنوں پر مشتمل ایک صوبہ

ملک کے ایک انتظامی علاقے کو بھی چکلہ کہتے تھے، اور کئی پرگنوں پر مشتمل صوبہ بھی چکلہ کہلاتا تھا، اس لیے صوبے کے گورنر کو چکلہ دار کہتے ہیں اور گورنری یا صوبے کی نظامت چکلہ داری کہلاتی ہے

چکنی صورت
اردو

مالدار، خوش حال، امیر

ہر چند خراب و خستہ احوال ہیں ہم
پر رہتے ہیں چکنی صورتوں سے روکھے

ہدایت

چکوتا
برج، اردو

حساب چکانا، طے شدہ معاوضہ، معینہ اجرت، حساب بے باق کرنا

چل
اردو، مؤنث، اسم

۱۔ فراق، رخصت، چل چلاؤ

چل بسے صبر و قرار و طاقت و تاب و تواں
چلتے ہی تیرے سبھوں میں یک بیک چل پڑ گئی

مرزا جان طپش

۲۔ فرق، اختلاف، حقیقت سے انحراف

آوارہ میرے ہونے کا باعث وہ زلف ہے
کافر ہوں اس میں ہوئے اگر ایک بال چل

میر

چُچل
اردو، مؤنث، اسم

عورت کو جنسی خواہش

چُلپک
اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

روغنی روٹی، پراٹھے کے قسم کی روٹی

کیوں کر کرے نہ اپنی نموداری شب برات
چلپک چپاتی حلوے سے ہے بھاری شب برات
نظیر اکبر آبادی

چھلتہ (چھل+تہہ)
اردو، مذکر، اسم

فوجیوں کا موٹا اونی لبادہ

خود و سلاح چلتہ بکتر ہوا تو پھر کیا
نظیر اکبر آبادی

چلمچی
پشتو، اردو

منہ دھونے کا برتن،
''دراصل چلمچی اور سلپچی یہ دونوں لفظ پشتو سے آئے ہیں
پہلا جوں کا توں اور دوسرا سلپچی کی شکل میں مروج ہوگیا،
رہا سلفچی تو وہ بھی اسی کا محرف ہے۔''
[عرشی]

چلَنق ہار (چلنے ہار)
اردو، کھڑی بولی، صفت

چلنے کے لیے تیار، آمادۂ سفر، پا در رکاب، چند گھڑی
نکلنے والا، جلدی چلا جانے والا، مرنے کے لیے تیار
نور اللغات نے اسے محاورۂ اہلِ ہنود سے تعبیر کیا ہے

حالاں کہ میر تقی میر کہتے ہیں

آج کل بے قرار ہم بھی ہیں
بیٹھ جا چلنے ہار ہم بھی ہیں
میر

چلو اب کہیں
اردو

بیزاری ظاہر کرنے کا ایک کلمہ
جاؤ دفعان ہو، دور ہو، غارت ہو

میں سمجھی ہوں تم کو بہت دور ہو
چلو اب کہیں یہاں سے کافور ہو
میر حسن

چِلَوَن
اردو، مؤنث، اسم

چلمن

طلسمات کے پردے اور چلونیں
ارادے یہ دل کے اٹھیں اور کھلیں
میر حسن

چلے جاتی ہے
(چلی جاتی ہے)

روز ملنے پہ نہیں نسبت عشق موقوف
عمر بھر ایک ملاقات چلے جاتی ہے
میر تقی میر

کون کہتا ہے کہ اب رات گئی بات گئی
بات رہ جاتی ہے اور رات چلی جاتی ہے
خالد حسن قادری

ان دو اشعار میں چلے جاتی ہے اور چلی جاتی ہے دونوں

صحیح ہیں اور بامحاورہ ہیں، محلِ استعمال الگ ہے، اردو
میں افعال کی دو قسمیں ہیں۔ لازم اور متعدی یہ فرق
صرف لازم افعال میں ہوتا ہے، چلی جاتی ہے، اگر
نسبت مذکر یا مؤنث ہو تو اس اعتبار سے مضارع کے
صیغے مذکر یا مؤنث آئیں گے یعنی رات مؤنث ہے
تو لفظ 'چلی' آئے گا، لیکن یہ صورت وقوعِ فعل کی ہوگی
وقوعِ فعل کا مطلب ہے کہ واقعہ ایک مرتبہ کا ہو یا فعل
ایک مرتبہ واقع ہوا ہو، جیسے کہ اوپر کے شعر میں ہے،
رات چلی جاتی ہے، یہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے، جاریہ یا
مستمرہ نہیں، اس کے برخلاف اگر فعلِ لازم کے ساتھ
ذکر عادتِ جاریہ یا مستمرہ کا ہو تو قطعِ نظر جنس کے مضارع
کے صیغے ہمیشہ مذکر آئیں گے فعل کے دوسرے حصے سے
تذکیر یا تانیث کا علم ہوگا، مثلاً

مستمرہ یا جاریہ یا دوامِ فعل:

وہ میری صورت سے آج تک جلے جاتا ہے، (مذکر)

وہ میری صورت سے آج تک جلے جاتی ہے (مؤنث

بارش ہوئے جاتی ہے (مؤنث)

درد رہ رہ کے اٹھے جاتا ہے (مذکر)

اس صورت میں (وہ، مرد) تذکیر، (وہ، عورت)
تانیث، درد (تذکیر) بارش (تانیث) ہر حالت میں
مضارع مذکر، جلے، ہوئے، اٹھے ہی آیا ہے، صرف جاتا

ہے یا جاتی ہے سے تذکیر یا تانیث کا پتہ چلتا ہے،
وقوعِ فعل: یعنی واقعہ صرف ایک مرتبہ کا ہو، اس میں
مضارع بھی جنس کے اعتبار سے بدلے گا، 'لڑکی چلی
جاتی ہے'، 'لڑکا چلا جاتا ہے'، یہ وقوعِ فعل ہے اگر اس کو
دوامِ فعل سے بدل دیں تو مفہوم بدل جائے گا یعنی لڑکی
چلے جاتی ہے، لڑکا چلے جاتا ہے کہیں تو اس کا مطلب
مستقل، متواتر اور مسلسل کے معنوں میں آئے گا۔

چَھڑ بڑہی
(اردو)

(پلیٹس نے چھر بڑہے تلفظ جمع کے صیغے میں دیا ہے)
منتخب اللغائس میں چھر بڑہی ہے۔
۱۔موسم سرما کے ختم ہونے کے بعد جو بارش ہو،
گندہ بہار

[نوراللغات]

چُمّی (چُمّی)
اردو، مؤنث، اسم

بوسہ، چومنا

چُموٹی
اردو، ج، مؤنث، اسم

چمڑے کی بیڑی جو مجرموں کے پاؤں میں ڈالتے ہیں،

عربی: طَلَق

[منتخب اللغائس ۱۲۸۶ھ]

چندرانا — جان بوجھ کر بات پوچھنا، تجاہل عارفانہ

محاورہ، فعل معتلی

چندرا کے یہ پوچھتی ہے کیوں بات
اس میں بھی کوئی فریب ہوگا

عیشِ ہندی

چندوا — سر کا اوپری گول حصہ، کھوپڑی کا اوپری حصہ، گول ٹوپی کا اوپری حصہ، چاندی، چھوٹا شامیانہ

اردو، مذکر، اسم

چنڈال — ایک ادنیٰ فرقے کا نام، بدذات، نیچ، بدکار، کمینہ، ظالم

برج، اردو

چنڈی — غضبناک عورت، بدذات عورت، کمینی، دُرگا دیوی

اردو، مؤنث، اسم

چنی — لعل (قیمتی پتھر)

اردو، مؤنث، اسم

چوانا — جھگڑا کرنا، میخ نکالنا، بات کا بتنگڑ بنانا، الزام تراشی کرنا، مفت میں بدنام کرنا، تہمت دھرنا

اردو، کھڑی بولی، فعل

قصہ کہیں تو کیا کہیں ملنے کی رات کا
پہروں چواؤ ان نے رکھا بات بات کا

میرؔ [دیوان چہارم]

چوت

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱، آم، انب (مشہور پھل)

چوتالا

ایک تال جو طبلے اور پکھاوج پر بجتی ہے

جگی

اردو

(ہندو ضمیات کے مطابق دنیا کے چار جگ یا یگ ہیں تفصیل کے لیے دیکھیے جگ)

نہایت قدیم، بہت پرانا، عہدِ عتیق سے قائم، چار یگ سے قائم و باقی

"دلی شہر ہندوؤں کے نزدیک چوجگی ہے......"

میر امن [مقدمہ باغ و بہار، لندن ۱۸۵۱ء]

چور محل

اردو

کنایتاً داشتہ، بیاہتا بیوی کے علاوہ دوسری عورت جس سے جنسی تعلق ہو اور جو شل گھر والی کے رہے۔

چورنگ اڑا دی

اردو محاورہ

برباد کر دیا یا رنج پر رنج دیا

چورنگ یہ ہے کہ بکرا یا مینڈھا ذبح کر کے اس کی نلیاں پیٹ کے اوپر رکھ کر دونوں طرف رسہ باندھ کر معلق کر دیتے ہیں پھر ان نلیوں پر تلوار مارتے ہیں،

[محاورات ہند ۱۸۹۰]

چَوکا — اردو، مذکر، اسم

دندانِ پیشیں، سامنے کے چار دانت

چَوگھڑا — اردو، مذکر، اسم

ایک قسم کا چوکور صندوقچہ جس میں ڈلی، الائچی وغیرہ رکھتے ہیں

کئی عطر واں واں مرصع دھرے
انوکھی گھڑت کے کئی چوگھڑے
میر حسن [سحرالبیان]

چَوماسا

برسات، اساڑھ سے کنوار تک کے چار مہینے

چوناپُڑنی — اردو، مؤنث، اسم

۱۔ چونے والی
۲۔ ڈومنیوں کا ایک فرقہ جو کسی بچے کی پیدائش کے وقت گانے بجانے کے لیے آتی ہیں،

لگا کنچنی چونا پڑنی تمام
کہاں تک میں لوں نر تکاروں کے نام
میر حسن [سحرالبیان]

چَونپ — اردو، مؤنث، اسم

۱۔ خواہش، امنگ، لہر، تمنا
۲۔ ایک سونے کا زیور

چھاتی پر مونگ دلنا — سخت آزار پہنچانا، تکلیف دینا، عمداً ایسا کام کرنا جس سے دوسرے کو آزار پہنچے

ملتے ہو دکھا کر ہمیں غیروں کے گلے سے
کیا فائدہ چھاتی پہ مری مونگ دلے سے
میرزا جان طپش

چھاتی پھٹنا — بے قابو کر دینے والا صدمہ گزرنا، بے حد تکلیف ہونا، اپنے یا دوسرے کے غم سے دل پر صدمہ ہونا

طاقت ہے کسے شرح محبت کے رقم کی
سن حال مرا پھٹ گئی چھاتی بھی قلم کی
ہدایت

چھاتی گدرانی — سن بلوغ کو پہنچنے پر لڑکی کی چھاتیوں کا ابھرنا۔
گدرایا ہوا سینہ
گدرائی ہوئی چھاتی
پستانِ نوخیز

آدمی کیا ہے فرشتہ لوٹ جاوے دیکھ کر
چاند سی شکل اس کی اور چھاتی وہ گدرائی ہوئی
میر شیر علی افسوس

چھلنڈا — حصہ، فقیروں کا حصہ بخرا کرنا

چھانڈ (چھانڈنا)

چھانڈنا یعنی الٹی کرنا، قے کرنا، استفراغ کرنا، نکالنا، چھوڑنا

قدرت اللہ قاسم نے مجموعہ نغز میں عظیم بیگ عظیم کا ایک شعر دیا ہے،

علم تو کم ظرف کو لاتا ہے اولٹا جہل پہ
عاقبت کتے کو گھی پچتا نہیں دیتا ہے چھانڈ

مہذب اللغات کے فاضل مؤلف نے چھانڈنا کے ذیل میں درج کیا ہے،

"ڈالنا، چھوڑنا (اردو: متروک) مرجائے لہو چھانڈ نہ گونگا ہو وہ کیوں کر سرخی تری آنکھوں کی اور ابرو کی کھچاوٹ جو شخص کہ دیکھے سرمے کی گھلاوٹ
قول فیصل: اس جگہ ڈالنا یا اگلنا مستعمل ہے۔"

فاضل مؤلف نے اس لفظ کی تحقیق نہیں فرمائی اور صرف انشاء کے مندرجہ بالا شعر سے جو معنی نکلتے تھے ان کے قیاس پر معنی درج فرما دیئے، اگر یہ ذہن میں ہو کہ چھانڈ کے بنیادی معنی قے اور چھانڈنا یا چھانڈ دینا کے معنی الٹی کر دینا ہے تو انشاء کے شعر میں بھی یہ معنی صاف سمجھ میں آجاتے ہیں۔

ویسا ایک جملۂ معترضہ یہ بھی بے جا نہ ہوگا کہ لغت میں قول فیصل کے کوئی معنی نہیں اور تاریخی اصول پر مبسوط لغت اگر مرتب کی جائے تو متروک کے بھی کوئی معنی باقی نہیں رہتے

چھتیسی — اردو، مؤنث، صفت

عورت جو مباشرت کے چھتیس آسن جانتی ہو مگر بھولی بنے، ایک فحش گالی

چھٹی کا راجہ

ہمیشہ کا تو انگر خوشحال اور کبھی بطورِ مذاق مفلس کو بھی کہہ دیتے ہیں [محاوراتِ ہند]

فاقے مستِ عدوِ بد ایسا ہی چھٹی کا رجا ہے
نائی جس کی آئی چھٹی میں دھوم سے لے کر گئی کھچڑی
[حافظ غلام رسول شوق ماخوذ از آبِ حیات باب ذوق]

چھچھوندر چھوڑنا

شگوفہ چھوڑنا، چغلی کھانا، غیبت کرنا، پیٹھ پیچھے برائیاں کرنا،

ماہ رو کے پاس جا کس نے چھچھوندر چھوڑ دی
گھر جلا عاشق کا ان لوگوں کا کیا ٹوٹا ہوا
مرزا جان طپش

چچھیا — اردو

شوخ سرخ رنگ

چچھاتا — اردو فعل

بیشتر زرد رنگ کی خوشنمائی کے لیے سبزہ زار کے لہلہاتا اور سرخ رنگ کے لیے چچھاتا مستعمل ہے۔

(نوراللغات)

چُھبْ تختی
اردو، مؤنث، اسم

جسم کی خوبصورتی، جسمانی سڈول پن، بناوٹ، گات

وہ چھب تختی اس کی نزاکت نہاد
چمن زارِ قدرت میں نخلِ مراد
میر حسنؔ[سحرالبیان]

وہ چھب تختی اوراس کی کرتی کاچاک
تڑاقے کی انگیا کس ٹھیک ٹھاک
میر حسنؔ[سحرالبیان]

چُھبیلا

خوبصورت، رنگیلا، طرح دار

چھیجنا
اردو، فعل

اس کے بہت سے معنی ہیں، گھٹنا، چھٹنا، کم ہونا، رہ جانا، کسی چیز کا اٹھانے، رکھنے، تولنے، بننے، بٹنے، کاتنے، چھاننے، پیسنے وغیرہ میں اصل مقدار سے کم ہو جانا اور اسطرح جو کمی واقع ہو اسے چھیجن کہتے ہیں اوراس کا حق پسائی دلائی وغیرہ میں چھوڑ دیتے ہیں۔

"اب سے دور ایک سال دہلی میں ہیضے کا اتنا زور ہوا کہ ایک حکیم بقا کے کوچے سے ہر روز تیس تیس چالیس چالیس آدمی چھیجنے لگے،"
ڈپٹی نذیر احمد[توبۃ النصوح مطبع نامی لکھنؤ ۱۸۸۵ء]

کہاوت کیجیے: دیکھا دیکھی چھیجے جوگ، چھیجے کایا باڑھے روگ یعنی بغیر حکیم یا وید کے مشورے کے دوسروں کی

دیکھا دیکھی یوگا شروع کرنے کا نتیجہ الٹا ہوتا ہے یعنی
جسم (کایا) گھٹنے لگتا ہے اور بیماری روگ میں اضافہ ہو
ہوجاتا ہے۔

چُھٹ — اردو، پنجابی، حرف استثناء

سوا، علاوہ

ہے یہ انصاف بھلا خوش رہے بس تو ہی فقط
چھٹ ترے اک متنفس کبھی دلشاد نہ ہو
انشاؔء

چھدّا — اردو، مذکر، اسم

بار، بوجھ، احسان، تہمت

''چھدا سا اتار کر چلے گئے''، آئے اور فوری لوٹ گئے
گویا ان پر کوئی احسان تھا جسے صرف اتارنے کی غرض
سے آئے تھے یا احسان کرنے کو آئے تھے،
چھدّا رکھنا یا الزام لگانا

چہرہ — اردو

ا۔حال، کیفیت، سامنے کا حصہ
۲۔آغاز، ابتدا، تمہید
چہرہ لکھنا: کسی کا حلیہ لکھنا، درج فہرست کرنا، نوکروں میں
شامل کرنا
چہرہ ہونا: ملازم ہونا، فہرست میں درج ہونا
چہرہ نویسی: حلیہ لکھنا، شاہی زمانے میں ملازمین سرکار کا

حلیہ بھی درج ہوتا تھا تا کہ شناخت درج ہو سکے آج کل
اس کی جگہ فوٹو چپکانے کا رواج ہے

پالے کے اک قلم داں اور رکھ قلم کو سر پہ
جوڑے حساب لاکھوں چہرے لکھے سراسر
نظیر اکبرآبادی

چھری تلے دم لینا
اردو محاورہ

تکلیف میں ٹھہرنا، صبر کرنا، تحمل کرنا، قرار پکڑنا، صبر کرنا، ٹھہرنا

ولافراقِ مژہ میں تو یارِ قاتل کے
تڑپھ نہ اتنا ذرا تو چھری تلے دم لے
مرزا جان طپش

چَھل
برج، اردو

فریب، دھوکہ، چال، عیاری، مکاری، پھرتی
چھل لینا: چالاکی و پھرتی سے لے لینا

چَھن
سنسکرت الاصل، اردو

لحظہ، لمحہ، ذرا سی دیر، ذرا سا وقفہ، ایک آن

ہر رات یہی بات یہی ذکر ہے ہر چھن
اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
نظیر

چَھند
سنسکرت الاصل، اردو

علم عروض، اشلوک، بیت، نظم، خواہش، ارادہ، آرزو، مراد، خفیہ، راز، تنہا

چھنڈنا	قے کرنا
برج، اردو	
چھی	ہلاک، فنا، بربادی، موت، کمزوری، تباہی
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم	چھی روگ: تپ دق کی بیماری
پچوکی مارنا	۱۔ بے محصول دیے مال اِدھر سے اُدھر لانا لے جانا
اردو، محاورہ	ناجائز درآمد برآمد
چیٹک	لگن، فکر، چاہ، خواہش، خلجان
کھڑی بولی، اردو	
چیڑا (چیڑی)	نوکر، نوکرانی، ملازم، ملازمہ
چیر	۱۔ دھجی، کپڑے کی کترن
برج، مذکر، اسم	۲۔ سر پر لپیٹنے کا رنگین کپڑا، چھوٹا صافہ، پگڑی، نقش ونگار والی پگڑی،
	چیرے والا یعنی چپراسی
چیر اتارنا	عصمت دری کرنا، زبردستی پردۂ بکارت زائل کرنا

چیرابند

وہ نوخیز طوائف جس کی مسی کی رسم ادا نہ ہوئی ہو یعنی جس کا پردۂ بکارت زائل نہ کیا گیا ہو۔

چیلنج

انگریزی سے اردو

چیلنج انگریزی کا لفظ ہے اور اردو میں اس کثرت سے مستعمل ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اردو میں اپنا کوئی لفظ اس مفہوم کا نہیں ہے، ایک دوسرا لفظ اس مفہوم میں چنوتی ہے جو اردو والے کم استعمال کرتے ہیں، چنوتی دینا یا چنوتی لینا کرنے یا دینے کے معنی میں مستعمل ہے۔ اسی مفہوم کا ایک پرانا فعل ہے تہدّا تدی کرنا، معنی ہیں اس کے للکارنا، باہمی جھگڑا کرنا، ایک دوسرے کو دھمکانا، پلیٹس نے اس کو پراکرت اور پھر سنسکرت لفظ سے ماخوذ بتایا ہے (ھو، تی، ک) لیکن یہ قیاس سراسر غلط ہے، یہ عربی لفظ سے ماخوذ ہے، ھدّ د، تھدّ د، اس کے معنی دھمکی دینا اور خوف دلانا ہے، انگریزی لفظ چیلنج کے عمل دخل سے پہلے اردو میں تہدّی کرنا عام طور پر رائج تھا، اور اس کے معنی چیلنج کرنا تھے،

چلن ہار (چلنے ہار)

اردو، ہ، ج

مراد ہے چلنے کے لیے تیار، آمادۂ سفر، پا در رکاب چند گھڑی نکلنے والا، جلدی چلا جانے والا، مرنے کے لیے تیار، مولوی نورالحسن صاحب نیر نے نوراللغات میں لکھا ہے کہ یہ محاورۂ اہلِ ہنود ہے، اصل یہ ہے کہ اس میں

ہندو مسلمان کا کوئی قصہ نہیں، میر تقی میر نے دیوانِ اول میں لکھا ہے،

آج کل بے قرار ہم بھی ہیں
بیٹھ جا چلنے ہار ہم بھی ہیں

چیت

چیت کے معنی ہیں ہوشیاری، تقیظ، اسی سے چیتنا: ہوشیار ہونا، خبر دار ہونا، میر تقی میر کا شعر ہے۔

صبح گزری شام ہونے آئی میرؔ
تو نہ چیتا اور بہت دن کم رہا
میر تقی میرؔ

بعض الفاظ میں نفی کے لیے الف کا اضافہ کرتے ہیں اچیت کے معنی ہوں گے:

۱۔ بے ہوشی، غفلت

۲۔ بے پروائی، بے احتیاطی، تیزی

''ایسن اچیت گھوڑا ہنکلس کہ لڑکا کچل گیل [بھوجپوری]

ایسی بے پروائی و بد احتیاطی سے گھوڑا ہنکایا کہ لڑکا کچل گیا

۳۔ غافل، بے پروا، بھولنے والا

''بڑا اچیت ہے جس کام کو کہتے ہیں بھول جاتا ہے''

۴۔ غیر محتاط، اپنی حفاظت سے غافل، گھوڑے بیچ کر سونے والا

''ایسا اچیت سوئے کہ چوری ہو گئی''

[ماخوذ از فیلن]

چہیں بولنا (چہیں ماننا) اپنی ہار تسلیم کرنا، شکست کا اقرار کرنا

گر اپنی چہیں ابرو وہ دکھاوے
تو ہر محبوب چہیں چہیں مان جاوے
میر شیر علی افسوس

حاضری

اردو، مؤنث، اسم

مردے کو دفن کرنے آتے ہیں قریب یا آشنا کے گھر سے مرنے والے کے گھر کھانا آتا ہے، دہلی میں اس کو حاضری کہتے ہیں اور دیہاتی اور قصباتی اس کو کڑوا پانی کہتے ہیں، دہلی میں یہ ٹھیرا ہوا ہے کہ فی کس ایک شیرمال ایک آبی روٹی اس پر گولی کے چار کباب ایک مولی اور پیاز تراشا ہوا اور کچھ پودینہ بجائے سالن کے ہوتا ہے اور شیعوں کے یہاں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حاضری ہوتی ہے بڑی محفل کرتے ہیں۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

حاضری کو اس معنی میں بھتی بھی کہتے ہیں،

حال حال

اردو

(دیکھیے ہال) آگرہ میں اسی معنی میں ابھی حال بولتے ہیں اور وہ ہال ہے،)

جلد، بسرعت، فوری، بلاتاخیر

خوشی سے لیے حرمت و جان و مال
چلے شہر کو اپنے وہ حال حال

میر حسن [سحرالبیان]

ستاروں کی مالا گلے بیچ ڈال
وہ پہنچی پرستاں میں حال حال

میر حسن [سحرالبیان]

حامیٔ اللّص

عربی،اردو

حامی:طرف دار۔لص:چور

چور کا ساتھی،مشکوک ومشتبہ افراد کا پشت پنا

"حامی اللّص بحا و صاد مہملتین کسیکہ بظاہر خود را صاحب اعتبار نماید و بباطن شریک دزداں باشد"مولوی محبوب علی رام پوری۔

[منتخب النفائس،کانپور ۱۲۸۷ھ]

حج کا سا ارادہ ہے

اردو محاورہ

بہت ضعیف موہوم ہے

[محاورات ۱۸۹۰ء]

حشری

اردو،مذکر،اسم

ا،گھوڑے کا عیب،وہ گھوڑا جو دوسروں کے ساتھ مل کر نہ رہ سکے،

حشری باغی:وہ باغی جو دوسروں کی دیکھا دیکھی شورش میں شریک ہو جائیں۔

نہ حشری نہ کبری نہ شب کور وہ
نہ وہ کہنہ لنگ اور نہ منہ زور وہ

میر حسنؔ[سحرالبیان]

حلّاج

مشہور عارف باللہ جو انا الحق کا نعرہ لگانے کی بنا پر قتل کیے گئے ان کا اصل نام حسین بن منصور حلاج ہے منصور حلاج کے نام سے مشہور ہیں ۔ان کا نام مشکل سے جانتے ہیں اور والد کے نام سے پہچانتے ہیں،یہ بھی

فی اللہ ہونے کی ایک تجلّی ہے۔ مولوی سید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ چوں کہ حسین بن منصور ملقب بہ حلاج ایک مشہور فقیر کامل حالتِ جذبہ میں ("قم باذنی" اٹھ کھڑا ہو میرے حکم سے) کلمہ کہہ کر مردے کو زندہ کر دیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے بحکم شرع قتل کیے گئے، پس شعراء اس ذکر کو اکثر موقعوں پر تلمیح کرتے ہیں اور عاشق صادق سے تمثیل دیا کرتے ہیں ان کا لقب یعنی دھنیا اس سبب سے پڑ گیا تھا کہ آپ ایک روز حلاج کی دکان پر بیٹھے تھے، اس سے کسی کام کو کہا۔ اس نے اپنا کام چھوڑ کر جانے سے انکار کیا، انھوں نے فرمایا تو جا تو سہی تیرا کام اتنے میں کرتا ہوں، وہ ان کے کام کو چلا گیا، جب تھوڑی سی دیر میں واپس آیا تو اس نے اپنی دکان کی تمام روئی دھنی دھنائی پائی اور متعجب ہو کر کہنے لگا تم تو مجھ سے بھی زیادہ حلاج نکلے، پس اسی روز سے یہ لقب مشہور ہو گیا۔

حَلقۂ بِنی

اردو، مؤنث، اسم

نتھ

"م شرف گوید

بازار اعرابے بچے از جلوہ ام مدہوش کرد
حلقہ در بنی نگارے حلقہ ام در گوش کرد

منتخب النفائس ۱۲۸۶ء

خ

خاصہ پُز — اردو، مذکر، اسم

شاہی باورچی

کہا خاصہ پُز کو خبردار کر
کہ رکھیو تو خاصے کو تیار کر

میر حسنؔ [سحرالبیان]

خاک پھانکنا

مارے مارے پھرنا، بے مقصد بھٹکنا

مطلق خبر نہ پائی اس بچھڑے کارواں کی
جوں گرد باد ہم نے اک عمر خاک پھانکی

میر شیر علی افسوسؔ

خاک ڈالنی (خاک ڈالنا)

قطع نظر کرنا، چھپانا، دست برداری و بیزاری کا اظہار کرنا

گر قتل کیا بقاؔ کو خوباں
اس بات کو منہ سے مت نکالو
پنہاں ہی بھلا ہے خونِ عاشق
جانے دو اب اس پہ خاک ڈالو

محمد بقاؔ

خال خال — پشتو، اردو

خال فارسی لفظ اور تِل کا ہم معنی ہے، جب ہم خال خال
بولتے ہیں تو اس سے شاذ و نادر یا کہیں کہیں مراد لیتے ہیں
یہ مرکب اپنے اس مفہوم کے ساتھ فارسی میں تو نہیں بولا

جاتا پشتو میں البتہ مروج ہے۔"

عرشی

خالصہ

اردو، مذکر عربی الاصل، صفت و اسم

اصل، سرکاری محکمہ مال کا ایک شعبہ، نزول کی زمین، سرکاری ملکیت کی زمین، وہ زمین جس پر سرکاری مال گزاری ادا کی جائے برخلاف معافی اراضی کے

خالصہ لگنا: زمین کا سرکاری ملکیت میں چلا جانا، اگر جائز ورثاء موجود نہ ہوں یا بعض دیگر وجوہات ہوں تو حکومت زمین کی مالک بن جاتی ہے یا جو ترکہ منقولہ و غیر منقولہ ہو بحق سرکار ضبط ہو جاتا ہے،

جو جو بخیل کٹنی زر چھوڑ کر مرے گا
یا کھائے گا جنوائی یا خالصہ لگے گا

نظیر

خانقاہ

اصل میں خان گاہ

خان: مخفف خانہ، گاہ: زائد خانقاہ۔ وہ مکان جہاں بذریعہ باطن خدا شناسی کی تعلیم دی جائے جیسے مدرسہ علم ظاہر کے لیے۔(حل عوامض ۱۸۸۵)

خانہ آباد و دولت زیادہ

اردو محاورہ

۱۔دعائیہ فقرہ

۲۔جب دو دوست ناراض ہو کر قطع تعلق کرتے ہیں تو یہ

کہتے ہیں۔

۲۔ناراض ہوکر رخصت ہوتے وقت دوست، ملازم یا
ساتھ رہنے والا کہتا ہے۔

خالہ کا گھر

آرام کی جگہ، بے فکری کا مقام

دل دینے پر ہے جی تو کرو خانماں خراب
یہ عاشقی ہے شیخ جی! خالہ کا گھر نہیں
محسن

خام پارہ
اردو

۱۔گالی
۲۔عورت جس کے ساتھ قبل از بلوغت مجامعت کی
جا چکی ہو۔

خبرِ خضری
اردو

حضرت خضر کو علم غیبی دیا گیا تھا اور خدا کی مرضی کے
مطابق وہ غیب کی باتوں پر مطلع ہو جاتے تھے، اگر عوام
بعض آثار وقرائن سے حکومت کے اداروں اور منصوبوں
پر مطلع ہو جائیں تو اسے خبرِ خضری کہتے ہیں۔

خبر عطر

۱۔خبر خبر خبر وبر (وبر تابع مہمل)

بادِ صبا سے زلفِ معطر کی ہم تلک
مدت ہوئی کہ پہنچی نہیں کچھ خبر عطر

ختّک ٹھوکا (فارسی، خُتنک یا کتک)

اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

۱۔بھنگ گھوٹنے کا سوٹا،

۲۔نقارہ یا تاشہ بجانے کی لکڑی

۳۔انگوٹھا، ٹھینگا

۴۔مردانہ عضوِتناسل، لوڑا (عامیانہ)

کونڈی کے نقارے پہ خُتکے کا لگا ڈنکا

تب بھنگ پی اور عاشق دن رات بجا ڈنکا

نظیر

ختّک میں: گوشت ہانڈی بھرا ہے ختک میں

ہنڈیاں گویا تھیں اس کی ختنک میں

میر [ورجوا کول]

یہاں میر نے ختک باندھا ہے لیکن کوئی الگ سے محاورہ نہیں

خُتکے پہ سوا: لکڑی کی موٹھ پر سونے کا پتر چڑھا ہوا یعنی پوتڑوں کا رئیس

خدا کے مارے قسمت کے ستائے، آسمان کے مصیبت زدہ، تقدیر کے مارے

بتوں کے ہم جو یہ سنگِ جفا کے مارے ہیں

سو شکوہ ان سے نہیں ہم خدا کے مارے ہیں

سید عبدالولی عزلت

خَر

بمعنی گدھا معروف لفظ ہے، لیکن خر کے معنی بڑے کے
بھی ہوتے ہیں،
مثلاً خرگوش میں جو خر ہے اس کے معنی بڑے کے ہیں،
بڑے کان والا، شاہی خیمے شاندار اور بڑے ہوتے تھے
انھیں خرگاہ کہتے تھے، کیکڑا بڑے پھیلے ہوئے پنجے یا چنگل
سے مشابہ ہوتا ہے، اسے خرچنگ کہتے ہیں، لیکن خر کے
معنی گدھا اور اس سے مجازی طور پر احمق، بے وقوف اور
ادنیٰ، ذلیل اور کمین پیشہ کو بھی کہنے لگے
میر حسن نے مثنوی سحر البیان میں لکھا ہے:

طویلے کے اس کے جو ادنیٰ تھے خر
انھیں نعل ہندی میں ملتا تھا زر

خردماغ: بدتمیز، بے ہودہ، مغرور اور خود پسند آدمی کو بھی کہتے ہیں

خرخاوند: خاوند بمعنی مالک آقا حاکم، گدھا آدمی جو افسر بن جائے
اسے خرخاوند طنزاً کہتے ہیں، خود سر حاکم

خرمستا: گدھے کی سی زیادہ جنسی طلب رکھنے والا

خَربِشا (خَربِشی)
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

پشتو میں خربشوی، سور کا مترادف ہے، رام پور میں تحقیراً
مرد کو خربشا اور عورت کو خربشی کہتے ہیں
عرشی

خِشتَک
اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ چھوٹی اینٹ
۲۔ میانی، یعنی پاجامے کے دونوں پائنچوں کے درمیان

جو چوکور کپڑا سیتے ہیں۔ اسے رومالی بھی کہتے ہیں۔

میلے کپڑے جو ہیں تیرے تو انھیں دھلوا ڈال
اپنی خشتک کو نہ چوہوں سے کتروا سمدھن

[شادی بیاہ کے گیت]

گوشت ہانڈی بھرا ہے ختک میں
ہنڈیاں گویا تھیں اس کی خشتک میں

میرؔ [در ہجو اکول]

خشتک بندی
اردو فارسی الاصل، مؤنث، اسم

(جراحی کی اصطلاح)
زخم پر بغیر دوا اور مرہم وغیرہ لگائے ہوئے اسے خشک کر کے مندمل کرنا،

تر بندی، خشک بندی، نمک بندی ہو چکی
بے ڈول پھیلتا سا چلا ہے نگا ر دل

میرؔ [دیوانِ پنجم]

خَصَم (خُصُم)
پشتو، اردو

۱۔ خَصم فارسی میں دشمن کے معنی میں استعمال ہوتا ہے،
۲۔ اردو میں خا اور صاد دونوں بالفتح بولے جاتے ہیں اور شوہر، خاوند، کے معنی میں آتا ہے،
"یہ لفظی تغیر بھی پشتو زبان کا اثر ہے کیوں کہ افغان بسکون صاد کی جگہ بالفتح بولتے اور شوہر مراد لیتے ہیں۔"
عرشی

خصی پرنالہ
اردو، مذکر، اسم

خفیہ پرنالہ، پوشیدہ نالہ، ایسا پرنالہ جس کا پانی دیوار کے اندر ہی اندر ہو کر گرتا ہے۔

[نور اللغات]

خصی پلاؤ
اردو، مذکر، اسم

بے گوشت کا پلاؤ

"اس پلاؤ کو کہتے ہیں جس میں گوشت کی جگہ چنے کی دال دم دیتے ہیں۔"

[محمد حسین آزاد، دیوان ذوق، دہلی ۱۹۳۲ء]

خصیوں میں تانت باندھ دینا
اردو محاورہ

بدلہ لے لینا یعنی تو میرا کچھ نہیں کرسکتا

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

خفا
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم و صفت

[پلیٹس نے خفا بمعنی غصہ خفگی کے سنسکرت الاصل بتایا ہے اور فارسی قدیم بھی کہا ہے، لیکن یہ عربی الاصل ہے، اصل معنی کم ہونے، گھٹنے، چھپنے، پوشیدہ ہونے کے ہیں]

اردو میں عام طور پر خفا ہونا، ناخوش ہونے کے معنی میں آتا ہے

ا۔کم ہونا، گھٹنا گھٹنا

کم ہونے اور گھٹنے کے معنی میں:

اندھیرے نے اس کا کیا دم خفا
کہ جوں لے سیاہی کسی کو دبا

میر حسن [سحر البیان]

قلق واں جو گذرا تو یاں غم ہوا
رکا جی وہاں یاں خفا دم ہوا
میر حسنؔ [سحر البیان]

ناخوشی و ناراضی کے معنی میں مومن خاںؔ کا شعر ہے:

نارسائی سے دم رکے تو رکے
میں کسی سے خفا نہیں ہوتا

شعر میں لفظی خوبی یہ ہے کہ خفا کے اصل معنوں میں دم رکنا اور گھٹنا بھی شامل ہے۔

خلاصہ
مذکر، اردو، عربی الاصل

۱۔کسی عبارت یا کتاب کو مختصر کرنا
۲۔ضروری، اہم اور کارآمد باتوں کو لے لینا اور زائد باتوں کو چھوڑ دینا
۳۔منتخب، عمدہ، اہم اور ضروری
خلاصۂ دوراں یعنی عالم میں منتخب، برگزیدہ اور اعلیٰ،
اکبرآباد میں آج تک اسی طرح بولتے ہیں
''میں نے خلاصہ بات ان سے کہہ دی''
یعنی جو ضروری امور تھے وہ سب واضح طور پر بغیر زوائد کے صاف صاف بیان کر دیے۔

خلقت کی گرمی
اردو

مجمع، ہنگامہ، بھیڑ لوگوں کی کثرت کے سبب گرمی کا محسوس ہونا

وہ خلقت کی گرمی وہ ڈومن پنا
نشے میں بجھو کا سا چہرہ بنا

میر حسن [سحر البیان]

خُلکُئی
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو، مؤنث، اسم

افغانستان میں منہ کو خُلَہ کہا جاتا ہے، اور اس کی تصغیر خُلکئے ہے، روہیل کھنڈ میں منہ یا دہن کو خلکئی بولتے ہیں اور کہتے ہیں، ''اس کی خلکئی چوڑی ہے یا چھوٹی ہے۔''

عرشی

خُمرہ (خُمرا)
اردو، عربی الاصل، اسم، مونث

عربی میں خُمرۃ: خمیر کرنے کے برتن اور کھجور کی چٹائی کو کہتے ہیں، دِلّی کے گداگر فرقوں میں سے ایک قوم کا نام خُمرہ ہے، خمروں کا بڑا جتھا ہے، شہر سے باہر صدر، تیلی واڑہ، سبزی منڈی اور پرانی عیدگاہ میں آبادی کے کناروں پر رہتے ہیں، خمریاں روزانہ بھیک مانگنے کے علاوہ محرم کے عشرے میں چار چار پانچ پانچ اکھٹی ہو کر شہر میں آتی ہیں اور نوحہ اور مرثیہ پڑھ پڑھ کر بہت کچھ لے جاتی ہیں دریوزہ گری کے سوا یہ قوم نواڑ بنتی ہے۔

(چٹائیاں بناتی ہے) ڈگڈگیاں اور جھنجھنے بناتی ہے

[باب ۔ شہر دلی کے دریوزہ گر فقیر، حکیم سید ناصر نذیر فراق دہلوی مخزن لاہور، جنوری ۱۹۱۴ء]

خمرا: بوریا باف

[مولوی محمد ناصر علی صاحب غیاث پوری، اربع عناصر، لکھنو۱۹۲۹ء]

خواص (جمع: خواصوں، خواصیں)

اردو، مؤنث، اسم

ممتاز خدمت گار عورتیں، مصاحبت کرنے والی عورتیں

خواصوں کا اور لونڈیوں کا ہجوم
محل کی وہ چہلیں وہ آپس کی دھوم

میر حسنؔ [سحرالبیان]

خوزاوہ (خوزادی)

فارسی، اردو

[پلیٹس نے اس کو خود + زادہ سے مرکب اور سادہ، بے آرائش و زیبائش کے خوبصورت فطری طور پر حسین لکھا ہے جو صحیح نہیں ۔۱۲]

خواجہ زادہ: صاحب زادہ، سردار، خان زادہ

سوار ہوا جب وہ دو عالم کا خوزادہ

[انیس بحوالہ نوراللغات]

"دیکھتا ہوں تو وہ نازنین ایک مکان میں گلے میں کُرتی، پاؤں میں تہہ پوشی، سر پہ سفید رومالی اڑھے ہوئے سادی خوزادی بن گہنے پاتے بنی ہوئی ہے۔"

[میرامن باغ و بہار، لندن، ۱۸۵۱، ص ۳۷، سیر پہلے درویش کی]

اس اقتباس سے التباس ہوسکتا ہے کہ خوزادی کے معنی

بے آرائشِ جمال کے تجمیل کے ہیں، حالانکہ اسی عبارت
سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ بن گہنے پاتے کے معمولی لباس
میں بھی وہ شہزادی بنی ہوئی تھی۔

خوش خبر
اردو

''دلی میں رسم تھی کہ جب بھونرا اڑتا ہوا پاس آتا تھا تو
اسے شگون نیک سمجھتے تھے اور کہتے تھے 'خوش خبر، خوش خبر'

بلا سے ہووے مرا مرغِ نامہ بر بھونرا
کہ اس کو دیکھ کے وہ منہ سے خوش خبر تو کہے

آزاد [دیوانِ ذوق ۱۹۰۳]

خون جگر پینا (خون جگر کھانا)

رنج و غم اٹھانا، صدمے سہنا

یہ تکلف ہے کہ بے آب و خورش جیتے ہیں
غمِ دل کھاتے ہیں اور خونِ جگر پیتے ہیں

مرزا میر علی پریشاں

خون چاٹنا

خون میں ڈوبنا

نچاٹے خون کو جس روز میرے اس کو فاقہ ہے
رگِ گردن سے میری اس کے خنجر کا زعلاقہ ہے

فضل علی

خیش

''مصنف (مولوی ناصر علی صاحب غیاث پوری مصنف
اربع عناصر) نے لکھا ہے کہ خیش بفتح انگریزی پنکھا

ہے۔انگریزی پنکھا غلط ہے بلکہ اس پنکھے کو کہتے ہیں جو
عام طور ایک کپڑے کی جھالر ایک لکڑی میں باندھ کر کھینچتے
ہیں۔پنکھا انگریزی نہیں بلکہ ہارون الرشید کی ایجاد
ہے۔اس طرح پر ایجاد ہوا کہ ایک روز ہارون الرشید
دوپہر کی گرمی میں اپنی بہن علیہ مہدی کے یہاں آیا۔
اس کے یہاں صندل اور اگر وغیرہ میں کچھ کپڑے رنگوا
کر ایک لکڑی پر پڑے ہوئے سوکھ رہے تھے۔ہارون
الرشید ان کے نیچے بیٹھا۔ہوا کے زور سے جو کپڑے ہلے
ہارون الرشید کے دماغ میں خوشبو دار ہوا پہنچی اور گرمی کی
تکلیف کم ہوئی۔ہارون الرشید نے فوراً حکم دیا کہ
ہمارے لیے ایک اسی قسم کا پنکھا بنایا جائے۔مطلق
پنکھے کو عربی میں مروحہ کہتے ہیں۔"

ہر حاشیہ اربع عناصر از مولوی عبدالباری آسی، اربع
عناصر کے سرورق پر درج ہے کہ "تصحیح علمائے مطبع"
مولوی آسی صاحب مطبع سے متعلق تھے،ان کے حواشی جا
بجا اربع عناصر میں درج ہیں۔۱۲

خیش
عربی، اردو

" مصنف (مولوی محمد ناصر علی صاحب غیاث پوری
مصنف اربع عناصر) نے لکھا ہے کہ خیش بفتح انگریزی
پنکھا ہے،انگریزی پنکھا غلط ہے بلکہ اس پنکھے کو کہتے ہیں
جو عام طور پر کپڑے کی جھالر ایک لکڑی میں باندھ کر کھینچتے

ہیں، پنکھا انگریزی نہیں بلکہ ہارون الرشید کی ایجاد
ہے۔ اس طرح پر ایجاد ہوا کہ ایک روز ہارون الرشید
دوپہر کی گرمی میں اپنی بہن علیہ مہدی کی لڑکی کے
یہاں آیا، اسکے یہاں صندل اور اگر وغیرہ میں کچھ
کپڑے رنگوا کر ایک لکڑی پر پڑے ہوئے سوکھ رہے
تھے، ہارون الرشید ان کے نیچے بیٹھا، ہوا کے زور سے
جو کپڑے ہلے ہارون الرشید کے دماغ میں خوشبودار
ہوا پہنچی اور گرمی کی تکلیف کم ہوئی، ہارون الرشید نے
فوراً حکم دیا کہ ہمارے لیے ایک اسی قسم کا پنکھا بنایا
جائے۔ مطلق پنکھے کو عربی میں مروحہ کہتے ہیں۔"

ہر حاشیہ اربع عناصر از مولوی عبدالباری آسی، اربع
عناصر کے سرورق پر درج ہے کہ "تصحیح علمائے مطبع"
مولوی آسی صاحب مطبع سے متعلق تھے، ان کے حواشی جا
بجا اربع عناصر میں درج ہیں۔۱۲

"مصنف (مولوی محمد ناصر علی صاحب غیاث پوری
مصنف اربع عناصر) نے لکھا ہے کہ خیش بفتح انگریزی
پنکھا ہے، انگریزی پنکھا غلط ہے بلکہ اس پنکھے کو کہتے ہیں
جو عام طور پر کپڑے کی جھالر ایک لکڑی میں باندھ کر کھینچتے
ہیں، پنکھا انگریزی نہیں بلکہ ہارون الرشید کی ایجاد
ہے۔ اس طرح پر ایجاد ہوا کہ ایک روز ہارون الرشید
دوپہر کی گرمی میں اپنی بہن علیہ مہدی کی لڑکی کے

یہاں آیا، اسکے یہاں صندل اور اگر وغیرہ میں کچھ
کپڑے رنگوا کر ایک لکڑی پر پڑے ہوئے سوکھ رہے
تھے، ہارون الرشید ان کے نیچے بیٹھا، ہوا کے زور سے
جو کپڑے ہلے ہارون الرشید کے دماغ میں خوشبو دار
ہوا پہنچی اور گرمی کی تکلیف کم ہوئی، ہارون الرشید نے
فوراً حکم دیا کہ ہمارے لیے ایک اسی قسم کا پنکھا بنایا
جائے۔ مطلق پنکھے کو عربی میں مروحہ کہتے ہیں۔"
ہر حاشیہ اربع عناصر از مولوی عبدالباری آسی، اربع
عناصر کے سرورق پر درج ہے کہ "بتصحیح علمائے مطبع"
مولوی آسی صاحب مطبع سے متعلق تھے، ان کے حواشی جا
بجا اربع عناصر میں درج ہیں۔ ۱۲

واب (وَاَب)

اردو عربی الاصل، مذکر، اسم

ا۔رسم ورواج، عادت، موقع ومحل، طور، طریقہ

۲۔شدت، دباؤ، زور

وابِ صحبت: طور طریق، عادت حسنہ، خصائل حمیدہ

کیا جانیں **واب** صحبت از خویش رفتگاں کا
مجلس میں شیخ صاحب اک کو جانتے ہیں

"۔۔۔۔اتفاقاً اس دن بادشاہ کے پاؤں میں درد تھا۔ اس لیے پاؤں ذرا پھیلا دیا، انھوں نے کہا یہ امر فقیر کے **واب** محفل کے خلاف ہے۔۔۔۔"

محمد حسین آزاد۔آبِ حیات، حال میر درد، طبع ہشتم، لاہور ۱۹۱۳ء

میر صاحب نے کہا بازار میں باتیں کرنا **واب** شرفاء نہیں۔یہ کیا گفتگو کا موقع ہے۔"

مجلس کے **واب** سے یہ واں دور ہے کہ وارد
پروانہ بے اجازت نزدیک شمع واں ہو

سودا

وات

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

فیاضی، سخاوت، بخشش

وادو

اردو اسم معرفہ

ایک مشہور سیاسی کا نام

داددپنتھی: دادو شیاسی کے چیلے

دار/دارا
اردو،سنسکرت،مؤنث،اسم

جورو، زوجہ، بیوی

داربست
اردو،فارسی الاصل،مؤنث،اسم

۱۔انگور وغیرہ کی بیل چڑھانے کی ٹٹی
۲۔کسی بھی قسم کی ٹٹی

کہوں کیا میں کیفیتِ داربست
لگائے رہیں تاک واں مے پرست
میر حسن۔[سحرالبیان]

دارو
اردو،مؤنث،اسم

۱۔بارود، بندوق کا مسالہ
۲۔شراب، نشہ آور چیز
۳۔دوا

اب کیا زاہد و تقویٰ دارو ہے اور ہم ہیں
بنت العنب کے اپنا سب کچھ گیا گھڑ کر
میر

لگتی نہیں ہے دارو ہیں سب طبیب حیراں
اک روگ میں بسا ہا جی کو کہاں لگایا
میر

دارو
اردو، اسم، مذکر، مؤنث

دارو: دوا کے معنی میں مؤنث ہے اور عام بول چال کا لفظ ہے۔ اسی جنس کے ساتھ دارو کے معنی لکڑی اور دیسی شراب کے بھی آتے ہیں۔

داروسیسہ

بارود اور سیسہ اصطلاحاً فوجی اسلحہ اور ساز و سامان، نظیر اکبرآبادی نے سیسہ دارو نظم کیا ہے۔

کیا رینی خندق رند بڑے کیا برج کنگورا انمولا
گڑھ کوٹ رہکلہ توپ قلعہ کیا سیسہ دارو اور گولا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ

مولانا عرشی کی رائے میں داروسیسا سے مراد بارود ہوتی ہے اور مفہوم میں یہ لفظ قطعی پشتو ہے۔

داروڑا
اردو، برج، اسم

شراب، نشیلی چیز

داروڑی
مؤنث

داکھ
مؤنث، اسم

کشمش، منقی، خشک انگور

دام
اردو

۱۔ پیسے کا پچیسواں حصہ
۲۔ قیمت

واما ساہ
اردو، مؤنث، اسم

واما ساہ نامی ایک کاروباری تھا جو دیوالیہ ہو کر مر گیا اور اس کا تمام اثاثہ قرض خواہوں کو ان کے قرض اور مطالبات کے تناسب سے بقدر حصۂ رسدی تقسیم کیا گیا۔(ٹیلر۔ہنٹر ۱۸۰۸ء)
اثاث البیت و دیگر اثاثے فروخت کر کے قرض خواہوں کے مطالبات ادا کرنا۔پائی پائی چکانا مگر اپنا دیوالیہ نکال کر

وام دار
اردو، مذکر، اسم، فعل

جال والا، شکاری، وام رکھنے والا، شکار کرنے والا

ہر وام دار قصد کرے یہ کہاں جگر
یہ منہ نہیں کسی کا جو منہ کو کرے ادھر
ہر کوئی جانتا ہے کسی کا شکار ہوں

[میر، مخمس در شہر کاما]

وامنی
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

بجلی، برق

دانایانِ فرنگ احمقانِ ہند
(اردو، محاورہ)

فرنگستان کے دانا ہندوستان کے احمق مشہور معروف ہیں بعض ظرفا یہ معنی کہتے ہیں کہ
دانیانِ فرنگ: احمقانِ ہند کی برابر ہیں۔(محاورات ۱۸۹۰ء)

دانہ دان کرنا — اردو، فعل

خلط ملط کرنا، کوئی چیز غارت کرنا، خراب کرنا

میر حسن چیونٹیوں کے متعلق کہتے ہیں:

کنگنی اور باجرا کیا یکساں
خاک سے سب ملا کے دانہ داں

[ٹیلر، ہنٹر ۱۸۰۸ء]

دانہ کیش — اردو، مذکر، اسم

ایک قسم کا سنہرے گل بوٹوں والا گلوبند جو جاڑے کے موسم میں چغے یا قبا کے اوپر استعمال کرتے ہیں

چرخ کی اطلسی قبا پہ ہمیش
نہیں یہ کہکشاں ہے دانہ کیش

سودا

داوَنی/ دداونی — اردو، کھڑی بولی، مؤنث، اسم

پیشگی رقم، بیانہ، بیعانہ

"اینٹوں کی داونی دی تھی۔"

[ڈپٹی نذیر احمد توبۃ النصوح]

داہ

دیکھیے ڈاہ

دایم المرض — اردو

ازروئے قواعد دایم المریض درست نہیں لیکن اب عام و خاص کے زبان وقلم پر یہی ہے۔

ہمیشہ مرض میں مبتلا رہنے والا

دائی

اردو، مؤنث، اسم

دائی پلائی: وہ عورت یا بچوں کی انا جو اپنا دودھ بھی پلاتی ہے۔

دائی کھلائی: بچوں کی انا جو اپنا دودھ بچے کو نہ پلاتی ہو۔

دَب

اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم

عربی میں دَبّ کے معنی ہیں سانپ یا جانور کا رینگنا، بچے کا گھسیٹ کر چلنا، نہر کا بہنا، بیماری کا جسم میں یا کہنگی کا کپڑے میں سرایت کر جانا

۱۔ کیفیت، حالت، مزاج، عادت

۲۔ کسی چیز کی عادت ہو جانا، مزاج بن جانا

گو میں میرے رکھ دیتا ہے پاؤں حنائی دینے کو

یوں پامال جو میں ہوتا ہوں مجھ کو بھی تو دب سی ہے

میر [دیوان سوم]

آسی نے فرہنگ میں دب کے معنی دباؤ دیے ہیں جو درست نہیں۔ میر کے اس شعر میں معنی یہ ہیں، یوں پامال ہونا میری عادت ثانیہ بن گئی ہے

دُبّ

اردو، عربی، مذکر، اسم

۱۔ ریچھ

قطب شمالی کے قریب چند ستاروں کے ترکیب پا کر دو صورتیں ریچھ کی سی بن گئی ہیں۔ ایک چھوٹی ایک بڑی۔ چھوٹی کو دُبّ اصغر اور بنات النعش صغرا، بڑی کو دُبّ اکبر، بنات النعش کبریٰ کہتے ہیں۔ (نوراللغات)

لفظ	معنی
ڈُبدھا	شبہہ، گمان، شک، پس وپیش
ڈَپَڈ پانا/ڈَپَڈ پاہَٹ اردو، کھڑی بولی	چمک، چمکانا
ڈِٹھونا اردو، برج، مذکر، اسم	(بروزن بونا بمعنی ٹھگنا) کالا نشان یا تل جو پیشانی یا چہرے پر لگا دیتے ہیں اس سے خوشنمائی میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور نظرِ بد سے بھی حفاظت مقصود ہوتی ہے پیا پیا ہنس کے کہہ یو لک ہیو ڈِٹھونا دین چندر مکھی! مکھ چند تَیں بھلیو چند سَم کین (بہاری) عاشق محبوبہ سے ہنس کر کہتا ہے کہ تو نے کالا نشان جو لگا دیا ہے او ماہ رو! تیرا چہرہ اب بالکل چاند کے مشابہ ہو گیا
دَراکھا	انگور
دُربھاگی	بدقسمت، کمبخت
دَرپَن	آئینہ، آرسی

دَرخرچی
اردو

فضول خرچی، بے تحاشا اڑانا، خرچ کرنا

"اس درخرچی کے آگے اگر گنج قارون کا ہوتا تو بھی وفا نہ کرتا۔"

[سیر پہلے درویش کی میر امن، باغ و بہار، لندن، ۱۸۵۱ء]

دردامن
فارسی، اردو

بھاری قیمتی کام کی چوڑی بالیں جو کرتوں، غراروں اور پجاموں اور دوپٹوں میں الگ سے ٹانک دیتے ہیں۔

"ایک دم کے بعد وہ پری دروازے سے جیسے چودھویں رات کا چاند بناؤ کیے گلے میں پشواز بادلے کی سنجاف کی موتیوں کا دردامن ٹکا ہوا سر پر اوڑھنی ......"

[سیر پہلے درویش کی میر امن، باغ و بہار، لندن، ۱۸۵۱ء]

دَرکانا
اردو، فعل متعدی

چیرنا، پھاڑنا، دراڑ ڈالنا

درکنا: (لازم)

درمیان دینا
اردو، فعل محاورہ

ثالثی کے لیے کسی کو لانا، تصفیہ کرانا، کسی تیسرے کو بیچ میں صلح صفائی کے لیے ڈالنا۔

بگڑی ہے داغ میں اور سینہ میں، عشق دیکھیں
دل کو جگر کو، کس کو، اب درمیان دے گا

میر

دروتہ — دل، قلب

اردو، فارسی الاصل، اسم، مذکر

دڑوانچی — (دروان: دربان بہ اضافۂ چی)

پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

پہریدار، داروغہ، دربان، محافظ

" یہ لفظ بھی افغان زدہ علاقوں میں زیادہ زباں زد
ہے۔ رامپور میں عورتیں کہا کرتی ہیں کہ "اولاد حلق کی
دڑوانچی ہوتی ہے۔"

یعنی ماں باپ کے حلق سے کوئی چیز اس وقت تک نہیں
نیچا ترتی جب تک پہلے اولاد کو نہ کھلادیں۔

[عرشی۔بات،۵۸۰]

دڑ مار گیا — چھپ گیا جیسے سوتا ہے

اردو محاورہ

دبک گیا، چھپ گیا [محاورات ۱۸۹۰ء]

دڑیڑے/دُڑیڑے — (دیکھیے تڑیڑے)

اردو، برج، مذکر، اسم

پانی کی دھار جو زیادہ موٹی ہو اور زیادہ زور سے گرے

کہیں اے صبر جلدی بھاگ اپنی خیر چاہے تو
یہ دیکھ آتے ہیں فوجِ اشک کے پیہم دڑیڑے جا

انشاء

کر، کریں ہیں لجوں لطموں کے دڑیڑے سب کے گوش
بیکلی دریائے غم کے ہیں بلا جوش و خروش

میر[دیوانِ پنجم]

دستخطی — دستخط شدہ، ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست

اردو، اسم صفت

اب آگے دفتر تن کی میں کیا کہوں خواری

سوال دستخطی پھاڑ کر کے پنساری (میرانی شاہجہاں

آباد)

سوالِ دستخطی: ہاتھ سے لکھی ہوئی عرضی اور درخواست

دست فروش(دست فروشی) — پھیری والا، سامان لے کر گھر گھر بیچنے والا، بیچنے والا

اردو، مذکر، اسم

جس کی دوکان نہ ہو اور پھیری لگا کر مال بیچے۔

دست گاہ — اس لفظ کے بہت معنی ہیں اور اکثر معروف و عام ہیں

فارسی الاصل، اردو، مذکر، اسم

مثلاً قدرت، مہارت، چالاکی، کارگاہ وغیرہم۔ لیکن

اس کے ایک کم معلوم معنی ہیں مسخرہ، گستاخ، شوخ چشم،

خیرہ سر

سب خوبیاں ہیں شیخِ مشیخت پناہ میں

پر ایک حیلہ سازی ہے اس دستگاہ میں

میر[دیوانِ اول]

دست لاف — بوہنی

اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

دوکان کھلنے کے بعد پہلی فروخت پر وصول شدہ رقم

عشق کے بازار میں سودا نہ کیجو تو تو میر

سر کو جب واں بیچ چکتے ہیں تو یہ ہے دست لاف

میر

دستوری
اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم
کمیشن، پیسے و مال کی فروخت پر کسی شرح کے حساب سے ادا کیے جائیں۔

دستوری کا نکال گیا
اردو، محاورہ
یعنی سزا پائی
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

دشمن چراغ پاؤں
اردو محاورہ
جب کوئی ٹھوکر کھاتا ہے یا گر پڑتا ہے تو بطور تفاول کہتے ہیں۔[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

دعوت شیراز
دعوتِ شیراز: بعض لوگوں کو سنا ہے کہ عمدہ، پُر تکلف ضیافت کو دعوت شیراز کہتے ہیں۔ جہاں بہت زیادہ اہتمام ہو اور انواع و اقسام کے ماکولات و مشروبات ہوں تو کہتے ہیں کہ واہ کیا دعوتِ شیراز ہے۔ مگر اس موقع پر یہ غلط ہے۔ دعوتِ شیراز اس کے بالکل برعکس بے تکلف اور سادہ طعام کو کہتے ہیں۔
اس کے متعلق ایک حکایت مشہور ہے۔ شیخ سعدی بطور سیاحت نکلے اور کسی جگہ اپنے ایک شناسا کے ہاں پہنچے۔ دوست نے ان کی بڑی آؤ بھگت کی اور اعلیٰ درجے کا مرغن طعام مہیا کیا۔ شیخ سعدی نے کھانے کے بعد اس کی تعریف کی مگر کہا کہ ہائے دعوتِ شیراز دوست کو ذرا خفت ہوئی۔ خیال کیا کہ شاید کچھ کسر باقی رہ گئی جو شیخ نے ایسا کہا۔ دوسرے دن اس سے زیادہ اہتمام کیا اور بہتر درجے کے کھانے تیار کرائے۔ شیخ نے کھانے کے بعد پھر زیادہ تعریف کی اور تعریف کر

کے کہا مگر واہ دعوتِ شیراز ۔ دوست حیران ہوا مگر
تیسرے دن اس سے جو بھی بہترین لوازمات طعام ہو
سکتے تھے مہیا کیے اور مطمئن ہوا
کہ اب تو شیخ کو دعوتِ شیراز یاد نہ آئے گی ۔ شیخ نے
کھانے کے بعد خوب خوب تعریف کی ۔ شکریہ ادا کیا مگر
پھر کہا کہ واہ دعوتِ شیراز ۔ اس کے بعد میزبان سے
رخصت چاہی اور چلتے وقت بڑا اصرار کیا کہ ہمارے
ہاں شیراز بھی آؤ اور ضرور ہمیں شرف میزبانی سے ممتاز
کرو ۔ دوست نے وعدہ کرلیا کہ اگر ادھر جانے کا اتفاق
ہوا تو ضرور شیخ کی زیارت کو حاضر ہوگا ۔
ایک تو اس نے شیخ سے وعدہ کیا تھا دوسرے اس کا
بھی اشتیاق تھا کہ دیکھیں آخر یہ شیراز والے کس
طرح کی ضیافت کرتے ہیں ۔ تھوڑے دن بعد ہی
اس کو شیراز جانے کا اتفاق ہوا ۔ شیخ کے ہاں پہنچا شیخ
اپنے دوست کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے ۔ بڑی محبت
اور خلوص کے ساتھ ٹھہرایا ۔ کھانے کا وقت آیا تو کھانا
پیش کیا ۔ دوست نے دیکھا تو حیران ہوا ۔ معمولی سادہ
گھر کا سا کھانا تھا ۔ اس نے اپنے جی میں خیال کیا شاید
چوں کہ بے اطلاع آ پہنچا ہوں اس لیے گھر والوں کو
خاص اہتمام کا موقع نہیں ملا ۔ دوسری بار بڑے اشتیاق
سے منتظر رہا مگر کھانا بالکل وہی سادہ جیسے

عام طور پر گھر والے کھاتے ہیں ۔ مہمان دیکھ کر چپ رہا
اور سمجھا کہ شاید کچھ خاص وجہ ہو اور عمدہ پُر تکلف ضیافت
میں وقت درکار ہو ۔ خیر تیسرے دن پھر وہی خلوص اور
محبت تو بے انتہا مگر کھانا وہی روزمرہ کا گھر جیسا، معمولی ۔
تیسرے دن دوست نے شیخ سے اجازت چاہی اور چلتے
وقت دریافت کیا کہ ایک بات اور بتا دیجیے کہ میں نے
اتنا اتنا تکلف اور ایسا ایسا اہتمام کھانے میں کیا مگر آپ
ہر بار دعوتِ شیراز کو ہی یاد کرتے تھے ۔ میں سمجھتا تھا کہ
خدا جانے دعوتِ شیراز میں کیا کچھ اہتمام ہوتا ہو گا مگر
یہاں تو کچھ بھی نہ تھا بالکل گھر کا سا سامان تھا ۔
شیخ نے کہا بھائی میں تمہارے ہاں تین دن رہا اور ہر
روز تم ایک سے ایک زیادہ عمدہ مرغن اور بڑھیا کھانے
پکاتے رہے ۔ اگر ایک دو دن زیادہ میں رک جاتا تو تم
عاجز آ جاتے اور دل میں دعائیں مانگتے کہ کسی طرح
دفعان ہو ۔ مہمان ہے کہ بلائے جان ۔
تم میرے ہاں تین دن رہے میں نے اپنے گھر
والوں کی طرح تمہیں سمجھا اور ہم سب گھر والے جیسے
رہتے ہیں اور جو کھاتے ہیں بس اسی طرح تم سے
سلوک کیا ۔ تم تین دن کیا اگر تین مہینے بھی ہمارے
ہاں رہو تو ہمیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو ۔ بس یہ
ہے دعوتِ شیراز ۔"

دِکشُول
سنسکرت، اردو، مؤنث، اسم
"وہ سمت جس میں کسی خاص دن سفر کرنا ممنوع ہے۔ جیسے شنبہ اور دوشنبہ جانب مشرق ۔ یک شنبہ اور جمعہ جانب مغرب، سہ شنبہ اور چہار شنبہ جانب شمال اور پنج شنبہ جانب جنوب (اہلِ ہنود کے عقیدے کے مطابق) سفر کرنا درست نہیں"۔
[راجہ راجیسور راؤ ورما، ہندی اردو لغت، حیدر آباد ۱۹۳۸ء]

دِگ
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
حصہ، مکان، سمت، طرف، جانب، راستہ، ملک کا حصہ

دِگمبر
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
ننگا رہنے والا، برہنہ فقیر، سنیاسی
جین یا بدھ مذہب کا پیرو یا شیو کا پجاری فقیر جو ننگا رہتا ہے

دِگ ناری
بہت سے مردوں سے تعلق رکھنے والی عورت، زن فاحشہ

دَل
اردو
فوج

دَلوال
فوج کا کماندار

دِل پانا
اردو محاورہ
دوسرے کی خوشی دیکھنا، دوسرے کے دل کی بات معلوم کر لینا، توجہ دینا، رخ دیکھنا

غم نہیں گر دلبری سے دل کو لے جاتا ہے وہ
پاس میرے تب تو آتا ہے جو دل پاتا ہے وہ

[ٹیلر۔ہنٹر۱۸۰۸ء]

دل پیچھے پڑنا
اردو محاورہ

طبیعت بہلنا، خیال کا دوسری طرف متوجہ ہونا، دھیان بٹنا

ہم نشیں بہر خدا کا کل ہی کا کر اس کی ذکر
تیری باتوں سے مرا دل تو ذرا پیچھے پڑے
(مصحفی)

[ٹیلر۔ہنٹر۱۸۰۸ء]

دل چلنا
اردو محاورہ

۱۔پاگل ہونا، بہک جانا، دماغ چل جانا
۲۔مائل ہونا، دل آنا، خواہش پیدا ہونا

کب دل بچے ہے اس سے جب اپنے سے مل چکے
وہ رشک حور جس پہ فرشتے کا دل چلے
محشور[ٹیلر۔ہنٹر۱۸۰۸ء]

دلداپیش گیر
اردو

موٹا پردا یا ٹٹی، آڑ، چلمن یا اسکرین جسے اوٹ یا آڑ اور پردے کے طور پر کھڑا کر دیں

نوراللغات نے نم گیرہ لکھا ہے۔نم گیرہ یا شبنمی ایک قسم کی چھت گیری ہوتی ہے جو پلنگ کے اوپر لگائی جاتی ہے تاکہ رطوبت یا شبنم کو روکے اسے پیش گیر نہیں کہہ سکتے۔

"اس چھپر کھٹ میں کہ جس کے آگے دلداپیش گیر کھڑا ہے آرام کیجیے۔"

سیر دوسرے درویش کی، میر امن۔باغ و بہار، لندن۔
۱۸۵۱ء

ولڈر — اردو، مذکر
وبال، جھنجھٹ، کاٹھ کباڑ، بے مصرف بے ضرورت فالتو چیزیں یا باتیں

وِلَدّر نکالنا
(آصفیہ) ہندوؤں میں ایک رسم ہے کہ دیوالی کی صبح کو گوردھن کے دن علی الصباح رات کا کوڑا اسمیت اس پر پرانا چراغ جلا اپنے گھر کے آگے گلی میں رکھ دیتے ہیں اور اس کے آگے ایک پتے پر تھوڑے کھیل بتاسے ڈال دیتے اور یہ کہتے ہیں کہ ایشر آئے ولدر جاوے۔

دل سوز خانہ تراش — اردو
بظاہر دوست بباطن دشمن، دوست نما دشمن، مار آستین

ڈلک
دیکھیے ڈلک

دِل کرنا — اردو، محاورہ
دل چاہنا (لکھنؤ میں) ہمت کرنا، جرأت کرنا

دل اس جا سے اٹھنے کو کرتا نہیں
کوئی آپ سے آپ مرتا نہیں
[میر حسن، سحر البیان]

دل گیوں — اردو، مذکر، اسم، جمع
ا۔عشاق

ولیکن جو کچھ دل گیوں پہ گیا
کہ بن آئی ہر اک وہاں مر گیا
[میر حسن، سحر البیان]

دل مرغ — اردو، مذکر، اسم
ایک قسم کا تیر

دلوں سے	(اپنے دلوں سے: یہ محاورہ عام نہیں)
اردو محاورہ	اپنی ذات سے۔ اپنے دل سے۔ اپنے طور پر۔ جہاں تک اس کی اپنی نیت کا تعلق ہے
	وہ اپنے دلوں سے تو ہے نیک ذات ہوئی اس پہ کیا جانیے کیا واردات میر حسن، [سحرالبیان]
دلی کی دلوائی منہ چکنا پیٹ خالی	جب پیسہ پاس نہ ہو اور دکھاوا نمائش کرے
محاورہ	
دَمڑی	۱۔ قدیم نظام زر کا ادنیٰ حصہ
اردو، مؤنث، اسم	ایک دمڑی پرانے زمانے میں آٹھ کوڑیوں کے مساوی ہوتی تھی یا ۱/۸ ۲ دام کے برابر
	۲۔ پچیس کچے بیگھوں کو بھی ایک دمڑی کہتے ہیں۔
دنّا	عضو تناسل، کیر
اردو، مذکر، اسم	
دُنّد	شور، غل غپاڑا
اردو، مذکر، اسم	
دندان مُزد	فقراء وغیرہ کو ان کی دعوت کے بعد پیش کردہ نذرانہ
اردو، فارسی، مذکر، اسم	
	آج اس خوش پُرکار جواں مطلوب حسیں نے لطف کیا پیر فقیر اس بے دنداں کو اس نے دنداں مزد دیا میر [دیوانِ ششم]

دَواب اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم	(دابّۃ کی جمع ہے) وحوش، جانور، مویشی کہو جو موذی سے جا کر دواب کے حالات جواب دے ہے کہ ہے اونٹ تو فرشتہ کی ذات سوداؔ، [ویرانی شاہجہاں آباد]
دَوَاج اردو، سنسکرت، مذکر، اسم	عورت کا وہ لڑکا جو اس کے شوہر کے نطفے سے نہ ہوا ہو۔
دُوار اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم	چوکھٹ، دروازہ
دوارپال	دربان
دوارپالی	دربانی، دربان کا عہدہ
دوازدہ ماہی رخصت مل گئی اردو محاورہ	معزول ہوگیا (محاورات ہند ۱۸۹۰ء)
دوآشیانہ اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم	ایک قسم کا خیمہ جس میں دو کمرے ہوتے ہیں۔
دُوال/دُوالی اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم	۱۔تسمہ، چمڑے کا تسمہ ۲۔چمڑے کا تسمہ جس سے نقارہ بجاتے ہیں ۳۔چمڑے کی پٹی۔چمڑے کا لمبا ٹکڑا بھاگے یہ عمل کر کے وہ شیطان کا لشکر دوالی کو لے ہاتھ تعاقب میں دواں ہے سوداؔ، [شہر آشوب]

اکثر نسخوں میں دوسرے مصرعے کا پہلا لفظ دیوالی لکھا ہے۔

ڈوال بند/دوالی بند
پٹے والے کو، چپراسی یا سپاہی کو بھی کہتے ہیں۔ نظیر اکبر آبادی نے لکھا ہے:

تنخواہ نے طلب ہے نہ پینا نہ کھانا ہے
پیادے دوال بند کا پھر کیا ٹھکانا ہے

دوبڑدا/دوبلڈا
اردو، مذکر، اسم
ایک قسم کی سواری جو چھکڑے کی قسم کی ہوتی ہے اور دو بیل اس میں جوتے جاتے ہیں

ڈوت دات
اردو، کھڑی بولی، مؤنث، اسم
ڈانٹ ڈپٹ، گالم گلوچ، زبانی جھگڑا جس میں بدزبانی اور فحش گفتاری ہو

جس وقت بڑھ پڑی غرض آپس میں دوت دات
ادھر سے ڈھول چلنے لگی اور ادھر سے لات
سودا، [نفر اور مجتہد]

دوناٹک کی کماں
اردو
ایک ناٹک وزن چوبیس یا پچیس سیر کا ہوتا ہے اس وزن کو کمان کے چلہ میں باندھ کر کمان کی قوت کا اندازہ کرتے ہیں۔ جو کمان ایک ناٹک وزن سے نہیں جھکتی اس کا تیر سو گز کے فاصلہ تک نشان پر لگ سکتا ہے۔
(نظامی بدایونی)
[مراثی انیس و دبیر۔ بدایوں ۱۹۳۳ء]

شانے پہ تھی مشق کے وہ دوناٹک کی کماں
ارجن بھی جس سے سہم کے گوشے میں ہو نہاں

چار آئینہ وہ پہنے تھا بس کہ الاماں
دب جائیں جس کے بوجھ سے رستم کے استخواں
کہتی تھی یہ زرہ بدنِ بد خصال میں
جکڑا ہے پیل مست کو لوہے کے جال میں
انیس
پھولا شفق پہ چرخ سے جب لالہ زار صبح

دوڈھا (اردو صفت)
ایک قسم کا حقہ جس میں دو خم ہوتے ہیں۔

دور ہونا (اردو محاورہ)
معلوم ومشہور معانی کے علاوہ دو معنی خاص ہیں:
۱۔ سمجھ دار ہونا، عاقل ہونا، دانا ہونا، ہوشیار ہونا، معاملہ فہم و کارداں ہونا
پہنچا جو آپ کو تو میں پہنچا خدا کے تئیں
معلوم اب ہوا کہ بہت میں بھی دور تھا
میر
۲۔ چالاک ہونا، عیار ہونا، مکار ہونا، اپنے مطلب کی بات کو پیش نظر رکھنا اور نہایت تدبیر سے اسے حاصل کرنے کے حالات کو پیدا کرنا۔ بہت پہنچے ہوئے ہونا۔ کچھ کم نہ ہونا (بمعنی عیاری)
میں سمجھی ہوں تم کو بہت دور ہو
چلو اب کہیں یہاں سے کافور ہو
میر حسن [سحر البیان]

غرض شاہزادی بہت دور تھی
یہ شکل اس کو پہلے ہی منظور تھی

میر حسن [سحرالبیان]

شریعت کے عالم میں مجبور ہیں
نہیں اپنے نزدیک ہم دور ہیں

میر حسن، [سحرالبیان]

مجھ کو ناداں نہ سمجھ دور ہوں دانا ہوں میں

رتن ناتھ سرشار

سیر کوہسار، جلد اول، لکھنو ۱۹۳۴ء، ص ۱۴۳

غالبؔ، شیفتہؔ و مومنؔ کے بزعم خود حریف حکیم قطب الدین باطن نے اپنے تذکرۂ گلستانِ بے خزاں میں کئی جگہ یہ محاورہ استعمال کیا ہے۔ غالبؔ کے احوال میں لکھتے ہیں:

اصحاب تذکرہ کی تحریریں دیکھیں اور ان کی تقریریں دیکھیں کیا غرور ہیں اپنے نزدیک کے دور میں یاران صحبت ان سے زیادہ غرور میں چور ہیں۔"

گلستان بے خزاں۔ ۱۸۷۵ ۲۔ ۱۷۱

حسن میں رشک حور جانتے ہیں
بہت اپنے کو دور جانتے ہیں

مرزا شوق [مثنوی فریب عشق]

دوڑا (جمع دوڑوں)
اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم
۱۔لٹیرا اا، ٹھگ، بٹ مار، ڈاکو
"دو کلاوقت دکھن سے کمائی کیے دلی کو چلے آتے تھے کہ
راہ میں دوڑوں نے آنے لیا۔"
[لطایف ہندی، للو لال جی]

ڈوڑی (بروزن گوڑی)
اردو، مؤنث، اسم
چوپڑ کی بازی جو برابر چھوٹ جائے،
بغیر ہار جیت کے

دوکان بڑھادی
اردو محاورہ
یعنی بند کر دی، خرید و فروخت کا وقت نہیں رہا۔
اہلِ تجارت دوکان بند کرنا نہیں بولتے اور اسے بدشگونی
سمجھتے ہیں۔

دولوہی (دو، لوہ، لوہا)
اردو، مؤنث، اسم
ایک قسم کی چھوٹی تلوار یا خنجر جو دو فولادی پتروں کو ملا کر
بنائی جاتی ہے۔

دَوَن
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
سنسکرت میں (داو) کے معنی جنگل، صحرا، گرمی، تکلیف
اور جنگل کی آگ کے ہیں۔
۱۔تپش، گرمی، حرارت
۲۔محبت کی طلب، شہوت
۳۔آگ، جنگل کی آگ
۴۔وہ آگ جو کھیتوں میں جنگلوں میں پتوں وغیرہ کو
جلانے کے لیے لگاتے ہیں تا کہ پودوں اور درختوں

میں مزید قوت نمو پیدا ہو۔

شعلہ افشانی نہیں یہ کچھ نئی اس آہ سے
ڈوں لگی ہے ایسی ایسی بھی کہ سارا بن جلا

میر

شعلے بھڑک رہے ہیں یوں اپنے تن کے اندر
ڈوں لگ رہی ہو جیسے گرمی سے بن کے اندر

انشاء

ڈُونا/ڈُونہ پتوں کا بنایا ہوا پیالہ جس میں دہی، سالن وغیرہ رکھتے ہیں۔

دووَرقی فرج، اندام نہانی

اردو، مؤنث، اسم — دوورقی کا سبق پڑھنا: عیاشی کرنا، مجامعت کرنا

دوہاجو ا۔ پہلی مرنے پر دوسری بیوی کرنے والا

اردو، برج، مذکر، اسم

دوہتا/ دوہتر/ دوہتری/ دوہتی نواسا، دختر زادہ، نواسی، دختر زادی

دَہا دس، عشرہ، دس دن

اردو، مذکر، اسم — محرم کے پہلے دس دن جو رنج والم اور حزن وملال وماتم کے مظہر ہیں۔

ہم عشق میں نہ جانا غم ہی سدا رہے گا
دس دن جو ہے یہ مہلت سویاں دہا رہے گا

دھاپ
اردو، برج، مؤنث، اسم

۱۔قدموں سے پیمائش
۲۔فاصلہ جتنی دور ایک آدمی بغیر سانس توڑے دوڑ سکے
ایک سانس میں دوڑا ہوا فاصلہ

دھار پر مارنا
اردو، محاورہ

پروانہ کرنا، حقارت سے دیکھنا، حقیر جاننا، تحقیر اور نفرت کا اظہار کرنا
(اصل میں پیشاب کی دھار پر مارنا ہے لیکن پیشاب لفظاً اکثر حذف کر دیتے ہیں)

بجا ہے طعن اگر ابر بہار پہ مارے
یہ چشم وہ ہے کہ دریا کو دھار پہ مارے

جرأت
[ٹیلر۔ہنٹر۔۱۸۰۸ء]

دہ دلا
اردو، فارسی الاصل، صفت

(دس دل والا)
۱۔غیر مستقل مزاج، متلون، گھبرا جانے والا
۲۔دلیر، جرأت مند

سخن کے ملک کا میں مستقل امیر ہوں
ہزار مدعی بھی مجھ کو دہ دلا نہ کریں

میر، [دیوانِ سوم]

دھونی
اردو، اسم، مؤنث، برج

دھونی: کوئی چیز جلا کر اس کے بخارات پیدا کرنا، بعض عملیات میں تعویز وغیرہ جلا کر اس کے دھوئیں کو مریض یا آسیب زدہ شخص پر چھوڑتے ہیں۔لوبان عود وغیرہ جلا کر دھواں پھیلانا بھی دھونی دینا کہلاتا ہے۔

دھونی صرف دھویں کے معنی میں بھی ہے:

نہ وہ نالوں کی شورش ہے نہ وہ آہوں کی دھونی ہے
ہوا کیا درد کو پیارے گلی کیوں آج سونی ہے

[خواجہ میر درد]

دھونی لگانی — ضد کرنا، اصرار کرنا، اڑنا، مطلب برآری کے لیے بضد ہونا

ٹپکنے کا نہیں ہرگز دوچار اس سے نہ جب تک ہو
مژہ پہ اشکِ درد آلود نے دھونی لگائی ہے

مرزا جان طپش

دہ دہی — خالص عمدہ سونا
فارسی، اردو

دیوداسی — مندروں کی رقاصہ، کسبی

دیوان — ۱۔بڑا کمرہ، اطلاق کلاں، ہال
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم
۲۔وزیر مال
۳۔مالیات یا خزانے کا مہتمم اور افسر
۴۔وہ شخص جس کے ذمے عام اخراجات و آمدنی کا حساب کتاب ہو
۵۔شاہی دربار کا اطلاق
۶۔مقدمات مالی وزری کی سماعت کی جگہ

دیوان جی — پولیس کا ہیڈ کانسٹبل

دھی/دھیا — بیٹی، دختر، ہوش، سمجھ، عقل

ڈھانگو — بیسوا عورت کا دلال

(اردو)

دَہباشی — (دہ (فارسی) دس، باش (ترکی) سر)

اردو، مذکر، اسم

۱۔دس فوجیوں کا افسر

۲۔معتمدِ اعلیٰ

۳۔داروغہ، مہتمم

ڈھکا — دھوکہ، فریب، عیاری، چال، مکر، فریب

اردو، برج، مذکر، اسم

ڈھکا بتانا — دھوکہ دینا، چالاکی کرنا

ڈھکا دینا — عیاری کرنا، دھوکہ دینا، فریب کرنا

ڈھکے دے غرض پیسے اُڑا کر ہوئے رو پوش

گھر جا کے پکارے جو کوئی لالہ کہاں ہے

سودا

دُہتا / دُہتر — بیٹی، دختر

دُہتا / دُھوترا / دوہتری / دوہتی — دوہتر (بیٹی کا بیٹا) نواسہ یا نواسی

دِہرانا — دھمکانا، خوف دلانا، ڈرانا

اردو، برج، فعل

مجھ کو باورچی یوں دِہراتے ہیں

وہ تری آش کیا پکاتے ہیں

سوداؔ

دِہرابر — کوٹھری، اٹاری، کمرہ

اردو، مذکر، اسم

"وہ اس جوان کو کسو نہ کسو ڈھب سے پوشیدہ میرے

دہرابر میں لے آئی۔" میر امن، باغ و بہار، لندن،

۱۸۵۱ء سرگزشت آزاد بخت پادشاہ کی]

ڈھرَن
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
ناف

ڈھرَن ڈِگنی
ناف ٹلنی

ڈھری
اردو، مؤنث، اسم
دیکھیے دھراہری
کوٹھری، کمرہ
"میں وو نہیں ناٹ کالا سر سے پانوں تک اوڑھے ہوئے ڈھری میں گیا۔" (میر امن، باغ و بہار، لندن ۱۸۵۱ء) سرگزشت آزاد بخت پادشاہ کی

ڈھُرَیچا
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
(دھری چا)
ہندو بیوہ عورت اگر دوسرا خاوند کرے تو وہ دھریچا کہلاتا ہے۔ چوں کہ ہندو دھرم میں اس کی گنجائش نہیں اس لیے بغیر کسی مذہبی رسم ایسا ہوتا ہے۔ صرف سر اور ماتھے پر سیندور لگا دیتے ہیں۔ (ٹیلر، ہنٹر ۱۸۰۸ء)

ڈھُنتُر ا رو ڈھُنتُر
سنسکرت الاصل، مذکر، اسم و صفت
دھنتر: ہندو ضمیمات میں اندرا کے دربار کا ایک دانا و حاذق حکیم، ہوشیار و عاقل آدمی، چالاک، عیار مالدار، دولت مند، با رسوخ

سیانا بھی چوک کھاوے یہ فن ہے وہ دھنترا
کترے ہے جیب چڑھ کر ہاتھی پہ جیب کترا
نظیر

ڈھُنیے کی کھوپری میں پانی پلانا
اردو محاورہ
(کھوپری بمعنی چھلکا، دھنیہ مشہور مسالہ)
ترسانا، للچانا، جان عاجز کرنا، ذلیل کرنا

جس مغبچے سے پیالہ پیتے نہ تھے ہم ان نے
دھنیے کی کھوپری میں پانی ہمیں پلایا
سودا

دھواں بکھیر دیا — ہرا دیا، لاچار کر دیا
اردو محاورہ — [محاورات ہند۔۱۸۹۰ء]

دھوپ — خوشبودار بخور، جس کو پوجا کے وقت ہندو جلاتے ہیں

دھوپ — (بواوِ مجہول بروزن توپ)
اردو، مؤنث، اسم — ا۔سیدھی چپٹی تلوار
۲۔چپٹی طرف سے اس تلوار کو مارنے کی آواز
۳۔بھاگنا، محنت و کوشش کرنا جیسے دوڑنا دھوپنا
کز لکِ مژگاں چشم ستمگر آ کے جگر میں کھوپ چلی
آہ کی ہمدم ساتھ ادھر سے جنگ کو اپنے دھوپ چلی
حافظ غلام رسول شوق
[آبحیات۔محمد حسین آزاد بہ حاشیہ دربیانِ ذوق]

دھوری — بیل، گاؤنر

دھون — آدھ من، بیس سیر
تھے اپنے گلے میں تو کئی من کے پڑے ہار
اور یار کے گجرے بھی تھے اک دھون کی مقدار
نظیر اکبرآبادی

دھونتال — جرأت، ہمت، اکڑفوں، ہیکڑی
اردو، برج، مؤنث، مذکر

دھوتال پن — شورشر، خودسری، سینہ زوری

دھوتالی — ہیکڑ باز

دھونسا — (نون غنہ)

اردو، مذکر، اسم — بڑا نقارہ، ڈھول

نکورے وہ نوبت کے اور ان کے بعد
گرجنا وہ دھونسوں کا مانند رعد

میر حسن[سحرالبیان]

دھونسا کھانا — شامت آنا، مصیبت مول لینا

ہوا کیا درد کو پیارے گلی کیوں آج سونی ہے(سودا)

دھیر — اردو، سنسکرت، پراکرت، صفت، اسم — ا۔صاحب ہمت، شجیع، سلیم، متحمل، صابر، عاقل، دانا، جرأت مند، پُرسکون، مستقل مزاج، غیر متلون

دھیر بندھنا — رعب، اثر، عزت وقعت قائم ہونا یا رہنا، سکون و طمانیت حاصل ہونا

کیا دھیر بندھے اس کی جو عشق کا رسوا ہو
نکلے تو کہیں لڑکے دھیری ہے بے دھیری ہے

میر، [دیوانِ سوم]

دھیرَج — ہمت، جرأت، ثابت قدمی، استقلال، برداشت، صبر، تحمل

دھیری — دھیما، سست، نازک، کاہل، ٹھنڈا، ڈھیلا، نکما

عموماً کسی کھیل میں اور خصوصاً پتنگ بازی میں اگر کوئی
ہار جائے اور پھر شریک ہونے سے انکار کرے تو لڑکے
اسے چھوانے کے لیے "دھیری ہے بے دھیری ہے"
کہہ کر اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔

دہ یکی
اردو

دس پر ایک، یعنی دس فیصدی کمیشن، جرمانہ، دستوری،
محصول

"دوسرے روز میں اس کے مکان پر جاتا دہ یکی بطریق
موصول کے اس کے مال سے لینا اور پروانگی کوچ کی
دینا۔"

میر امن [باغ و بہار، سیر آزاد بخت پادشاہ کی
۴۔۱۸۵۱ء ص ۱۸۳]

انھوں نے کہا کہ بھیا اتنی بڑی کتاب کون دیکھے گا۔ وہ
اپنا یک کا قانون یہاں بھی جاری کرو اس کنایہ میں یہ
اشارہ تھا کہ پنڈت صاحب فوجِ شاہی میں منشی تھے اور
بموجب قانونِ حکومت کے سب کی تنخواہوں میں سے
دہ یکی کاٹ لیتے تھے۔ گھر گھر میں اس شکایت کا چرچا
تھا۔ [محمد حسین آزاد۔ آبِ حیات لاہور۔ ۱۹۱۳ء]

بیانِ میر حسن

دیہہ
اردو، کھڑی بولی، مذکر اسم

جسم، جسد

سکھ دکھ پرتی ون سنگ ہے میٹ سکے نہیں کوئے

جیسے چھایا دیہہ کی بناری نیک نہ ہوے [لطایف ہندی]

نقل

ڈاب — ۱۔ کچا ناریل ، بان جس سے چار پائی کی اُدواین بنتے ہیں

۲۔ کیسہ، چمڑے کی پیٹی جس میں پیسے بھی رکھتے ہیں۔

ڈار — ۱۔ قدیمی اردو میں بمعنی ڈال

۲۔ قطار، لین، ڈوری

ڈانک — اردو، ہ رح، مؤنث، اسم

رنگین چمکدار ورق جو نگینہ وغیرہ کے نیچے اس لیے رکھتے ہیں کہ چمک دمک پیدا ہو۔ کپڑے کے نیچے بھی آب و تاب اور جگمگاہٹ پیدا کرنے کے لیے لگاتے ہیں۔

وہ پشواز اک ڈانک کی جگمگی
ستاروں کی تھی آنکھ جس پر لگی

میر حسن [سحرالبیان]

ساقیا دردِ مئے ناب نہیں بیٹھ گئی
شربتی ڈانک تھی یہ زیرِ نگیں بیٹھ گئی

امیر مینائی

اڑایا پان کی تحریر نے اور ان کے دانتوں نے
نگیں کا رنگ چمکا دے مقرر ڈانک کندن کا

آتش

آتش نے مذکر باندھا ہے مگر یہ استثناء ہے۔

[نورا للغات]

ڈانگ

اردو، برج، مؤنث، اسم

اونچائی

چوٹی، سب سے اونچی چوٹی

سب سے اونچی پہاڑی

چلی جاتی ہے حسب قدر بلند

دور تک اس پہاڑ کی ہے ڈانگ

میر

ڈانگُر/ڈُنگر

پشتو، اردو

Platts نے ڈنگر بمعنی جانور و مویشی یہ لفظ ہی درج نہیں کیا اس کے ہاں بکسر "ڈ"، ڈِنگر بمعنی موٹا، کمینہ، بد معاش، غلام، نوکر، درج ہے (ص ۵۶۷) البتہ وہ ڈانگر درج کرتا ہے (ص ۵۶۳) اور اس کے معنی دبلا پتلا، فاقہ زدہ، سینگوں والا مویشی، کمزور و لاغر مویشی۔ رائی یا مولی کے ڈنٹھل جن میں پھول وغیرہ ہوں۔

مولانا عرشی کا خیال ہے: "اہلِ دہلی ڈنگر بول کر بھینس کے علاوہ تمام سینگ والے جانور مراد لیتے ہیں۔ روہیل کھنڈی، بوڑھے سینگ والے کو ڈنگر کہتے ہیں اور بیوقوف کو بھی اس لفظ سے خطاب کرتے ہیں، پشتو میں ڈنگر مویشی کا ہم معنی ہے اور دبلے کمزور کو بھی ڈنگر کہا کرتے ہیں۔ یہی صورت ڈانگر کی بھی ہے کہ افغانی اس سے ہر سینگ والا جانور مراد لیتے ہیں۔ اور لفظ کی

تعیم اس کی تخصیص سے مقدم ہوتی ہے۔اس سے یہ نتیجہ نکالنا زیادہ مناسب نظر آتا ہے کہ یہ لفظ پشتو کی وساطت سے دہلی اور روہیل کھنڈ کی زبان میں داخل ہوا ہے۔ چناں چہ روہیل کھنڈ میں، "سوکھ کر ڈانگر ہو گیا" عام محاورہ ہے جو انسانوں تک کے لیے بول دیا کرتے ہیں۔"

ڈاہ
اردو، مؤنث، اسم
جلن، بغض، دشمنی، عداوت
ڈاہ رکھنا، دشمنی رکھنا
سوتیا ڈاہ: وہ دشمنی اور جلن جو ایک سوکن کو دوسری سوکن سے ہوتی ہے۔

ڈُبکا
اردو، برج، مذکر، اسم
۱۔تازہ پانی جو کنویں سے نکالا جائے، آم کھائے ٹپکا پانی پیجے ڈبکا
۲۔دلی خدشہ، وسوسہ
۳۔(صفت) موٹا، موٹی

ڈُڈّہ
پشتو، روہیل کھنڈی ، اردو مذکر، اسم
۱۔سہارا، پشتہ، تکیہ، دستہ
۲۔ڈُڈّہ: پشتو میں پہلو اور ڈُڈّہ لگول، ایک پہلو پر لیٹ جانا ہے۔رام پور میں اتنا عام ہے کہ عالم جاہل اور مرد عورت سب دن رات بولتے ہیں۔ روہیل کھنڈ کے دوسرے مقامات پر بھی حتیٰ کہ دیہات میں لوگ ڈڈہ

لگالو اور کرسی یا مسہری کا ڈُڈہ کہا کرتے ہیں۔‘‘(عرشی)

ڈُریانا

برج، اردو فعل متعدی

گھوڑے کی لگام پکڑ پیدل لے جانا، ڈوری یا رسی باندھ کر جانور کو چلانا۔

’’میں نے سواری مانگی، بولے کہ پا پیادہ جو لطف سیر کا ہوتا ہے سو سواری میں معلوم۔ نفروں کو کہہ دو گھوڑے ڈُریا کرلے آویں۔‘‘

[میر امن، باغ و بہار، لندن ۱۸۵۱ء سرگذشت آزاد بخت پادشاہ کی]

ڈُزیں مارنا

پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

محاورہ

ڈزیں مارنا رامپور میں شیخی بگھارنے کو کہتے ہیں۔ پشتو میں ڈُوزے ٹکلی اس مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔‘‘

[عرشی]

ڈُلک / ڈُھلک

اردو، کھڑی بولی، مؤنث، اسم

چمک دمک، تاب، رونق

قمر خجل ہوا خوں کی تھلک نہ دیکھ سکا
سنہرے رنگ کی کندن ڈلک نہ دیکھ سکا
گہر بھی لب کے تجن کی ڈھلک نہ دیکھ سکا
تر جمال کی سورج جھلک نہ دیکھ سکا

کھلی نقاب رہی جب تلک نہ دیکھ سکا

نظیر اکبرآبادی[خمسہ]

ڈلک

ا۔ناہمواری،سلوٹ،شکن،پچٹ

ڈلک سرخ نیفہ کی ابھری ہوئی گلابی سی گرد ایک تہہ دی ہوئی ۔میر حسن سحرالبیان

۲۔وہ نقص جو کسی شفاف شے میں دکھائی دے ۔مثلاً ہیرے وغیرہ میں بال سا یا لہری ۔

دُرِ نجف میں بال ہے الماس میں ڈلک

تیرے صفائے ساعد و بازو کے سامنے

رشک[نوراللغات]

ڈنڈے کھیلنا

(آصفیہ)ہندوؤں کی ایک رسم ہے جس میں بھادوں بدی چوتھ کو پاٹ شالاؤں کے لڑکے تال سر اور ایک خاص انداز کے ساتھ کھیلتے ہیں ۔ بلکہ اب تو اکثر ہندوؤں کے میلے تماشے میں پنکھے چڑھاتے وقت یہ کیفیت ہوتی ہے۔کہتے ہیں یہ کھیل کرشن جی کا ایجاد ہے اور عجب نہیں کہ درست ہو کیوں کہ بہت سے ڈنڈوں سے ایک آواز کا نکالنا کثرت میں وحدت کو اور وحدت میں کثرت کو ثابت کرتا ہے جو کرشن جی کا اصل موحد مسلک تھا۔

ڈنگوارا (مذکر)اردو	ڈنگوارا اس باہمی انتظام کو کہتے ہیں جس کے تحت مویشی اور ہل وغیرہ وقتی طور پر بغیر کرایہ یا معاوضہ کے آپس میں لیتے دیتے رہتے ہیں۔
ڈنگواری مؤنث	مویشیوں کی مشترکہ ملکیت
ڈور ہونا	ا۔کسی کے پیچھے لگ لینا ۲۔مائل ہونا، محبت کرنا ۳۔غالب ہونا سب ڈور ہوے پتنگ ترے شمع رخ اُپر پنڈے کو کھول ڈھیل ندو ہم سے پیچ لو سید محمد شاکر ناجی (ٹیلر، ہنٹر، ۱۸۰۸ء)
ڈوریا (برج،اردو)	سگبان، کتوں کا نگہبان، شکاری کتوں کا سدھانے والا
ڈول اردو، برج مذکر، اسم	ڈھب، طریقہ، انداز، طور، موقع، معاملہ کیجیے اقرار کچھ ایسا کہ پھر انکار نہو یعنی آپس میں کسی ڈول کی تکرار نہو انشاء ہزار حیف ملا چاندنی میں ہم سے وہ ماہ

وگرنہ رات کو ڈول اس سے پٹ گیا ہوتا

انشاء

ڈُھڈھا

اردو، برج، مذکر، صفت

ا۔ تر وتازہ، شاداب، ہرا بھرا

لگیں ملنے اس گلبدن کا بدن

ہوا ڈھڈھا آب سے وہ چمن

میر حسن، [سحرالبیان]

۲۔ رنگ کی چمک دمک، تمتماہٹ

ہوائے بہاری سے گل لہلہے

چمن سارے شاداب اور ڈہڈھے

میر حسن، [سحرالبیان]

ڈُھڈھانا

اردو، فعل

بیشتر زرد رنگ کی خوشنمائی کے لیے ڈھڈھانا

سبزہ زار کے لیے لہلہانا اور سرخ رنگ کے

لیے چہچہانا مستعمل ہے [نوراللغات]

یعنی بہت ہی شوخ سرخ رنگ کو کہتے ہیں چہچہاتا ہوا

سرخ رنگ

ڈُہر

برج، اردو، مؤنث، اسم

ڈہر زمین نشیب کو کہتے ہیں جس میں پانی بھرا ہوتا ہے

اور گھاس بکثرت ہوتی ہے۔

بھینس کو ڈہر مزدور کو شہر

یعنی مویشی کو گھاس سے آسائش ملتی ہے اسی طرح مزدور کو

شہر میں مزدوری بہت ملتی ہے۔ (محاورات ہند، ۱۸۹۰ء)

ڈھکانا اردو، برج، فعل	۱۔ بہکانا، ترسانا، للچانا ۲۔ دھوکا دینا ۳۔ دینے کا ارادہ ظاہر کرنا لیکن جب لینے والا ہاتھ بڑھائے تو ہٹا لینا اور نہ دینا۔ چنانچہ بنات اس کو اس گھات سے کہ ڈھکا دیا ہر گھڑی بات سے میر حسن، [سحرالبیان] پلائی گر نہ ساقی نے مجھے مے شعور دکھا کر جام ڈھکایا تو ہوتا (نوراللغات)
ڈھلک	دیکھیے ڈلک
ڈھلایت اردو، مذکر، اسم	چپراسی، قلی
ڈھلیت اردو، برج، مذکر، اسم	(ڈھال + یت) ۱۔ ڈھال والا، ڈھال بردار ۲۔ پیشہ ور سپاہی جس کے پاس ڈھال تلوار ہو ۳۔ عام فوجی

۴۔گاؤں کا چوکی دار

ڈھلیتی

ڈھیلات کی نوکری، پیشہ، یا کام

جتنے نقدی و جاگیر کے تھے منصب دار
تلاش کر کے ڈھیلتی انھوں نے ہوا چار

سودا[ویرانی شاہجہاں آباد]

ڈھنڈورا

ڈھول

ڈھوڑا

اردو، مذکر، اسم

۱۔گھر، مکان، دوکان

۲۔تعزیہ

۳۔ٹیم ٹام، خالی شان، دکھاوا، مثلاً نوابی کا ڈھوڑا اپنا رکھا ہے۔

ڈھینڈھا

اردو

ناجائز حمل

"بارحرام، بجُبل الترنا۔بفتح حائے حطی وسکون موحدہ وکسر زائے معجمہ بمعنی حمل کہ از حرام باشد"

مولوی محبوب علی رامپوری۔نقائص اللغات

نور اللغات نے صرف حمل کے معنی دیئے ہیں Platts نے بھی صرف حمل ہی لکھا ہے قیاس ہے کہ مولوی نورالحسن صاحب نیر نے Platts ہی سے

استفادہ کیا ہے ۔انھوں نے یہ دو شعر مثال میں درج
کیے ہیں جس سے بارِ حرام کی توثیق ہوتی ہے ۔

(جانصاب) ڈھینڈھا جو آنکھ منڈی نے پھیلایا حرام کا
ہے باندی بچی پیٹ بھی ہوگا حرا م کا

(راحت) ملتی ہے باغبانوں سے ہے شوق بار کا
گلزار ! پھول جائے نہ ڈینڈا بہار کا

ڈھینڈی — کرن پھول ،ایک زیور جو عورتیں کان میں پہنتی ہیں ۔

ڈیرا ڈانڈا
مذکر اسم
سازو سامان ، لاؤ لشکر

ڈیڑھ گت
اصطلاحِ رقص
ایک قسم کا رقص

کبھی ڈیڑھ گت ہی میں پاؤں تلے
کھڑی عاشقوں کے دلوں کو ملے
میر حسن

ڈینگ
پشتو، اردو
ڈینگ کا کچھ تعلق سنسکرت سے نہیں ۔
"انشاء نے یہ لکھا ہے کہ ڈینگ بمعنی لاف نیا لفظ ہے اور
زباں زدِ عوام اردو ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ ڈینگ اور

ڈینگے پشتو میں لوری اور گیت کو کہا جاتا ہے اور ڈینگ ڈینگے وہَیل گانا اور لوری دینا کا ہم معنی ہے۔ پٹھانوں نے اس لفظ کو طفل تسلی کی جگہ بولا ہوگا اور کہا ہوگا" کیا ڈینگ ڈینگے بولتے ہو" اہلِ اردو نے اس سے لاف و شیخی کے معنی پیدا کر کے صرف ڈینگ مارنا محاورہ بنا لیا۔" (عرشی)

ذوجھیں مہینے

دیکھیے ثابت

راتنا

اردو ، برج ، فعل

۱۔سرخ رنگنا،سرخی پھیرنا،سرخ ہونا

۲۔مستی کے جذبات سے آنکھوں اور گالوں پر سرخی چھانا

شاید شب مستی میں تمہاری گرم ہوئی تھیں آنکھیں کہیں
پیش از صبح جو آئے ہو تو آئے راتے ماتے تم
میر[دیوانِ پنجم]

راجا ماری پودنی بیر بساون جائے

حاکم کا تھوڑا ظلم عداوت کا سبب ہوتا ہے (محاورات ۱۸۹۰ء)

اس مثل کا یہ بھی مطلب ہے کہ کمزور سے کمزور آدمی بھی ظلم و جور سے تنگ آ کر مقابلے کے لیے نکل کھڑا ہوتا ہے۔

راجا کا دوجا بکری کا تیجا خراب ہے
اردو محاورہ

راجہ کا دوسرا بیٹا اور بکری کا تیسرا بچہ خراب، اس لیے کہ راجا کے پاس دوسری ریاست اور بکری کے پاس تیسرا تھن نہیں ہے جوان کو ملے ۔ (محاوراتِ ہند، ۱۸۹۰)

راس
اردو

۱۔ (فارسی الاصل) باربرداری یا دودھ دینے والے جانوروں کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں ۔ جیسے دو راس گاؤ

۲۔ راس فقط: معمولی یا مخلوط نسل کا گھوڑا

راس کلاں: اعلیٰ نسل کا گھوڑا

۳۔ (سنسکرت الاصل) کارتک کے مہینے کا ایک تیوہار

۴۔ راس ملنا: یکساں ستاروں کے زیرِ اثر آنا ۔ موافقت وہم آہنگی ہونا ۔

۵۔ راس بیٹھنا/لینا (لکھنو) بچہ کو گود لینا یعنی متبنیٰ کرنا

راس نشیں: متبنیٰ بچہ

۶۔ ناپ، پیمائش

جڑاؤ وہ استادے الماس کے
ڈھلے ایک سانچے کے اک راس کے

سحرالبیان

راگ لانا
اردو محاورہ

ضد کرنا، نئی فرمائش کرنا، بے توجہ آمادۂ فساد ہونا، غُل مچانا

یہ راگ اور لائے نیا وہ کہ کہتے ہیں

پٹا تو مجھے سن لے ولی کا خیال تو (انشاء)

رال
اردو، مؤنث، اسم

چیر کا گوند، لعاب

رال اڑانا

رال کو بارود کی طرح اڑانا

تفِ سوزِ دل کا عیاں منہ سے حال
اڑاتی چلی اپنی آہوں سے رال (میر حسن ۔سحرالبیان)

رامے خورے
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

رامپور میں ہی نہیں غالباً بھوپال، ٹونک، جاورہ وغیرہ تمام افغانی آبادیوں میں دستور ہے کہ کسی کے گھر میں بیٹا پیدا ہو تو زچہ اور بچہ کے کام سے نبٹ کر خاندان کی عورتیں صحن میں، اگر گھر میں بالاخانہ نہ ہو، ورنہ کوٹھے پر چڑھ کر "ارمے خورے" پکارتی ہیں اور اس کے بعد خاندان اور پڑوس میں مٹھائی بانٹتی ہیں۔
یہ رسم بھی افغانستان سے آئی ہے اس کے آغاز کا قصہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص قتل کر دیا گیا تھا اور اس کا بدلہ لینے والا کوئی نہ تھا۔ ایک حاملہ بیوی اور ایک بیوہ بہن، دو عورتیں گھر بھر میں تھیں۔ بہن دعائیں مانگتی تھی کہ بیٹا پیدا ہو جو بڑھ کر باپ کا انتقام لے۔ اتفاق سے بیٹا ہی پیدا ہوا۔ بچے کی پھپھی فرطِ خوشی میں مکان کی

چھت پر چڑھ گئی اور اس پاس کی عورتوں کو بلند آواز سے پکارنے لگی "راؤہ خورے واغے زُوی۔" یعنی بہنو آؤ بیٹا آیا۔ ہندوستان آ کر لفظ بدل گئے مگر روح اتنی خوش آئند تھی کہ پٹھانوں کی دیکھا دیکھی دوسری مسلمان قوموں نے بھی اس رسم کو اپنا لیا۔ اب روہیل کھنڈ میں یہ تمام مسلمانوں کی قومی رسوم میں شمار ہوتی ہے۔[عرشی]

رانڈ کڑھی
اہلِ دہلی اس کڑھی کو کہتے ہیں جس میں پھلکیاں نہیں ہوتیں اور جس میں پھلکیاں ہوتی ہیں اسے سہاگن کڑھی کہتے ہیں۔[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

راوٹی
برآمدہ، سائبان

راہنا
برج اردو فعل
چکی یا مسالہ پیسنے کی سل جب گھس کر سپاٹ ہو جاتی ہے تو کسی نوکدار آلے سے اس کی سطح پر مار مار کر چھوٹے چھوٹے گڑھے ڈال کر پھر کھردرا کرتے ہیں تا کہ پیسنے والی چیز آسانی سے پیسی جا سکے۔ اس عمل کو راہنا کہتے ہیں۔ نواح آگرہ میں کُھٹانا اور کُھٹوانا بھی سننے میں آیا ہے۔ گلی کوچے آواز لگا کر آدمی کہتا تھا۔ "سل بٹا کھٹوالو"

تازہ جھمک تھی شب کو تاروں میں آسماں کی
اس آسیا کو شاید پھر ہے رکھونے راہا
میر

رَتبو
بیکار کی دوڑ دھوپ ۔ سعی لاحاصل
اردو
چلے آہ الگوں کے قافلے رہے اب جنوں کے ہم اڑتلے
پڑے اپنے پاؤں میں آبلے تو بھلا ہوا کہ رہ گئی
انشاء

رَتن
بہت قیمتی پتھر، یہ تعداد میں ۹ ہیں اس لیے نورتن چنے
ہوئے، برگزیدہ منتخب روزگار افراد کے لیے استعمال ہوتا
ہے ۔ ۹ جواہر یہ ہیں:
۱۔الماس ۲۔زمرد ۳۔نیلم ۴۔یاقوت ۵۔لہسنیہ
۶۔پکھراج ۷۔گومیدک ۸۔موتی ۹۔مونگا

رَتّی
اردو، مؤنث، اسم
۱۔ایک وزن
رتی چمکنا: قسمت جاگنا، دن پھرنا
لہو کی بوند بھی اشکوں میں ایک آدھ اب چمکتی ہے
دلا خوش ہو کر تیری آج کل رتی چمکتی ہے
میرزا جان طپش
کچھ اس نے ہی اب رسم تغافل کم کی
تاثیر بڑھی ہے یا کہ اپنے غم کی

روئے کو مرے تو لے ہے اب نظروں میں

اس گوہر اشک کی بھی رتی چمکی

درد

رَٹ، کِیل

اردو، مذکر، اسم

مجامعت

رَجا

اردو، برج، مذکر، اسم

راجا کا قدیم تلفظ

راجا

فاقے مست عدو ہے بد ایسا ہی چھٹی کا رجا ہے

نانی جس کی آئی چھٹی میں دھوم سے لے کر گھی کھچڑی

حافظ غلام رسول شوق [آزاد۔ دیوان ذوق۔ دہلی۔۱۹۳۳ء]

رِجل

عربی، مذکر، اسم

۱۔ پائنچہ

منتخب النفائس مولفہ مولوی محبوب رامپوری میں مولوی صاحب نے حاشیہ پر درج کیا ہے:

"رجل بکسر رائے مہملہ وسکون جیم درلغت بمعنی پاے و عہد و گروہ و پارہ از ہر چیز وغیرہ آمدہ و بمعنی پائچہ شلوار بنظر نیامدہ و تخصیص معنی عام بے اضافت نہ شود و صاحب نفائس (نفائس اللغات مؤلفہ مولوی اوحد

الدین احمد بلگرامی) کہ از رجل بے اضافت بسوے
سراویل معنی پاۓچہ ارادہ کردہ شاید کہ از عرب بسمع آں
محقق رسیدہ باشد۔"
مولوی محبوب علی صاحب کی اس عبارت پر کسی اور مولوی
صاحب کو خفگی پیدا ہوئی اور انھوں نے اسی صفحہ پر یہ فقرہ
درج فرمایا:
"رجل بکسر پاۓچہ از رچنا نکہ در السافی فی الاسامی ست
واز قاموس ہم مستفادہ می شود لیکن بہ آوردن لغت بہ ما
آگاہاں آساں نیست۔"
مولوی عبدالرحمان خاں مسلمہ الرحمان

رُسکوک	چھوٹا موتی
برج اردو، مذکر اسم	"رسکوک بفتح را وسکون سین مہملتین و ہر دو کاف تازی بمحاورۂ جوہریاں مروارید خرد را گویند۔" مولوی محبوب علی رامپوری منتخب النفائس۔ کانپوری ۱۲۸۶ھ
رضا	رخصت۔ سرکاری ملازمت سے رخصت، فوجی ملازمت سے رخصت

رضائی
اردو، مؤنث، اسم

روئی بھرا ہوا اوڑھنے کا کپڑا جو لحاف سے نسبتاً ہلکا ہوتا ہے۔

"رضائی صاحب بہار عجم گوید پوششے ست معروف در ہند کہ در ایام زمستاں بر سر گیرند۔ ظاہراً از مخترعات رضا نام شخصے کہ پائے نسبت بآں لاحق کردہ چنیں گفتہ اند۔ پس لفظ ہندی باشد با اعتبار استعمال۔ لہذا در اشعار اہلِ زباں ایران دیدہ نہ شد۔ بیدل گوید ؂

زتشریفِ حکمت نہ کرویم عریاں
چو بیدل شو و پوششِ ما رضائی

مولوی محبوب علی رامپوری۔ منتخب النفائس، کانپور ۱۹۵۸ھ

رعایت

دیکھیے ضلع

رکاب
اردو

صفحے پر عبارت ختم ہونے کے بعد آخیر میں اگلے صفحے کا پہلا لفظ نشانی کے لیے لکھ دیتے ہیں جو رکاب کہلاتا ہے

رُک رُک کے
اردو

گھٹ گھٹ کے

تو رک رک کے کر اپنے جی کو نہ بند
نہ پہنچے کہیں تیرے جی کو گزند

میر حسن [سحر البیان]

وگر نہ میں رک رک کے مر جاؤں گی

اسی طرح جی سے گذر جاؤں گی

میرحسن[سحرالبیان]

رُکھی
اردو، برج، مؤنث، اسم

رکاوٹ، روک، بندش

میر نے مذکر باندھا ہے

نکلے ہے جی کا رستہ آواز کے رُکھی سے

آزردہ ہو نہ بلبل جاتے ہیں ہم چمن سے

میر[دیوانِ سوم]

رُنجس

خوشی، پیار، لگاؤ، نقاشی، محبت کرنے والا

رُخند
اردو، مذکر، اسم

وہ سوراخ جو قلعہ کی دیوار یا شہر پناہ کی دیوار میں رکھے جاتے ہیں اور ان میں سے دشمن پر گولہ باری کی جاتی ہے۔

رنگ راتنا
اردو محاورہ

کسی کی طرف مائل ہونا

روپا
اردو، مذکر، اسم

چاندی: روپیہ کو روپیہ اسی لیے کہتے ہیں کہ یہ روپا (چاندی) کا ہوتا تھا۔

"دریائے نیل میں نور کا جہاز چلا جاتا ہے اور روپے کی مچھلیاں تیرتی پھرتی ہیں۔" [آزاد۔آبِ حیات۔ لاہور ۱۹۱۳ء]

رؤغ جوڑ
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

روغہ جوڑہ
پشتو میں روغ جوڑ بہر دو واو مجہول ، میل ملاپ کا مترادف ہے ۔
رامپوری مستورات اس سے میل ملاپ مراد لیتی ہیں (عرشی)

رؤغ راستی
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

دیکھیے روغ جوڑ
رامپوری اصطلاح میں نرمی، آہستگی اور محبت ۔
مثلاً " دیکھو میں تو روغ راستی میں/سے کہہ رہی ہوں اورتم ہو کہ آپے سے باہر ہوئی جاتی ہو ۔ " (عرشی)

رؤغ موٹ
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

دیکھیے روغ جوڑ
رامپوری اصطلاح میں ہٹا کٹا، موٹا تازہ (عرشی)

روکڑ
اردو، برج، مذکر، اسم

نقد ۔ حاضر روپیہ، زرِ نقد

روکڑ ملنا

آمد وخرچ کا حساب برابر ہونا، نقد روپیہ اوراس کے اندراجات کا درست ہونا ۔

روم روم

بال بال

روماؤلی	بالوں کی قطار جو ناف سے اوپر ہوتی ہے
رَونڈی ہے	بدمعاملگی کرتا ہے، کہہ کر پھر جاتا ہے۔ قابلِ اعتبار نہیں
اردو محاورہ	(محاوراتِ ہند) ۱۸۹۰ء
روہین	بیل، بھینس وغیرہ کے مثانہ کی پتھری
رہَس	کھیل کود، مسخراپن، جماع، خلوت، تنہائی ایک خاص قسم کا ناچ یا کھیل جس میں کرشن جی اور گوپیوں کی نقل کی جاتی ہے۔
رہکلہ	چھوٹی توپ، توپ گاڑی
مذکر اسم	
ریل	(رے ل) قطار، لائن، لین ڈوری
اردو، مؤنث، اسم	تاک پہ جا کے ان کی ریل چڑھی کیا منڈھی کھٹلوں کی بیل چڑھی انشاء
ریل پیل	افراط، کثرت، بہتات، زیادہ، انبوہ، بھیڑ

ریجھ — اردو، برج، مؤنث، اسم

ریجھنا، ریجھانا وغیرہ ریجھ سے ہے۔ جس کے معنی پسند، چاہ، خواہش، ارادہ، طلب، میلان وغیرہ

ریجھ بچانا

اپنے میلانِ طبع کو چھپانا، نیت، خواہش اور ارادے کو خفیہ رکھنا، دل کے اصلی خیالات کو ظاہر نہ ہونے دینا

ریجھ بچاؤ

وہ شخص جو اپنے اصلی خیالات اور میلانات کو ظاہر نہ ہونے دے، اپنے دلی جذبات کو پوشیدہ رکھنے والا

میر تقی میر نے دیوانِ سوم میں لکھا ہے:

ریجھ بچاؤ ہیں اب تو پھر پاسِ مرگ
انھوں نے تو کیا عزا سمۂ استاد

ریوڑی

ریوڑی عام اور سستی مٹھائی ہے۔ چند محاورے بھی اس سے نکلے ہیں۔

ریوڑی کے پھیر میں آنا

بیٹھے بیٹھائے مشکل میں پڑ جانا، لالچ یا دھوکے سے کسی مصیبت میں گرفتار ہو جانا

مولوی سید احمد صاحب نے مثال میں اپنا یہ شعر درج کیا ہے

اے شکر لب تیرے تل کو دیکھ کر میں کیا کہوں
آ گیا بیٹھے بیٹھائے ریوڑی کے پھیر میں

ریوڑی کے پڑی پھیر میں گھا سی مری جان
حلوائی نے ارمان تو تل بھر نہ نکلا
(آصفیہ)

یہ شعر مشہور ریختی نگار جان صاحب کا ہے اور اس میں
ریوڑی کی رعایت سے تل کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ڈھلے
ہوئے تل ریوڑی کے ہر مدوّر ٹکڑے پر چپکے ہوتے ہیں
۔اس کے علاوہ لفظ گھا جو آیا ہے وہ بھی اسی قسم کی مٹھائی
کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ریوڑی کا پھیر ہے کیا
جو محاورے میں آج بھی استعمال ہوتا ہے۔ مولوی سید
احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں:

'جب کچھ ہم عمر جمع ہو جاتے ہیں تو اکثر تفنن طبع کے
واسطے ایسے ایسے کھیل نکالتے ہیں اور شرطیں لگاتے ہیں
کہ جس سے کوئی یار اسے سہل سمجھ کر دھوکے میں آئے
اور پیچھے پچھتائے۔ چناں چہ بعض اوقات یہ شرط بھی
'بدلتے ہیں کہ بھلا دوست تم اس طرح کتنی ریوڑیاں کھا
سکتے ہو کہ ہر ایک ریوڑی کا دو چند کرتے چلے جاؤ۔
فرض کرو کہ ایک شخص نے اپنے نزدیک بظاہر نہایت
آسان سمجھ کر یہ شرط بدلی کہ میں دس ریوڑیاں کھا جاؤں
گا اب جب اس کا سلسلہ اس طرح پھیلا کہ ایک کا دو
چند دو۔ اور دو کا دو چند۔ چار۔ اور چار کا دو چند آٹھ

اورآٹھ کا دوچند، سولہ تو ان ریوڑیوں کی اکھٹی ایک ہزار
تئیس ہو گئیں۔اب وہ حیران ہو کہ الٰہی کس غضب میں
گرفتار ہو گیا۔اگر کھاتا ہوں تو کھاتے کھاتے منہ بھی
تھکتا ہےاور پوری بھی نہیں ہوتیں اور جو انکار کرتا ہوں تو
شرط ہارتا ہوں۔بہر حال دونوں طرح خرابی ہے غرض
اس طرح وہ پیچ تاب میں آجاتا ہے۔کبھی یوں بھی ہوتا
ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کہتا ہے کہ تم اس طرح کتنی
ریوڑیاں کھا سکتے ہو کہ ایک ہاتھ کی انگلی ہلاتے جاؤ اور
دوسرے ہاتھ سے کھاتے جاؤ۔چوں کہ ایک وقت میں
دو کاموں کا ہونا محال ہے اس سبب سے جو اقرار کر لیتا
ہے وہ ہار جاتا ہے اور نہایت پچھتاتا ہے۔"

رِسانا — اردو، مص ج، فعل

تنگ کرنا، رہنا ، پریشان ہونا ، دق ہونا ، غصہ ہونا ،
ناراض ہونا ، ناخوش ہونا ، بدمزہ ہونا ۔

رساتے ہو آتے ہو اہلِ ہوس میں
مزا رس میں ہے لوگے تم کیا ترس میں
میر[دیوانِ پنجم]

رَنِّی — مؤنث، اسم

رات بسر کرنے کی جگہ، قلعہ کے گرد حفاظتی دیوار جس
میں سوراخ رکھے جاتے ہیں۔رنگ

زہیر — یہ لفظ عربی نہیں ہے۔

پشتو، روہیل کھنڈی، اردو — اردو میں غمگین، دبلا، کمزور، بیماری کے بعد کی کمزوری والا کے معنی میں مستعمل ہے۔

"پشتو میں یہ لفظ اسی مفہوم وصورت کے ساتھ عام بول چال میں شامل اور رام پور میں خاص طور پر مروّج ہے۔ اس سے یقین ہوجاتا ہے کہ اردو میں پشتو کی وساطت سے آیا ہے۔" (عرشی)

زی — (زَی، زِی)

اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم — پوشاک، وردی، شکل وصورت، فیشن، رسم، وضع قطع، شان وانداز، حیثیت

دیتے ہو گالیاں مجھے انصاف تو کرو
لائق تو ایسی باتوں کے بندے کی زی نہیں

انشاء

"بات یہ ہے کہ مذہبی تقدس اور مشائخ وعلماء کی زی میں رہنا اور زہاد وعباد کی سی زندگی بسر کرنا ان لوگوں کے لیے ضروری ہے جو مذہبی پیشوا کہلاتے ہیں۔" (حالی، حیات جاوید، آگرہ، ص ۲۰۵)

زیارت و بازدید — اگر زید خالد سے ملنے جائے تو عربی کے محاورہ میں کہتے ہیں کہ زید نے خالد کی زیارت کی پھر خالد زید سے ملنے آئے تو خالد کا آنا بازدید ہے۔

ساتا روہن
اردو، مذکر، اسم

چھ بھیڑیوں کے ساتھ ساتواں کتا

سادہ سودہ
اردو

''اردو کا عام لفظ ہے۔ روہیل کھنڈ کے علاوہ لکھنؤ، جون پور اور آگرہ میں بھی بولا جاتا ہے۔ اس کا دوسرا جز وسودہ پشتو ہے اور سادہ کا مترادف بھی۔''

عرشی

سادھوی
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(سادھوی) (ہندی)

پاکباز عورت، عفیفہ، پاک دامن بی بی

سارَسوت

سرسوتی دیوی کے متعلق۔ ایک بھارتی علاقے کا نام وہاں کے باشندے پنج گوڑ کہلاتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) سارسوت (۲) کنیا کبج (۳) گوڑ (۴) اُتکل (۵) میتھل۔ یہ بندھیا چل کے شمال کی جانب رہنے والے ہیں پنج دراوڑ یہ ہیں:

(۱) مہاراشٹر (۲) کرناٹک (۳) گورجر (۴) دراوڑ (۵) تیلنگ۔ یہ بندھیا چل کے جنوب کے رہنے والے ہیں۔

سارنگ
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱) موسیقی کا سر (۲) مور (۳) سانپ (۴) بادل (۵) مور کی آواز (۶) ہرن (۷) عورت (۸) پانی (۹) کنول۔

سارنگ نے سارنگ گہیو سارنگ بولیو آئے

موز لے سانپ پکڑا بادل یہ گرجے لگا
جو رنگ سارنگ کہے سارنگ منہ تیں جائے

ہٹلر۔ہنٹر ۱۸۰۸ء

اگر مورا پنی بولی بولے سان منہ سے چھوٹ جائے

فائدہ: روایت ہے کہ اگر بادل گرجے اور مور کی چونچ
میں سانپ ہو تو وہ چھوٹ جاتا ہے۔

ساکا (ہندی)
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱۔دور، عہد، زمانہ
۲۔جنگ، جنگ نامہ، کارنامہ ہائے دلیراں
۳۔دھاک، شہرت، نام، دبدبہ

ساکا کرنا: کوئی عہد آفریں کام کرنا، سکہ جمانا

غیرت سے تنگ آئے غیروں سے لڑ مریں گے
آگے بھی میرؔ سید کرتے گئے ہیں ساکا

میرؔ [دیوانِ چہارم]

سالگ رام سے چکی بھلی جو دنیا کھاوے پیس
اردو، محاورہ

سالگ رام ایک قسم کا گول پتھر ہوتا ہے اور ہنود پرستش
کرتے ہیں اور کسی کام نہیں آتا۔

[محاوراتِ ہند، ۱۸۹۰ء]

سالْنا

چبھنا، کھلنا، تکلیف دہ ہونا، سوراخ کرنا

م: جسے وصفِ علی کچھ سالتا ہے

اسی کو دوزخ آخر ڈھالتا ہے

نظیر اکبرآبادی

چھاتی سے ایک بار لگاتا جو وہ تو میرؔ

برسوں پہ زخم سینہ کا ہم کو نہ سالتا

میرؔ

سانبھر — اردو، مذکر، اسم

ایک قسم کا پہاڑی نمک جو اجمیر کے قریب واقع گاؤں سانبھر کے علاقے سے نکالا جاتا ہے۔

سانپ سونگھی چیز ہے — اردو محاورہ

اس میں کوئی کچھ تصرف نہیں کرسکتا۔ زبردست کی ہے۔

[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

سانٹھ۔ سانٹ — اردو، برج، مونث، اسم

سازش، گٹھ جوڑ، جوڑتوڑ

سانٹھنا۔ سانٹھ ملانا

لڑی تھی زبس سحر سے اس کے سانٹھ

شب و روز کو دے رکھا اس نے گانٹھ

میر حسن [سحرالبیان]

سانجھ۔ سنجھا — اردو، سنسکرت، مونث، اسم

(ہندی)

شام

سانڈو
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

سالی کے شوہر کو اردو میں ساڑھو کہتے ہیں، پشتو میں
سانڈو کہا جاتا ہے ۔روہیل کھنڈ میں بھی سالی کے شوہر
یعنی ہم زلف کو سانڈو کہتے ہیں ۔عرشی

سانسا
اردو، برج، مذکر، اسم

(نون غنہ) (ہندی)
خوف، خطرہ، اندیشہ، فکر، تردد، شک وشبہہ، خیال
سانسا چڑھنا: فکر سوار رہنا

سانسنا
اردو، برج، فعل

(نون غنہ)
دھمکانا، ڈرانا، ڈانٹ ڈپٹ کرنا، سزا دینا، بے رخی کرنا،
کج ادائی برتنا، بے اعتنائی دکھانا

رہیں کس کو سانسی کو اب ضعف سے
مراجی ہی کرنے لگا سائیں سائیں

میرؔ: [دیوان سوم]

سانکر
اردو، پراکرت، مؤنث، اسم

زنجیر، دروازہ کی زنجیر، پاؤں کی زنجیر، ایک طرح کا
زنجیر دار پاؤں زیب

ساہ گئی

بھینس یا گائے گابھن ہو گئی

[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

سائی

بیعانہ۔ جب کچھ خریدتے ہیں اور قیمت نقد نہیں ہوتی تو
قیمت سے کچھ روپیہ نقد دیتے ہیں کہ یہ بیعہ ہمارا ہو گیا
اگر باقی روپیہ دے کر نہ لیں گے تو سائی تمہاری رہی۔
ایسے ہی جب گھوڑا ٹٹو گاڑی وغیرہ کرایہ کرتے ہیں تو
ایک پیسہ دے دیتے ہیں کہ وقت معہود پر حاضر ہو اگر
وہ نہ حاضر ہوا تو سب کے نزدیک مجرم ٹھہرتا ہے اور
بے سائی مجرم نہیں ٹھہرتا۔

[محاورات ہند،۱۸۹۰ء]

سُبزی

بھنگ۔

سبزی منڈی: ترکاریوں کا بازار

سُبکی۔سُبکیاں

رونے میں ہچکیاں لینا۔عموماً چھوٹے بچوں کے رونے
کی ابتدائی کیفیت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
ڈپٹی نذیر احمد نے توبۃالنصوح میں اس کو مرتے وقت
کی ہچکیوں کے لیے استعمال کیا ہے اسے نذیر احمد کا
تصرف سمجھنا چاہیے۔

م: باپ کی اجل آئی تو دوائیں رکھی ہی رہیں دینے اور
پلانے کی نوبت بھی نہ پہنچی تھی کہ بڑے میاں سبکیاں
لینے لگے۔

نذیر احمد،[توبۃالنصوح،نول کشور لکھنؤ ۱۹۲۱ء(سلسلہ

طبع جدید مرتبہ اول) صفحہ ۱۰ا]

ستارہ
اردو، مذکر، اسم

گھوڑے کی پیشانی کا سفید نشان جو نحوست کی علامت سمجھا جاتا ہے

نہ ہنڈوں کا نہ موتیروں کا خلل
نہ پیشانی اوپر ستارے کا ٹل

میر حسن[سحرالبیان]

ستوانسا

ستوانسا (نون غنہ کے ساتھ) اس بچے کو کہتے ہیں جس کی ولادت قبل از ہوئی ہو۔ سات مہینے میں بجائے نو ماہ کے، ایسا بچہ عموماً کمزور رہتا ہے اور زیادہ نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔

مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ ستوانسا کے نام کی ایک رسم بھی ہوتی ہے۔ یعنی پہلوٹی کے بچے کی پیدائش پر۔ پہلوٹی کا یعنی پہلا بچہ۔ اس کی پیدائش پر ایک رسم ادا کی جاتی ہے اسے بھی ستوانسا کہتے ہیں۔ اس میں زچہ کے میکے سے زچہ کے واسطے جوڑا مسی، عطر، تیل، پھلیل، کنگھی، جوتی، پھولوں کا گہنا، مہندی، چاندی کی نہرنی (ناخون تراشنے واسطے جدید نیل کٹر سے پہلے ایک آلہ استعمال کرتے تھے جسے نہرنی کہتے ہیں) کٹوری کچھ نقدی وغیرہ آتی ہے۔ اس رسم میں زچہ کے میکے والے اس کے مہندی لگاتے اور دلہن بنا

کراس کی گود میں سات قسم کی ترکاریاں، ناریل، میوہ
اور کچھ نقدی وغیرہ رکھتے ہیں چنانچہ گود بھرنا اسی سے
مراد ہوتی ہے''۔
فرہنگ آصفیہ میں ہے کہ سڈھوریا سڈھورا اس سات
طرح کے پکوان کو کہتے ہیں جو ستوانے میں دلہن کے
میکے کی طرف تلا جاتا یا میکے سے میوے اور سات قسم کی
ترکاریوں سمیت آتا ہے اور سب بیٹھ کر کھاتے ہیں اور
دلہن کی گود ترکاریاں وغیرہ سے بھری جاتی ہے۔

ستوخورہ
اردو، اصطلاح
خلاف وضع فطری عمل کا خواہاں۔ لواطت کا دلدادہ۔
لونڈے باز

ستونتی
اردو، سنسکرت الاصل، صفت
باعصمت، پاک دامن، وفادار

سٹکانا۔سٹک جانا
سٹکنا
اردو، فعل
خاموشی سے کھسک جانا، چپکے سے چلے جانا، غائب
ہو جانا، بھاگ جانا، پوشیدہ ہو جانا
لٹوں میں کبھی دل کو اٹکا دیا
کبھی ساتھ بالوں کے سٹکا دیا
میرحسن [سحرالبیان]

تخہ
پشتو۔روہیل کھنڈی اردو
دشمن کی تکلیف پر خوش ہونے کو پشتو میں تخہ کہتے ہیں۔
مستورات رام پور کہا کرتی ہیں ''دل کے تخے پورے

کرتی ہے"یعنی تکلیف پر خوش ہوتی ہے۔

عرشی

سُرَت — مجامعت

اردو،سنسکرت،مؤنث،اسم

سُرَت۔ سُرَتا — خیال، دھیان، تصور، ذہن، یاد، یادداشت

اردو،سنسکرت،مؤنث،اسم

سُرت نہیں — ہوش نہیں

محاورہ،فعل منفی

سب باتیں ٹھیک ٹھاک ہیں اس کی یہ مت نہیں

سر پہ رکھے دوپٹے کو اتنی سُرت نہیں

عبیر ہندی

سُرَجنی — تخلیق عالم، دنیا کی پیدائش، نکلنا، چھوڑنا

سِرَجنا — پیدا کرنا، بنانا

سُرَجنہار — پیدا کرنے والا، خالق مطلق

سر چڑھانا — ۱۔ بچے کے ساتھ ضرورت سے زیادہ لاڈ پیار کرنا

اردو،محاورہ

۲۔ گستاخ کرنا، بے ادب بنانا

۳۔غیر ضروری طور پر ناز برداری کرنا

۴۔عزت کرنا، توقیر وقدر کرنا

مثال:: طوفِ مشہد کتیں جو جاؤں گا

تیغِ قاتل کو سر چڑھاؤں گا

میرؔ

وہ سر چڑھا ہے اتنا اپنی فروتنی سے

کھویا ہمیں نے اس کو ہر لحظہ پاؤں پڑ کر

سر چڑھ کے مرنا — اپنا خون دوسرے کے سر رکھنا۔دوسرے کو اپنے نقصان اور اتلافِ جاں کا ذمہ دار بنانا

سرخ اپنے لہو سے تری دستار کریں گے

آخر کو ہم اک دن ترے سر چڑھ کے مریں گے

مرزا جان طپش

سرحان — اردو، عربی الاصل، مذکر اسم — (جمع سراح، سَراح، سَراحین)

بھیڑیا، حوض کے بیچ کا حصہ

سر ڈوب ہونا — غرق ہونا، از سرتاپا ڈوبنا اور بھیگنا

تلوار کس کے خون میں سر ڈوب ہے تری

یہ کس اجل رسیدہ کے گھر پر ستم ہوا

میرؔ

سَرِس — تقریباً، لگ بھگ

سرسائی — ۱۔خوبصورتی، خوبی، عمدگی
اردو، ج مؤنث، اسم وصفت — ۲۔کثرت، بہتات، زیادتی
۳۔غمزہ، انداز و ادا، عشوہ نخرہ
مثال: ۳۔خماری وہ آنکھیاں وہ انگڑائیاں وہ جوبن
کے عالم کی سرسائیں۔
میرحسن۔[سحرالبیان۔انداز و ادا عشوہ طرازیاں]

سرکھلا — جس روز دلہن بیاہی آتی ہے اس سے اگلے روز دولہن کو
نہلا کر پوشاک بدلتے ہیں اقرباء اور برادری کی
مستورات سب جمع ہوتی ہیں سرکھلا اس محفل کو کہتے
ہیں۔ (محاورات ہند ۱۸۹۰ء)

سر منڈانا — قلندر ہونا، فقیری اختیار کرنا، علائق دنیوی کو ترک کرنا
نہیں ممکن رہائی قید سے اس زلفِ مشکیں کی
قلندر ہو کے میں بھی اس کے پیچھے سر منڈاتا ہوں
مرزا جان طپش

۱۔سَرنگار — ۱۔آرائش، زیبائش، حسن

۲۔ سولہ سنگھار

۲۔ سولہ سنگھار یہ ہیں: (۱) صفائی (۲) غسل (۳) صاف لباس (۴) مہاوز (لاکھی رنگ) لگانا (۵) بال باندھنا (۶) مانگ میں سیندور لگانا (۷) تلک (۸) رخساروں پہ سیاہ تل بنانا (۹) زعفران ملنا (۱۰) مہندی لگانا (۱۱) پھولوں کا زیور (۱۲) سونے کا زیور (۱۳) لونگ کا زیور (۱۴) مسی لگانا (۱۵) پان کھانا (۱۶) سرمہ لگانا

سَروپا
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

ایک قسم کی خلعت جو امراء و بادشاہوں کی جانب سے عطا ہوتی تھی۔

سروِ چراغاں
اردو

"لکڑی کے ٹکڑوں سے سرو کی شکل بناتے ہیں اور اس کی شاخوں پر چراغ روشن کرتے ہیں۔ آتش۔

کیا بیاں عالم زوالِ حسنِ خوباں کا کروں
روشنی جاتی رہی سروِ چراغاں رہ گیا

[نوراللغات]

سروِ چراغاں ایک لوہے کا جھاڑ ہوتا ہے جس میں صدہا لوہے کے دیئے بنے ہوتے ہیں جن میں تیل بتی ڈالتے ہیں۔

دکھا دوں گا تماشا دی اگر فرصت زمانے نے
مرا ہر داغِ دل اک تخم ہے سروِ چراغاں کا

غالب

فرصت دی کے لفظ میں یہ خوبی ہے کہ سروچراغاں
ہمیشہ روشن نہیں ہوتا صرف محرم کے عشرے میں اس کی
روشنی کا تماشا ہوا کرتا ہے اور یہ روز غمی کے کہلاتے ہیں
اسی طرح ہمارا دل ماتم سرا کا سروچراغاں ہے اگر ہمارا
یار کسی موقع پر دیکھنا چاہے گا تو دکھلا دیں گے"
[درگا پرشاد نادر دہلوی ۔ ولادت ۱۸۳۳ء]
ماخوذ از ۔ کلام غالب کا ایک ہم عصر شارح، مصنفہ
جناب مولانا نثار احمد صاحب فاروقی مشمولہ تلاش
غالب مصنفہ مولانا نثار احمد صاحب فاروقی ۔
[لاہور ۱۹۶۹ء، ص ۱۹۲]

سرونج پسانا
اردو فعل

سرونج ایک قسم کے بیج ۔ شادی کی رسوم مختلف علاقوں
میں مختلف ہیں ۔ سحرالبیان میں جو رسوم بیان کی گئی ہیں
وہ عام نہیں ۔ سرونج کے بیج پیانا بھی اسی طرح کی رسم
معلوم ہوتی ہے ۔

کسی نے پیائی سرونج آن کر
کوئی گالیاں دے گئی جان کر

میر حسن [سحرالبیان]

سَرُوہی

ایک قسم کا نیجہ، تیغہ، کٹار

سروہی ایک قصبہ کا نام ہے۔ یہ کوہِ آبو سے تخمیناً تیس
کوس کے فاصلہ پر ہے اور مارواڑ میں واقع ہے۔
مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ چوں کہ
یہاں کی سیدھی تلوار مشہور ہے اس لیے تیغِ ہندی سے
مراد وہیں کی تلوار ہے۔ اس وجہ سے مطلق تلوار کے معنی
میں بھی شعراء نے استعمال کیا ہے۔ جیسے سر نہیں یا
سروہی نہیں۔ ناسخ کا شعر ہے۔

قتل کرتا رہا اغیار کو قاتل ناسخ
نہ کوئی ہاتھ سروہی کا ادھر چھوڑ دیا

چوں کہ یہ تلوار اپنے لوہے کی خوبی کے سبب بے موقع
جھٹکے یا ضرب سے فوراً ٹوٹ جاتی ہے اس لیے مثل ہے
کہ سروہی باندھے تو دو۔

سَر ہونا
اردو محاورہ

کسی بات کے پیچھے پڑ جانا، کسی کے پیچھے پڑ جانا
سَر ہونا۔ [سین کے زبر سے]

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے ترے زلف کے سر ہونے تک

یہ محاورہ ہے کہ ہم اس بات کے سر ہو گئے یعنی سمجھ گئے
یعنی جب تک تری زلف میرے حال سے باخبر ہو میرا
کام تمام ہو جائے گا۔ مولانا نظم طباطبائی۔ شرح دیوان
غالب۔ حیدرآباد ۱۳۱۸ھ

ف ۔اس شعر کی شرح پر مؤلف لغت ہذا کے والد محترم جناب پروفیسر حامد حسن صاحب قادری کے قلم کا مندرجہ ذیل حاشیہ درج ہے: ''یہ کہاں کا محاورہ نکالا، ہم اس بات کے سر ہوگئے'' اس کے یہ معنی ہیں کہ درپے ہوگئے، کر کے چھوڑا، سمجھنے کی قید نہیں، سمجھنا تو سر ہونے کا نتیجہ ہے اور وہ جب تک شعر میں بیان نہ کیا جائے کیوں کہ متعین ہو۔مثلاً مرزا داغؔ دہلوی فرماتے ہیں:

دیکھتے ہی شکل رازِ دل سے ماہر ہوگئے
پھر نہ وہ ٹالے ٹلے جس بات کے سر ہوگئے

دوسرے اس محاورے میں (سِر) زیر کے ساتھ ہے اور غالبؔ نے زبر سے لکھا ہے۔اصل میں غالبؔ نے (زلف کا سَر ہونا) ایسا عجیب محاورہ لکھا ہے جس کی کوئی مثال عجم و ہند کے شعرائے فارسی و اردو کے کلام میں نہیں ملتی اور وہ مطلب بتانا جو شارح نے بتایا ہے غلط ہے۔زلف کے سَر ہونے کے معنی غالبؔ نے زلف کے کھلنے کے لیے ہیں۔یعنی زلفوں کا بکھرنا، پریشان ہونا، اور یہ نتیجہ ہوگا آہ کے اثر کا لیکن ایسے اثر کے لیے اک عمر چاہیے۔اس وقت تک کون جیتا ہے''۔

حامد حسن قادری [۲۲رفروری ۱۹۴۰ء، آگرہ]

سَریکھا

قدیم اردو

فائدہ: یہ لفظ دکنی اور برج دونوں میں مستعمل رہا ہے اور نواحِ آگرہ میں آج بھی بغیرہ کے قدرے تغیر کے ساتھ بولا جاتا ہے اور یہی اس کا قدیم سے تلفظ بھی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ درج ذیل شاہ مبارک آبرو کے شعر سے معلوم ہوتا ہے۔

جیسا، سا، ایسا، کی شکل، مشابہہ، کی مانند، مطابق

تجھ سریکھے بہت دیکھیں ہیں .... تجھ جیسے بہت دیکھے ہیں

مترجم کل کے سریکھا حاضر ہیں (کل کی طرح حاضر ہیں)[کورٹ مارشل، مدراس ۱۸۵۲ء]

اگر کوئی سپاہی سمجھتا ہے کہ کوئی عہدوالا اس پر زبردستی کیا ہے اور وہ سپاہی اوپر بیان کیے سریکھا قانون کے موافق فریاد نا کر کے اس کے بدلے میں گھرکی یا غصے سے بات کرے یا ایسا کچھ کام کرے تو یہ حرکت لشکری قانون کے برخلاف ہونے کے سبب سے اس سپاہی کو سزا ملے گی۔ حالاں کہ دریافت میں یہ بات ثابت ہو کہ شروع میں عہدے والے کی ہی تقصیر تھی۔

Dakhni Tranlation of Standing Orders of Madras Army-Meer Ghulam Ali Shah, Madars, Oct. 1849, pp.65-66

سخن سنجاں میں بیگا آبرو آج نہیں شیریں زبان شاکر
سریکا [محمد شاکر ناجی ہمعصر آبرو]

سڑک

اردو،عربی الاصل

سڑک اردو کا لفظ ہے۔عام طور پر اس کی اصل سنسکرت
سے سمجھی جاتی ہے اور غالباً اسی بنا پر اس کو ان دیسی
الفاظ میں شریک سمجھا جاتا ہے جس کے ساتھ فارسی
اضافت کا استعمال ثقہ حضرات درست نہیں سمجھتے اور
لب سڑک اگر چہ اس قدر عام، مقبول اور زبانوں پر
رواں ہے کہ اس کا ترجمہ ''سڑک کے کنارے'' نہیں
لیکن زباں داں اب تک اس پر اعتراض کیے جاتے
ہیں۔ حالاں کہ یہ اعتراض ہمارے نزدیک وقیع
نہیں۔پرانے زباں داں بے شک ایسا کہتے تھے اور
اپنے اصول میں سخت اور گرفت پر مستعد تھے لیکن ان کا
رویہ ان کے ساتھ گیا۔لب سڑک ہمارے نزدیک
مستند اور فصیح ہے۔اس کا ترجمہ سڑک کے کنارے نہ ہر
وقت اور ہر جملے میں سلاست کے ساتھ استعمال ہو سکتا
ہے اور نہ اس کو ترجیح حاصل ہے۔ہم اس وقت ایک
اور دلچسپ امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں وہ یہ کہ یہ لفظ
''سڑک'' نہ تو سنسکرت ہے اور نہ کسی پراکرت سے
ماخوذ ہے پھر کیا ہے؟ اس کی تفصیل مولوی سید احمد
صاحب سے سنیے:

پہلے تو لوگ اس کی نسبت خیال کرتے رہے کہ یہ لفظ انگریزی ہوگا، مگر جب انگریزوں نے ہندوستانی ڈکشنریاں بنائیں تو انھوں نے ہندی قرار دیا، چناں چہ فیلن صاحب نے جن کی ڈکشنری سب سے اخیر بنی اس کا مادہ یا ماخذ سنسکرت سڑک (ہندی) قرار دیا۔ لیکن یہ ساری گھڑت ہے۔ کیوں کہ ہم نے سنسکرت کی بڑی بڑی مستند ڈکشنریاں جو انگریزوں نے بنائی تھیں یا کوش جو پنڈتوں نے لکھے تھے دیکھ ڈالے۔ کہیں لفظ سرک اس معنی میں نہیں نکلا۔ ہاں اس کا پتہ چلا تو عربی سے صاف چلا۔ اور اس میں کچھ ہیر پھیر بھی نہیں کرنا پڑا۔ کیوں کہ عربی میں شَرَک بفتحتین راہِ آشکارا و بزرگ کو کہتے ہیں چوں کہ فنِ عمارات اور نقاشی یعنی انجینئری میں عربی زبان کے بہت سے الفاظ ہند میں اسلامی سلطنت ہونے کے باعث مستعمل ہوگئے ہیں۔ پس یہ بھی شاقول۔ قانہ وغیرہ کی طرح زبان زدِ خلائق ہوگیا، شینِ معجمہ کے بجائے سینِ مہملہ اور رائے مہملہ کی جگہ رائے ثقیلہ جس کا ہندی زبان کے موافق بولنا سہل تھا استعمال کرنے لگے۔ جانسن کی مشہور لغت میں جو لندن سے ۱۸۵۲ء میں شائع ہوئی ہے، شرک کا لفظ ملتا ہے اور معنی دیے ہیں۔

ایک بڑی کھلی سڑک ...... سڑک کا بیچوں بیچ"

مدار الافاضل مشہور عالم اللہ داد سرہندی کی تالیف ہے جو علامہ ڈاکٹر محمد باقر صاحب نے عمدہ حواشی کے ساتھ لاہور سے شائع کر دی ہے۔ اس میں صفحہ ۵۵۸ پر ہے:

"شرک بفتحتین: دام، در شرح نصاب است
و راہِ خورد۔ و در صحاح است معظم الطریق و وسطہ۔"

جانسن نے غالباً مدار الافاضل سے استفادہ کیا ہے یا صحاح سے۔ کیوں کہ انگریزی تشریح میں اس نے بڑی کشادہ سڑک لکھا ہے جو معظم الطریق کا لفظی ترجمہ ہے۔ اسی طرح دوسری تشریح نے اس نے سڑک کا عین وسط کی ہے یہ بھی صحاح کے وسطہ کا ترجمہ ہے۔ اس لیے مولوی سید احمد صاحب دہلوی کا قیاس سڑک کے ماخذ کے بارے میں بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ مشہور لغت نویس جان۔ ایف۔ پلیٹس نے تو عجب عجب گل کھلائے ہیں۔ سڑک کے ماخذات انھوں نے دو تجویز کیے۔ ایک تو سنسکرت سرک سے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ راہ اور شارع عام کے معنی میں سنسکرت میں کوئی لفظ سرک نہیں۔ راجہ راجیور راؤ ورما کی لغت کے مطابق سنسکرت میں سرک کے معنی ہیں پھولوں کی مالا۔ دوسرا مادہ پلیٹس نے نہایت دلچسپ تجویز کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سڑک شاید سڑکنا سے ہو!

سڑکنا یا سڑکانا یا سرکانا سے سڑک تجویز کرنا پلیٹس ہی کا کام ہے۔

ایک اور دلچسپ اور قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ بھارت کی جدی مصطلحات میں روڈ کے واسطے سڑک کا لفظ بالکل اختیار نہیں کیا گیا بلکہ سڑک کے مقابلہ میں سنسکرت الاصل لفظ مارگ کو ترجیح دی گئی ہے۔

پاکستان میں تو روڈ کا لفظ اس قدر عام ہے اور اس کا زور اس قدر بندھا ہے کہ بے سبب اور بے ضرورت روڈ کا لفظ ہی استعمال کرتے ہیں لیکن جدید بھارت میں ہر جگہ ہر موقع پر صرف مارگ کا لفظ استعمال کرتے ہیں نہ روڈ نہ سڑک۔

سزاول
اردو، ترکی، مذکر، اسم

محصول جمع کرنے والا۔ لگان وصول کرنے والا
پٹواری قانون گو قسم کا آدمی

سفر کرنا
اردو محاورہ

۱۔ انتقال کرنا، مرنا
۲۔ ترک کرنا، چھوڑنا، ہاتھ اٹھانا۔

کیا جانوں عیشِ بزم کہ ساقی کی چشم دیکھ
میں صحبتِ شراب سے آگے سفر کیا

میر

سِفلی عمل

سفلی عمل یا کالا جادو عام ہے۔ صرف ان پڑھ اور ضعیف الاعتقاد افراد ہی نہیں بلکہ پڑھے لکھے اور اپنے

جانتے روشن خیال افراد کو بھی اس میں مبتلا دیکھا گیا
ہے۔عام طور پر کہتے ہیں جادو برحق کرنے والا کافر۔
مولوی سید احمد صاحب لکھتے ہیں:

سفلی عمل یا جادو وہ منتر یا جادو جس میں شیطان یا
روحانیت ارضی سے استعانت کی جائے۔کلام الٰہی یا
سحر علوی کے سوا عمل، شیطانی عمل

چوں کہ استعانت باللہ کے علاوہ دو قسم کی استعانت اور
ہے۔ایک استعانت اجرام و روحانیاتِ فلکی اس کو
سحرِ علوی کہتے ہیں۔وہ بہ نسبت سفلی سحر کے زیادہ مؤثر
اور پائدار ہے اور اسی کو سحرِ بابلی بھی کہتے ہیں
اور دوسری قسم کی استعانت شیاطین اور روحانیاتِ
ارضی کی ہے۔اس کو سحرِ سفلی یا عملِ سفلی کہتے ہیں۔
یہ قسم کم اثر اور کم پائدار ہے اور ہر قسم کے سحر ضرر کی
طرف خاصتاً مؤثر ہوتے ہیں۔پس جو استعانت اسماء و
صفات الٰہی کے سوا ہے وہ خواہ سفلی ہو یا علوی مذہب
اسلام میں حرام اور کفر ہے۔مگر جاہل عوام جو قواعدِ
شریعت سے واقف نہیں، سحرِ علوی اور سحرِ سفلی کو نہ سمجھ کر
آجب یا اسرافیل اور اُقتل یا مریخ (قبول کر میری دعا
اے اسرافیل اور قتل کر میرے دشمنوں کو اے مریخ) کہا
کرتے ہیں اور عوام کو سکھاتے ہیں اور اس سحر علوی کو
سحرِ نا جائز نہیں سمجھتے بلکہ جائز اور استعانت باللہ کے

اقسام میں جانتے ہیں۔خود تباہ ہوتے ہیں اور عوام کو
برباد کرتے ہیں اور تین مذکورہ استعانتوں کو دو
استعانتیں سمجھ کر ایک کو موسوم بہ علوی کرتے ہیں اور
دوسری کو موسوم بہ سفلی۔یہ سراسر ان کی غلطی ہے حالاں
کہ تین نام سے موسوم ہونا چاہیے:
اول کلام الٰہی، عمل الٰہی، دوم سحر یا عملِ علوی سوم عمل یا
سحرِ سفلی۔

سَقطی نامہ
اردو، مذکر، اسم
فوج میں میدان جنگ میں مارے جانے والے
گھوڑوں کی فہرست و تفصیل

سَکاڑ
صبح، علی الصباح

سُگھی کرم
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
(ہندی)
شکل صاف، سفید،
کرمٹر کرنے والا
۱۔صابن ۲۔سفید و صاف کرنے والا

سِکورہ
اردو، برج، مذکر، اسم
۱۔مٹی کا گلاس جس میں پانی پیتے ہیں یا دودھ وغیرہ
دوکان دار اس میں ڈال کر دیتا ہے
۲۔مٹی کا پیالہ

سُکھ تَلا
اردو، مذکر، اسم
جوتے کے اندر مزید آرام کے لیے رکھا جانے والا تلا۔

سُکینچنا
اردو، برج فعل
کسنا، کھینچنا

سُکیلنا
اردو، برج فعل
سمٹنا، کھینچنا، سکوڑنا

سلاطین
اردو
جو شہزادے قرابت قریبی کے لحاظ سے ایک وقت میں دعویدار سلطنت کے ہو سکتے تھے وہ سلاطین کہلاتے تھے۔ مثلاً شاہِ موجود کا چچا، بھائی وغیرہ"۔
محمد حسین آزاد۔[دیوانِ ذوق ۱۹۰۳ء]

سَلُون
اردو، صفت
نمکین
سلونا: نمدار، ملیح، گہرے سانولے رنگ کا
سلونی: ملیح حسینہ۔

سَم
اردو، سنسکرت الاصل، حرف
بہت اچھی طرح سے، خوبصورتی سے، برابر، یکساں، نیک، عمدہ، اکٹھا، سب، کل، مانند، مشابہہ، ہم شکل، رونق بعض الفاظ سے پہلے لگایا جاتا ہے اور اس معنی میں شدت زیادتی اضافہ اور کثرت کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

سم کین: بہت اچھا کیا، بہت عمدہ طرح کیا،

سماجی
اردو، مذکر، اسم
وہ سازندے جو ناچنے والی کے ساتھ ہوتے ہیں ۔

سَمْبَت
راجا بکرماجیت کا رائج کردہ سال ۔

سَمْبَنْدھ
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم
(ہندی)
ا۔ تعلق، رشتہ، علاقۂ خاطر
۲۔ بحر و وزن
سمبندھی: رشتہ دار

سَمْبھاوَنا
اردو، سنسکرت، مؤنث، اسم
(ہندی)
امکان

سَمْبھْرَم
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم
(ہندی)
عزت، قدر و منزلت، ادب، وقعت

سَمْبھوک
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم
(ہندی)
ا۔ عیش و عشرت، عیاشی
۲۔ مجامعت

سَمپَت (ہندی)
اردو، سنسکرت، مؤنث، اسم
خوشحالی، دولت

سُمرن
اردو، سنسکرت، مؤنث، اسم
مالا، چھوٹے دانوں کی مالا، رنگین دھاگوں کی مالا، ہندوؤں کی تسبیح

زمرد کی سُمرن کو ہاتھوں میں ڈال
اور اک بین کاندھے پہ اپنے سنبھال
میر حسنؔ [سحرالبیان]

مالا کوئی جپتا ہے کوئی شوق میں سُمرن
چھوڑے ہے کوئی مال سمیٹے ہے کوئی دھن
نظیرؔ اکبرآبادی

سَمیر (ہندی)
اردو، سنسکرت، مؤنث، اسم
ہوا، باد

سَناتَن
کہنہ، قدیم، ازلی، دایمی، جاودانی، برہما

سَناتَن دھرم
قدیم دھرم، عام طور پر مروجہ ہندو دھرم

سُنبُل
سنبل (نون غنہ۔ن اور ب کی آواز کی طرح) پیچدار بیل ہوتی ہے۔ شاعری میں محبوب کی زلفوں سے تشبیہ

دیتے ہیں۔لغات آصفیہ میں ہے:

"بہ وزنِ بلبل۔ایک خوشبودار گھاس کا نام جسے ہندی میں بال چھڑ یا جٹا ماسی اور عربی میں سنبل الطیب کہتے ہیں۔

بلی اس پر عاشق ہے۔اکثر عطریات اور ملاگیری رنگ میں ڈالتے ہیں۔شعراء معشوق کی زلف کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں خوشۂ گندم کے معنی میں بھی آتا ہے۔ چناں چہ تائے وحدت بڑھا کر سنبلہ بھی کہتے ہیں۔ لوگوں کا بیان ہے کہ خاص سنبل ایک اور چیز ہے۔بال چھڑ اس کی ایک قسم ہے۔خانِ آرزو نے ایک قسم کے پھول کا نام لکھا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک ایرانی کے پاس یہ پھول دیکھا۔اس کی گتھی نرگس کی مانند تھی اور پھول نیلا ہٹ لیے ہوئے تھا۔اس میں کچھ پیچیدگی اور خوشبو بھی تھی۔ چناں چہ اس امر کی تصدیق جونسن ڈکشنری سے بھی ہوتی ہے جو ایک معتبر اور مطول کتاب ہے۔بعض لوگوں نے ہنسراج کو بھی لکھا ہے مگر عربی میں یہ معنی نہیں پائے جاتے لیکن زیادہ تر مشہور رائے غالب اسی پر ہے کہ بال چھڑ کو سنبل کہتے ہیں۔ دوسرے درجہ میں حار ہے۔شعرائے لکھنؤ میں خواجہ محمد وزیر صاحب شاگردِ ناسخ نے جو صاحبِ دیوان اور مستند شاعر خیال کیے جاتے ہیں تعجب ہے کہ سنبل بہ وزنِ بلبل کو بجائے

تازی موقوف کے ساتھ معلوم نہیں کس استاد کی تحقیق یا سند
کے موافق باندھیا لام گرایا ہے:

سنبل گلشن میں کہہ رہا ہے
یکتا ہے وہ زلف گو دوتا ہے

لیکن گلزار نسیم نے صاف بلبل کے وزن پر داخل کیا ہے

سنبل مرا تازیانہ لاتا
شمشاد انھیں سولی پہ چڑھاتا

سنٹھ
اردو، سنسکرت، صفت

کنجوس، بدخصال

سنجم
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

(ہندی)
۱۔ ممانعت، تاخیر، روک، صبر، پرہیز
۲۔ چند مقررہ ایام میں کسی خاص غذا سے پرہیز کرنا
بطور تقوی کے

سنجوگ
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

(ہندی)
حادثہ، اتفاق، ملاپ ملاقات، وصل، میل، اتصال،
جماعت، سبھا، قرآن السعدین
سنجوگی: ملا ہوا
وہ سنیاسی جو تجرد کا پابند نہ ہوا اور اہل وعیال رکھتا ہو۔

سنجھا (سندھیا)

شام، صبح ظہر، شام کی دعا

سنجیو

۱۔مردہ کو زندہ کرنا

سنجیون

۲۔جان ڈالنا

سنجیونی

۳۔مردے کو زندہ کرنے والی

سنچت

اردو، سنسکرت، صفت

(ہندی)

جمع شدہ، اکٹھا کیا ہوا

سندھان

اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

(ہندی)

۱۔جاسوسی

۲۔سراغ رسانی

۳۔رازوں کی تلاش

سنکار

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

اشارہ، ایما، آنکھوں کا اشارہ، سر کی جنبش، اشارے سے بلانا

سنکار دینا، سنکارنا: اشارہ کر دینا، پیچھے لگا دینا، شہہ دینا، ہشکارنا، ترغیب دینا

آج میرے خون پر اصرار ہے ہر دم تمھیں

آئے ہو کیا جانیے تم کس کے سنکارے ہوئے

میر

مت آنکھ ہمیں دیکھ کے یوں مار دیا کر
غمزے ہیں بلا ان کو نہ سنکار دیا کر
میرؔ

سنکر
سنسکرت، اردو مذکر، اسم

ملا ہوا، مخلوط، جو خالص نہ ہو

''غیر قانونی طور پر ازدواج باہمی مابین فرقہائے مختلفۂ اہل ہنود

اعلیٰ جاتی کی ہندو عورت اور ادنیٰ جاتی کے مرد سے پیدا شدہ شخص، اور چار جاتیوں کے باہمی ناجائز تعلقات سے پیدا شدہ فرد، بعد میں جس کے اخلاف مابین جنسی تعلقات کی بنا پر مزید سلسلہ توالد و تناسل کا جاری ہوا ہو۔ موجودہ زمانے کے اہل ہنود کی اکثریت اسی طرح کی نسل کی مختلف جاتیوں سے تعلق رکھتی ہے جس میں سے سب سے اعلیٰ بھی خالص اور نظیف نہیں اور شودر سے بھی کم درجہ رکھتی ہے۔ رامائن کے مطابق سنکر کی تعریف میں دو قبیل کے افراد شامل ہیں۔ یونی سنکر جو پیدائشی طور پر مخلوط یا پیدائش کے لحاظ سے ادنیٰ ہو۔ آچار سنکر جو عادت چال چلن اور اطوار کے لحاظ سے ادنیٰ ہو۔ (ماخوذ از PLATTS، ص ۶۸۵)

سنگتر
پوربی، اردو

میوہ فروش

[منتخب النفائس]

سَنکل — دروازے کی زنجیر، کنڈی، تالا زنجیر

مذکر

سَنمکھ — مدمقابل، سامنے، آمنے سامنے، مخالف

اردو، سنسکرت الاصل

رکھا عرصہ جنوں پر تنگ مشاقوں کی دوری سے
کے مارا ہے اس گھیتے نے سنمکھ ہو کے میداں میں
میرؔ [دیوانِ سوم]

سَنکھ — ناقوس۔ ایک بڑی کوڑی جسے پوجا اور جنگ کے وقت بجاتے ہیں

سَنکھڑ — سادہ، سادہ لوح، احمق، سیدھا سادھا

اردو، صفت

ڈپول سنکھ: باتیں بنانے اور کام نہ کرنے والا

سَنکھنی — عورتوں کی اقسام چہارگانہ میں سے تیسری قسم کی عورت جس کی خصوصیات یہ بیان کی گئی ہیں: دراز قامت، دبلی یا موٹی، اس کی رگیں کھال میں سے نظر آتی ہیں، رنگ گندمی یا چنپئی، چھاتیاں چھوٹی، کمر دبیز، ٹانگیں قد کے لحاظ سے دراز، ترچھیوں سے دیکھتی ہے، آواز قدرے خشک، چال تیز، کم خوراک، سرخ رنگ کے کپڑوں اور پھولوں کو پسند کرتی ہے۔ ہمبستری کے وقت بہت زیادہ مست ہونے والی اور ہاتھا پائی کرنے والی، پرشہوت، کینہ پرور، تنگ مزاج

سنگ پا۔سنگ پائے
اردو،فارسی الاصل،مذکر،اسم

۱۔سنگ پا (اضافت کے ساتھ) پاؤں کو رگڑ کر صاف کرنے کے لیے پتھر کا ٹکڑا۔اس کو جھانواں (نون غنہ) بھی کہتے ہیں۔
۲۔سنگ پائے = پتھر کے چھوٹے چھوٹے خوشنما ستون سے جو نہروں کے بیچ بیچ میں خوبصورتی کے لیے لگاتے ہیں۔بعض میں سے فوارے بھی جاری ہوتے ہیں۔

زمرد کے لے ہاتھ میں سنگِ پا
کیا خادموں نے جو آہنگِ پا
[میر حسنؔ،[سحرالبیان]

گئے نہر کے سنگ پائے نکھل
پڑے سارے فوارے اس کے اچھل
[میر حسنؔ۔[سحرالبیان]

سنگِ فرش
اردو،فارسی الاصل،مذکر،اسم

پتھر کے وہ تراشیدہ ٹکڑے جو فرش کے چاروں طرف اسے دبانے کے لیے رکھ دیئے جاتے ہیں تا کہ ہوا سے نہ اڑے۔

بلوریں دھرے ہر طرف سنگ
فرش کہ جس سے منور رہے رنگ فرش
[میر حسنؔ۔[سحرالبیان]

سنہار

برج، اردو، مؤنث، اسم

(سنسکرت الاصل معلوم ہوتا ہے، یعنی قریب ہونا، پیوست ہونا، متصل ہونا وغیرہ)
بہو، لڑکے کی بیوی

سامنہ سمدھن قریب و خویش رشتہ دار ہے
اور خرسخانہ ہے سسرال اور بہو سنہار ہے

عزیز الدین احمد نظر۔[نادر الترتیب، محمڈن پریس علی گڑھ ۱۸۹۵ء]

سنہرا

سنہرا: سونے کے رنگ کی طرح۔ یہ لفظ مذکر ہے اور صفت۔ موصوف کی جنس کے اعتبار سے استعمال ہونا چاہیے۔ یعنی مذکر کے لیے سنہرا اور مؤنث کے لیے سنہری۔ نہیں معلوم کس سبب سے اسم مذکر کے ساتھ بھی بعض لوگ مؤنث سنہری ہی لکھتے اور بولتے ہیں۔
سنہری رنگ، سنہری موقع، سنہری ہار، سنہری کاغذ۔
غرض ہر جگہ اور ہمیشہ مؤنث سنہری ہی بعض لوگ بولتے ہیں۔ یہ نہ صرف غلط ہے بلکہ بے وجہ بھی ہے۔ اگر اسم مذکر ہے تو ہمیشہ صفت بھی مذکر ہی ہونی چاہیے۔ یعنی سنہرا موقع، سنہرا کاغذ، سنہرا ہار، سنہرا رنگ، ہر جگہ بلا امتیاز جنس سنہری بولنے کا سبب شاید لکھنوی زبان کا اثر ہے۔ لکھنؤ کے بعض شعراء کے ہاں مذکر اسم کے ساتھ

بھی سنہری مستعمل ہوا ہے۔مولوی سید احمد صاحب
دہلوی نے فرہنگ آصفیہ میں مندرجہ ذیل مثالیں دی
ہیں:

ناسخ لکھنوی۔

وصف جب میں نے کیے تیرے سنہری رنگ کے
خودبخود ہر صفحۂ دیواں مذہب ہوگیا

ناسخ کے اس شاعر میں عین ممکن ہے کہ لفظ سنہرے ہی
ہو کیوں کہ دونوں طرح موزوں ہے اور جب تک
سنہری قافیہ میں نہ آئے تعین جنس مشکل ہے۔

اسی طرح مولوی صاحب نے ایک مثال رنگین کی دی ہے۔

دانت خامے دھڑی طلسم جمی
سنہری لب تسپہ بول چال پری

اس میں سنہرے لب ہونا عین ممکن ہے...... ناسخ
لکھنوی کے شعر سے جو دوسری مثال دی ہے اس سے
استنباط مناسب نہیں کیوں کہ سنہری کے ساتھ موصوف
خود مؤنث ہی ہے۔

اے پری تو نے جو پہنی ہے سنہری انگیا
آج آئی ہے نظر سونے کی چڑیا مجھ کو

لیکن شعراء لکھنؤ سے جو مثال مولوی سید احمد صاحب
نے دی ہے اس سے اس لفظ کے کم سے کم صحیح استعمال کا
تعین صاف ہو جاتا ہے۔اشک کا شعر ہے۔

یہ طلائی رنگ جسم بار گہرا ہوگیا
جو انگ رکھا چھو گیا تن سے سنہرا ہوگیا

اسی طرح آتش کے شعر سے بھی مذکر کی مثال ملتی ہے:

مے کی تکلیف نہ کیوں کریں ان آنکھوں کے جام
موئے سر ابر سیہ برق سنہرا تعویز

اس کا مطلب یہ ہوا کہ محتاط شعرائے لکھنؤ کے ہاں بھی مذکر کے لیے سنہرا ہی استعمال ہوا ہے۔

سواپاٹی
اردو

زمین پر لکیریں چو خانے میں بنا کر گٹیوں سے کھیلنے کا کھیل

''نام بازی ست کہ بست و چہار خط بر زمین کشند و بر آں سنگ ریزہا گزارند'' میر محبوب علی رامپوری۔

[منتخب النفائس۔کانپور ۱۲۸۶ھ ص ۷۹]

فائدہ: انتخاب سودا دہلی ۱۹۷۲ھ میں مولانا رشید حسن خاں صاحب نے لکھا ہے:

''دو آدمی کھیلتے ہیں ہر ایک کی بارہ بارہ گوٹیں ہوتی ہیں، نمبر وار ایک ایک گوٹ چلی جاتی ہے چار کونوں پر جو تین تین خانے ہیں اس کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ حریف کی تین گوٹیں اس ایک لائن کے خانوں میں نہ مل جائیں۔

یہ معلومات جناب جاوید وحشت سے حاصل ہوئی۔

منتخب النفائس میں ہے کہ چوبیس لکیریں ہوتی ہیں۔

سوارکاری — اردو

گھوڑے پر سواری کا فن Horsemanship

"میر موصوف (سوز) سوارکاری میں شہسوار اور فنونِ سپہ گری میں ماہر"

آزاد [آبحیات، حالِ میر سوز، لاہور ۱۹۱۲ء]

سواری — اصلاحِ موسیقی

ایک تال جو طبلے اور پکھاوج سے بجتی ہے۔

سوال — اردو، عربی الاصل، مذکر اسم

(سَاَل)

پوچھنا۔ مرضی۔ درخواست۔ عرضداشت

اب آگے دفتر تن کی میں کیا کہوں خواری
سوالِ دستخطی پھاڑ کر کے پنساری

سودا [ویرانی شاہجان آباد]

سوس — سنسکرت (ہندی)

خشکی، پیاس، تونس

م: پانی کی سوس تھی۔ [کورٹ مارشل]

سوکن۔ سوت

سوکن: سوکن یا سوتن ایک شوہر کی بیویاں آپس میں سوت یا سوتن یا سوکن کہلاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ مرد کے لیے ہو یا نہ ہو عورت کے لیے کوئی خوشگوار رشتہ نہیں۔

کہاوتوں محاوروں اور گیتوں میں طرح طرح سے ذکر آتا ہے اور ہر جگہ برائی سے ہی ہوتا ہے۔

کانٹا برا کریل کا اور بدلی کی گھام
سوت بری ہے چون کی اور ساجھے کا کام

چون کی سوت یعنی آٹے بھوسی کی۔ یعنی سوت کا نام ہی برا ہے۔ خواہ آٹے چونی یا مٹی کی ہی کیوں نہ ہو۔ فیلن نے اس کی تشریح میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے چونے آٹے کی مورتی بنا کر اسے ریشمی کپڑے اور زیور سے لاد کر بطور اپنی دوسری بیوی کے سجا کر رکھا اور روزانہ اس کے واری صدقے جاتا اور خبر گیری کرتا۔ مقصد اصل میں اپنی بیوی کو ستانا اور جذبۂ رقابت یا سوتیا ڈاہ کو ابھارنا تھا۔

مولوی سید احمد صاحب نے سوتن اور سوت کے ذیل میں دلچسپ گفتگو کی ہے لکھتے ہیں:

''یہ لفظ زبان سنسکرت میں سی پتنی تھا۔ ہندی میں آنے سے بائے فارسی گر کے ستنی ہوا۔ پھر ستنی سے ستن۔ ستن سے سوتن حسب قاعدۂ زبان بولا جانے لگا۔ اس کے علاوہ سنسکرت میں دشمن کو سپتن کہتے ہیں چوں کہ یہ عورتیں باہم دشمن ہوتی ہیں اس واسطے سپتنی سوکن کو کہنے لگے۔ جو لوگ سوکن کا مادہ ساتھن یعنی ساتھ رہنے والی خیال کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ افسوس کہ فیلن

صاحب نے موِنڈ ھالیا دفتر بنا کرا کثر جگہ ایسی گھڑت کی
ہے جس سے ان کی ڈکشنری میں بڑا داغ لگ گیا۔ سو
ہم بھی اسی دفتر میں سات برس تک رہے مگر ہمیں کبھی
اس قسم کے مادے پسند نہ آئے۔ چوں کہ صاحب
بہادر اس قسم کے الفاظ بہت جلد سمجھتے اور قریب الفہم
خیال کرتے تھے اس سبب سے نوعمر نوجوان بچو نگڑوں
نے ان کو بڑے بڑے دھوکے دیئے اور لغات کا
ستیاناس کرا دیا۔ فحش الفاظ اور امثال کی طرف ایسا
راغب بنایا کہ یہ عیب میں اور عیب کر دیا"۔

اوپر مولوی سید احمد صاحب کا قول نقل ہوا۔ "جو لوگ"
کے بعد انھوں نے فیلن صاحب کا ذکر خیر کیا ہے۔ اس
سے خیال ہوتا ہے کہ جو لوگ سے مراد فیلن صاحب اور
ان کی بچہ پارٹی ہوگی اور انھوں نے سوتن کا مادہ ساتھن
تجویز کیا ہوگا۔ مگر حق یہ ہے کہ بے چارے فیلن نے
اپنی لغت میں ہرگز ساتھن مادہ نہیں دیا۔ یہ مولوی
صاحب کی بدگمانی ہے۔ ہماری دانست میں اوپر جو
تفصیل مولوی صاحب نے اشتقاق کی دی ہے وہ بھی
غیر ضروری ہے۔ ہندی اردو لغت مولفہ راجہ رجیور راؤ
ورما نے صاف صاف لکھا ہے:

"سپتنی = ایک ہی شوہر کی دوسری بیوی۔ یعنی سوتن"

سوگی — سوگوار

۱۔سول
اصلاحی موسیقی
۱۔ایک تال جو طبلے اور پکھاوج سے بجتی ہے۔

۲۔سول
اردو، برج مؤنث، اسم
نوک، برچھی کی انی، نوکدار چیز، کانٹا، درد، سخت تکلیف، کیفیت، حالت

جگر میں اگر آہ کی سول ہو
لگے خار کیسا ہی گو پھول ہو

میر حسنؔ [سحرالبیان]

سولہ بکھی
اردو، مذکر اسم
زمین پر لکیریں کھینچ کر گٹیوں یا سنگ ریزوں سے کھیلنے کا ایک کھیل۔

فارسی میں سہ درہ ماسہ ورک اور سہ پرک کہتے ہیں۔
عربی میں طبن: "طبن بضم طالے حطی وفتح موحدہ خطے چند کہ قمار بازاں بجہت باختن قمار بر زمین کشند"۔

میر محبوب علی رامپوری۔
[منتخب النفائس۔کانپور۔۱۲۸۶ھ]

سوم
اردو
شوم کا مُعَرب ہے۔اردو میں بمعنی کنجوس کے استعمال ہوتا ہے۔

سوم پوچھے سوم سے: "کاہے جیسا ملین
کنجوس نے کنجوس سے پوچھا: کیوں جی غمگین ہے۔

گانٹھی کا کچھ گر گیا یا کا ھو کو کچھ دین

کہا گرہ سے ہے کچھ گر گیا یا کسی کو کچھ دینا پڑ گیا۔"

گانٹھی کا کچھ گر گیا نا کا ھو کو کچھ دین۔ لیتے دیتے دیکھ لیا نہ گرہ سے کچھ گرا نہ کسی کا کچھ دینا پڑا۔ کوئی کسی کو کچھ دے رہا تھا اسے واسے جیسا ملین۔ لیتے دیتے دیکھ کر ہی جی اوداس ہو گیا۔

سُون (ہندی)

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

[سنسکرت میں شونیہ ہے صفر۔ستان میں یہی سون ہے]

سون کسنا، سون کھینچنا، سون لینا، خاموش ہو جانا، چپ سادھ لینا، مہر بلب ہو جانا

اس سے زیادہ ہوتا نہ ہوگا دنیا میں بھی نچلا پن
سون کے بیٹھے رہتے ہو حال ہمارا سن کر تم

میرؔ [دیوان چہارم]

سون کے رہنے کی کس نے بدی ہے بھلا
لطف و غضب مہرباں کچھ تو کیا چاہیے

میرؔ ۔[غزل شکارنامہ]

سُونا

اردو، سنسکرت، صفت

سنسان ۔خالی ۔اجاڑ

سونا لیے پی گئے سونا کر گئے دیس

سونا ملا نہ پی ملے روپا ہوگئے کیس
چاندی بال

ب

سُونٹ

اردو، کھڑی بولی، مؤنث، اسم

خاموشی، سکوت

سونٹ بھرنا = خاموشی سے نکل جانا ۔ بے خبری میں چلے جانا

دل نے کیدھر بھری ہے لمبی سونٹ
ہم تو ڈھونڈھا ہے اس کو چاروں کھونٹ

میر حیدر علی حیرانؔ [ٹیلر ۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

سونٹھ

سونٹھ: سوکھی ہوئی ادرک کو سونٹھ کہتے ہیں ۔

مولوی سید احمد صاحب فرہنگ آصفیہ میں لکھتے ہیں:

قیمتی چیز، (گنوار) نادر چیز، بیش بہا چیز، جیسے ''ایسی ہی تم نے سونٹھ بھیجی ہے ۔

اس جگہ سنوٹھ کا نون قلب مکانی کی صورت پیدا کر کے سونٹھ خیال کیا گیا ۔ مگر ہندی کوشوں (لغتوں) میں فیلس ڈکشنری کے سوا کہیں اس سنوٹھ کا پتہ نہیں لگتا ۔ واللہ اعلم گھڑت ہے یا زبانی اعتبار پر لکھ دیا ہے چوں کہ سونٹھ کے یہ معنی نہیں آتے شاید اس وجہ سے یہ تکلیف فرمائی ۔ لیکن ہماری رائے میں اس جگہ سونٹھ ہی اس معنی میں ہیں کیوں کہ گاؤں گنویں میں یہ قیمتی چیز اس وجہ سے خیال کی جاتی ہے کہ ہر جگہ بوئی نہیں جاتی اور

وہاں کبھی کبھی بلکہ خاص کر بچہ پیدا ہونے میں اس کی
ضرورت پڑتی ہے اور وہ لوگ کسی نادر چیز کی طرح
اسے وقت بے وقت کو لگا رکھتے ہیں چناں چہ گنواری
عورتیں جس کے گھر میں سونٹھ نہ ہو، اسے نہایت غیر
محتاط خیال کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ جب کوئی شخص کسی
کھیت میں جانے کا ارادہ کرتا ہے اور کھیت کا مالک
اسے روکتا ہے تو یہ اس کے جواب میں کہتا ہے کہ تو نے
ایسی ہی سونٹھ بو رکھی ہے جو ہمیں منع کرتا ہے۔ یہ باتیں
ہم نے بگوشِ خود سنی ہیں۔ پس ان دلائل سے سونٹھ کا
ان لوگوں کے نزدیک عزیز اور نادرات سے ہونا کچھ
عجب نہیں۔ اس کے علاوہ یہ محاورہ بھی انھیں لوگوں
سے بقالوں میں آکر رائج ہوا''۔

دوسرے معنی مولوی سید احمد صاحب نے سونٹھ کے دیے
ہیں چپ، خاموش، دم بخود اور اسے ہندوؤں کا محاورہ
قرار دیا ہے۔ اس کی تفصیل میں لکھتے ہیں:

''جیسے وہ تو سونٹھ ہوا ہے کچھ جواب نہ دیا''

اس معنی میں فیلن صاحب بہادر کی رائے ہے کہ لفظ
شونیہ کو بگاڑ کر سونٹھ کر لیا ہے لیکن سنسکرت کوشوں سے لفظ
شونیہ کے معنی خالی اور صفر کے پائے جاتے ہیں۔ شاید
اسے بھی یہ خیال کیا ہو۔ مگر ہم اس سے بھی متفق نہیں
ہیں کیوں کہ ہمارے نزدیک ایک سونٹھ کی بستگی اور گرہن

سے بجائے خود خاموشی کی حالت عیاں ہے۔پس اسی قسم کے الفاظ پر ہمیں فیلن صاحب کی ڈکشنری پر اعتراض ہے اور اس اعتراض آنے کی وجہ وہی ہے کہ انھوں نے کم سن بچونگڑوں کے آگے سنسکرت ڈکشنریاں رکھ دیں اور کہہ دیا کہ اپنی لیاقت کے موافق ان لفظوں کے مادے نکالتے چلے جاؤ۔اس جگہ ہمیں صرف مادہ پر اعتراض ہے ورنہ لفظ سونٹ بمعنی خاموشی تو فوربس ۔ شیکسپیئر نے بھی حسب عادت پوری بھاکا کے موافق لکھ دیا ہے''۔

مولوی سید احمد صاحب کے اقتباس میں یہ بات واضح ہے کہ ان کے خیال میں فیلن نے دو الگ الگ لفظ سونٹھ اور سنوٹھ لکھے ہیں ۔ایک کے معنی قیمتی نادر بیش بہا چیز کے اور دوسرے کے معنی خاموشی کے ہیں ۔اور خاموشی کے معنی والا لفظ بقول سید صاحب کے فیلن نے شونیہ سے ماخوذ بتایا ہے۔

آیئے دیکھیں کہ فیلن کے ہاں کیا ہے۔ ہمارے پیش نظر فیلن کا ۱۸۷۹ء کا ایڈیشن ہے ۔اس میں صفحہ ۷۹۷ پر سونٹھ کا لفظ دو جگہ آیا ہے اور دونوں جگہ س و ن ٹھ سے لکھا ہے۔سید احمد صاحب نے جو نون کی قلب مکانی لکھی ہے وہ نہیں پائی جاتی ۔یعنی دونوں جگہ نون واو کے بعد ہے واؤ سے پہلے ایک جگہ بھی نہیں ۔البتہ دیوناگری

میں ایک لفظ میں نون غنہ کا نقطہ لگنے سے رہ گیا ہے۔ مگر
رومن حروف کے تلفظ میں بھی غلطی ہے یعنی N تو
دونوں لفظوں میں ٹھ سے پہلے ہی ہے لیکن دوسرے لفظ
میں th کی جگہ th چھپ گیا ہے جس کا تلفظ ایک جگہ
ٹھ اور دوسری جگہ تھ ہوگا۔ بہرحال اگر سید احمد صاحب
کے پیش نظر کوئی اور اشاعت نہیں تو ایک تو یہ طباعت کی
غلطی گرفت سے رہ گئی اور دوسرے سنوٹھ اور سونٹھ والی
بات درست نہ رہی۔

فیلن کی ڈکشنری میں پہلے اردو ٹائپ میں لفظ ہے اس
کے بعد دیوناگری میں وہی لفظ ہے پھر رومن حروف
میں اس کا تلفظ ہے اس لیے لفظ کے تلفظ کا تعین تین
زبانوں میں ہوجاتا ہے۔ لہٰذا یہ سمجھنا چاہیے کہ فیلن کے
ہاں سنوٹھ کا لفظ نہیں ہے اور سونٹھ کا لفظ ہی دو معنوں میں
دو جگہ اس نے دیا ہے۔

البتہ مولوی سید احمد صاحب کا یہ لکھنا صحیح ہے کہ اس نے
خاموشی اور چپ کے معنی میں سونٹھ کا مادہ سنسکرت شونیہ
سے بتایا ہے۔

سونٹھیا صراف: مولوی سید احمد صاحب لکھتے ہیں۔

بڑا بھاری مہاجن۔ قابلِ اعتبار اور ساکھ والا ساہوکار
طنزاً غیر معتبر اور بددیانت کو بھی کہتے ہیں۔ جس طرح
فیلن صاحب نے وہاں قیمتی کے معنی میں لفظ سنوٹھ دیا

تھا [ہم یہ بتا چکے ہیں کہ فیلن نے سنوٹھ ایک جگہ بھی
نہیں دیا ۔قادری] اسی طرح یہاں سونے کے معنی لے
کر سونا بیچنے والا صراف قرار دیا ہے ۔ چوں کہ سونٹھ
کے معنی نہ سونے کے ہیں نہ بیش قیمت چیز کے ۔اس
وجہ سے ہم اس کو تسلیم نہیں کر سکتے ۔ یہ محض گھڑت ہے
اصل میں اس جگہ بھی سونٹھ ہی ہے کیوں کہ سونٹھ کرانہ کی
چیزوں میں مہنگی اور گنواروں کے نزدیک ایک نادر اور
بیش قیمت چیز ہے ۔اس وجہ سے وہ سونٹھ کے بیوپاری
کو ابتدا میں بڑا بھاری بیوپاری مانا کرتے تھے ۔ چناں
چہ اس کے ثبوت میں ہم لفظ سونٹھ میں بہت کچھ لکھ آئے
ہیں چناں چہ مشہور ہے ’’ایسی کیا تم نے میرے ہاتھ
سونٹھ بیچی ہے‘‘ ۔ یعنی ایسی کون سی بیش قیمت چیز
فروخت کی ہے کہ جس کے دام ادا کرنے ضروری اور
لازمی ہیں اس کی اصل سنوٹیا بمعنی سونا قرار دی ہے وہ
بھی تکلف اور بناوٹ سے خالی نہیں‘‘ ۔

فیلن نے سنوٹیا نہیں دیا اس نے رومن حروف میں
Sanoth سنوٹھ لکھا ہے ...... اصل لغت کے الفاظ
وہی سونٹھ دو جگہ لکھے ہیں جیسا کہ اوپر ہم نے تشریح کر
دی ہے ۔

سونٹھیا صراف ۔[محاورات ہند ۱۸۹۰ء میں ہے ۔]

بے سرمایہ دوکاندار

سونا سوگند

اردو

سونا = زر، طلا

سوگند = خوشبو

خوشبو کی مانند عمدہ سونا، زر خالص، عمدہ آدمی، اعلیٰ صلاحیتوں کا آدمی، (Platts)۔ ایک خاص قسم کا سونا

واللہ کہ شب کو نیند آتی ہی نہیں
سونا سو گند ہو گیا ہے
غالبؔ

سونا سوگند ایک خالص قسم کا سونا ہے۔ دوسرے معنی یہ کہ سونا قسم ہوگیا ہے۔ مراد اول سے ہے کہ بیداری سے رنگ زرد ہوگیا ہے۔

درگا پرشاد نادر [دہلوی۔ ولادت ۱۸۴۳ء]

مندرجہ بالا معلومات جناب مولانا نثار احمد صاحب فاروقی کے مضمون ...... کلام غالب کا ایک ہم عصر شارح۔ مشمولہ تلاش غالب مصنفہ مولانا نثار احمد صاحب فاروقی۔ لاہور، ۱۹۶۹ء ص ۱۸۱ سے ماخوذ ہے]

سوندھا

اردو، ہ۔ ج مذکر، اسم

مختلف خوشبو دار اشیاء سے تیار کیا ہوا مرکب جسے عورتیں سر میں لگا کر نہاتی ہیں۔

پہونچے مہک نہ اس کی پرستاں
میں کہیں سوندھا لگا کے کھول نہ یوں سر کے بال تو
انشاءؔ

فائدہ: نوراللغات نے اس شعر کو شاؔد سے منسوب کیا ہے جو درست نہیں۔(۱۲)

سونگا
اردو، مذکر، اسم
(نون غنہ)
(پلیٹس نے خیال ظاہر کیا ہے کہ سونڈ کا کامعرب ہے حالاں کہ یہ الگ لفظ ہے)
بظر، منیا

سونگھا
اردو، مذکر، اسم
آدمی جو مرہٹوں کی فوج میں اپنی اس صفت کی بنا پر ملازم رکھا جاتا تھا کہ وہ مٹی سونگھ کر دفینے یا اناج کے ذخائر کا پتہ لگالیتا ہے۔

سونہہ
اردو، سنسکرت الاصل، مونث، اسم
قسم، حلف، عہد
سونہہ دینا یا ڈالنا: قسم دینا، حلف اٹھوانا

سوتھیں
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم
مخالف مقابل، مدمقابل، آمنے سامنے

سوہا
اردو، مذکر، صفت
شوخ سرخ، سرخ، گہرا زعفرانی، گہرا نارنجی

کہتی ہے کوئی مجھ کو جوڑا سوہا بنا دو
یا ناٹ بافی جوتا یا کفش سرخ لادو

نظیر اکبرآبادی

عروسی وہ گہنا وہ سوہا لباس
وہ مہندی سوہانی وہ پھولوں کی باس
میر حسن[سحرالبیان]

سوہرائی (تلفظ واو مجہول سے)

پوربی۔بہاری۔اردو۔مؤنث،اسم

سوہرائی بہار کے علاقہ میں ایک دیہائی تہوار کا نام ہے جس میں بالعموم گوالے حصہ لیتے ہیں۔ یہ تہوار کارتک کی پندرہ تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ اس کا مقصد گائے کو خوش وخرم رکھنا ہوتا ہے اور اس کے لیے اسے رقص کے لیے آمادہ کرتے ہیں۔ گائے رقص تو کیا کرپاتی ہے کچھ اچھل کود کرتی ہے اور اس کے لیے بھی بڑے جتن کرنے پڑتے ہیں۔ زیادہ تو وہ بھاگتی دوڑتی ہی ہے۔ کبھی کبھی گائے کے بچے کے پاس سور یا دوسرا جانور کھڑا کر دیتے ہیں اور گائے یہ سمجھ کر کہ وہ اس کے بچھڑے کے درپے آزار ہے اس پر حملہ کرنے کو دوڑتی ہے۔ کبھی کالا کمبل کسی چیز پر لپیٹ کر اسے دوڑاتے ہیں۔ غرض گائے خوش ہوتی ہو نہ ہوتی ہو اس کا پلیتھن نکل جاتا ہے اور دیکھنے والے ضرور خوش ہوتے ہیں۔

بہاری کہاوت: بوڑھ گائے سوہرائی کے ساد ھ

محل استعمال یہ ہے کہ جب کوئی طاقت، استطاعت اور موقع ومحل کے خلاف کام کرنا چاہیے۔

سوئی کے ناکے سے خدائی کو نکالنا
اردو، محاورہ

ناممکن کام سرانجام دینا۔
تھا کام یہ تیرا ہی خداوند تعالیٰ + لا سوئی کے ناکے سے
خدائی کو نکالا
ہدایت [ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

سُویران
اردو، سنسکرت، مذکر، صفت

زانی
سُویرانی، فاحشہ

سُویَمبر

تقریب جس میں عورت اپنا شوہر خود منتخب کرتی ہے۔

سِہَرنا
اردو، برج، فعل

کپکپانا، جاڑے میں ٹھٹھرنا، سردی سے تھرتھرانا
گیا جو یوں پہنچا ماس سر پہ
لگے جاڑا بدن آوے سِہَر کر
ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

سُہَرنا
اردو، برج، فعل

گھٹنا، پیچھے پیچھے گھٹتے رہنا

سَہودر
اردو، سنسکرت، صفت

ایک ماں کی اولاد
سَہودر بھائی: سگا بھائی، ماں جایا

سے — اردو، مذکر، اسم

ایک سو، صد، سو کا مختلف تلفظ

سخاوت یہ ادنیٰ سی ایک اس کی ہے
کہ اک دن دو شالے دیے سات سے
میر حسنؔ [سحر البیان]

سیاہا۔ سیاہہ — اردو، مذکر، اسم

۱۔ روزمرہ کے آمد و خرچ کے حساب کی فرد

۲۔ روپیہ پیسہ یا اجناس کے روزانہ خرچ کی تفصیل کی فرد

سیاہہ درج ہونا: نام درج مسل ہونا۔ سرکاری دفتر میں نام داخل ہونا

سیتا پھل

مسلمانوں میں اس پھل کو شریفہ کہتے ہیں۔ بعض علاقوں میں سیتا پھل بھی کہلاتا ہے۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی اس کے متعلق لکھتے ہیں:

"ایک عمدہ خوش ذائقہ پھل کا نام جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ جب راجہ رام چندر جی اور سیتا جی امرت سر کے علاقے سے گزرے تو وہاں ایک تالاب پر شریفے کے بہت سے درخت کھڑے تھے سیتا جی کی فرمائش سے وہ پھل توڑ کر ان کو دیا گیا جس کی وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔ مگر ہماری ذاتی تحقیق جو سفر دکن اور سیر وارنگل سے حاصل ہوئی یہ ہے کہ جب راجہ رام چندر ملک تلنگانہ میں پہنچے اور یہاں کے سرسبز جنگل میں جہاں دس ہزار تالابوں میں سے چھ ہزار اس وقت تک صحیح سالم موجود

ہیں اور شریفے کے درخت بکثرت وخوش ذائقہ پائے
جاتے ہیں تو وہاں سیتاجی نے یہ پھل پسند فرمائے اور
رام چندر جی نے ایک اور پھل جو اسی قسم کا مگر ذائقہ
میں ذرا اترا ہوا اور ترشی مائل بہ رنگِ سرخ ہے اپنے
لیے انتخاب کیا جس کا نام رام پھل رکھا گیا۔ ہم
(مولوی سید احمد صاحب) نے اس کو کھایا اور خوب غور
سے دیکھا۔شریفے سے بڑا سرخ اور لمبوترا ہوتا ہے۔
وضع ہو بہو ویسی ہی ہے۔مقام جڑ کل جہاں رام چندر
جی نے ہرن کے شکار کے واسطے گھٹنا ٹیک کر تیر چلایا تھا
اسی جگہ آمیر کے اسٹیشن کے قریب واقع ہے۔ یہاں
ایک چٹان دس فٹ اونچی دو ڈھائی سو فٹ چوڑی
موجود ہے۔اس پر رام چندر جی کے گھٹنے کا نشان بنا ہوا
ہے۔راون سیتاجی کو یہیں سے اٹھا کر لے گیا تھا۔
ہنومان اسی جگہ کے راجہ کا سپہ سالار تھا۔ہنم کنڈہ میں
اس کے نام کا ایک بہت پرانا خوشنما سیاہ پتھر کا مندر بنا
ہوا ہے۔ہنومان کا گھر اسی جگہ تھا۔اس کی قوم کے
لوگ اب تک موجود ہیں۔ ان کے رنگ سیاہ اور
چہرے لمبوترے ہیں۔ یہ مقام نہایت ہی پر فضا اور
صحت افزا ہے......"

حفاظت سے رکھنا، احتیاط کرنا

سیتنا۔سینتنا

اردو، برج، فضل

سیتل پاٹی
(شیتل ٹھنڈ)
اردو، مؤنث، اسم
باریک تنکوں کی بنی ہوئی چٹائی

سیجنا
اردو، برج، فعل
۱۔ رسنا، پسیجنا، نکلنا، چھننا
۲۔ ابلنا، ابل کر زم پڑنا
۳۔ وصولیابی زرِ نقد
۴۔ قرضہ کا نبٹنا، رقم کا تصفیہ ہونا

سیدنا
اردو، برج، فعل
سینکنا

سیر
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم
۱۔ ہل۔ ہل کے بیل
۲۔ کاشت۔ زراعت
خود سیر: وہ زمین جو مالک زمین خود کاشت کرتا ہے بجائے لگان پر دینے کے۔ اسے خود کاشت بھی کہتے ہیں۔

سینتھر
اردو، برج، مؤنث
زہ، چلہ، کمان کا فیتہ جس میں تیر رکھ کر پھینکتے ہیں۔

کس زورکش کی قوسِ قزح ہے کمانِ پاک
جس کی اٹھا سکا نہ کبھو سینتھر آفتاب

میر [دیوان ششم]

سیف زباں: مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں
"تیز زباں، وہ شخص جس کے کلام میں اثر اور بات
میں تاثیر ہو، اعلیٰ درجہ کا شاعرِ سخن داں، سخن گو، منہ پھٹ
دریدہ دہن

دنبالہ سے سرمہ کے دھواں ہیں تری آنکھیں
کہہ بیٹھیں نہ کچھ سیف زباں ہیں تری آنکھیں

ذوقؔ

مولوی سید احمد صاحب کی اس تشریح سے سیف زباں کا
اصل مفہوم واضح نہیں ہوا۔ اللہ کے درویشوں،
قلندروں اور مقربانِ بارگاہِ الٰہی میں کچھ لوگ ایسے
ہوتے ہیں کہ ان کی زبان سے جو نکل جاتا ہے اللہ
تعالیٰ اسے پورا فرما دیتے ہیں۔ ایسے حضرات صاحبانِ
حال ہوتے ہیں اور ان پر احوال کا غلبہ ہوتا ہے۔ بیشتر
وقت مستغرق رہتے ہیں۔ اس حالت استغراق اور
احوالِ قلبی میں محویت کے عالم میں جو بھی ان کے منہ
سے نکل جاتا ہے وہ پورا ہو کے رہتا ہے۔ گویا تلوار کی
سی کاٹ رکھنے والا۔ عام طور پر ایسے فقرا اور درویشوں
سے لوگ احتراز کرتے ہیں اور دور رہتے ہیں کہ خدا
معلوم منہ سے کیا اچھا برا نکل جائے اور وہ پورا ہو کر
رہے۔

اس مردِ قلندر سے بچو سیف زباں ہے
لڑتے ہوئے بے تیغ و سپر دیکھ رہا ہوں

خالد حسن قادری

سیف تو پٹ پڑی تھی مگر نیچہ کاٹ کر گیا۔ سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہاوت۔ یعنی جس پر بھروسہ تھا وہ تو کام نہ آیا مگر ایک ادنیٰ شخص سے کام نکل گیا۔ اس کی ابتدا یوں ہے کہ ایک مرتبہ نواب سیف اللہ خاں ہاتھی پر سوار تھے، بیٹا پاس بیٹھا تھا، کسی آزاد فقیر نے سوال کیا کہ او باپو سیفو کوئی چٹا دلوا۔ نواب صاحب نے منہ پھیر لیا مگر لڑکے نے ایک اشرفی جیب سے نکال کر ہاتھ پر رکھ دی۔ اس پر فقیر نے خوش ہو کر کہا:

"سیف تو پٹ پڑی مگر نیچہ کاٹ کر گیا"۔

سیکھ: سیکھ کے معنی ہیں نصیحت کرنا، پند کرنا، تدبیر بتانا، صلاح مشورہ دینا، اسی سے ہے سیکھ دینا یعنی نصیحت کرنا وغیرہ

سیکھ وا کو دیجیے جا کو سیکھ سہائے
سیکھ نہ دیجیے باندرا جو گھر بیے کا جائے

یعنی نصیحت اس کو کرو جسے نصیحت نفع پہنچائے۔ بندر کو نصیحت مت کرو جو بئے کا گھونسلا اجاڑے۔

مولوی سید احمد صاحب لکھتے ہیں اس کا قصہ مختصر اس
طرح پر ہے کہ ایک مرتبہ بارش کے سبب بندر عاجز
آکر اِدھر اُدھر بھاگتا پھرا۔ آخر کو ایک کھجور پر چڑھ گیا
جہاں بیا اپنے گھونسلے میں بیٹھا ہوا مینہ کی بہار لوٹ رہا
تھا اس نے اس سے بطور نصیحت کہا کہ یار تجھے خدا نے
انسان کی سی صورت ہاتھ پاؤں سب کچھ دیے مگر تو نے
اتنا سلیقہ بھی نہ کیا کہ آج بھیگنے سے بچ جاتا۔ بندر ایک
تو جلا ہوا تھا ہی اس سے اور بھی جلایا اور اس کا گھونسلا
نوچ کر پھینک دیا اور کہا دیکھیں اب تو کیسے بھیگنے سے
بچتا ہے پس بیے نے اس کے جواب میں یہ دوہا پڑھا"

سالِ فصلی مسلمانوں کے خراج وصول کرنے کا سال۔ جس میں
کوئی مہینہ مقرر نہیں۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی
لکھتے ہیں:

یہ سال جلال الدین اکبر کے وقت سے جسے ۳۲۲ برس
کا عرصہ ہوا قرار پایا ہے۔ سال فصلی دراصل سال شمسی
کا وہ برس ہے جو فصل سے تعلق رکھتا ہے لیکن اس کا
نکاس ہجری قمری تاریخ سے ہوا ہے۔ جس کی مجملاً
تفصیل یہ ہے کہ جس وقت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
کے دفتروں میں خراجِ ہند کے واسطے مرزا پانِ فارس
کے حساب کے بموجب طرزِ جدید قرار پائی تو حمیتِ
اسلام کے سبب سالِ سمبت کو جو ہندوستانی دفاتر میں
قدیم الایام سے چلا آتا تھا متعصبوں نے دور کر کے
اس وقت کا سال ہجری مندرج کر دیا۔ لیکن چوں کہ
خراج وصول کرنے کا مدار فصول شمسیہ پر موقوف ہے۔
اس وجہ سے بہت سا فرق پڑنے لگا۔ پس بعض لوگوں
کے قول کے بموجب دیوان ٹوڈرمل اور بعض کے کہنے
کے موافق مرزا پانِ فارس نے اس وقت جب کہ
۹۷۱ھ یعنی ۱۵۷۴ء تھے اور حسب اتفاق انھیں دنوں
میں آغازِ ہجری جو غرۂ محرم ہوا کرتا ہے ابتداء سے فصل
خریف وقربِ زماں اعتدال لیل ونہار کے جو ہندی
جوتش سے سنبلہ کا گیارہواں درجہ ہے مطابق پڑا۔ لہٰذا

اس وقت سے سنین ہجری کو جس قدر گزر گئے تھے فصلی
قرار دے کر آغاز سال تحویلِ آفتاب بہ سنبلہ سے جو
تقریباً ابتدائے ماہِ کوار اور فصلِ خریف یعنی ساونی کے
کٹنے کے زمانے کا آغاز ہوتا ہے ٹھہرالیا۔

جب سالِ ہجری کا قمری سال خراج وصول کرنے کے
دفتروں میں تعلقِ فصل کے سبب سالِ شمسی سے بدل گیا
اور دیگر سالانہ مقدمات تاریخ ہجری کے بارہ قمری
مہینوں کے موافق بدستور سابق ہوتے رہے تو دونوں
تاریخوں کے دنوں کی تعداد کے مقابلے کے وقت دو
برس آٹھ مہینے سولہ دن چار گھڑی کی مدت میں قمری
مہینوں کا ایک مہینے سے زیادہ فرق جا پڑا۔ کیوں کہ
سالِ شمسی تین سو پینسٹھ اور سوا دن کا ہوتا ہے (۱/۴
۳۶۵) اور سالِ قمری تین سو چون دن بائیس گھڑی کا
(یہاں دن شب و روز کے مجموعہ یعنی ساٹھ گھڑی سے
مراد ہے) پس اس سے معلوم ہوا کہ سالِ قمری سال
شمسی سے دس دن تریپن گھڑی نو پل چھوٹا ہوتا ہے اور
سالِ شمسی سالِ قمری سے تقریباً سات گھڑی کم گیارہ
روز ہوتا ہے۔ چناں چہ اہلِ ہند اسی ایک مہینے کی
زیادتی کو لوند کا مہینہ یعنی سالِ کبیسہ کہتے ہیں۔ غرض
شمسی سو سال کے عرصہ میں قمری حساب کے مطابق
قریب قریب تین برس کچھ دن کا فرق جا پڑتا ہے۔

اس وقت ہماری تالیف لغات کے زمانے میں اور علی الخصوص اس لفظ سال فصلی کے لکھتے وقت فصلی سنہ ۱۲۹۳ھ ۱۳۰۳ھ، ۱۸۸۶ء فقط سید احمد ۲۵/ جون ۱۸۸۶ء مطابق ۲۲/رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ موافق ۹ ساڑھ فصلی ۱۲۹۳ء مقابل اساڑھ بدی متی ۷ سمبت ۱۹۴۳ بکرما جیتی۔ مقام کوہ شملہ دارالخلافہ ہند یا تفرج گاہ حکام ہند"۔

سیکا

زراعتِ گندم جس کو کنویں وغیرہ کا پانی دیتے ہیں اور جس کو پانی نہیں دیتے اس کو مارو کہتے ہیں یہ کسانوں کی اصطلاح ہے
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

سیکری

اردو، پراکرت، مؤنث، اسم

ایک طرح کی زنجیر

سیل

اردو، سنسکرت، مؤنث، اسم

نرمی، شائستگی، بھلمنساہت، خوبی، انسانیت، مروت
آنکھوں میں سیل ہونا: مروت ہونا، بالحاظ ہونا

سَیل (بروزن جیل)

اردو، ع، مؤنث، اسم

تفریح کے لیے کسی مقام پہ جانا آج کل پکنک کا لفظ جس مفہوم کے لیے استعمال کیا جاتا ہے سیل کا لفظ بالکل یہی مفہوم رکھتا ہے۔ سیل سے ہی سیلانی ہے جو اب تک کثیرالاستعمال ہے۔

سیلی — اردو، برج مؤنث، اسم

۱۔ زُنّار

۲۔ کالے دھاگے یا ریشم کا ڈورا جسے فقراء گلے میں ڈالتے ہیں۔

۳۔ آرائش کے لیے کالے ریشم یا دھاگے کا ڈورا جو کلائی پر بھی باندھتے ہیں۔

پہن سیلی اور گیروا اوڑھ کھیس
چلی بن کے صحرا کو جوگن کے بھیس

میر حسن [سحرالبیان]

سین — مذکر، اسم

اشارہ، علامت، اشارہ بازی، بات سمجھانے یا خاموش پیغام رسانی کے لیے اشارات

سیناپی مؤنث اسم، باہمی اشارے بازی

لڑتی ہے کہیں آنکھ کہیں وست کہیں سین
چھوتا ہے کہیں پیار کسی سے ہے لگے نین

نظیر اکبرآبادی

سیندھ

نقب، وہ سوراخ جسے چور چوری کرنے کے لیے دیوار میں بناتے ہیں۔

سیندھا

اردو، سندھی الاصل، مذکر، اسم

ایک طرح کا پہاڑی نمک جو سندھ کے علاقے میں ہوتا ہے۔

سینگا لگے

محاورہ بہ معنی

مبارک آئے

دیا بچہ کواسپ عربی منگا کر خدا سے دعا ہے کہ سینگا لگے

سیورا (سیوڑا)

ہندو جینی فرقے کا فقیر۔

جوگی اتیت جنگم یا سیورا کہایا

نظیر آبادی

شام

سیاہ، نیلا رنگ، کرشن جی کا لقب کیوں کہ وہ سانولے تھے۔

شاخ سانہ

شاخسانہ: بے بات کا جھگڑا کھڑا کرنا، حجت، تکرار، الزام، تہمت، عیب گیری، ڈھکوسلا، دھوکا، من گھڑت، وغیرہ اس طرح اور بہت معنوں میں آتا ہے۔ اس لفظ سے محاورے بھی بہت ہیں۔ شاخسانہ پیدا ہونا۔ رخنہ نکل آنا۔ اختر کا شعر ہے:

ٹکڑے دل ہے کس قدر گستاخ شانہ ہوگیا
زلف میں پیدا کہاں کا شاخسانہ ہوگیا

نکلنا، کھڑا ہونا، پیدا ہونا کے ساتھ بھی محاورے ہیں اور
معنی اسی طرح کے ہیں، یہ لفظ کیا ہے، اس کی اصل کیا
ہے۔مولوی سید احمد صاحب سے سنیے۔

''یہ لفظ فارسی میں اگرچہ شاخ شانہ ہے مگر مشاخسانہ
بھی بہت سی فارسی لغات میں پایا جاتا ہے۔لیکن اس کی
اصل سب کے نزدیک بالاتفاق شاخشانہ ہے جس کی
وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جس طرح ہمارے ہندوستان میں
منڈ چرے اور اگھوری فقیروں کا گروہ ہے اسی طرح
[ایران] میں بھی منڈ چرے فقیروں کا ایک گروہ ہے
جس کا قاعدہ ہے کہ ہاتھوں میں ڈنڈوں کے بجائے
سینگ اور مینڈھے کے شانہ کی ہڈی لے کر مکروہ آواز
کے ساتھ بجاتے ہوئے دکانوں اور گھروں پر مانگنے جا
کھڑے ہوتے ہیں۔اگر صاحبِ خانہ یا مالکِ دوکان
نے سیدھی طرح پیسہ دے دیا تو خیر ورنہ وہیں پاکھنڈ
پھیلانے اور اپنا سر چیرنے اور چھری لے کر اپنے
اعضاء کٹانے اور خون بہانے لگتے ہیں جس کی وجہ سے
وہ لوگ تنگ آکر انھیں کچھ نہ کچھ دے کر ٹال دیتے
ہیں۔پس اس وجہ سے فارسی میں ڈراوے، دھمکی اور
خوف کے معنی ہوگئے۔اگر کوئی شخص کسی کا مطلب بر نہ
لائے اور وہ اسے مرنے مارنے کی دھمکی دے تو کہتے
ہیں کہ تم ہم سے شاخسانہ کرتے ہو یعنی منڈ چرا پن دکھا

کرڈراتے ہو۔پس اردو والوں نے اس سے حجت
رخنہ فتنہ اور موجب خلل بات کا مفہوم کرکے ان معنوں
میں مستعمل کرلیا.........حضرت شاہ نصیر نے اس کو
شاخانہ ہی باندھا ہے۔ہمیں صاحب بہار عجم پر تعجب
ہے کہ انھوں نے شخصانہ بہ صاد مہملہ مخفف شاخسانہ
کیوں کرشاخسانہ کے ساتھ ملادیا''۔

شام کے مردے کو کب تک روئیے

اردو محاورہ

اگر کوئی مشکل، پریشانی یا آفت ہمیشہ کی ہے یا عرصہ
تک رہنے والی ہے تو انسان زیادہ عرصہ اس کا رنج وغم
نہیں کرسکتا۔وقتی اور فوری تکلیف وغم پر ماتم والم ہوسکتا
ہے۔''ساری زندگی کوئی کسی کو نہیں روتا''۔ یہ بھی
ایسے ہی موقعہ پر کہتے ہیں''رنج خوگر ہوا انسان تو مٹ
جاتا ہے رنج''۔

یہ محاورہ غالباً اس طرح وضع ہوا کہ اگر کوئی صبح یا دن
کے وقت مرے تو زیادہ دیر نالہ وبکا کا وقت نہیں ہوتا
اور مردہ جلدی لے جایا جاتا ہے لیکن اگر سر شام یا رات
کو مرے تو صبح تک مردہ گھر میں ہی رہتا ہے، ساری
رات نوحہ کناں کہاں تک ماتم کرسکتے ہیں۔آنکھ جھپک
ہی جاتی ہے اس لیے کہتے ہیں کہ شام کے مردے کو
کب تک روئیے

پھنس چکا دل زلف میں بس سویے
شام کے مردے کو کب تک رویے
گنا بیگم تمنا

کہہ سانجھ کے موئے کو اے میرؔ روئیں کب تک
جیسے چراغِ مفلس اک دم میں جل بجھا تو
میرؔ

شامل — ساتھ، ملا ہوا، شریک

اردو کا عام لفظ ہے اور برابر استعمال ہوتا ہے۔
ہماری اردو میں بول چال کی زبان میں اس لفظ کو اس طرح بولتے ہیں "کیا آپ کے شامل بدھنا ہے"۔
مراد یہ ہے کہ کیا آپ کے ساتھ لوٹا ہے۔
مغربی یوپی کی اردو میں یہ لفظ اس طرح اب استعمال میں نہیں ہے لیکن غالبؔ نے اپنے ایک مشہور قطعے میں اس لفظ کو بالکل اسی معنی میں لکھا ہے:

دیدہ خوں بار تھا مدت سے و لے آج ندیم
دل کے ٹکڑے بھی کئی خون کے شامل آئے
اب ہے دِلّی کی طرف کوچ ہمارا غالبؔ
آج ہم حضرتِ نواب سے بھی مل آئے

شان
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

چھتہ۔ شہد کی مکھیوں کا چھتہ

اس کی شیریں لبی کی حسرت میں
شہد پانی ہو شان سے نکلا
میرؔ

شَبنَم
اردو، فارسی، مونث، اسم

(نم شب)

۱۔اوس

۲۔ایک نہایت نفیس باریک کپڑا

م: کھنچی چادر اک اسپہ شبنم کی صاف
کہ ہو چاندنی جس صفا کی غلاف

شبنمی: وہ موٹی چادر جو کھلے آسمان کے نیچے سوتے وقت پلنگ یا مسہری کے اوپر بطور چھت کے تان دیتے ہیں تا کہ اوس سے بچ جائیں۔

شبھ لگن

اچھا وقت۔ نیک گھڑی

شت درو
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(ہندی)

سو راستوں پر بہنے والا۔ متعدد معاون ندیاں رکھنے والا دریا دریائے ستلج کا قدیمی نام

شُدکار
اردو، فارسی، مذکر، اسم

۱۔زمین جسے جوتنے بونے کے لیے تیار کیا گیا ہو۔
۲۔نگراں جس کا کام فصل کی حالت کا معائنہ کرنا ہے۔
۳۔جائزہ، تشخیص

۱۔شُدّھ
۲۔شُدّھی

۱۔پاک صاف، صحیح، بے عیب، اکیلا، بے نظیر
۲۔پاکی، صفائی، طہارت، بے گناہی

شِری

وشنو کی بیوی لچھمی، دولت، ترقی
یہ لفظ بزرگوں اور مقدس چیز کے ساتھ بولا جاتا ہے

شُرطی
اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم

لاٹری، قرعہ اندازی

شُش سَرِی
فارسی، اردو

خالص عمدہ سونا

شِق دار
اردو، فارسی، مذکر، اسم

حاکم جو زمین کا لگان اور مال گزاری وصول کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو۔

شکتی

طاقت، قدرت، زور، قابلیت

شَگُنی

اردو، مذکر، اسم

شگون، شگن، فال نیک

سگنیا، شگونیا، نیک فال بتانے والا، شگون دینے والا، اہل تنجیم

بلا شگنیوں کو بتا سال و سن
مقرر کیا نیک ساعت کا دن

میر حسنؔ [سحرالبیان]

شَلُخ

اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم

(شَلُخ)

ا۔ تلوار کی لڑائی

۲۔ مادہ منویہ

۳۔ فُرج

شَلْفِینہ۔ شَلْفِیَہ

فارسی، اردو

فرج۔ کُس، اندام نہانی

شلفینہ بروزن چہ بینہ و کس بتخفیف سین و تشدید سین و بیت، و در قاموس گفتہ کہ عربی خالص نیست"

مولوی محبوب علی رامپوری۔ [منتخب النفائس۔ ۱۲۸۵ھ]

شَلَک

فارسی، اردو، مؤنث، اسم

(لام کی تشدید سے بھی ہے)

ا۔ توپ داغنے کی آواز، بندوق کی آواز

م۔ مجامعت

"شُغلک بفتح شین معجمہ ولام مشدد مفتوح تو پہا و بند وقبا

کہ برائے تعظیم امیرے با تہنیت وغیرہ سر دہند"

میر محبوب علی رامپوری۔[منتخب النفائس۔کانپور ۱۲۸۵ھ]

شلوکا

اردو، مذکر، اسم

آدھی آستینوں کا کمر تک کا بنیان یا کرتا۔

(Platts نے لکھا ہے بچوں کے گلے باندھنے کا کپڑا جسے "ڈبّ" BIB کہتے ہیں "شلوکے" کے یہ معنی درست نہیں)

م: ہجر میں لاغر بدن حد سے زیادہ ہوگیا

جو شلو کا تھا ہمارا وہ لبادہ ہوگیا

ناسخ، [نوراللغات]

شمسہ

اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

۱۔پھندنا جو تسبیح وغیرہ میں لگاتے ہیں۔

۲۔قرص جو گنبد وغیرہ کے کلس پر لگایا جاتا ہے۔

شمسی = شمس۔سورج سے نسبت رکھنے والی چیز

سالِ عیسوی کو بھی شمسی سال لکھتے ہیں۔

شمسی

اردو، مؤنث، اسم

۱۔نوکر پیشہ ملازم عورتیں ماہواری کے دوران تین چار دن کی رخصت کا حق رکھتی ہیں یہ رخصت شمسی کہلاتی ہے۔

۲۔شاہی زمانے میں چھ ماہ کی تنخواہ دی جاتی تھی۔اسے شمسی کہتے تھے۔

۳۔شاہی زمانے میں چھ ماہ کے بعد ملنے والی رخصت

م۔ بی مہر نساء پاتی ہیں ششماہی کی ششی
اک سال میں ہیں دیکھتی دوبار گھر اپنا

جان صاحب

بڑی خانم! ستارہ جان مخلانی کی باری ہے
حضور ان کو نہ دیں ششی یہ کیا نا مہربانی ہے

جان صاحب[نورا للغات]

شاہی زمانے میں چھ ماہ کی تنخواہ دی جاتی تھی ۔اسے بھی ششی کہتے تھے ۔غالب کو پیسے کی بڑی تنگی رہتی تھی ۱۸۵۰ء میں دربار مغلیہ سے ان کا تعلق ملازمت ہوا اور پچاس روپے ماہوار تنخواہ قرار پائی ۔مگر ماہ بماہ نہ ملتی تھی ۔شاہی دستور کے مطابق چھ ماہ بعد یکمشت رقم ہاتھ آتی تھی ۔یہ ضرورت مند انھیں تاب انتظار کہاں ۔ اپنے عزیز دوست منشی نبی بخش حقیر کو ایک خط میں لکھا:
"یار چھ مہینے پورے ہو چکے ہیں ۔۲/ جولائی سے دسمبر تک اب میں دیکھوں یہ ششماہی مجھے کب ملتا ہے بعد اس کے ملنے کے اگر آئندہ ماہ بماہ کر دیں گے تو لکھوں گا ورنہ اس خدمت کو میرا سلام" صرف یہی نہیں بلکہ بہادر شاہ ظفر کی خدمت میں بھی ایک قطعہ کہہ کر پیش کیا ۔کہتے ہیں:

میری تنخواہ جو مقرر ہے
اس کے ملنے کا ہے عجب ہنجار
رسم ہے مردے کی چھ ماہی ایک
خلق کا ہے اسی چلن پہ مدار
مجھ کو دیکھو کہ ہوں بقیدِ حیات
اور چھ ماہی ہو سال میں دوبار

شاہی زمانے میں چھ ماہ کے بعد ملنے والی رخصت کو بھی ششمی کہا جاتا تھا۔ مشہور ریختی گو جانؔ صاحب کہتے ہیں:

بی مہرنساء پاتی ہیں ششماہی کی ششمی
اک سال میں ہیں دیکھتی دوبار گھر اپنا
بڑی خانم! ستارہ جان مغلانی کی باری ہے
حضور ان کو نہ دیں ششمی یہ کیا نامہربانی ہے

شمع

عربی، اردو، مؤنث، اسم

"شمع عربی میں بمعنی موم ہے۔ پھر موم بتی کو کہنے لگے۔ فارس میں آکر چربی کی بھی بننے لگی مگر نام شمع ہی رہا۔ ہند میں چربی ناپاک ہے اس لیے نہ شمع تھی نہ اس کا نام تھا"۔ آزادؔ [آبِ حیات۔ لاہور ۱۹۱۳ء]

شمع کاچور
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

موم بتی کے پگھلنے سے ایک طرف جو گڑھا سا پڑ جاتا ہے جس سے موم بہہ نکلتا ہے اسے شمع کاچور کہتے ہیں فارسی میں اسے دزدِ شمع کہتے ہیں۔

پھرے شمع کے گرد گر آ کے چور
صبا کھینچ لے جاوے اس کو بزور

میر حسن [سحرالبیان]

شناہ
عربی، اردو، مؤنث، اسم

۱۔ دریا پار کرنے کا تختہ وغیرہ
۲۔ مشک جسے پھلا کر تیرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
"شناہ بفتح شین معجمہ وتشدید نون چیزیکہ آنرا مانند جوال از چرم دوختہ از کاہ پر کردہ ویا چوب ہارا بہم پیوستہ براں نشستہ از آب بگزرند"۔

[منتخب النفائس، کانپور۔۱۲۸۵ھ]

شندہ
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

ایسے کام کو جو کبھی سنا نہ گیا ہو پشتو میں "شندہ" کہتے ہیں۔ رام پور میں بھی لوگ انوکھے کام کو کہتے ہیں۔ "میاں عجب شندہ ہے" یا "کیوں جی یہ کیا شندہ ہے۔" عرشی

شوبھا
اردو، سنسکرت، مؤنث، اسم وصفت

روشنی، چمک، رونق، جھلک، تیزی، خوبصورتی، طمطراق

شِوپُری

شہر بنارس کا ایک نام

شوم

پشتو، اردو

دیکھیے : سوم

عربی میں شوم کے معنی بدنصیب، بدقسمت، غمگین، نحوست
زدہ کے ہیں ۔" اردو میں شوم کے معنی کنجوس کے ہیں ۔
یہ مفہوم بھی عربی و فارسی سے نہیں پشتو سے آیا ہے" ۔
عرشی

شہد لگا کے الگ ہو جانا

جھگڑے کی کوئی بات کر کے خود چپکے سے الگ ہو جانا ۔
جیسے کہتے ہیں بُھس میں چنگاری ڈالنا ۔ یعنی ایک ذرا سی
چنگاری بھس کے ڈھیر میں ڈال دی اور چل دیے ۔ وہ
اپنے آپ آہستہ آہستہ سلگتی رہے گی ۔

مولوی سید احمد صاحب نے لکھا ہے:

"لڑائی کی بات نکال کے آپ جدا ہو جانا ۔ اصل میں
یہ اس قصہ کی طرف تلمیح ہے جو اس طرح پر مشہور ہے کہ
کسی شخص کو شیطان نہایت مقطع صورت ثقہ لباس پہنے
ہوئے ملا ۔ اس نے کہا کہ یار تیری صورت تو ایسی
پاکیزہ اور متبرک ہے پھر تجھے لوگ کیوں برا کہتے
ہیں ۔ شیطان نے جواب دیا کہ اس میں میرا قصور نہیں ۔

یہ ان کی ہٹ دھری اور بے انصافی ہے۔تم ذرا میرے ساتھ
چلو اور دیکھو کہ میں بالکل علیحدہ ہوں گا اور لوگ مجھ پر ناحق
لعنت وملامت کریں گے۔میرا جو نام نکل گیا ہے تو وہی مثل
ہوگئی کہ شہر میں اونٹ بدنام، دشمن سوئے نہ سونے دے۔

کسی کا جرم کسی کی خطا کسی کا قصور
مجھے ہمیشہ ملے کیوں سزا سنو تو سہی

(نامعلوم)

غرض دونوں مل کے بازار گئے ۔شیطان نے دیکھا کہ
ایک شہید فروش کڑھاؤ میں شہد بھرے ہوئے چھان
چھان کر مرتبانوں اور بڑی بڑی اچاریوں میں بھر رہا
ہے۔اس نے ذرا سا اٹھا کر دکان کے کواڑ پر لگا دیا۔
جس سے ہزاروں مکھیاں جمع ہوگئیں اور وہ شہد چپک کر
مکھیوں کا چھتہ نظر آنے لگا۔مکھیوں کا گچھا دیکھ کر چھپکلی
لپکی اور چھپکلی کے خیال سے بلی دوڑی۔بلی پر ایک سپاہی
کا کتا جو بازار میں اپنے آقا کے ساتھ جا رہا تھا جھپٹا۔بلی
اور کتا دونوں لڑتے ہوئے شہد کے کڑھاؤ میں جا پڑے۔
شہید فروش نے جھلا کر کتے کی پیٹھ پر ایسی لاٹھی ماری کہ
اس کا دھڑ ٹوٹ گیا۔سپاہی کو یہ بات دیکھ کر غصہ آیا۔

اس نے شہد فروش کا سر پھوڑ ڈالا۔ پولیس نے دونوں
کو گرفتار کر لیا۔ لوگوں کا جمگھٹا ہو گیا اور سب کہنے لگے
کہ دیکھو شیطان کو آتے دیر نہیں لگی۔ کیا تو ذرا سی بات
تھی اور کہاں تک نوبت پہنچی۔ اس پر شیطان نے کہا
کہ بھلا میرا کیا قصور تھا، چھپکلی کو میں بلا کر نہیں لایا، کتے
کو میں نے نہیں جھپٹایا بلی میری خالہ نہیں تھی۔ پھر مجھ پر
کیوں گالیاں پڑیں۔ اس پر اس آدمی نے جواب دیا
کہ یار شہد لگا کر تو تم ہی الگ ہو گئے تھے۔ شیطان بولا
کہ آپ کا بھی انصاف دیکھ لیا بس اس بات سے یہ
محاورہ ایجاد ہو گیا"۔

شُہدا — اردو، اسم، مذکر

لفنگا، آوارہ، لُچا، بدمعاش، بازاری

شہدا شکستہ = تباہ حال

شہید تیغ ابرو ہے اسیر دام گیسو ہے
ہدایتؔ بھی میاں کوئی زور ہی شہدا شکستہ ہے
ہدایتؔ [ہتلر۔ ہتھر ۱۸۰۸ء]

شیپہ — پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

شیپہ بیائے مجہول پشتو میں تیز بارش کو کہتے ہیں۔ رامپور
میں عورتیں کہا کرتی ہیں: "شیپوں مینھ پڑا"

عرتی

شیرخشت

فارسی، اردو، مؤنث، اسم

شبنم جو پتھر پر گر جم جاتی ہے۔خراسان میں کثرت سے بنائی جاتی ہے۔

"شیر خشت بکسر خاے معجمہ لغت فارسی است در اردو و ہندی مستعمل و آں شبنمے ست کہ در خراسان بر سنگہا افتد و بستہ شود و معتدل است در حرارت و برودت"۔

[منتخب النفائس ۱۲۸۵ھ]

شیپ شیپس

(بروزن کھیت)

قدیم اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

(ہندی)

۱۔عضوِ تناسل

۲۔خصیہ

شیتل

اردو، سنسکرت، اسم صفت، مذکر

(ہندی)

۱۔ٹھنڈا، سرد، خنک

۲۔متحیر، بھونچکا

(اسم) چاند، کافور، موتی

شیروانی

اردو، مؤنث، اسم

اچکن میں ترمیم کر کے شیروانی ایجاد ہوئی۔اس میں آستینیں انگریزی کوٹ کی طرح بنائی گئیں، گریبان جو گوٹ لگا کر نمایاں کیا جاتا تھا نکال دیا گیا۔دامن کی وضع بھی بدل گئی اور موجودہ لباس شیروانی جو برصغیر کے مسلمانوں کا لباس ہے معرض وجود میں آیا۔

شیشا

فارسی و اردو، مذکر، اسم

قارورہ یا قارورہ رکھنے کا برتن

"قارورہ بمعنی شیشہ وانگہ بمعنی بول مشہور است مجاز است"

[منتخب اللغات، کانپور، ۱۲۸۵ء]

شیشہ انگریزی کے عمل دخل سے پہلے بڑی بوتل کو کہتے تھے اور چھوٹی کو شیشی۔ اب شیشی تو زبانوں پر باقی ہے۔ شیشہ مطلب متروک ہو گیا۔

شیشے میں اتارنا

عام محاورہ ہے، کسی کو رام کر لینا، راضی کرنا، بالکل اپنی مرضی کے مطابق تابع بنا لینا۔ یہ لفظ شیشہ بمعنی آئینہ نہیں۔ بلکہ بمعنی بوتل ہے۔ انگریزی اور انگریزوں کے عمل دخل سے پہلے عام استعمال میں تھا۔ اب صرف شاعری میں باقی رہ گیا۔ البتہ اس کا اسم تصغیر چھوٹی بوتل کے لیے شیشی اب تک رائج و عام ہے۔ تو شیشے میں اتارنے کے معنی میں بوتل میں بند کرنا۔ جیسے بھوت جن ارواح کو بند کرتے ہیں۔ مولوی سید احمد صاحب لکھتے ہیں:

سیانوں کا دستور ہے کہ جب وہ کسی آدمی کے اوپر سے بھوت پریت یا جن وغیرہ کو اتارتے ہیں تو ایک شیشہ منہ کھول کر رکھ لیتے ہیں اور اس کوئی عمل یا منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتے ہیں جس کے سبب سے ان کے خیالات

کے موافق وہ بھوت بشکل دخان آجاتا ہے اور پھر اس کا منہ بند کر کے دفن کر دیتے ہیں چوں کہ بوتل میں آجانے سے بھوت قابو میں آجاتا ہے اس سبب سے یہ لفظ قابو میں لانا، بس میں کرنا، قبضے میں کر لینا، تسخیر کرنا، فریفتہ بنانا اپنی طرف رجوع کرنا وغیرہ کے معنی میں مستعمل ہو گیا ہے:

کون سی رات وہ آئی کہ تصور سے ترے
شیشۂ دل میں پری کو میں اتارا نہ کیا
مصحفی

باتیں اس آئینہ رو کی بھی ہیں گویا کہ طلسم
آج تو خوب ہی شیشے میں اتارا ہم کو
داغ

صبح خیزیا۔صبح خیزا
مذکر، اسم، اردو

وہ چور جو علی الصبح لوگوں کے بیدار ہونے سے پہلے چوری چکاری کرتا ہے۔

بچ سکے کیوں کر اب کسی کی شے
ملا مسجد کا صبح خیزا ہے
سودا

عیار اور چھچھورا نت اپنے کار میں ہے
اور صبح خیزیا بھی اپنی بہار میں ہے
نظیر

صحنک
عربی، اردو، مؤنث، اسم

"طبق طعام" میر محبوب علی رامپوری۔ منتخب النفائس۔
[کانپور ۱۲۸۵ھ]

بی بی کی صحنک

بی بی کی صحنک = یہ ایک طرح کی نیاز ہوتی ہے۔
مولفِ لغات النساء مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے
اس کو بیوی کی صحنک یا نیاز اور بیوی کا دانہ یا کونڈا لکھا
ہے اور اس کے ذیل میں جو تفصیل لکھی ہے وہ یہ ہے۔
یہ کتاب لغات النساء ۱۹۱۷ء میں چھپی تھی اور اب
۲۰۰۴ء میں ۸۷ برس ہو چکے ہیں ہمارے علم میں نہیں
کہ اس طویل مدت میں کسی نے اس تشریح وتوجیہہ پر
اعتراض کیا ہو۔ ہمیں تاریخی طور پر اس کی صحت یا عدم
صحت کی کوئی تحقیق نہیں۔ صرف عام دلچسپی کے لحاظ
سے نقل کیا جاتا ہے = وہو ہذا:
حضرت فاطمہ علیہا السلام کی فاتحہ۔ یہ نیاز اکثر شادی یا
کسی مراد کے بر آنے پر عورتیں نہایت احتیاط سے
دلواتی ہیں اور اسے سہاگن، پارسا، خاندانی عورتوں
کے سوائے دوہا جو تک کو نہیں کھانے دیتیں۔ بلکہ
سیدانیوں کو کھلانا اولیٰ سمجھتی ہیں۔ جہانگیر بادشاہ کے
وقت سے اس کا رواج ہوا ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ
جہانگیر بادشاہ کی بیاہتا بیوی قوم کی راجپوتنی تھی اور نور

جہاں جو پہلے شیر افگن کی بیوی تھی وہ جہانگیر سے آنکھ لگا
کر گھر میں پڑ تھی چوں کہ اس پر بادشاہ کی نظرِ عنایت
زیادہ تھی اور سوکنوں میں آپس میں کٹا چھنی رہا کرتی
ہے اس وجہ سے نور جہاں جو کہ ایک چلبلی اور طرار
عورت تھی ہمیشہ اس کے پر منہ آتی اور اسے مارواڑن
کہہ کو چھیڑتی۔ناچار اس نے تنگ ہو کر اسے ذلیل
کرنے کے واسطے یہ تجویز نکالی کہ ایک روز کسی تقریب
سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فاتحہ دلا کر تمام بیگماتِ
محل سے بہ آواز بلند کہا کہ اے صاحبو! اس نیاز متبرک
کو وہ عورت کھائے جس نے دوسرا خاوند نہ کیا ہو۔
جب نور جہاں بیگم نے اپنے حسبِ حال یہ بات سنی
تو ...... ایسی شرمندہ ہوئی کہ اس دن سے پھر کبھی آنکھ
نہ ملا سکی۔غرض کہ اس زمانہ سے جسے تقریباً ڈھائی سو
برس کا عرصہ ہوا اس رسم نے رواج پایا۔اب یہ نیاز
منہیاریوں کو بھی کھلانے لگے ہیں"

صحنک سے اٹھ جانا۔"حضرت فاطمہ علیہ السلام کی
مجلسِ نیاز یا مجلسِ طعام فاتحہ میں بے عصمتی کے
باعث شریک ہونے کے قابل نہ رہنا"۔

مولوی سید احمد صاحب مندرجہ بالا عبارت کے بعد
لکھتے ہیں:

"جن جن باتوں کا اس میں پرہیز ہے اور وہ بی بی کا دانہ میں ہم لکھ چکے ہیں۔ جہاں ان میں فرق آیا پھر عورتیں نہ تو خود ہی اپنے کو اس نیاز میں شریک ہونے کے قابل سمجھتی ہیں اور نہ صاحب نیاز ہی جب خبر ہو جائے تو اسے شریک ہونے دیتی ہے۔شوق لکھنوی:

ڈر ہے ہم صحبتوں کی چشمک سے
ارے اٹھ جاؤں گی میں صحنک سے

مندرجہ بالا اقتباس سے علم ہوتا ہے کہ بی بی کا دانہ کے ذیل میں وہ شرائط درج ہوں گی۔آیئے دیکھیں مولوی سید احمد صاحب نے اس کے تحت کیا لکھا ہے:

بی بی کا یا بیوی کا دانہ= ۱۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی نیاز کا کھانا، طعامِ نیازِ حضرتِ فاطمہ ۲۔بیوی کی کمائی یا بیوی کی ذاتی آمدنی یا جائداد کا سہارا۔

صرف یہ دو معنی نمبر ڈال کر بی بی کا دانہ کے تحت فرہنگ آصفیہ میں ملتے ہیں۔جن جن باتوں کا پرہیز ہے ان کا کہیں ذکر نہیں۔معلوم ہوتا ہے کہ مولوی سید احمد صاحب لکھنا چاہتے ہوں گے مگر پھر ذہن سے نکل گیا کہ لکھا یا نہیں۔

لغت کی ایک جدید کتاب نہایت ضخیم کئی مجلدات میں مہذب اللغات کے نام جناب علامہ مہذب لکھنوی نے تالیف فرمائی ہے۔ اس میں بھی عجب عجب شگوفے مہذب صاحب نے چھوڑے ہیں۔ ایک تو بیشتر لغات میں عادتاً قول فیصل کے عنوان سے اپنی رائے درج فرماتے ہیں اور یہ بات ذہن سے مطلق خارج ہو جاتی ہے کہ لغت میں قول فیصل کے کوئی معنی سرے سے ہے ہی نہیں۔ بہر حال نہایت وقیع اور قابل قدر کام کیا ہے۔

صحنک کے طریقے کا حال میں مہذب اللغات سے ہی نقل کرتے ہیں لیکن یہ ملحوظ رہنا چاہیے کہ یہ طریقہ اہل لکھنؤ کا ہے۔ دوسرے مقامات پر بھی یہ نیاز ہوتی ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ تفصیلات ہر جگہ منطبق ہوتی ہوں:

"یہ کھانا عورتیں نہا دھو کر گیلے بالوں کے ساتھ پکاتی ہیں۔ اس کے پکانے کا طریقہ یہ ہے کہ کھولتے ہوئے پانی میں لونگ الائچی ڈال کے اس میں چاول ابال لیتے ہیں۔ اس کے بعد ان چاولوں کو اوپر سے بگھار دیتے ہیں۔ پھر مٹی کے کونڈے میں اس طرح رکھتے ہیں کہ چاولوں کی ایک تہہ بنا کے اوپر شکر اور دہی ڈالتے ہیں پھر دوسری تہہ اس تہہ کے اوپر رکھ کر اس پر بھی دہی ڈالتے ہیں۔ اس طرح کئی تہیں بناتے ہیں اور زردے کی بھی صحنک ہوتی ہے۔ اس میں دہی نہیں ہوتا۔

شادی کی صحنک میں پینڈیاں وغیرہ بھی ہوتی ہیں۔ یہ پینڈیاں صحنک سے الگ ہوتی ہیں۔ صحنک کھانے کے بعد صحنک کے چالوں کی کھرچن وغیرہ جو پتیلی میں بچ جاتی ہے اس میں دہی ملا کر لڈو بنائے جاتے ہیں اور ان لڈوؤں کو صحنک کھانے والی بیبیاں پھر کھاتی ہیں۔ اسے صحنک دوہرانا کہتے ہیں۔ صحنک دوہرانا بھی گویا واجبات میں سے ہے۔ اب مٹی کے کونڈوں کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ صحنک کھانے کے لیے باعفت و باعصمت ہونا ضروری ہے۔ بیوہ عورت کو بھی صحنک میں شریک نہیں کرتے۔ عورتیں اس نذر پر مردوں کا پرچھاواں تک نہیں پڑنے دیتیں اور نہ مرد اس نذر کو چکھتے ہیں بلکہ بعض گھرانوں میں نابالغ بچوں تک کو یہ نذر نہیں چکھائی جاتی“۔

مخزن المحاورات میں حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء کی جگہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کا اسم مبارک لکھ دیا ہے۔ اس پر مولوی سید احمد صاحب فرہنگ آصفیہ میں لکھتے ہیں:

”ہم حیران ہیں کہ ہندوستانی مخزن المحاورات کے جدید محقق نے بی بی عائشہ کی نیاز کہاں سے لکھ دیا۔ جب ایک قوم کی رسمیں معلوم نہیں تو اس میں ہاتھ ڈال کر اوروں کو گمراہ کرنے اور غلطی میں ڈالنے سے کیا فائدہ۔ اس سے تو نہ لکھنا ہی بہتر تھا“۔

صدا کہنا

اردو محاورہ

فقیر بھیک مانگتے وقت مخصوص آواز میں کچھ کبت سی کہتے ہیں ۔ ہر فقیر اپنی ایک کبت مقرر کرلیتا ہے اور وہی ایک خاص لحن سے کہتا رہتا ہے ۔ اسے صدا کہنا کہتے ہیں ۔ اب یہ محاورہ سننے میں نہیں آتا اور اس کی جگہ صدا کرنا یا صدا دینا یا لگانا بولا جاتا ہے

نہیں "یاصنم" مومنؔ اب کفر سے کچھ
کہ خو ہوگئی ہے صدا کہتے کہتے
مومنؔ

۲۔ "......تھوڑی دیر میں مکان سے ایک لڑکی نکلی اور پوچھا تم کون ہو اور کیا کام ہے ۔ انھوں نے کہا میں فقیر ہوں ۔ وہ لونڈی یہ سن کر چلی گئی اور جا کر کہہ دیا کہ ایک فقیر کھڑا ہے ۔ لونڈی نے کچھ پیسے دیے اور کہا کہ جا کر دے دے وہ لڑکی پیسے لے کر آئی اور مولانا کو دینا چاہا ۔ مولانا نے کہا میں ایک صدا کہا کرتا ہوں اور بغیر صدا کہے لینا میری عادت نہیں تم اپنی بی بی سے کہو کہ میری صدا سن لے ......" [روایات الطیب ۔ قاری محمد طیب صاحب، لاہور ۱۹۶۲ء، ص ۵ ۔ ۶۴]

۳ ۔ راقم الحروف کے ماموں صاحب، جناب مولوی فرید عالم صاحب چشتی پھرایونی مدظلہ العالی ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج فرماتے ہیں:

"میری دادی صاحبہ جب کسی فقیر کی آواز سنتیں تو کہتیں
کہ دیکھو فقیر صدا کہہ رہا ہے اسے کچھ دے آؤ"
(خالد حسن قادری)

صلائے سمرقندی

صلائے سمر قندی: بعض جگہ اس لفظ کو حائے حطّی سے صلاح سمر قندی بھی لکھا گیا ہے۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں:

"رسالہ مزیل الاغلاط میں لکھا ہے کہ صلاح سمر قندی غلط العوام ہے۔ صحیح صلائے سمر قندی ہے۔ کیوں کہ اہلِ سمر قند کھانے پر عام تواضع کرتے اور سب کو کھانا کھانے کے لیے کہتے ہیں۔ کجا کہ ان کے پاس بہت سا کھانا ہو اور پھر باز رہیں۔ لیکن خانِ آرزو کی رائے ہے کہ صلائے دروغ یا طلب سرسری سے مراد ہے جو نہ دل سے ہو یعنی صرف منہ جھٹلانے کے واسطے ہو۔ چناں چہ آج کل اردو اور فارسی اشعار میں صلائے سمر قندی ایسے ہی معنی میں پایا جاتا ہے۔ خان آرزو کی رائے میں اہل سمر قند میں ظاہری خلق اور منہ دیکھے کی محبت بہت ہے۔ مگر دل سے ایسی ہے جیسے آج کل اہلِ دہلی کا وتیرہ ہو گیا ہے۔ بعض شعرائے فارس جیسے اسیری لاہجی کے اشعار سے صلاح حائے حطی سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ چناں چہ ہم نے اسیری کا

شعر صلاح نمبر ۵ میں لکھا ہے۔

مرزا حسین شریف صاحب طہرانی جو اس وقت میرے پاس تشریف لائے فرماتے ہیں کہ ایران میں اخیر ہی معنی میں صلائے سمر قندی و خوش باش سمر قندی بولتے ہیں باقی بناوٹ ہے"

مولوی سید احمد صاحب نے صلاح کے نمبر ۵ میں اسیری کا یہ شعر دیا ہے۔

۵۔تواضع طعام، کھانا کھلانے کی التجا۔اگر چہ اس معنی میں صلا ٹھیک ہے مگر اسیری کے شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ صلاح بھی اس معنی میں درست ہے۔کیوں کہ اس نے صلا ذوق کی جگہ صلاح گفتن، فلاح اور نجاح کے قافیہ کے ساتھ باندھا ہے۔

ساقی ما از کرم میخانہ راور باز کرو
جام سے بہ کف گرفت وگفت رانداں واصلاح

صَنذَل گِھسنا
اردو محاورہ

عورت کا عورت کے ساتھ رفع شہوت کرنا۔
"مساحقت کرنا زنانِ دوست باز کا"۔

جان صاحب

نکالوں پیٹ سے جو پانوں کیا ہے سر پھرا میرا
تھسے یاں کون صندل تم سے یہ عادت نہیں مجھ کو
مولوی محمد منیر صاحب منیر لکھنوی، محاوراتِ نسواں
[کانپور، ۱۹۳۰ء]

صنم کا کھیل

مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں
ایک قدیمی کھیل ہے جو استادانِ عاشق مزاج کے اختراعات سے دل بہلانے اور شاہدانِ پری تمثال کے پرچانے کا ایک اچھا لٹکا ہے۔ چناں چہ حضرت قلندر بخش جرات وغیرہ نے اس طرف اشارہ کیا ہے:

کچھ داغ جوانی میں نہیں عشق کا چکا
طفلی میں بھی ہم کھیل جو کھیلے تو صنم کا

احسن اللہ خان

سونے نہ دیں گے اور نہ سوئیں گے رات بھر
کھیلیں گے آج کھیل صنم کا صنم سے ہم

اس کھیل کے قواعد میں ایک مختصر رسالہ بھی سید حسین شاہ صاحب حقیقت کی تصنیف سے یادگار ہے۔ جس کا نام مصنف موصوف نے صنم کدہ چیں تجویز فرما کر ۱۲۰۹ ہجری میں تیار کیا۔ وہ ۱۲۶۹ ہجری میں ۴۳ صفحہ پر مطبع مصطفائی سے چھپا۔ اس کھیل کو اس طرح شروع کرتے ہیں کہ

چند ہم عمر باہم مل کر ایک جگہ بیٹھ جاتے ہیں اور دائیں
جانب سے حرف الف کا دورہ شروع کرتے ہیں یعنی
ان میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ صنم آمد۔ دوسرا اس
سے پوچھتا ہے از کجا؟ وہ کہتا ہے از احمد نگر۔ غرض
آخیر تک اسی طرح اس سے سوال کرتے جاتے ہیں۔
وہ ہر ایک کا جواب دیتا جاتا ہے جب الف کا دورہ
ختم ہو جاتا ہے تو بے کا دورہ شروع کرتے
ہیں اور اسی طرح یے تک لے جا کر ختم کر دیتے ہیں۔
اگر کوئی شخص ایک چیز کے جواب دینے میں بھی عاجز وقاصر
رہتا ہے تو اسے اس طرح شرمندہ کرتے ہیں کہ جس حیوان
کی چاہتے ہیں اس سے بولی بلواتے ہیں۔ بعض لوگ
الف۔ عین۔ حا۔ ہا۔ سین۔ صاد۔ ذال۔ زاے۔ ضاد۔
ظا کا فرق نہیں کرتے اور زیور و شیرینی وغیرہ چاہتے ہیں
سو پوچھ بھی لیتے ہیں۔ تمثیلاً یہاں ایک سوال کرکے
اس کا جواب بھی لکھا جاتا ہے۔ صنم آمد؟ از کجا؟ از
احمد نگر۔ کجا می رود؟ بہ آگرہ۔ بہ چہ سوار است؟ اشتر۔
چہ پوشیدہ است؟ اچکن۔ در دست چہ دارد؟ انگشتری۔
چہ می خورد؟ انگور۔ چہ می نوشد؟ آب۔ چہ می سراید؟ ایمن
کلیان۔ شعرے ہم یاد دارد؟ آرے (یہاں پر چاہے
جس زبان کا شعر پڑھے اختیار ہے)

اے باد اگر بہ گلشن احباب بگذری

زنہار عرضہ دہ بر جاناں پیام ما

آج بیڈھب ہے ہمارے دل میں کچھ آئی ہوئی

جامِ مے بھی سبز ہے اور ہے گھٹا چھائی ہوئی

آ پیارے نین میں پلک ڈھانک تو ہے لون

نہ میں دیکھوں اور کو نہ تو ہے دیکھن دون

کدام مثل ہم یاد دارد؟ آرے۔ آمدن بہ ارادت رفتن با جازت۔

کدام چیستاں ہم یاد دارو؟ آرے

آں چیست کز و حسنِ بت افزوں گردد

اندر کفِ مہ و شاں موزوں گردد

سبز است تنش گر رسد آب بہ او

چو آب باو رسد ہم خوں گردد

(یعنی مہندی)

اٹھے تو اک روگ اٹھا دے بیٹھے تو دکھ دے

جاوے تو اندھیری لاوے آوے تو سکھ لے

(یعنی آنکھ)

بس اسی طرح کے ہر حرف کے سوال کیے جاتے ہیں۔

تصید اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم

علاوہ معروف معنوں کے

ا۔ کبوتر بازی کی اصطلاح میں ایک معاہدہ جس کے

تحت کبوتر باز دوسرے کے کبوتر اڑا کر پکڑ سکتے ہیں اور
اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ مثال فقرہ: ''ہمارے اس
کے صید ہے''۔
اس معاہدے کے دونوں فریقوں کو صیدی کہتے ہیں۔
حریف، مخالف
صید بدنا: نور اللغات کے مطابق پتنگ بازی، کبوتر
بازی یا بٹیر بازی کا مقابلہ شرط لگا کر
صید میں باندھنا: کسی قول وقسم کا پابند کر دینا، کسی شرط
میں باندھ دینا

نہ باندھا ہو اس کو کسی صید میں
کیا ہو نہ اس کے تئیں قید میں

میر حسنؔ [سحر البیان]

ضِلَع

اردو، عربی الاصل، مذکر اسم

علم ادب میں ایک طرح رعایت لفظی، ذومعنی بات،
ضلع جگت، پہلو دار بات بولنا یا کہنا
''اس زمانے کی شاعری میں رعایت کو بھی صنعت سمجھتے
ہیں اور رعایت اسے کہتے ہیں کہ ایک لفظ ایسا استعمال
کریں جسے کسی اور لفظ کے ساتھ کچھ تعلق اور مناسبت
محض لفظی ہو جیسے اس شعر میں:

یک قلم کاغذِ آتش زدہ ہے صفحۂ دشت
نقش پا میں ہے تپ گرمیِ رفتار ہنوز

غالبؔ

لفظ یک قلم معنی کے اعتبار سے سرتا سر کے معنی پر ہے لیکن لفظ کے اعتبار سے قلم کو صفحہ سے ایک تعلق ہے ......

یا جیسے سید امانتؔ کا یہ شعر:

عاشق کو زہر غیر کو مصری کی ہو ڈلی
اس طرح کی نبات زباں سے نکالیے

کہ نہ بات نکالیے اس مطلب کے لیے ہے کہ بات نہ نکالیے اور نبات اور مصری کو باعتبار لفظ باہم دگر تعلق و تناسب ہے ......غرض کہ اس میں شک نہیں کہ اسے رعایت کہیں یا ضلع کہیں بعض بعض مقام میں یہ اچھا معلوم ہوتا ہے مگر اس میں اس قدر افراط وتفریط کو دخل دے دیا ہے کہ اس ضلع کے خیال سے حسن معنی و سلاست الفاظ تک کا خیال نہیں رکھتے جیسے امانتؔ نے ایک مرثیہ میں کہا ہے:

شامی کباب ہو کے پسند اجل ہوئے۔ اس سبب سے فصحا کو اب اپنے کلام میں ضلع بولنے سے کراہیت آ گئی ہے اور بے شبہہ قابلِ ترک ہے کہ یہ بازاریوں کی نکالی ہوئی صنعت ہے۔ اہل ادب نے کہیں اس کا ذکر ہی نہیں کیا ہے۔ شہر کے لونڈے جب ایک جگہ جمع ہو جاتے

ہیں تو ضلع بولتے ہیں۔ ایک کہتا ہے تمہاری چکنی چکنی
باتوں نے چھالیا یعنی چکنی ڈلی اور چھالیا۔ دوسرا
جواب دیتا ہے ''میں تیرا یار کدتھا یعنی کتھا۔ وہ کہتا ہے
آنکھ پر پنجہ رکھ کر کیوں بات کرتے ہو۔ یہ پنجہ کی
رعایت سے جواب دیتا ہے کہ مت ٹوک رے یعنی
جھاڑو پنجہ اور ٹوکرا'' [نظم طباطبائی۔ شرح غالب۔
بات، حیدرآباد، ۱۳۹۸ھ]

طَرَف

اردو، عربی، مؤنث، اسم

طَرَف = اردو کا عام لفظ ہے اس کے کئی معنی ہیں:

۱۔ سمت، جانب، کنارہ، حد

۲۔ ہم پیشہ، مدمقابل

۳۔ حریف، دشمن

طرف ہونا، مقابل ہونا، ہم پلہ ہونا، برابری کرنا۔

میر تقی میر نے ایک غزل لکھی جس کی ردیف طرف
ہے۔ سودا نے اسی بحر اور ردیف وقافیہ میں ایک غزل
لکھی۔ کہتے وقت میر کی غزل پیشِ نظر تھی۔ مقطع میں
اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا اور میر کا ذکر اچھے الفاظ
میں کیا۔ ان کو استاد کے لقب سے یاد کیا۔ یہ بات یاد
رکھنے کی ہے کہ سودا بڑے دبنگ اور تنگ مزاج آدمی
تھے۔ کسی ایسے ویسے کو مشکل سے ہی خاطر میں لاتے
اور ان کا قلم دان ہجویات کے لیے ہر وقت تیار رہتا تو

سوداؔ کا مقطع ہے:

سوداؔ تو اس زمیں میں غزل در غزل ہی کہہ
ہونا ہے تجھ کو میرؔ سے استاد کی طرف

دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اس شعر میں میرؔ کی استادی کا اعتراف ہے اور لب و لہجہ سوداؔ کی عمومی انداز کے خلاف نرم اور شائستہ ہے۔ لیکن میرؔ صاحب ایسے نازک مزاج تھے کہ اتنی بات بھی برداشت نہ ہوئی۔ بھلا کوئی شخص ان کی برابری کا دعویٰ کرے یا ان کا مدِ مقابل ہو۔ بس فوراً کہا:

طرف ہونا مرا مشکل ہے میرؔ اس شعر کے فن میں
یوں ہی سوداؔ کبھی ہوتا ہے سو جاہل ہے کیا جانے

طرف ہونا منہ لگنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ غالب کا شعر ہے:

رندانِ درِ میکدہ گستاخ ہیں زاہد
زنہار نہ ہونا طرف ان بے ادبوں کے

طرف کا تلفظ بالاتفاق طا اور ر کے زبر سے ہے۔ لیکن میر حسن نے را اور ف کے سکون سے طَرْف بھی نظم کیا ہے۔ سحر البیان میں ہے:

اسی کثرتِ فوج سے ہو سوار
پھرا شہر کی طرف وہ شہریار

قضارا وہ شب تھی شبِ چار دہ
پڑا جلوہ لیتا تھا ہر طرف مہہ

طُرق

(بفتح اول ودوم)

عربی الاصل، مذکر، اسم

[طُرُقوا۔ صیغۂ امر حاضر جمع ''دور ہو جاؤ، راستہ دو، ایک طرف ہٹو'' ۔سلاطین عرب کے آگے آگے نقیب پچ آوازیں لگاتے ہوئے چلتے تھے''طُرُقوا طُرُقوا'' ۔اسی سے نقیب کے معنی پیدا ہوئے]

۱۔ نقیب۔ وہ لوگ جو شاہانہ سواری کے آگے آگے اعلان کرتے چلتے ہیں۔

م طَرق کے طَرق اور پرے کے پرے
کچھ ایدھر اودھر کچھ ورے کچھ پرے

میر حسنؔ [سحرالبیان]

طُرُقوزن: نقیب، افسر و مہتمم جلوس

طَیّو رتیو ر

اردو عربی۔ اسم صفت

تیز، مستعد، چالاک، پھرتیلا، چوکس، باخبر، ہوش گوش کا

طیوروں

اردو عربی، مذکر، اسم

طیور طائر کی جمع الجمع ہے۔طیور کی بھی جمع اردو قاعدے سے طیوروں معدودے چند قدماء کے سوا کسی نے نہیں لکھا۔میر حسنؔ:

وحوش و طیوروں تلک بے خلل
پڑے آشیانوں سے اپنے نکل

سحرالبیان

ظلِ ظلیل
اردو، عربی، مذکر، اسم

ظل = سایہ
ظلیل = شاداب جگہ، ہمیشہ رہنے والا سایہ
۱۔ جنت کے باغ
۲۔ ہمیشہ رہنے والے سایہ دار باغ
۳۔ فرحت باغ

ظہورا
محاورہ قلعہ معلی

فائدہ: اوروں پہ طنز کیا کرتی ہو کچھ ظہورا تو دکھایا ہوتا۔
عجیر ہندی

ظہیر
محاورہ قلعہ معلی

نحیف۔، کمزور

ہوا پیروں چلے گا یہ تو کب
ہوگیا ہے ظہیر تھا اب

عجیر ہندی

عالم گیری
اردو، مؤنث، اسم

ایک قسم کی پھنسی یا پھوڑا جو اچھا نہیں ہوتا اور کوئی علاج اثر نہیں کرتا۔

عُمرہ
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

خراج، محصول، گھاٹ کی چنگی

میرے اشکوں کو نہ چشم کم سے دیکھ اے بحرِ حسن
ہیں وہ دُر بیعانہ جن کا عُمرہ پن ہے

نواب احمد حسن خان جوش ابن نواب محمد مقیم خاں ابن
نواب محبت خاں ابن نواب حافظ رحمت خاں روھیلہ،
[چمنستان جوش۔لکھنو ۱۲۹۰ھ]

عرب سرائے

دہلی کے ایک مشہور علاقے کا نام ہے۔فرہنگِ آصفیہ کے مؤلف مولوی سید احمد صاحب مشہور زبان داں عالم اور لغت نویس گزرے ہیں۔وہ عرب سرائے کے رہنے والے تھے۔مولوی صاحب نے خود اس کا مختصر حال اس طرح لکھا ہے:
"یہ ایک تین دروازے کی چھوٹی سی بستی شاہجہاں آباد عرف دہلی سے تین میل کے فاصلہ پر جانب جنوب موضع غیاث پور میں مقبرہ ہمایوں کے متصل اور درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز کے قریب واقع ہے۔کہتے ہیں کہ حضرت نظام الدین اولیاء اکثر اس سرزمین پر تشریف لا کر بیٹھا کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس سرزمین سے کمال انسیت ہے۔
کیوں کہ یہاں سے مجھے بوے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آتی ہے۔یہ بستی ۱۴ جلوس اکبری مطابق ۹۴۹ ہجری قدسی میں نواب حاجی بیگم صاحبہ ہمایوں بادشاہ کی بیوی نے حج سے آنے کے بعد بسائی تھی۔جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب نواب حاجی بیگم صاحبہ مکہ معظمہ کے حج کو تشریف

لے گئیں تو وہاں سے انھوں نے ایک ایسا تحفہ لانا چاہا
جس سے تمام ہندوستان میں بزرگی اور قیام کے ساتھ
ان کا نام یادگار رہے۔ چناں چہ انھوں نے وہاں کے
علماء فضلاء کی رائے سے نہایت نجیب الطرفین عرب جو
حضرموت اور خاص بیت اللہ کے رہنے والے عابد زاہد
اور فاضل تھے۔ مع شجرہ شرافت مختلف قبیلوں سے اسّی
مرد بہم پہنچائے۔ ان میں بافقیہ۔ باحسن، باوجود،
سقاف، باطہ، باکثیر وغیرہ اور ان کے خدمتی لوگ تھے۔
حاکم عرب کی اجازت سے ان کو یہاں لائیں اور موضع
غیاث پور میں انھیں کے نام پر ایک گاؤں بسا کر عرب
سرائے کے نام سے نامزد کیا۔ ان لوگوں نے یہاں آ کر
اس بستی کو نمونۂ عرب بنا دیا۔ جا بجا عربی کھجور کے درخت،
عرب کا ملوکیا ساگ لگایا۔ قہوہ اور صلوٰۃ کا رواج دیا۔
صبح نماز میں صلوٰۃ کا پڑھنا۔ مردے کے ساتھ صلوٰۃ
پڑھتے ہوئے بطریقِ عرب جانا عجیب کیفیت اور لطف
دکھاتا تھا۔ ان لوگوں کی شادیاں گو ہندوستان میں ہوئیں
مگر رسمیں تمام عربی ہی قائم رہیں۔ شاہی خزانے سے ان
کی تنخواہیں مقرر ہوئیں جو سلطنتِ مغلیہ کے آخیر تک کچھ
نہ کچھ قائم رہیں۔ اس کے بعد جب ۹۶۹ ہجری
میں پندرہ لاکھ روپے کے صرف سے سولہ برس کے عرصہ
میں مقبرۂ ہمایوں جو خاص اس بستی کی وجہ سے

وہاں بنایا گیا تھا۔ تیار ہوا تو بادشاہ کی قبر پر جا کر ان کی
ارواح کو ثواب پہنچانا اور نگرانی رکھنا بھی انھیں لوگوں کے
سپرد ہوا۔ ان لوگوں کے پاس خاص وہی شجرہ جو عرب
سے مواہیر ثبت ہو کر آیا تھا اب تک موجود ہے۔ اگرچہ
کرم خوردہ ہوگیا ہے۔ مگر پڑھا صاف جاتا ہے
اور وہ اب حاجی الحرمین شریفین جناب مولوی سید عبداللہ
صاحب بالفقیہہ سر رشتہ دار کوہ شملہ کے پاس تبرکاً رکھا ہے
جسے دیکھ کر اکثر لوگ ان لوگوں کی شرافت اور حسب نسب
کی تعریف کرتے ہیں۔ مولوی صاحب ممدوح بندۂ
مولف (سید احمد) کے سگے ماموں خلقِ محمدی میں ڈوبے
ہوئے درویش صفت بلکہ اپنے وقت کے حاتم ہیں۔
ہندوستان سے لے کر عرب اور ایران بلکہ قسطنطنیہ تک
لوگ ان کو جانتے ہیں۔ افسوس ہے کہ عرب سرائے
میں ان کے بعد کوئی شخص صفا دید عرب کا دکھانے والا
ہندوستان اور علی الخصوص عرب سرائے میں نہ رہے گا۔

عرعر
اردو، عربی، مذکر، اسم

چیڑ کا درخت

اکڑ رہے ہیں بہت سرو عرعر و شمشاد
صبا چمن میں مرا نو نہال ہے کہ نہیں
نواب احمد حسن خاں جوش

عزب
اردو، عربی الاصل، صفت

مردِ مجرد، بے عورت مرد

عسب
عربی، اردو

[عسب]

عسب کے معنی عربی میں نسل کے ہیں۔
توالد وتناسل کی غرض سے اچھی نسل کے سانڈ کو مادین
سے جفتی کے لیے کرایے پر لینے کا رواج ہے۔ جفتی کی
اجرت کو بھی عسب کہتے ہیں۔

عسرأء
عربی، اردو

کھبتی۔ الٹے ہاتھ سے کام کرنے والی۔ وہ عورت جو
داہنے ہاتھ کی نسبت بایاں ہاتھ زیادہ استعمال کرتی ہو۔

عشق ہے

اردو کا قدیم محاورہ ہے بمعنی آفریں، مرحبا
بطور کلمہ تعریف کے استعمال ہوتا تھا۔ اور اسکا استعمال کو
عشق ہے سے ہوتا ہے۔

۱۔ رنج رہ کیوں کھینچے واماندگی کو عشق ہے
اٹھ نہیں سکتا ہمارا جو قدم منزل میں ہے
غالب

۲۔ عشق ان کی عقل کو ہے جو ماسوا ہمارے
ناچیز جانتے ہیں نابود جانتے ہیں
میر

فائدہ: اس شعر کے سلسلہ میں جناب علامہ شمس صاحب
بریلوی تحریر فرماتے ہیں:

"یہاں عشق معنی معروف میں تو فصیح ہے لیکن میرؔ نے اس
کے جو معنی لیے ہیں میر کے دور میں تو قریب الفہم تھے
یعنی آفریں لیکن آجکل نہیں۔ اس کلمہ میں تنافر
اور مخالفت قیاس لغوی موجود ہے۔ آپ کو کسی
اردو لغت میں عشق کے معنی آفریں کے نہیں ملیں گے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت حافظ شاہ احمد رضا خاں صاحب
رضاؔ کے نعتیہ کلام کا تحقیقی اور ادبی جائزہ۔[کراچی ۱۹۷۶
ص ۱۹۴]

کسی اردو لغت میں عشق کے معنی آفریں ہی نہیں اور
میرؔ کے اس شعر میں عشق اپنے معروف معنی یعنی محبت
کے معنی میں استعمال بھی نہیں ہوا۔ اگر عشق کے معروف
معنی اس شعر میں لیے جائیں تو فصیح کیا معنی شعر بامعنی
بھی نہیں رہتا۔ میرؔ نے عشق کے معنی آفریں کے بھی
نہیں لیے۔ میرؔ نے پورا محاورہ استعمال کیا ہے یعنی عشق
ہے اور عشق ہے کہ معنی آفریں کے لیے ہیں محض عشق
کے معنی آفریں نہیں لیے۔ اس لیے اس کلمہ میں نہ
تنافر ہے نہ مخالفت قیاس لغوی۔

۴۔میر کے دیوان اول کی ایک غزل کی پوری ردیف ہی ہے۔کو عشق ہے۔جس کے مطلع میں دونوں جگہ یہی معنی ہیں۔

شب شمع پر پتنگ کے آنے کو عشق ہے
اس دل جلے کی تاب کے لانے کو عشق ہے۔

علاقہ بند
فارسی، اردو، مذکر، اسم فاعل

بیل، فیتے، ڈوری، جھالر کا کام کرنے والا، زیورات میں ڈورے ڈالنے والا

عملدستک
اردو، اصطلاح، مونث۔

[عملدستک]

لین دین کی دستاویز۔ وہ کاغذ جس کے ذریعے کسی عمارت، مقام، جائداد یا علاقہ سے کرایہ، لگان، محصول وصول کرنے کا اختیار حاصل ہو۔وہ سرکاری دستاویز جس کے ذریعہ نیلام میں خریدی ہوئی جائداد پر قبضہ کا حق حاصل ہو۔

عورتوں کے مہینے

اردو معاشرے میں برصغیر میں عام طور پر انگریزی مہینوں کے نام استعمال ہوتے ہیں۔بعض دینی حلقوں میں اسلامی نام بھی مستعمل ہیں مثلاً محرم،صفر وغیرہ

لیکن بعض علاقوں اور بعض گھرانوں میں گھر کی عورتیں
ان مہینوں کے الگ نام استعمال کرتی تھیں۔ وہ درج
ذیل ہیں۔
۱۔محرم (محرم)، ۲۔تیرہ تیزی (صفر) ۳۔بارہ وفات
(ربیع الاول)،
۴۔میران جی (ربیع الآخر)، ۵۔مدار (جمادی الاول)،
۶۔خواجہ معین الدین (جمادی الآخر)، ۷۔رجب
(رجب)،
۸۔شب برات (شعبان)، ۹۔رمضان (رمضان)،
۱۰۔عید (شوال)، ۱۱۔خالی (ذی قعدہ)، ۱۲۔ بقر
عید (ذی الحجہ)

غچپلی پن

اردو، صفت

[غچلی، گندگی، گھناؤنا پن]
گندا، میلا، گھناؤنا
۱۔گندگی، گھناؤنا پن۔
مگر جو غچلی پن ہم ہندوستانی مسلمانوں کے کھانے کی
مجلس میں ہوتا ہے۔نعوذ باللہ منہا کسی ملک کے کھانے
کی مجلس میں نہیں ہوتا۔
محمدی بیگم[خانہ داری۔لاہور۔۱۹۳۲]

غارت غول

محاورہ

غارت غول، خانہ خراب، تباہ و برباد شدہ، ضائع، گم وغیرہ۔

مولوی سید احمد صاحب نے یہ مثال دے کر تفصیل لکھی ہے۔

بہائے آنسوؤں کے غول گرداب
یہ چشم تر ہے غارت غول گرداب

یہ لفظ اصل میں غارت غور ہے۔ جس طرح ترکتاز، تاخت و تاراج، ترکاں کے سبب فارس میں بمعنی غارت گری رواج پایا۔ اسی طرح یہ محاورہ غوری خاندان کی غارت گری کے سبب ہند میں مروج ہوا۔ چوں کہ شہاب الدین عرف محمد غوری نے اپنے قوی ہیکل افغانوں کو لے لے کر ہند اور غزنی کو بار بار تاخت و تاراج کیا۔ اس سبب سے گیارہویں صدی عیسوی سے یہ محاورہ زباں زدِ خلائق ہو گیا۔ اور سب سے زیادہ عورتوں میں جو لوٹ مار کے نام سے کانپتی ہیں اس لفظ نے دخل پایا۔ رفتہ رفتہ حسب قائدہ رائے مہملہ کا لام سے بدل ہو کر غارت غور سے غارت غول ہو گیا۔ چنانچہ شعرا نے دونوں طرح استعمال کیا ہے۔ ایک مثال [اوپر] گزر چکی ہے دوسری حکیم مولا بخش قلق شاگرد رشید حکیم محض خاں دہلوی کے دیوان سے یہاں لکھی جاتی ہے۔

ہوئے ہیں نالہ و فریاد تک بھی غارت غور
لٹا ہے منزل الفت میں کارواں کیا

غل

شور ہنگامہ، آفت، کان پڑی آواز نہ سنائی دینا، چیخم دھاڑ، شور وشغب، پلیٹس لکھتا ہے کہ غلو اور غلغل کی تخفیف ہے۔اردو کا عام لفظ ہے۔مومن خاں مومن دہلوی لکھتے ہیں۔

میری فریاد سن کہتا ہے اسرافیل حیرت سے
قیامت آ گئی کیوں کر یہ غل کیا زمیں پہ ہے

ذوق دہلوی کا شعر ہے

پروانہ بھی تھا گرم تپش پہ کھلا نہ راز
بلبل کی تنگ حوصلگی تھی کہ غل ہوا

فرہنگ آصفیہ میں ہے

"بعض محقق اس لفظ کو فارسی بھی نہیں مانتے۔ان کے نزدیک اردو یا مہند ہے۔اگرچہ ملا نظامی نے ہفت پیکر میں یہ لفظ بمعنی شور باندھا ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ اس میں انہوں نے اہل ہند کی پیروی کی ہے۔اگر یہ لفظ فارسی کا ہوتا تو برابر وہاں کی تصانیف میں پایا جاتا۔

ہماری رائے میں بھی یہ فارسی تو نہیں گر غلغل کا مخفف ہوسکتا ہے۔اگر ہندی قرار دیں تو یوں تاویل ہوسکتی ہے۔کہ عجب نہیں جو یہ لفظ پنجابی گل بمعنی بات گل ہو کر غل ہو گیا ہو۔

غلام گردش

اسم، اردو

کوٹھیوں بنگلوں محلوں میں رہائش کے کمروں کے اردگرد جوراستہ ملازموں نوکروں کے آنے جانے کے لیے ہوتا ہے اسے غلام گردش کہتے تھے تا کہ ہر ایرا غیرا آیا گیا صاحبوں کے بیچ سے کمروں میں ہو کر نہ گزرے۔ حرم سرا اور دیوان خانے کی بیچ کی دیوار۔ وہ دیوار جو حرم خانہ اور دیوان خانہ کے درمیان حائل ہو، پردے کی دیوار، کوٹھی یا محل کے چاروں طرف کا برآمدہ جہاں نوکر چاکر اردلی چپراسی رہتے اور آتے جاتے ہوں۔

مولوی سید احمد صاحب لکھتے ہیں:

''اس لفظ پر غالب کا ایک لطیفہ سننے کے قابل ہے۔ ایک مرتبہ مرزا فتح الملک ولی عہد بہادر نے غالب کو یاد کیا جب آپ غلام گردش تک پہنچ گئے تو وہ بھول گئے۔ یہ بڑی دیر تک وہاں کھڑے رہے۔ اتفاقاً ولی عہد بہادر کو پھر یاد آیا کہ ہم نے غالب کو بلایا تھا۔

ملازموں سے پوچھا غالب حاضر ہے۔ آپ نے باہر سے خود جواب دیا۔ کہ غلام گردش میں آ گیا ہے۔ ان کی واقعی گردش اور برجستہ لطیفہ سے وہ بہت خوش ہوئے''۔

غلیلا
اردو، فارسی، مذکر، اسم

غُلَّہ، غُلَّہ، پتھر کنکر یا پختہ مٹی کی گولی جسے غلیل میں استعمال کرتے ہیں۔

فارسی بگھارنا

فارسی بگھارنا، مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں۔"ایسی زبان بولنا جسے دوسرا نہ سمجھے۔اس موقع پر ہمارے نئے محاورہ داں مخزن المحاورات کے جامع نے گلشن فیض کے سبب تو مثال میں اور اپنی علمیت کے سبب ایک معنی میں بڑا دھوکا کھایا۔مثال کا دھوکا تو ہے جراُت کے شعر کی مثال جو دی گئی وہ صحیح نہیں۔اس جگہ فارسی سے مراد ساکنانِ فارس صاف ظاہر ہے اور آپ لکھتے ہیں کہ وہ زبان بولنا جو کسی کی سمجھ میں نہ آئے اور مثال میں یہ شعر دیتے ہیں۔

کیا جانیے کہ بولیں گے کیا واں کے فارسی
جراُت گئے جو شعر ترے اصفہان کو
جراُت

ہم پوچھتے ہیں یہاں بولنے کا فاعل کون ہے؟ اہل فارس یا شعر؟ اگر اہل فارس ہیں تو پھر یہ مثال کاہے کی ہوئی۔ اور جو شعر ہے تو شعروں کا بولنا آپ ہی سے سنا ہے۔ دوسرے کی نقل بے سمجھے کر دینے سے الٰہی ایسی قباحتیں پیش آتی ہیں۔علمی غلطی یہ ہے کہ آپ اس محاورے کے معنی میں دو فقرے لکھتے ہیں اول فقرہ تو یہ ہے ۔

"ایسی زبان بولنا جو دوسروں کی سمجھ میں نہ آئے"۔اسے ہم بھی تسلیم کرتے ہیں ۔اس کا دوسرا مترادف فقرہ یہ ہے کہ "نافہمیدہ باتیں کرنا" ۔حضرت اس جگہ اس کے کیا معنی؟ اور کیا موقع ہے ۔اور اگر اس کے معنی آپ یہ لیتے ہیں کہ بے سمجھی باتیں کرنا تو فقرہ تو درست ہے مگر معنی غلط بلکہ محض غلط ہیں لیکن اس صورت میں بھی اس کو دوسرا نمبر دے کر یا معنی کا فرق دے کر لکھنا واجب تھا۔

فارغ خطی — حساب کتاب برابر ہونے کی تحریر، لا دعویٰ، محاسبہ کے انفصال کی تحریر، آزادی کا پروانہ، اس سبب سے طلاق کو بھی کہتے ہیں۔

فارغ خطی لکھوانا — دھمکی سے رسید لینا، زبردستی اقرار کرانا ۔مولوی سید احمد صاحب دہلوی فرہنگ آصفیہ میں لکھتے ہیں ۔

اس معنی کی نسبت یہ قصہ مشہور ہے کہ کسی ساہوکار نے کسی بھلے مانس پر اس قدر سود چڑھا دیا تھا کہ اصل سے آٹھ گنا لے چکا مگر تقاضہ برابر چلے جاتا تھا ۔ایک روز اس شخص نے کہا کہ آج آپ اپنی بہی لے کے آئیں اور حساب بے باق کر جائیں ۔اور ادھر تاشے والوں کو بلا کر بٹھا دیا ۔کہ جس وقت ہم کہیں بجانا شروع کر دینا ۔جب لالہ صاحب آئے تو وہ ان کو مکان کے اندر لے گیا اور

ہاتھ پاؤں باندھ کر بیٹھنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ فارغ خطی لکھ۔ ادھر سے تاشے والوں کو حکم دیا۔ کہ تاشوں پر چوٹ پڑے۔ جب لالہ کی آواز بھی کوئی نہ سن سکا تو مجبوراً بہی میں بھر پایا لکھ کر ایک رسید ان کو دے دی اور اپنے گھر چلے آئے۔ اتفاق سے ایک روز کسی کی برات کا باجا بج رہا تھا۔ لڑکے نے کہا ہمیں برات دکھلا انہوں نے سادگی سے اسے جواب دیا۔ ابے چپکا ہو رہ۔ کسی کی فارغ خطی لکھواتی جاتی ہوگی۔ پس جب سے عوام میں یہ فقرہ بطور مذاق مشہور ہو گیا۔ ورنہ کوئی محاورہ ہے نہیں۔

فراق

علاوہ معلوم و معروف معنی کے ضلع مراد آباد کے مشہور و مردم خیز قصبہ چھرایوں کے قبایل میں ایک خاص معنی میں رائج ہے۔ راقم الحروف سمجھتا تھا کہ کسی نامعلوم سبب سے یہ اس طرح رائج ہو گیا ہے جس کی کوئی تحریری سند کہیں نہ ملتی تھی لیکن پنڈت رتن ناتھ سرشار کے ہاں سیر کوہسار میں بالکل اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

قبایل چھرایوں فراق کے لفظ کو انتہائی طلب، تمنا، خواہش، آرزو، انتہائی فکر، لگن وغیرہ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً خواجہ صاحب کو سوٹ کیس کا فراق لگا یا ہے۔ ''آج کل وہ امتحان کے فراق میں ہیں''۔ اس معنی میں فراق کا یہ استعمال نہایت خاص

ہے اور کہیں سننے یا دیکھنے میں نہیں آیا۔

۱۔پنڈت رتن ناتھ سرشار کی مثال یہ ہے:

”اتنے میں شہزادہ بیگم نے کہا اے یہ دونوں کس فراق میں
ہیں، کہاں چل دیں“۔

۲۔وہ چوہا جو بیٹھا ہوا اس الو کی باتیں سن رہا تھا سوچ گیا
کہ ہو نہ ہو یہ میرے ہی کھانے کے فراق میں لگا ہوا ہے“۔

اردو کی تیسری کتاب۔امریکی مشن پریس، لودھیانہ
[صفحہ۱۶۰،۱۸۹۰ء لکھنؤ ۱۹۳۴ص ۳۳۵]

قزلباش

مغلوں کی ایک قوم کا نام جن کا پیشہ سپہ گری ہے۔
مولوی سید احمد صاحب لکھتے ہیں۔یہ لفظ قزل بمعنی سرخ
اور باش بمعنی سر سے مرکب ہے۔کیوں کہ اسماعیل صفوی
بادشاہ ایران نے اپنی فوج کو سرخ ٹوپیاں دی تھیں پس
اس وجہ سے سپاہیانِ ولایت کا یہ نام پڑ گیا۔اور ان
کی قوم بھی جدا ہو گئی۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ
قزلباش ان قیدیوں کی اولاد میں خیال کیے جاتے ہیں۔
جن کو تیمور لنگ نے شیخ حیدر والی ایران کو دیا تھا۔چوں کہ
وہ سرخ ٹوپیاں جو ترکوں کا امتیاز کا نشان تھا پہنا کرتے تھے
اس وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔یہ لوگ ایرانی فوج کے عہدہ
سپاہی مانے جاتے ہیں۔ہندوستان میں نادر شاہ کے ساتھ
یہی قوم آئی تھی اور ٹوپی والوں کے نام سے مشہور ہوئی۔

چنانچہ میر تقی میر نے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

کوئی عاشق نظر نہیں آتا
ٹوپی والوں نے قتل عام کیا

(اسکے) فلک کو خبر نہ ہونا

انتہائی بے خبری اور لاعلمی و جہل کو ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ جیسے کہتے ہیں کہ اس کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں۔

تجھ رو میں لطف ہے سو فلک کو خبر نہیں
خورشید کیا ہے اس کے، فلک کو خبر نہیں

میر عبداللہ نجد و

فوتی
اردو، صفت

۱۔ مردہ

۲۔ لاوارث مرنے والے کی جائداد جو حکومت کی ملک ہو جائے۔

فوتی فراری
[صفت]

مار کر بھاگ جانے والا

لاپتہ و لاخبر یا مفقود الخبر آدمی جو مردہ سمجھ لیا جائے اس کی جائداد۔

فوتی نامہ

مرنے والوں یا مارے جانے والوں کی فہرست۔

آدمیوں کی فہرست کو فوتی نامہ اور جانوروں کی فہرست
کو سقطی نامہ کہتے ہیں۔

فوارہ — عام لفظ اور مشاہدے کی چیز ہے۔ (ماخوذ از آصفیہ)
از فور بمعنی جوشیدن، منبع، جھرنا، آبشار۔
اس لفظ کے عربی الاصل ہونے میں کلام ہے۔ کیوں
کہ جس معنی میں اہل فارس اور زباں دان اردو نے
مستعمل کیا ہے عربی تصانیف اور کتب میں نہیں آیا۔
البتہ قاموس میں منبع آب کے معنی پائے جاتے ہیں۔
اگر بالفرض یہ لفظ عربی زبان میں اس معنی میں آیا بھی ہو
تو معرب ہے۔ اور ہندی پھہارا سے بنایا گیا ہے۔ جو
پھہار بمعنی باریک قطرات آب سے مشتق ہے۔ عربی
میں بہت سے ہندی الاصل الفاظ پائے جاتے ہیں۔
جن میں اس قسم کا تصرف ہوا ہے۔ جیسے چندل سے
صندل، ہتری پھل سے اطریفل، پلپل سے فلفل، کرن
پھل سے قرنفل۔ وغیرہ"۔
فرہنگ آصفیہ میں مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے اکثر
اکثر جگہ اپنے ہم عصر لغت نگاروں کا شکوہ کیا ہے۔
جو ہم نے بعض مقامات پر نقل بھی کیا ہے۔ وہ ان لغت
نویسوں کو حاطب اللیل تصور کرتے ہیں کہ بغیر اجازت اور
بغیر حوالہ کے مولوی صاحب کی تحقیقات کو اپنا مال بنا کر

پیش کر دیتے ہیں ۔ یہاں پر یہ لکھنا غیر ضروری نہ ہوگا کہ فوارہ کے سلسلہ میں مولوی صاحبکی جو تحریر اوپر نقل ہوئی وہ لفظاً لفظاً انہوں نے غیاث اللغات سے بغیر حوالہ کے ترجمہ کی ہے ۔ بلکہ بعض جملے حذف بھی کر دیے ہیں ۔ احتیاط یہ رکھی ہے کہ غین کا حرف بھی استعمال نہ ہو کہ کہیں غیاث کی طرف ذہن منتقل نہ ہو جائے ۔ خیر یہ تو جملۂ معترضہ تھا جو یقینی مولوی صاحب کے حق میں کلمۂ خیر نہیں ۔

اب یہ دیکھتے ہیں کہ غیاث اللغات میں فوارہ کے ذیل میں کیا مندرج ہے:

فوارہ بضم و تخفیف، سر جوش از بحر الجواہر، و صاحب بہار عجم نوشتہ کہ ایں لفظ مستحدث فارسی زبانانِ عربی دان است، از مادہ فور کہ بمعنی جوشیدا است، اشتقاق کردہ اند، تم کلامہ، و در سراج نوشتہ کہ فوارہ بالفتح و تشدید واو معروف است ۔ بعضے گویند کہ ظاہرا صیغۂ مبالغہ است ۔ از فور بمعنی جوشیدن ۔ لیکن در عربی مستعمل نیست ۔ پس از تصرف فارسیان معرب باشد ۔ واز قاموس بمعنی منبع آب دریافت میشود تم کلامہ ۔ و در منتخب نوشتہ کہ فوارہ باضم آں کہ در دیگ جوش کند ۔ و بالفتح و تشدید واو بسیار جوش کنندہ ۔ تم کلامہ ۔ فقیر مؤلف گوید کہ فوارہ بضم اول ۔ و تخفیف پھوہارہ کہ لفظ ہندی الاصل است و منسوب بہ

پھوہار کہ بہ ہندی قطرات باریک را گویند۔ والفِ آخر را
کہ بقاعدہ ہندی برائے نسبت بود بجہت تخفیف حذف
کردہ تائے نقل کہ دراواخر الفاظ عربی برائے نقل از معنی
وصفی بمعنی اسمی می آید لاحق کردند۔ وچنانکہ تا درلفظِ خلیفہ
وذبیحہ وکافیہ وشافیہ وتعریب لفظ ہندی بسیار است۔
چنانکہ قرنفل، واطریفل معرب کرن پھل وتری پھل"۔
مولوی غیاث الدین صاحب رام پوری ابن مولوی جلال
الدین صاحب مولف غیاث اللغات کے اس بیان کا
لفظی اردو ترجمہ غیر ضروری ہوگا۔ کیوں کہ سوائے چند
فقروں کے سب کا سب مولوی سید احمد صاحب دہلوی
نے فرہنگ آصفیہ میں لکھ دیا ہے۔ ہمارے پیشِ نظر
غیاث اللغات کا جو نسخہ ہے وہ مطبوعہ مطبع رزاقی کان پور
ہے۔ سنہ اشاعت ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۱۹۰۵ عیسوی۔
فرہنگ آصفیہ کی جلد سوم جس میں فوارہ درج ہے پہلی
مرتبہ ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی تھی یعنی ۱۳۱۶ ہجری۔
اب ایک شبہ یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے جو قیاس
کیا فرہنگ آصفیہ نے غیاث اللغات سے التقاط کیا تو
کہیں امرِ واقع اس کے برعکس تو نہیں۔ کیوں کہ مطبوعہ
غیاث ۱۹۰۵ء کی اور آصفیہ ۱۸۹۸ء کی۔ لیکن ایسا نہیں
ہے کیوں کہ مولوی غیاث الدین صاحب نے اپنی
لغات کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ لغت:

''یک ہزار و دو صد و چہل و دو ہجری بہ اختتام رسیدہ و
ہفت تاریخش بہ ایں اسلوب از عالم غیب بعرصۂ شہود
جلوہ گر گردیدہ۔ اول معیار فضائل دوم صیقلِ الفاظ سوم
خاتم عقلا ....''
۱۲۴۲ ہجری تقریباً ۱۸۲۶ عیسوی کے مطابق ہوتی
ہے۔ ہم نے اس کے ساتوں تاریخی نام نقل نہیں کیے
مگر ان سب سے ۱۲۴۲ ہجری سنہ برآمد ہوتا ہے۔

فوہ
فارسی عربی الاصل، مذکر، اسم

ڈانک۔
چمکدار پنّی جو انگوٹھی کے نگینہ کے نیچے رکھتے ہیں تا کہ
نگینہ زیادہ چمکدار ہو جائے۔

فی
عربی، اردو

فی کے اردو میں بہت معنی ہیں۔ ایک تو بطور حرفِ جار
کے استعمال ہوتا ہے۔ بطور صفت بھی مستعمل ہے۔
لیکن اسمِ مؤنث کے طور پر کمی، عیب، نقص، خامی، فتور،
داغ، کھوٹ وغیرہ بھی آتا ہے۔
اور اسی ذیل میں فی رہ جانا، فی نکلنا یا نکالنا، فی ہونا بھی
آتا ہے۔
فرہنگ آصفیہ میں اس کی وجہ تسمیہ یوں بیان ہوئی ہے
کہ کسی شخص نے کسی قاضی سے کچھ لالچ دے کر کوئی
فتویٰ لکھوایا تھا۔ جب اس نے لکھ کر حوالہ کر دیا تو یہ شخص

اس کی امید یا اقرار سے کچھ کم دے کر رفو چکر ہوا۔
قاضی نے اس سے کہا کہ اس میں لفظِ فی رہ گیا ہے۔لا
اسے بنادوں ورنہ غلط رہ جائے گا۔ اس پر فتوی
لکھوانے والے نے کہا کہ ابھی تو جب تک میں روپیہ
اور نہ دوں گا تم بہتری فی نکالے جاؤ گے۔پس اس
قصہ سے یہ محاورہ اور اس لفظ کے کمی اور نقص کے معنی
اہلِ اردو نے مستعمل کر لیے۔مولوی سید احمد صاحب کا
مصرعہ ہے:

وہ فی نکالتے ہیں مری بات بات میں

نُغیق — اردو،عربی الاصل،مؤنث،اسم

چنگھاڑ۔ہاتھیوں کی چنگھاڑ
[عربی میں مرغی کی آواز کو کہتے ہیں]

کچھ ہاتھیوں کی نغیق اور اونٹوں کی ڈکاریں
غل شور مزے بھیڑ ٹھٹھہ ابنوہ بہاریں
نظیر

قاضی قدوہ

کثیر الاولاد کو کہتے ہیں۔اس کے ضمن میں مولوی
سید احمد صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ ایک کثیر
الاولاد قاضی کا نام جس کی نسبت روایت کرتے ہیں
کہ ابتدائے آفرینش میں حضرت آدمؑ کے بعد ان
سے مخلوق بڑھی۔چناں چہ رو بک صاحب کہتے ہیں کہ

ان کی بیوی ایک مرتبہ میں ستر ستر بچے جنتی تھی۔

ہمارے دوست مولوی نجم الدین صاحب فرماتے ہیں کہ قاضی قدوہ ایک بزرگ دسویں صدی ہجری میں صوبۂ اودھ میں تھے جن کے ستر بیٹے تھے۔ بادشاہ نے کثیر الاولاد سمجھ کر ہر ایک بچے کے لیے ایک ایک گاؤں مرحمت فرمایا۔ یعنی ستر گاؤں کی جاگیر عطا کی۔ چناں چہ آج تک ان کی اولاد اس جاگیر سے ملک اودھ میں فائدہ اٹھا رہی ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے مگر جہاں مولوی صاحب نے کہاوت کے موقع پر ان کی ضرب المثل کا موقع استعمال لکھا ہے اس میں مغالطہ ہوا ہے کیوں کہ وہ لکھتے ہیں:

”آدھے قاضی قدوہ آدھے باوا آدم، اس شخص کے حق میں بولتے ہیں جو اپنے آپ کو مثل حضرت آدم اور قاضی قدوہ سے اعلیٰ و افضل سمجھے“۔ لیکن یہ امر موقع اور نفس عبارت کے بالکل برخلاف ہے۔

البتہ کثیر الاولاد کی نسبت کہتے ہیں کہ آپ بھی اپنے وقت کے قاضی قدوہ ہیں یعنی اپنی اولاد سے گاؤں بسا سکتے ہیں۔ ہمارے نئے محاورہ نگار بلکہ معانی تراش نے ایک قوم کا دل دکھانے کے واسطے یہاں بھی وار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"طنزاً سوری (سوریا) یا بارہ بچوں والی" ہم حیران
ہیں کہ جس صورت میں مسلمان اس نام تک سے پرہیز
کرتے ہیں وہ کیوں کر طنزاً ہی سہی کسی مسلمان کو سوری
کہہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ محاورہ بولا تو جاتا ہے
مرد کی نسبت انھوں نے سوری کس قاعدے سے لکھ
دیا۔ یہ مانا کہ کثیر الاولاد عورت کو ان کی تحقیق کے
موافق کسی قوم میں سوری کہہ دیتے ہوں مگر مرد سے
کیوں کر مراد لے لی۔ اس کے علاوہ آپ نے اس کا
تلفظ بھی غلط لکھا ہے کیوں کہ یہ لفظ قُنْدوہ یا قِنْدوہ دو
طرح پر آیا ہے"۔

قُبُل
اردو، عربی، مؤنث، اسم

فرج، اندام نہانی زن

قرآن اٹھانا

حلف اٹھانا۔ بات کی سچائی جتانے کے لیے قرآن
شریف پر ہاتھ رکھ کر یا اسے اٹھا کر قسم کھاتے ہیں۔

تو الجھتا ہے جو مجھ سے سخن نا حق پر
مگر انصاف ہی اس دور سے اے جان اٹھا
غیر سے ملنے کی کھاتا نہیں ہے آپ قسم
مجھ کو کہتا ہے تو اس بات پہ قرآن اٹھا
سید علی افسوس

قرآن پر ہاتھ دھرنا

جھپک سے پنجۂ مژگاں کے ان کی مصحف پر
قیاسا دل میں ہم اپنے یہی معلوم کرتے ہیں
کہ میرے قتل سے جو مردمِ چشم اس کے ہیں منکر
قسم کھانے کے تئیں قرآن پہ یہ ہاتھ دھرتے ہیں
مرزا جان طپش

قُرط

اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

[عربی مادہ، قُرط = چھوٹا چھوٹا کاٹنا]

عربی میں معنی کان کی بالی یا چھلا، کیلوں کی گیل یعنی کیلوں کا گچھا، آگ کا شعلہ

اردو میں=لقمہ، گھونٹ ۔

سیر کی ان نے عجب جس نے کہ آتے ہی چڑھا
میکدے میں دو سہ قرط سے گلفام لیے
انشاء

قُلّتین

عربی الاصل، مؤنث، اسم و صفت

(عربی _قُلّت کا تثنیہ)

۱۔ دو ایسے بڑے برتن جن میں دس دس من پانی آجائے ۔ بیس من پانی کی مقدار ۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اتنا پانی استعمال سے نجس نہیں ہوتا ۔

۲۔ اردو میں مجازاً نجس، ناپاک

۳۔ عورت جو عام استعمال میں رہتی ہو، بازاری کسبی ۔

۴۔ مستعمل چیز، وہ برتن جسے زیادہ آدمی استعمال کریں، قلتبین کرنا، نجس کرنا۔

اگر چاہتا ہے مرے دل کو چین
نہ دینا وہ ساغر جو ہو قلتبین

میر حسن [سحر البیان]

کدورت مرے دل کی دھو ساقیا
ذرا شیشۂ مے کو دھودھا کے لا

قُور
اردو ترکی، مؤنث، اسم، عربی

۱۔ ناخون کی کور
۲۔ سلاخ ہتھیار
۳۔ بیل، فیتہ، گوٹ جو کناروں پر ٹانکتے ہیں۔

جواہر کے چھلے بھرے پور پور .... زروی کی تکی
جیسے مخمل پہ قور

میر حسن [سحر البیان]

قوربیگی [ترکی] ہتیار اور اسلحہ کا نگراں
قورچی [ترکی] ہتھیار وہند۔ سپاہی
قورچی خانہ [ترکی] مخزن جہاں اسلحہ رکھا جائے۔

قُول (بروزن بول بمعنی کہہ)
اردو عربی الاصل ترکی، مذکر، اسم

بازو، دستہ
۱۔ تیاری کرنے والا، مستعدی سے آگے بڑھنے والا، لینے والا

۲۔فوج کا ایک دستہ،فوجی گروہ،جماعت،یا پارٹی

۳۔ایک طرح کا قرق امین یا فرق امین کا ماتحت سپاہی۔

گھروں کی ضبطی کا رسم اس قدر ہوا ہے عام

اِدھر کسی کا دکھا سر اُدھر سے دوڑے قول

سوداؔ[ویرانی شاہجہاں آباد]

قُہ

اردو،صفت

اُستاد،چالاک

ہیں گین باز ایک کھلاڑی بڑے ہی قہ

آساں نہیں ہے مارنا کچھ ان کی گوٹ کا

انشاؔء

قیف

اردو،عربی الاصل،اسم،مذکر

عام بول چال میں اسے پھول بھی کہتے ہیں۔ایک نلکی جس کا ایک سرا بہت پتلا اور دوسرا بہت خوب چوڑا ہوتا ہے۔تیل وغیرہ کو ایک بوتل سے دوسری بوتل میں منتقل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

Platts نے اس کے ماخذ کی تلاش میں دلچسپ قیاس آرائی کی ہے۔اسے فارسی الاصل بتایا ہے۔لکھتا ہے:

اصل میں ماخوذ ہے کیپ یا کیب سے جو نکلے ہیں کبیدن لفظ سے جس کے معنی ہیں موڑنا مل دینا پیچ دینا اور شاید ژند کے لفظ کا بمعنی جانا سے بھی تعلق ہو اور سنسکرت لفظ کا پَ یتی"۔یہ سب تحقیق انیق فرمانے

کے بعد قیف کو مؤنث بتاتا ہے حالاں کہ مذکر ہے۔
اصل یہ ہے کہ یہ تمام قیاس آرائی بے ہوا ہے۔اس کا کوئی
تعلق فارسی مصدر رکیبدن سے نہیں۔ژند سے ناطہ جوڑنا
اور سنسکرت کی طرف منسوب کرنا اور بھی غلط ہے۔
یہ عربی لفظ قیف سے ماخوذ ہے۔عربی میں اس کے معنی
کھوج، تلاش، جستجو کے ہیں۔چوں کہ اس آلے کے
ذریعہ رقیق و سیال شے کو ایک مقررہ راستے سے گزارا
جاتا ہے اس لیے اس کو قیف کہنے لگے اور اپنی شکل کے
اعتبار سے عام بول چال کا اردو لفظ پھول بھی بہت
مناسب ہے۔

ک

کاتی — اردو، مؤنث، اسم

۱۔چھوٹی آستینوں کی صدری

۲۔آدھی آستینوں کی کوٹ نما صدری

انھیں ہے اپنی امارت سے اب یہی منظور
کہ ہوں دو مور چھل اور ایک کاتی سمور
بکی ہوں تب میں کہ جب کاتی خلد مکاں
کی ہے تیرے فاقہ میں کوڑیوں کے مول

[مخمس ویرانی شاہجہان آباد، سودا]

کاتک کتیا ماہ بلائی چیت چڑی، بیسا کھ لگائی

کاتک کے مہینے میں کتیا کو اور ماہ میں بلی کو اور چیت میں چڑیا کو اور بیسا کھ میں عورت کو جوشِ شہوت ہوتا ہے۔اور یوں بھی کہتے ہیں کہ بے ساکھ لگائی یعنی عورت کا کوئی وقت مقرر نہیں عورت ہمیشہ یکساں ہے۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

کاج

کام، بٹن لگانے کا چھید

ایک پنتھ دو کاج۔یعنی ایک راستہ میں دو کام کر لیے جائیں

کاجو بھوجو

نہایت نازک، نفیس، سبک چیز کو کہتے ہیں۔جیسے کانچ یا شیشہ کی، ناپائیدار، ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ جائے، اسی لیے زود پذیر کو بھی کہتے ہیں، اشارے سے ٹوٹ جانے

والا۔فرہنگِ آصفیہ میں ہے:

''وہ چیز جسے کاری گر نے بہ اعتبار ظاہر تو نہایت خوشنما اور دل فریب بنایا ہو مگر پائدار نہ ہو۔بی راحت کا شعر ہے ؎

کاجو بھاجو ہوا کرتا ہے جہیز و گہنا
دیکھ جھومر ترا امراؤ بہو ٹوٹ پڑا

یہ لفظ کاغذ اور بھوج پتر سے جو دونوں نازک اور کم طاقت چیزیں ہیں بنایا گیا ہے۔اول میں کاغذ سے کاغذو ہوا پھر عین حذف ہو کر کاذو، چوں کہ ذال کا تلفظ ان کی زبان سے نہیں نکلتا کاجو بنالیا۔بھوج پتر سے بھوجو ہو جانا بہت آسان ہے۔اس طرح پر کاجو بھوجو بنالیا''۔

بعض جگہ کاجو بھوجو کے معنی نازک مزاج اور مرزا پھویا کے بھی آتے ہیں۔مولوی سید احمد صاحب دہلوی مولف فرہنگ لغات آصفیہ کو اس سے سخت اختلاف ہے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ مرد کے واسطے ان الفاظ کا استعمال ہوتا ہے۔اس لیے نہایت طنز سے لکھتے ہیں۔

''جولوگ اس کے معنی میں نازک مزاج اور مرزا پھویا لکھتے ہیں شاید خاص ان کی چہار دیواری میں آدمی کی نسبت یہ لفظ بولا جاتا ہوگا''۔

خان بہادر مولوی سبحان بخش صاحب دہلوی نے

محاورات ہند مطبوعہ ۱۸۹۰ء میں کا جو بھوجو کے معنی لکھتے ہیں:

''کا جو بھوجو، بدرجہ اوسط، نہ بہت خوب نہ بہت کم تر، کام چلاؤ۔''

کمال کرنا
اردو محاورہ

کمال کرنا۔ عام محاورہ ہے۔مولوی سید احمد صاحب دہلوی مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اس کی اچھی تشریح کی ہے۔کمال کے جو مختلف معنی ہیں مثلاً اس مصرعہ میں۔

اے کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے۔

کمال دوا لگ الگ معنی میں استعمال ہوا ہے۔اس کے استعمال اور فرق کی مثالیں دی ہیں۔اسی کے ذیل میں نظام دکن میر محبوب علی خاں کا ایک فی البدیہہ شعر لکھا ہے۔اس شعر کا انگریزی ترجمہ مشہور عالم شمس العلماء مولوی سید علی بلگرامی نے کیا تھا وہ ترجمہ بھی انگریزی میں ہی درج کیا ہے اس کے بعد بہادر شاہ ظفر کے اسی طرح ایک فی البدیہہ شعر کی تفصیل لکھی ہے۔یہ باتیں عام طور پر معلوم نہیں، دلچسپ اور معلومات افزا ہیں۔

مولوی سید علی صاحب بلگرامی کا ترجمہ بھی یادگار حیثیت رکھتا ہے اس لیے ہم اسے فرہنگ آصفیہ سے التقاط کرکے اسی طرح درج کرتے ہیں۔

''کمال کرنا، فعل متعدی، کسی تعجب خیز وحیرت انگیز بات

کا رہوئے کار لانا، قیامت کرنا، کوئی عجیب یا انوکھا کام
کرنا، کسی ہنر یا جوہر یا صنعت میں قابلیت دکھانا، اعجاز
کرنا، استادی دکھانا، اعلیٰ درجہ کی لیاقت ظاہر کرنا، اپنی
جدت طبع اور ایجاد کا ثبوت دینا، قابل تعجب کام کرنا
حضرت فصیح الملک داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالی ۔

ہزار کام مزے کے ہیں داغؔ الفت میں
جو لوگ کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں

اگر اس جگہ طنزاً کمال کرنا کے معنی لیں تو برا کرنا قابل
افسوس کام کرنا، اچھا نہ کرنا وغیرہ چسپاں ہیں ۔
اسی معنی کی نظیر کے واسطے ہمارے ہاتھ دکن کے سفر میں
ایک ایسی عمدہ اور تازہ مثال آئی ہے کہ اگر ہم اسے کلام
الملوک ملوک الکلام کے خیال سے فرہنگ آصفیہ کا
سرتاج قرار دیں تو باعث فخر کتاب ہے۔ اور جو بہ لحاظ
برجستگی و شستگی زبان درج لغات کریں تو انتخاب لا
جواب ۔ دراصل وہ ایک فی البدیہہ شعر ہے جو شکارگاہ
مان کوٹہ کے مقام پر ۱۴/ ذی الحج ۱۳۱۰ ہجری النبوی
مطابق ۲۰/ جون ۱۸۹۴ء یوم جمعہ کو جناب معلی القاب
میر محبوب علی خاں بہادر سلطان حیدرآباد دکن آصف
جاہ سادس بالقابہ کی زبان مبارک سے جس وقت کہ
آپ دو جگادری شیروں کا شکار مار کر بندوق لیے
ہوئے ان کی کمروں پر پاؤں پھیلائے بیٹھے ہیں اور

راجہ لالہ دین دیال صاحب مصور جنگ نے جو اپنے
فن میں یکتائے زمانہ ہیں شبیہہ مبارک اتاری ہے۔
اس سے خوش ہو کر زبان فیض ترجمان سے لالہ صاحب
موصوف کی شان میں ارشاد فرمایا ہے۔اس شعر میں دو
معنی کی نظیریں موجود ہیں ایک تو لفظ کمال کے نمبر ۴۔۵
کی [۴۔ اچرج کرم، انوکھی بات، حیرت انگیز اور
تعجب خیز امر، طرفہ معاملہ، تصرف، اعجاز ۔۵۔صنعت
کاری گری، ہنر نمائی، استادی۔]
اور دوسری نمبر ۷ کی [۷۔از حد۔نہایت۔بدرجۂ غایت]
چوں کہ اس جگہ کمال کرنے کے ساتھ شعر میں آیا تھا لہٰذا
اسی موقع پر یہ شعر تیمناً و تبرکاً درج فرہنگ کیا جاتا ہے اور
اس کے ساتھ ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ دہلی
کے ایک فی البدیہہ شعر کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ جو ایک
ایسے ہی موقع پر سرزد ہوا تھا۔سلطان دکن کا یہ شعر راجہ
دین دیال صاحب مصور جنگ نے مع ترجمہ انگریزی
ہمارے نوجوان دوست میر شاکر بھی صاحب مؤجد فن
خوش نویسی وغیرہ وغیرہ سے لکھوا کر خود فوٹو اتارا ہے۔
نتیجۂ طبع سلطانی وقریحۂ خاقانی اعلیٰ حضرت بندگان عالی
متعالی مدظلہ العالی

عجب یہ کرتے ہیں تصویر میں کمال کمال
مصوروں کے ہیں استاد لالہ دین دیال

جس طرح اعلیٰ حضرت والا شوکت نظامِ دکن نے راجہ دین
دیال صاحب کے حق میں شکارگاہ کے مقام پر یہ برجستہ
شعر فرمایا اسی طرح ایک مرتبہ ابوظفر سراج الدین بہادر
شاہ بادشاہ دہلی نے ایک موقع پر سکھ دیو پہلوان کی نسبت
ارشاد فرمایا تھا۔ جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ایامِ غدر سے
چند روز پیشتر الور کا مشہور پہلوان سکھ دیو نامی دہلی میں آیا
اور بادشاہ کے حضور عرضی گذرانی کہ حضور تمام شہر میں
منادی کرادیں کہ جس پہلوان کو دعویٰ کشتی ہو وہ کل
جھروکوں کے نیچے آجائے ورنہ آپ میں لنگوٹ کھول
ڈالوں گا یعنی اپنا ثانی نہ دیکھ کر کشتی سے عہد کرلوں گا۔
چنانچہ دوسرے روز عین ریتی میں جھروکوں کے نیچے دہلی
کی تمام خلقت اور بڑے بڑے نامی پہلوان جمع ہوئے
اور ایک بڑا بھاری میلہ لگ گیا مگر کسی کی ہمت نہ پڑی کہ
سکھ دیو سے کشتی لڑے۔

آخر کار سکھ دیو نے بھاری بھاری گلدر ہلا کر طرح
طرح سے ڈنڈ پیل کر ڈھیکلیاں کھا کھا کر اپنا زور دکھایا
اور بادشاہ کے روبرو لنگر لنگوٹا رکھ کر آئندہ کشتی کرنے
یکڑ لڑنے سے ہاتھ اٹھایا۔ بادشاہ سلامت نے اس کی
خداداد طاقت اور دعوے کے ثبوت میں فی البدیہہ یہ
شعر فرمایا۔ اور ایک چاندی کی تختی میں کھدوا کر اس
کے گلے میں ڈلوادیا۔

"صورت رستم سیرت گیو
یکتا گروہا سکھدیو"

کاچھ، دھوتی، لنگوٹی، گھٹنوں تک کا کپڑا جو لنگوٹی کی طرح باندھا جاتا ہے۔

کاچھ کچھنا

کاچھ کچھنا: لنگوٹی باندھنا، مجازاً سانگ بھرنا، کھیل کھیلنا، تماشہ میں حصہ لینا

کاچھ کھولنا، فلاں پر کاچھ کھولنا: مجامعت کرنا

مثال جب آنکھ اٹھائی ہنسنے سے جب نین لگے مٹکانے کو
سب کاچھ کچھے سب ناچ نچے اس رسیا چھیل رجھانے کو
نظیر اکبرآبادی

کاچھی مالی، سبزی فروش

کارڈ اردو، انگریزی، مذکر، اسم

[انگریزی تلفظ میں را اور ڈ دونوں ساکن ہیں۔ لیکن اردو لفظ کے تلفظ میں "ر" پر زبر ہے مثل انگریزی کے اس کا تلفظ اردو میں غیر فصیح ہے"]

کیا یاد مدت میں بھولے سے بارے
ملے مجھ کو دو پوسٹ کارڈ تمہارے
مولوی احتشام الدین ناداںؔ دہلوی ایم اے

رسید اپنے منظوم کارڈ کی پائی
مگر تم کو وہ نظم شاید نہ بھائی
مولوی احتشام الدین ناداںؔ دہلوی ایم اے

کاڑھ
اردو، مذکر، اسم
عضوِ تناسل، لنڈ

کاس
اردو، برج، مؤنث، اسم
ایک قسم کی گھاس جس سے رسی بناتے ہیں۔

کاس
اردو، مذکر، اسم
(کانسا دھات سے)

جنوبی ہند میں رائج ایک سکہ کا نام جو انیسویں صدی کے اوائل تک رائج تھا۔ اسی کاس کا ایک فنم اور ۱۲ فنم کا ایک روپیہ

کافر
اردو، مذکر، اسم،
کافریں مؤنث
معشوق، محبوب

کئی کافریں اور بھی دل نواز
لیے ساتھ ساتھ اس کے سب اپنا ساز
میر حسن [سحرالبیان]

کال پڑنا
قحط ہونا، کمی ہونا، فقدان ہونا

خوب رو اب نہیں ہیں گندم گوں
میر ہندوستان میں کال پڑا
میر

کالا چور — نامعلوم آدمی، غیر شخص

گھر کا بھیدی ہے کون غیر از مور
یہ نہیں ہے تو اور کالا چور
میر حسن

کالا بال — موئے زہار، پشم، جھانٹ

کس طرح شہر کا نہ ہو یہ حال
شیدی کافور ہووے جب کتوال
چور کب اس کا زور مانیں ہیں
کالا بال اپنا اس کو جانیں ہیں
سودا [کتوال کی ہجو]

کام — اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۲۔ کام شاستر

[اصل تلفظ میں میم پہ زبر ہے۔ لیکن جس طرح میم ساکن پڑھنا غلط ہے اسی طرح ما پڑھنا بھی غلط ہے۔ اردو میں ایسے تمام الفاظ کا تلفظ سکون آخر سے ہی کیا جاتا ہے۔ رام کی طرح]

۱۔چاہ،خواہش،شہوت نفسانی

۲۔وہ علم یا کتاب جس میں عورت مرد کے جسمانی تعلقات و معاملات کا ذکر ہو۔

۳۔ایک دیوتا جو شہوت کا موکل ہے۔اسے کام دیو بھی کہتے ہیں۔

کام کا دیو تری پیٹھ پہ جس دم لاگا
مارے مستی کے نہ سوجھا تجھے پیچھا آگا
جا پڑا تیری پہ تو پہن کے سوہا باگا
چھانٹی جب ان نے دولتی تو پھر ایسا بھاگا
جتنا تھانبا نہ تھمبا اے مرے منہ زور بچے

سوداؔ[ہجو شیخ صبغۃ اللہ]

کامنا چاہ،خواہش،تمنا،رغبت،ارادہ،نیت،آرزو

کامنی نہایت حسین عورت

کاموں چاولوں کو جو چڑھتے ہیں تو ایک غبار سرخ رنگ ان پر سے اترتا ہے وہ کاموں کہلاتا ہے۔اس کو حریص آدمی کھا بھی لیتے ہیں۔

ماموں منہ یں کاموں یعنی مفلس ہے۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

کان پر جوں نہ چلنا۔ — بے خبر ہونا، پروا نہ کرنا

کان پر جوں نہ رینگنا

ہر ایک کی جان سوز فرقت سے جلی
پر تم نے خبر کسی کی ایک بار نہ لی
دل زلف میں پھنس کے مرگئے لاکھوں کے
یہ بے خبری کہ کان پر جوں نہ چلی

میر شیر علی افسوس

کانس — اردو، برج، مونث، اسم [نون غنہ]

۱۔خودرو لمبی گھاس

۲۔وہ گھاس پھوس وغیرہ جو افتادہ اور ویران مقامات پر از خود بکثرت اُگ آتی ہے۔

کانس میں تیرنا — اردو محاورہ

خیالی پلاؤ پکانا، پر پرواز تخیل پر اڑنا، جاگتے میں خواب دیکھنا۔

کبھی نہ پوجی دوار کا کبھی نہ کروا چوت
تو گدھی کمھار کی تجھے رام سے کیا کوت

نا آزمودہ کار سے کار درست نہیں ہوتا۔ کار کی لیاقت ضرور ہونی چاہیے۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰]

بعض ادبی شرفاء نے اس کو مہذب بنانے کے لیے۔

''تو گدھی کمھار کی تجھے رام سے کیا کام''

بنا لیا ہے حالانکہ غلط ہے

کپال
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
۱۔ سر، ماتھا، کھوپڑی
۲۔ تقدیر، قسمت

کپال پھوٹنا
تقدیر پھوٹنا

کپال کھلنا
نصیب جاگنے

کپالی آسن
سنیاسیوں کا سر کے بل کھڑا ہونا

کپٹ
دھوکا، فریب، کینہ، مکر، بغض

کپٹی
مکار، عیار، کینہ پرور

کپول (بروزن بول بمعنی کہہ)
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، مؤنث
گال، رخسار، عارض
سودا نے مؤنث نظم کیا ہے
بنی ہے بھوک سے دربانوں کے یہ منہ کی گت
کہ بوڑھی بتنی کی جس طرح بیٹھ جائے کپول
سودا [ویرانی شاہجہاں آباد]

کترانا
اردو، فعل
۱۔ کتروانا
۲۔ بچنا

۳۔ بچ کر چلنا، کنارہ کرنا

۴۔ بے اعتنائی برتنا، بے رخی دکھانا، بھچکنا

خط کتروا کے آج قینچی سے
ہم سے ملنے میں جائے ہے کترا

سجاؔد

کٹ جانا

اردو محاورہ

[نوراللغات نے کٹ جانا جو اصل محاورہ ہے نہیں دیا۔
کٹ کٹ جانا دیا ہے جو اصل پر اضافہ ہے]
شرمندہ ہونا، خفیف ہونا، جھینپنا۔

دو چار گرم گرم جتانوں کی لی اینچ
بلبل کو ہم نے ایسا ہی چھیڑا کہ کٹ گئی

انشاؔء

کٹک

دستہ، لشکر، فوج، کنگن چوڑی، پہاڑ کی ترائی

آیا کٹک اجل کے جب یکہ باز خاں کا
سر بھی کہیں نہ پایا پھر سرفراز خاں کا

نظیر اکبرآبادی

کٹم، کٹب

(ہندی میں ٹ مضموم ہے)

خاندان، گھرانا، کنبہ

کُٹن، کٹنا
اردو، سنسکرت الاصل مذکر، اسم، وصفت

کٹنی مونث
بھڑوا، عورتوں کی حرام کمائی کھانے والا، عورتوں کو حرامکاری کے لیے فراہم کرنے والا۔

جو جو بخیل کٹن زر چھوڑ کر مرے گا
نظیر

کٹنی

عورتوں کو بھگا لے جانے والی عورت، دلّالہ

کٹوروں کی جھنکار

کٹورے بجنے کی آواز
قدیم دلّی کے بازاروں میں گرمی کے موسم میں سقّے مشک میں پانی بھرے کٹورے ہاتھ میں لیے پانی پلاتے پھرتے تھے۔

کُجلی بَن

[ک کے زبر سے بھی ہے]
جنگل جہاں ہاتھی بکثرت رہتے ہوں۔

کُچ، کُچا، کُچی
اردو، برج، مونث، اسم

کچیاں (جمع)
چوچی، تھن، پستان، چھاتی

کُھٹنی

سرِ پستان، چوچی کی گھنڈی

وہ گات اسی طرح دار، کچ یہ پاکیزہ
کہ سیوتی مس نہو وے گی اسی نزاہت
انشاء

کچال اردو، کھڑی بولی، مونث، اسم	غلط روی، بری چال، بدراہ، بدچال، بدقماش، بداطوار "یہ اس مال کو پاتے ہی لگا اندھادھند لٹانے اور کچال چلنے"۔ لطائف ہندی
کچھڑ، کچھار	وہ زمین جوندی وغیرہ کے کنارے ہو۔
کچھ تم سمجھے محاورہ	کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے۔ جب دو آدمی چالاکی کی بات کرتے ہوں اور دونوں ایک دوسرے کی چالاکی کو بھانپ جائیں تو یہ فقرہ بولتے ہیں۔ حساب دوستاں دردل، ہم تم برابر۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں: "کہ یہ ایک قصہ کی طرف تلمیح ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی پیادہ مسافر بہت سارو پیہ لیے جاتا تھا۔ رستہ میں اک سوار ملا۔ اس نے اُس سے کہا یار ہمارا کچھ بوجھ رکھ لے۔ سوار نے پوچھا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا روپیہ ہے۔ اس نے کہا میں کسی کی جوکھوں نہیں رکھتا جب سوار تھوڑی دور آگے بڑھا تو اس کی نیت میں فرق آیا کہ افسوس روپیہ رکھ کر گھوڑا نہ بھگایا۔ جو مفت میں گھرے ہو جاتے۔ ساتھ ہی اس پیادے کو خیال گزرا کہ اگر وہ لے کے چل دیتا تو تو کیا کرتا۔

تھوڑی دور چلا تھا کہ وہ سوار پھر آیا اور کہا کہ لا رکھ لوں ۔ اس نے اُس کو جواب دیا۔ کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے ۔ وہ وقت گیا وہ بات گئی‘‘۔

کچے گھڑے پانی بھرنا

فرہنگ آصفیہ میں ہے۔ دشوار اور ناممکن کام کرنا، سخت مشکل یا تکلیف اٹھانا، وقت میں پڑنا، سخت مصیبت جھیلنا

اس ستم گر سے مگر آنکھ لڑی ہے کہ حباب
کیسے کچے گھڑے پانی لب جو بھرتے ہیں
مومن خان مومنؔ دہلوی

اشک بھر لاؤ نہ دل دے کے میاں جرأتؔ تم
ابھی بھرنے ہیں تمھیں کچے گھڑے پانی کے
جرأتؔ

ہمارے نئے محاورہ داں نے گلشنِ فیض کے سبب یہاں بھی منہ کی کھائی ہے کہ اس محاورے کے معنی فرماں برداری اور غلامی کے لکھ دیے۔ یہ محاورہ بکرماجیت کی مشہور روایت سے لیا گیا ہے جس میں اس کے دھرم آتما اور صاحب کرامت ہونے کا اس طرح پر ثبوت دیتے ہیں کہ وہ کچے سوت کی ڈوری اور کچے گھڑے سے پانی کھینچ لیتا ہے اور کچے ہی برتنوں میں پانی رکھتا تھا مگر وہ پانی سے گارا نہیں ہو جاتے تھے۔

کَدُو، کَدُّو

اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

ایک عام ترکاری جسے لوکی بھی کہتے ہیں اور اسی کو گھیا کدو بھی کہا جاتا ہے۔ نہایت ہلکے سبز و سفید چھلکے کا لمبا ہوتا ہے۔ دوسری قسم کا کدو زیادہ بڑا، بہت سخت موٹے چھلکے کا زرد گودے کا ہوتا ہے یہ گول اور بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔

ایک اور قسم کا تلخ کدو ہوتا ہے جس کو اندر سے کھوکھلا کر کے سکھا لیتے ہیں اور فقراء اس کا پیالہ چنبل وغیرہ بناتے ہیں۔ اسے تونبہ تونبی کہتے ہیں۔[۱۲]

۱۔فقراء کا پیالہ، کشکول، بھیک کا پیالہ

۲۔شراب کا پیالہ یا ظرف

۳۔طنبورہ

۴۔کاسۂ سر

۵۔مردانہ عضوِتناسل

گالی کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔مثلاً ''کھاؤ تو کدو سے نہ کھاؤ تو کدو سے''

جب میں کچھ کو مجرے کو کہتا ہوں
لہو پی پی کے اپنا رہتا ہوں
بخشے ہے مجھے یوں وہ دو بہ دو
لیجو ترکاری کی جگہ کدو
سوداؔ

اسی طرح ''میرے کدو سے'' یا ''تمہارے ہاتھ کیا کدو لگے گا'' اور اسی طرح کے محاورات میں اشارہ فحش گالی ہے۔

اصطلاحاً حقیر اور بے معنی شے، خاک دھول

سما گئے مرے سینے میں مثل دل شیشے
تمہارے محبتوں ہاتھ کیا کدو آیا

وزیر

[یہ شعر نوراللغات سے لیا گیا ہے مگر مولوی صاحب نے
اس محاورے کے اصل مفہوم کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا]

کیا غم ہے اگر خبر نہیں آنکھ لڑاتی
یہ نرگسِ شہلا تو فقیروں کے کدو ہے

انشاء

کر

اردو، سنسکرت الاصل، مونث، مذکر
اسم

۱۔ مال گزاری ،محصول ،خراج ،باج ،چنگی ،ٹیکس،
۲۔ ہاتھی کی سونڈ ۳۔ روشنی کی کرن ۴۔جڑ
۵۔کمر ،دھوتی ۶۔ ہاتھ ،دست ۷۔سر کے بالوں
کی جڑوں کی خشکی

[میر نے مثنوی کرخدائی بشن سنگھ میں کر بمعنی ہاتھ استعمال
کیا ہے۔ یہ قلیل الاستعمال ہے لیکن یہاں خوبی یہ ہے کہ
بشن سنگھ کے موقع پر سنسکرت الاصل لفظ برتا ہے۔ سنسکرت
اور فارسی الفاظ کے درمیان واو عطف کا استعمال میر کے
تعرفات سے ہے۔۱۲]

ساقیا موسم جوانی ہے
کر و بادہ کی کامرانی ہے

میر

دھر اپنی چھاتیوں پہ بین، کر دکھاتے ہیں
جو ان کی بانسری لیتی ہے کوئی چھین جھپٹ
انشاؔ [قصیدہ ء دولہن جان کی تعریف میں]

تم دیکھو یا نہ دیکھو ہم کو سلام کرنا
یہ تو قدیم ہی سے سر پہ ہمارے کر ہے
[منقول از آبحیات]

کرّ
اردو، فارسی الاصل، مونث، اسم

[کرّوفر]
شان وشوکت، دبدبہ، شان، خوبصورتی، قوت

جنگل سب اپنے تن پہ ہریالی سج رہے ہیں
گل پھول جھاڑ بوٹے کر اپنی دھج رہے ہیں
نظیر اکبرآبادی [برسات کی بہار]

کر باندھنا۔کر لگانا
اردو

[کسی پر کر باندھنا یا لگانا دراصل مالیاتی اصطلاح ہے
مجازاً اٹل حکم دے دینا]
محصول عائد کرنا، ٹیکس لگانا
کوئی کام یا بات لازم کر دینا
حکم قطعی نافذ کر دینا

جس ہاتھ میں رہا کی اس کی کمر ہمیشہ
اس ہاتھ مارنے کا سر پہ بندھا ہے کرسا
میرؔ [دیوانِ دوم]

گُرزتی — گائے کے بچے کی کھال میں بُھس بھر کر گائے کے پاس
اردو،مونث،اسم — رکھتے ہیں تا کہ وہ پورا دودھ دے

گُرزسف — ۱۔سوف ۔روشنائی کی دوات میں ڈالا جانے والا کپڑا
اردو،عربی،مذکر،اسم — ۲۔ وہ کپڑا جو عورتیں ماہواری کے دنوں میں ماہواری
کے واسطے استعمال کرتی ہیں

گُرسی — لکھنؤ سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ایک قصبہ کا نام
جس کے رہنے والے عام طور پر احمق مشہور ہیں ۔اسی
طرح شکارپور کے رہنے والے بھی احمق کہلاتے ہیں ۔
کرسی کا ہے یا شکارپور کا ہے مترادف ہے چوتیا ہے
کرسی اور شکارپور دونوں جدید بھارت کے شہر ہیں ۔

کرم سینکہ — وہ حقہ جس کی نے پیشانی تک ہو۔ظریف بولتے ہیں ۔
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

گُرنی — معماروں کا اوزار
جب راج نے قضا کے کرنی بسولی ناکی
نظیر اکبرآبادی

گُرزوا — مٹی کی ہانڈی، مٹی کی بدھنا نما ہانڈی یعنی ایسا برتن جس
پوربی،اردو،مذکر،اسم — میں ٹونٹی بھی ہو۔عام طور پر اس طرح کے برتن میں گھی
تیل رکھتے ہیں جو ٹونٹی سے گرایا جاتا ہے۔پوجاپاٹ

میں عام طور پر استعمال ہوتی ہے۔

کروا کُمہار کے، گجھپو جمان کے، ڈھر کو لے جاہا

مٹی کا برتن کمھار کا گئی جمان کا، (تو بے تماشا) اُنڈ لیے جا

بہاری کہاوت

دوسروں کا مال بے دردی سے لٹانے کے موقع پر کہتے ہیں۔

کرورا، کروڑا

اردو، برج، مذکر، اسم

ا۔ تکلیف، مصیبت، آفت، زحمت، کال

۲۔ حاکم، داروغہ، محتسب

''......اور سورہ غاشیہ میں فرمایا کہ اے پیغمبر تو صرف نصیحت کرنے والا ہے۔ کچھ ان پر کروڑا نہیں ہے۔''

حالؔی۔ حیات جاوید [آگرہ ۱۹۰۳ء۔ حصہ دوم ص ۱۸۴]

غیروں کو آپ مجھ پہ کرورا بناتے ہیں
طالب میں ایک کا ہوں نہ خواہاں کرور کا

منیؔر

[نور اللغات نے یہ شعر کرورا بنانا کی مثال میں درج کیا ہے اور معنی ترجیح دینا لکھے ہیں جو درست نہیں]

کروڑ

اردو، مذکر، اسم

ٹیکس، محصول، چنگی۔

کروڑا

ٹیکس وغیرہ جمع کرنے والا، انسپکٹر، اوورسیر

کروڑی

گروہ

اردو، مذکر، اسم

زمین کا پیمانہ، کوس، تقریباً دو میل

گریال

اردو، مؤنث، اسم

[فعل کورنا سے اسم]

ا۔ اطمینان وفراغت کی حالت

گریال

پرندے کا مزے میں آ کر فراغت سے بیٹھنا اور چونچ سے اپنے پروں کو کریدنا۔ بہادر شاہ ظفر کا شعر ہے ۔

موسمِ گل کی خبر سن کے قفس میں صیاد
آ کے کریال میں ہر مرغِ خوش آہنگ کھلا

کریال کے معنی اسی وجہ سے آنند، سرور، امن، راحت، آسودگی، بےفکری بھی آتے ہیں۔

گریال میں غلیلہ لگنا: عیش وآرام میں خلل پڑنا، انسان کے آرام وفراغت میں بیٹھا ہو اور اچانک کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے۔ غلیلہ ہے غلہ، وہ گولی جو غلیل میں رکھ کر پرندے کے مارتے ہیں۔ گویا پرندہ بےفکری سے شاخ پر بیٹھا۔ آرام سے اپنے پر چونچ سے کریدتا ہو اور اچانک اسے ایک غلہ آ کر لگ جائے۔

سجاد کا شعر ہے

بیٹھے اگر خوشی سے آ کر چمن میں بلبل
کریال میں غلیلہ ایسا لگے کہ اڑ جائے

کریال کے سلسلہ میں ایک ملتا جلتا لفظ گریز بھی ہے۔مولوی سید احمد صاحب فرہنگ آصفیہ میں گریز کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

"پرندوں کا پرانے پروں کو جھاڑ کر نئے نکالنا، پرانے پر گرانا، پرندوں کے پر جھاڑنے کی کیفیت جس میں وہ نہایت بدنما اور بدہیئت معلوم ہوتے ہیں۔

صاحب فرہنگ جہانگیری لکھتے ہیں کہ لفظ گریچ دو معنی میں آتا ہے۔اول معنی وہ جھونپڑا جو اکثر دہقانی لوگ اپنے اپنے کھیتوں میں پھونس یا پولیوں وغیرہ سے بیٹھنے کے واسطے بنا لیتے ہیں اور نیز جب شکاری پرندوں جیسے باز و شاہین وغیرہ کے پر جھاڑنے کا زمانہ آتا ہے تو ان کو بھی گھروں میں باندھ یا پنجروں میں چھوڑ دیتے اور کہتے ہیں کہ گریز بستہ اند یعنی درخانہ بستہ اند۔ عوام نے غلطی سے پر گرانے کے معنی سمجھ لیے۔چنانچہ اس کے ثبوت میں حکیم سنائی اور حضرت امیر خسرو کے شعر میں بھی یہی معنی لکھے ہیں۔مگر چوں کہ یہ معنی داخل اصطلاح ہو گئے اس وجہ سے دوسرے معنی یہی قرار دیئے ہیں۔"

کرنو

اردو، پنجابی الاصل، مذکر، اسم

۱۔کیڑا [کیڑی، چیونٹی]

۲۔چیونٹی، چیونٹا

آسماں سے جونک ہی رو پایا
چاند کو کردیا ہے ہر کو کھایا
میر حسن

کڑکھا
اردو، مذکر، اسم
برطانوی عہد کے ابتداء میں ہندوستانی فوج میں ایک خاص جمعدار اس کام کے لیے رکھا جاتا تھا کہ وہ جنگ کے وقت فوجیوں کو ہمت دلائے اور انہیں اکسانے اور جوش دلانے کے لیے کچھ کہے۔ اس ہمت افزائی کو کڑکھا کہتے ہیں۔

کڑکھیت
اردو، مذکر، اسم
انگریزی عہد کے ابتداء میں ہندوستانی فوج میں ایک جمعدار افسر اس کام کے لیے رکھا جاتا تھا کہ وہ جنگ کے وقت اپنے کلمات سے فوجیوں کے دل بڑھائے۔ اس جمعدار افسر کو کڑکھیت کہتے تھے۔

کسالا
اردو، عربی، مؤنث، اسم
بکسل، سستی کرنا

۱۔ سستی، ڈھیلا پن، کاہلی
۲۔ سختی، تکلیف، مصیبت، دکھ
دل پچھا ہلا کی کو نپٹ کھینچ کسالا
لے یار مرے سلمہ اللہ تعالی
میر

کسبی/کنجری/کنچنی

اردو، مؤنث، اسم

یہاں [دہلی] کے محاورہ میں کسبی اور کنچنی بازاری عورتوں کو کہتے ہیں۔ پنجاب میں ان کو کنجری کہتے ہیں اور یہاں کنجرا ایک قوم ہوتی ہے کہ وہ زنا نہیں کرتے اور نہ ناچیں گاویں بلکہ چھاج وغیرہ بنا کر گزارا کرتے ہیں۔ کسبیاں کنچنیاں ناچتی گاتی ہیں زنا کرتی ہیں ان کی یہی معاش ہے اور کنجر نہ ہندو نہ مسلمان سب کے گھر کا اور مردار بھی کھاتے ہیں اور کنچن مسلمان ہوتے ہیں اکثر احکام اسلام کے بجالاتے ہیں۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

کسن

اردو، مذکر، اسم

اذیت، ظلم

کسنا

اردو، مذکر، اسم

۱۔ کوئی چیز جس سے کسا جائے

۲۔ چادر بستر وغیرہ پلنگ پر بچھا کر ڈوریوں سے پائے کے اس حصہ پر کس دیتے ہیں جو اوپر کی سمت ہوتا ہے۔ اس طرح بستر یا چادر پلنگ درست رہتی ہے۔ یہ ڈوریاں حسب حیثیت قیمتی ریشم کی بھی ہوتی ہیں۔ جن میں چاندی کے گھونگرو پڑے ہوتے ہیں۔

کے اوسپہ کسنے وہ مقیش کے
کہ جھبوں میں تھے جس کے موتی لگے

میر حسن [سحر البیان]

کفن پھاڑ کے بولنا

بے قراری سے بولنا۔ چپ رہنے کی طاقت نہ پا کر بولنا جب ایسا موقعہ یا بات ہو کہ معاملہ برداشت سے باہر ہو جائے اور بے بولے نہ رہ سکے۔

پیر ہو کے جو ہوا شیخ مرید اطفال
مردے سب بولے کفن پھاڑ قیامت آئی

سید عبدالعلی عزلتؔ

ککوڑا

پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

۱۔ ایک قسم کی نباتات

۲۔ جلی ہوئی روٹی۔ جو روٹی کوئلوں پر پکائی جائے اسے پشتو میں ککوڑے بہ واو مجہول کہتے ہیں۔ روہیل کھنڈ میں جو روٹی جل جائے اسے کہتے ہیں کہ "جل کر ککوڑا ہو گئی"۔

عرشی

کلا

بہت چھوٹا حصہ، گانا بجانا، مکر، فریب، ہنر، فنون لطیفہ

کلابتو

زری کے کام میں آتا ہے۔ اسے نون کے ساتھ کلابتوں بھی لکھتے ہیں۔ سونے چاندی کے تاروں کو ریشم کے ڈوروں پر بٹ کر چڑھاتے ہیں۔ زردوز بہت استعمال کرتے ہیں۔

فیلن نے اپنی لغت میں اس کی وجہ تسمیہ کل کا بٹا ہوا لکھا ہے۔

مولوی سید احمد صاحب فرہنگ آصفیہ کو اس سے بہت اختلاف ہے اور اس کے متعلق انہوں نے دلچسپ فقرے درج کیے ہیں۔

"جن لوگوں نے اس کی وجہ تسمیہ کل کا بٹا ہوا لکھا ہے یہ محض گھڑت ہے۔ وہ ذرا اکبر نامہ کو آنکھ کھول کر دیکھیں اول تو یہ کل کے ذریعہ بٹا ہی نہیں جاتا۔ ہاتھ اور پنڈلی کے رگڑے سے بٹا جاتا ہے۔ دوسرے اگر بالفرض کل سے بٹا جانا تسلیم کیا جائے تو بھی اس کی حقیقت نہیں معلوم ہو سکتی۔ جس مادہ سے اصلی حقیقت معلوم نہ ہو وہ مادہ نہیں کہلاتا۔ فیلن صاحب کو بھی ان کے نوجوان مددگاروں نے ایسا ہی دھوکا دیا ہے۔"

کُلَال، کلار — شراب فروش

کُلسی — پانی کا چھوٹا برتن، بڑا برتن کلسا کہلاتا ہے۔
اردو،مونث،اسم

کُلما — کلما کے معنی فرہنگ آصفیہ میں "دلمہ، مصالحہ دار قیمہ بھری ہوئی بکری کی انتڑی، گلم اور لنگوچا، تحریر کیے ہیں۔ نور اللغات میں صرف "بکری کی انتڑی میں قیمہ مسالے کے ساتھ بھر کر پکاتے ہیں" تحریر کیا ہے۔
پشتو،اردو

واقعہ یہ ہے کہ کُلمہ پشتو میں آنت یا انتڑی کو کہتے ہیں اور قیمہ بھری آنت بھی وہاں کلمہ کہلاتی ہے۔ رامپور میں شریر لڑکے دوسرے لڑکوں کو اوئی تیرے کلے میں سوئی کہہ کر چھیڑتے ہیں اور کلے سے مراد مقعد ہوتی ہے۔
عرشی

کلنگ، کلنک — داغ، دھبہ، بدنامی، رسوائی، ذلت

کلوتا
پشتو، اردو

کالا کلوتا اردو میں مستعمل ہے۔ کلوتا تنہا استعمال نہیں ہوتا

"سیاہ فام آدمی کالا کلوتا کہلاتا ہے۔ اس مرکب کا دوسرا جزو پشتو ہے۔ افغانی کلوٹ (بہ واو معروف) مرد کو اور کلوٹے عورت کو کہتے ہیں۔ اہل ہند نے اپنے اصول کے تحت کلوتا مرد کو اور کلول عورت کو کہا"۔
عرشی

کُلول
اردو، برج، مونث، اسم

مصیبت، آفت، سختی، تکلیف

ہمیں غش آ گیا تھا وہ بدن دیکھ
بڑی کلول ٹلی ہے جان پہ سے
میر

کلّول — اٹھکیلی، چنچل پن، خوشی

کلید پیچ — [کلید = چابی، پیچ = بل، مڑوڑ]

اردو، فارسی الاصل، صفت

کلید پیچ اگر رقعہ یار کا آوے
تو دل کہ قفل کا بستہ ہے کیسا کھل جاوے
میرؔ [دیوان چہارم]

کماویں میاں خانخاناں اڑاویں میاں فہیم — مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں: یعنی اعلیٰ دولت پیدا کرے اور ادنیٰ کے تصرف میں آئے۔ غیر مال سے بہرہ مند ہوں اور حقدار محروم رہے۔
عبدالرحیم خان خاناں نے جو بیرم خاں خان خاناں کا بیٹا اور اکبری نورتن کا ایک اعلیٰ رکن تھا اپنی ذاتی فیاضی اور سخاوت کے علاوہ اپنے غلام مرزا فہیم کو بھی اس کی بہادری خدمت گزاری اور جاں نثاری کے سبب ایسا ہی فیاض اور سخی بنادیا تھا۔ چنانچہ جو کچھ خان خاناں کا مال تھا وہ سب فہیم کے اختیار اور ہاتھ میں تھا۔ جو کچھ خان خاناں کماتا فہیم اسے چاہے جس طرح خرچ کرتا۔ پس اس وجہ سے یہ مثل مشہور ہوگئی۔ چنانچہ فہیم آخر کار اپنے آقا پر ہی تصدق ہوا جس کا ذکر تزک جہاں گیری میں اس طرح لکھا ہے کہ جہاں گیر کو خان خاناں کی فتنہ سازی اور نیرنگ پردازی سے کھٹکا لگا رہتا تھا۔

کیوں کہ شاہجہاں کی بغاوت کے زمانے میں اس کا بیٹا داراب شاہجہاں کے پاس چلا گیا تھا۔ پس مشیرانِ دربار کے مشورے سے خانخاناں کو نظر بند کر رکھا تھا اور اس کے گھر پر شاہی پہرا آ گیا تھا۔ ایک مرتبہ بادشاہ نے اس کا مال ضبط کرنے اور فہیم نام اس کے نمک حلال غلام کو پکڑ لانے کے واسطے کچھ آدمی بھیجے۔ اس نے نامردی کے ساتھ گرفتار ہونا اور اپنے آقا کا مال دوسروں کے ہاتھ لگنا مناسب نہ جان کر خوب دادِ مردانگی دی اور انجام کار اپنے نوکروں سمیت ہلاک ہوا۔

کُماہہ
فارسی، اردو، مذکر، اسم

تعویذ

"کماہہ بضم کاف تازی بروزن دوماہہ بمعنی تعویذ"۔
[منتخب النفائس۔ کانپور۔ ۱۲۸۶ھ]

کُم کُم
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

زعفران

کمانچہ، کماچہ
اردو، مذکر، اسم

۱۔ سارنگی وغیرہ بجانے کا گز
۲۔ ایک نوع کا وائلن
۳۔ محراب دار چھت، طاق

کمانچوں کو سارنگیوں کو بنا
خوشی سے ہر اک اونکی تربیں ملا
میر حسن[سحرالبیان]

کم پائی
اردو، فارسی الاصل، صفت

۱۔عارضی، غیر مستقل، دیرپائی کی ضد
۲۔گوشہ نشینی، کم چلنے پھرنے کی عادت

کم پائی پھر بھی سیر کیا میں نے سب جہاں
آشفتہ خاطری نے پھرایا کہاں کہاں
میر

کمری
اردو، مذکر، اسم

کمری یہ لفظ کمر بمعنی پیٹھ سے ہے۔ایک قسم کا شلوکا، کمر تک کی صدری، اس معنی میں یہ مؤنث ہے۔لیکن ایک قسم کے گھوڑے کو بھی کہتے ہیں۔گھوڑے کے ایک عیب کا بھی نام ہے، وہ گھوڑا جو چڑھائی پر نہ چڑھ سکے، کمزور کمر کا گھوڑا
میر حسن مثنوی سحرالبیان میں لکھتے ہیں ۔

نہ حشری نہ کمری نہ شب کور وہ
نہ وہ کہنہ لنگ اور نہ منہ زور وہ

اصطلاحات پیشہ وراں میں ہے۔

خدا ناکردہ گر کمری ہو گھوڑا
تو ہانک اونچے پہ اسکو کرکے کوڑا

چڑھے گر صاف تو کمری نہیں ہے
جو ہو برعکس اس کے تو یقیں ہے

کم سوار
اردو، مذکر، صفت

اناڑی گھڑ سوار، شہسوار کا برعکس

"ایک کایستھ کم سوار گھوڑے پر بیٹھا بازار میں چلا جاتا تھا۔ کسی شاہسوار نے اسے مینڈکی سے بھی پیچھے بیٹھا دیکھ کر کہا۔......"

[لطائف ہندی]

للو لال جی

کم صلا
اردو، مذکر، اسم

خفیہ تحریر کا ایک اصول مندرجہ ذیل شعر میں مخفی ہے:

کم صلا او حطالہ در سع
حرف منقوطش را بجایش دع

پہلے مصرعہ کے الفاظ جن حروف پر مشتمل ہیں وہ بدل جاتے ہیں لیکن جو نقطہ دار حروف ہیں وہ نہیں بدلتے۔ یعنی یہ حروف ایک دوسرے کے بدل جاتے ہیں: ک م۔ ص لا۔ او۔ ح ط۔ ل ہ۔ در۔ س ع۔ اور اس اصول کے مطابق "سلامت"، "عصکت" لکھا جائے گا۔

کنا گت

مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ اصل میں کنیا گت تھا۔ ہندوؤں کے ایک تہوار کا نام جس

میں وہ اکثر اپنی بیٹی کو عمدہ عمدہ کھانے کھلاتے اور آسن کے اندھیرے پاکھ کے ختم ہونے تک اپنے متوفی بزرگوں کے نام پر ان کی تاریخ یعنی یومِ وفات کو برہمنوں کو جمایا کرتے ہیں۔ بلکہ پنجاب میں تو یہ دستور ہے کہ کنواری لڑکیاں کناگت کے شروع سے ختم ہونے تک روز اپنے گھر سے باہر چلی جاتی اور وہاں باہم خوب ایک دوسرے کی گت بناتی ہیں۔ عجب نہیں کہ اس کا ماخذ یہی ہو۔ مگر بعض پنڈت یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اصل یہ لفظ کرناگت تھا۔ جس وقت راجہ کرن جو بڑا سخی تھا اور دیگر اشیاء کے بجائے صرف سونے کا دان پُن کرنے والا تھا مر گیا اور فرشتے اسے سورگ میں لے گئے تو وہاں اس کو کھانے پینے کے لیے سونا ہی سونا ملا جو اس کے کسی کام کا بھی نہ تھا۔ پس اس نے پندرہ روز کے واسطے پھر دنیا میں آنے کی درخواست کی اور اب کی دفعہ پیدا ہو کر اناج اور غلہ ہی غلہ کا پن کیا۔ پس جب سے کناگت کی رسم جاری ہو گئی یعنی راجہ کرن کی گت (حالت) سے منسوب۔ نو نورتی درگا مائی کے سولہ کناگت پتروں کے مشہور ہیں۔ جیسے "آئے کناگت، پھولا کانس یا من اچھلے نونو بانس"۔

کنپانا

اردو۔ فعل

تھرتھرانا، جگہ سے ہلا دینا، ہلا کر جگہ سے ہٹا دینا، کپکپا دینا

"پھر پھسلا دیا اور کپا دیا ابلیس نے ان دونوں کو
بہشت سے"

شاہ عبدالقادرؒ [موضح القرآن ۔سورۃ بقر]

کنشر
اردو، صفت

بخیل، کنجوس

کفنک
برج، اردو، مذکر، اسم، صفت

بدخلق، بداطوار، کنجوس، کمینہ

"کفنک بفتح کاف تازی وسکونِ نون و تاے ہندی
مفتوح وآخر کاف تازی کسیکہ بخیل وبدخلق باشد"۔
مولوی محبوب علی رام پوری۔

[منتخب النفایس ۔کانپور۔۱۲۸۵ھ]

کنجا
اردو، صفت، مذکر

نیلی آنکھوں والا
کنجی (مونث)

کنجنی
اردو، برج، مذکر، اسم

سونا، زر، ناچنے والی

گلے کی صفائی وہ کرتی کا چاک
تڑاقے کی انگیا کسی ٹھیک ٹھاک
وہ کنچن سی اس میں کچیں لال لال
بھری رنگ سے قمقمے کی مثال

میر حسن [سحرالبیان]

گُنچک، گُنچکی
اردو، پراکرت، مؤنث، اسم

انگیا، کرتی

گُنڈورا
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

چمڑے یا کپڑے کا دسترخوان

کُندری
اردو، فارسی الاصل، مونث، اسم

حضرت بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نیاز جس میں صرف نیک و پاک بیبیاں شرکت کرتی ہیں اور نیاز کا تبرک مردوں کی نظروں سے الگ رکھا جاتا ہے

کُندی کرنا
اردو

کپڑوں کو اچھی طرح مار کر اور پیٹ پاٹ کر صاف کرنا جیسے دھوبی عموماً کرتے ہیں
اسی لیے کنایتاً اچھی طرح مرمت کرنے اور مارنے پیٹنے کو بھی کندی کرنا کہتے ہیں ۔

گُنڈ
سنسکرت، برج اردو

ولدالزنا، ہندو شاستروں کے مطابق وہ اولاد جو کسی عورت کے شوہر کی زندگی میں دوسرے مرد سے پیدا ہوتی ہے یہ اولاد کریا کرم کی مستحق نہیں ہوتی ۔

کُنک
اردو، مذکر، اسم

۱۔ سونا، طلا، زر
۲۔ دھتورا

کنک کنک تیئں سوگنی مادکتا ادھکائے

وہ کھائے بورات ہے یہ پائے بورات

للولال جی [لطائف ہندی]

سونا اور پھر دھتورا (یعنی مال وزر اس پر نشہ) سوگنا نشہ

بڑھاتا ہے۔اس دھتورے کو آدمی کھا کر بہکتا ہے اور

اسے (مال وزر کو) پا کر بہکتا ہے۔

کنگاج دیکھیے کنگایش

کنگاش دیکھیے کنگایش

کنگایش [کنگال سے بنایا ہے]

اردو، مؤنث، اسم

ا۔غربت افلاس

کِنگایش [اصل فارسی میں کنگاج، گنگاج، کنگاش اور گنگاش ہے]

اردو ــ فارسی الاصل، مؤنث، اسم

۲۔مشورہ، غور وفکر، تدبیر، صلاح

خاص طور پر کسی سازش کے لیے صلاح مشورہ

ان سے آزار دہی کی مری کنگایش ہے

ہمدم ان سے مری خونریزی کی فرمایش ہے

واسوخت۔میر

کنگنا

فرہنگ آصفیہ میں ہے کہ یہ ہندوؤں کی رسم میں استعمال ہوتا ہے۔ وہ کلاوہ کے ڈورا جو پھیروں کے وقت دولہا کی داہنی کلائی اور دلہن کی بائیں کلائی میں باندھا جاتا ہے۔ کپڑے کی وہ پوٹلی جس میں اسپند اور گینڈے کی کھال یا لوہے کا چھلا سپاری ہلدی وغیرہ رکھ کر دولہا کے ہاتھ لگن کے دن باندھ دیتے ہیں۔ اس گیت کو بھی کہتے ہیں جس میں کنگنا باندھنے کا ذکر ہوتا ہے اور وہ کنگنا باندھتے وقت گایا جاتا ہے۔ جیسے آ و مورے ہریالے بنڑے۔ کنگنا میں باندھوں کر بیچ تیرے۔

کنے

پاس، نزدیک، قریب

اضلاع رامپور میں اب تک اسی معنی میں بولتے ہیں۔

بلا کر انہیں شہہ کنے لے گئے
جوں ہی روبرو سب وہ شہہ کے گئے
[مثنوی میر حسن۔ص ۱۷]

یا غوث اعظم آپ سوا کون ہے مرا
کس کے کنے میں جا کروں تقریر الغیاث
[حضرت شاہ نیاز احمد صاحبؒ نیاز بریلوی۔ قلمی مخطوطہ مملوکہ قادری]

کنیٹھا

لکھنؤ دہلی وغیرہ میں مکان کے کونے کو کنیٹھیا کہتے ہیں۔

سید محمد عبداللہ بلگرامی [حل غوامض ۱۸۸۵ء]

کوّا چھڑوانا
اردو محاورہ

کسی منّت یا بیماری یا اور کسی سبب سے صدقہ میں کوے کو چھڑاتے ہیں

"[نواب حامد علی خاں کے خسر نواب فضل علی خاں] نے خواجہ وزیر کا یہ مطلع پڑھا۔ ؎

جانور جو ترے صدقہ میں رہا ہوتا ہے
اے شہہ حسن وہ چھٹتے ہی ہما ہوتا ہے

استاد (ذوق) مرحوم نے کہا کہ صدقہ میں اکثر کوا چھڑاتے ہیں اسی لیے زیادہ تر مناسب ہے۔

زاغ بھی گر ترے صدقہ میں رہا ہوتا ہے
اے شہہ حسن وہ چھٹتے ہی ہما ہوتا ہے

محمد حسین آزاد [دیوان ذوق۔ دہلی ۱۹۳۳ء]

کوت
برج اردو، مذکر، اسم

کچا حساب، تخمینہ، اندازہ، قیاس، حساب کتاب کے معاملے میں، پیمائش

کوتنا
برج اردو، فعل

تخمینہ کرنا، قیاس کرنا، اندازہ لگانا

"فارسی: اندازہ کردن۔ عربی: خرص۔"

[منتخب النفائس۔ ۱۲۸۵ھ]

کوتوال

فرہنگ آصفیہ کے مطابق محافظ شہر و قلعہ۔ شب گرد۔ شحنۂ شہر کا رات کو گشت لگانے والا افسر۔ اس لفظ

کی تحقیق میں اختلاف ہے۔ اکثر لوگ تو اس طرف ہیں
کہ یہ ہندی ہے۔ کوٹ بمعنی قلعہ اور وال بمعنی محافظ
سے مرکب یعنی محافظ قلعہ و حصار۔
بعض کی رائے ہے کہ اصل میں یہ لفظ کوتہ وال یعنی
مالکِ کوتہ ہے۔
کیوں کہ کوتہ ان بندقوں کو کہتے ہیں جو سپاہی لوگ اکٹھی
کر کے کوتوالی میں رکھ دیتے ہیں۔ غرض اس کے ہندی
ہونے میں کلام نہیں اور یہیں سے یہ لفظ فارس و خراسان
میں پہنچا ہے۔ البتہ اس قدر محل تأمل ہے کہ ہندی
میں کوتوال مرکب ہو کر کسی ہندی کوش یا پرانی تصنیف
میں نہیں پایا گیا۔ ہاں کوٹ علیحدہ بولا جاتا
اور بکثرت استعمال میں آتا ہے۔ لفظ کوتوال کے
اشعار فارسی کتابوں میں برابر پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ
درویش دہکی ملا محمد ظہوری وغیرہ کے اشعار اس وقت
بھی ہمارے پیشِ نظر ہیں۔ پس اس لحاظ سے اسے
مفرس خیال کرنا چاہیے۔

کوتھ — برج اردو

کوتھ؟ بمعنی کیا مطلب، کیا کام، کیا واسطہ
تو گدھی کمہار کی تجھے رام سے کوتھ؟
دیکھیے: کوت

کوتھمیر، کوتمیر

ہرا دھنیا، کشنیز

کوتھی

برج، اردو، مونث، اسم

تلوار وغیرہ کی نیام کے نیچے بطور شام کے لگایا جانے والا لوہے وغیرے کا ٹکڑا

"کوتھی چیزیکہ در پائین نیام شمشیر وغیرہ نصب کنند۔"

[منتخب النفائس۔ ۱۲۸۵ھ]

کوٹ گڑارا

اردو

قلعہ

کوٹھی

اردو، برج، مونث، اسم

۱۔ ساہوکاری کی دوکان، ساہوکارہ، مہاجنی اور روپیہ کے لین دین کا ادارہ، بنک، صرّافہ

۲۔ کارخانہ، فیکٹری، مال گودام

۳۔ ہر قسم کے سامان فروخت کی بڑی دوکان

۴۔ غلہ کا کھتہ، اناج رکھنے کا مٹی کا مٹکے نما برتن

۵۔ کنویں کی تہہ میں پکی اینٹوں یا مضبوط لکڑی کا گول چکر بنیاد کے طور پر ڈالتے ہیں یا اس لیے کہ ریت نہ بیٹھے۔

کوٹھی بیٹھنا

بنک یا کارخانے دوکان کا دوالہ نکلنا

کوٹھی بیٹھنا یا بٹھانا

کنویں کی تہہ میں اینٹوں یا لکڑی کا گول چکر بنیاد کے لیے ڈالنا

کوٹھی کھولنا — بنک یا کارخانہ لگانا یا شروع کرنا

[نوراللغات۔ PLATTS]

کُوچنا
اردو، کھڑی بولی، فعل

۱۔ پھاڑنا، چیرنا
۲۔ چھید کرنا، چبھونا
۳۔ زخمی کرنا
۴۔ گھسانا

کور
اردو، برج بھاشا، مؤنث، اسم

کونا، کنارا، ٹکڑا، نوک، سرا
ذرا سی کوئی چیز، ٹوٹا ہوا ٹکڑا، ریزہ
کمی، نقص، کسر

کانپے ہے سر بھگوتے ہوئے اس کی پور پور
کیا بات ایک بال کٹے یا تراشے کور
یاں تک ہے استرے و نہرنی کی دھار بند
نظیر

کورنا
اردو، فعل

۱۔ کھودنا، کھرچنا، صفائی کرنا، نوچنا
۲۔ پرندے کا چونچ سے پروں وغیرہ کو صاف کرنا

کَورَو — کرو نامی خاندان کی اولاد جو دہلی کے بادشاہ تھے۔ جن کی پانڈووں کے ساتھ مہابھارت کی مشہور لڑائی ہوئی۔

اگر چہ دھرتراشٹر اور پانڈواں دونوں کے بیٹوں اور پوتوں کو کورو کہہ سکتے ہیں مگر بالخصوص دھرتراشٹر کے بیٹوں کو کورو اور پانڈواں کے بیٹوں کو پانڈو کہتے ہیں۔

کوڑی

۱۔جس طرح بارہ کا ایک درجن اس طرح بیس کی ایک کوڑی

کوک

۱۔عیاشی

کوک شاستر

۲۔جس میں جماع کے طریقے بتائے گئے ہوں وہ علم یا کتاب۔

کوگرمتا

(کوکر: کتا۔متا: پیشاب)
سانپ کی چھتری ،سماروغ

کوکلا
اردو، برج، مؤنث، اسم

کوئل: سیاہ رنگ کا نہایت شیریں آواز پرندہ
کوکلا بولنا: شیریں بیانی

یہ لڑکے نازنین بولے ہیں کوکلا جوں مور
تمام رنگ کی بوچھارے ہے شورا بور
نظیر

کوکل آنکھ
مذکر

ایک پودا

کومَل: نرم، ملائم، نازک، لطیف، کچا

کھاری کنویں میں گیا: نکما بے فائدہ گیا، تلف ہوا

[محاورات ہند ۱۸۷۹ء]

کھاری کنویں میں ڈال دینا: مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ ضائع کرنا، کھودینا، پھینک دینا، بے فائدہ کھونا، فائدے سے ہاتھ اٹھانا

دشمن سے سارا حال کہیں گے وصال کا
ڈالیں گے اپنی بات کو کھاری کنویں میں ہم
مرزا صابر

قناد اگر سنے ترے شیریں دہن کے وصف
کھاری کنویں میں قند کے کوزوں کو ڈال دے
بحر

کھانڈا (مذکر، اسم): دودھاری سیدھی تلوار

کھپڑ: مٹی کا پیالہ جو فقیروں کے پاس ہوتا ہے

کھتّا: اناج رکھنے کا کوٹھا

کھٹائی میں پڑنا

کوئی کام تعویق میں پڑ جائے، برابر ٹلتا جائے اور کبھی سرانجام نہ ہو تو کہتے ہیں کہ کام کھٹائی میں پڑ گیا یا ڈال دیا۔

چرب و شیریں جو کلام ان کے یہی ہیں ہر بار
کچھ دنوں اب تو کھٹائی میں نمک خوار پڑے

رند

مولوی سید احمد صاحب دہلوی کہتے ہیں کہ یہ محاورہ سناروں سے لیا گیا ہے۔ کیوں کہ وہ اپنے بچاؤ کے واسطے زیور کے تقاضہ کرنے والے کو اکثر یہ دھوکا دے کر ٹال دیا کرتے ہیں کہ زیور تیار تو ہو گیا ہے اجلنے کے واسطے کھٹائی میں پڑا ہے دو چار روز میں نکال دیں گے۔ چنانچہ درزی کا بند اور سنار کی کھٹائی ایک مشہور مثل ہو گئی ہے۔

کھجلانا

اردو، کھڑی بولی، فعل

چڑھنا، خفا ہونا، ناخوش ہونا، غصہ ہونا، زچ ہونا

"بیراگی نے کھجلا کے جواب دیا۔ بابا میں تو اپنے ٹھاکر کو رجھاتا ہوں اور کوئی رجھا تو کیا نہ رجھا تو کیا۔"

[لطائف ہندی۔ نقل]

کھڈگ

تلوار، تیغ

کُھرا

گلا گھٹنے میں جو آواز نکلتی ہے۔

اور چرس کے پینے سے تجھکو لگے گا کُھرا

نظیر اکبرآباد

گھڑ ٹل
بہت تیز، سخت مزاج

گھڑ گھوج
اردو، کھڑی بولی۔ اسم۔ مذکر
۱۔ نام ونشان، پتہ
۲۔ تباہی، بربادی، خرابی، ستیاناسی
نام ونشان غارت کر دینا، تباہ وبرباد کر دینا

ہو یہ گھر کھوج مٹے چاہ نصیب اعدا
کرے اس دکھڑے کو اللہ نصیب اعدا
انشآء

گھڑا کھیل فرخ آبادی
اردو محاورہ
کام فی الفور یا کم خرچ، سستا
[محاورات ہند۔ ۱۸۹۰ء]

گھڑ پچ
اردو، مؤنث، اسم
الٹی باتیں، اینچ

غلام میں تو ہوں ان صاحبوں کی کھڑ پچ کا
سڑی تو صاحبی اسپر چبوترہ ہیچ گا
انشآء

گھڑی رکھی
ہنڈوی کسی سبب جو ملتوی رہتی ہے۔
ساہوکار بولتے ہیں۔ [محاورات ہند۔ ۱۸۹۰ء]

گھڑوا
کلائی میں پہننے کا زیور، کڑا

دیکھے گا جب تو لے گا تیرا اتار کھڑوا

نظیر اکبر آبادی

کھڑ پیچ

اردو، کھڑی بولی، مونث، اسم

دشمنی، غصہ، اعتراض، بغض، کینہ

کھڑ پیچ نکالنا: غصہ اتارنا، دشمنی نکالنا

کھسلنا

اردو، برج، فعل

کھسکنا اور پھسلنا

فائدہ کھسکنے کے لفظ سے وہ کیفیت ظاہر ہوتی ہے جو پھسلنے اور کھسکنے دونوں لفظوں سے مجموعی طور پر ظاہر کی جا سکتی ہے۔ یہ لفظ آگرہ اور اس کے نواح میں آج بھی رائج ہے۔ بعض علمائے ادب کو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ غلط لفظ ہے۔ زیادہ تر لوگ اس لفظ سے غالب کے خطوط کے ذریعہ آشنا ہوئے۔

میر غلام حسنین قدر بلگرامی کے نام خط میں ہے "حاجتی دھری رہتی ہے پلنگ پر سے کھسل پڑا پھر پڑ رہا"۔

[خطوط غالب۔ مرتبہ غلام رسول مہرؔ ص ۵۵۴]

چودھری عبدالغفور سرور کے خط میں ہے "پلنگ سے کھسل پڑا ہاتھ منہ دھو کر کھانا کھایا"۔

[مہرؔ ص ۴۹۹، لاہور بار دوم]

اس لفظ پر عام طور پر اعتراض کیا گیا ہے اور اسے غالبؔ کے تسامحات یا تخصات میں شمار کیا گیا ہے۔ جناب نظم

طباطبائی نے اپنی متعدد تحریروں میں جہاں اغلاط زبان
گنائے ہیں وہاں غالبؔ کے کھسلنے کا بھی حوالہ دیا ہے۔
مولانا طباطبائی اپنی مشہور شرح غالبؔ میں لکھتے ہیں۔
''...........ایک جگہ لکھتے ہیں پلنگ پر سے کھسل پڑا کھانا
کھالیا''۔حالانکہ اون کے معاصرین میں کسی کی زبان پر
دہلی و لکھنؤ میں یہ الفاظ نہ تھے۔انصاف یہ ہے کہ یہ
دونوں [میر و غالبؔ] بزرگ زبان اکبرآباد کے لیے
مایۂ فخر و ناز ہیں دو ایک لفظوں کے نامانوس ہونے سے
ان کی زبان پر حرف نہیں آسکتا۔''۔(ص۹۲)

پھر اسی شرح میں ایک اور موقع پر مولانا طباطبائی نے
تحریر فرمایا ''مرزا غالب مرحوم کی تحریروں میں میں نے
محاورہ لکھنؤ کے خلاف چند اور الفاظ دیکھے اس کے
بارے میں نواب مرزا خاں داغ صاحب سے تحقیق
چاہی انہوں نے لکھا کہ یہ غلط ہیں......کرسی پر سے
کھسل پڑا خلاف محاورہ ہے......[ص ۹۔۱۵۸]

ان سب علمائے زبان و ادب کو غلط فہمی ہوئی ہے اور اس
باب میں حضرت داغ کا فرمایا ہوا بھی مستند نہیں۔کھسلنا نہ
لفظ غلط ہے نہ خلاف محاورہ ہے اور نہ زبان اکبرآباد کے
لیے مخصوص ہے۔ایک زمانہ میں یہ تمام اہل زبان شعراء
اور ادباء کے استعمال میں تھا۔پھر امتداد زمانہ سے اس
کا استعمال کم ہوگیا۔بعد میں مفقود ہوا حالانکہ اکبرآباد اور

اس کے نواح میں آج تک رائج ہے۔ کھسلنا کو علامہ نظم طباطبائی کا "محاورہ لکھنؤ کے خلاف" کہنا بھی درست نہیں۔ انشاءاللہ خاں انشاؔء کی زبان اگر لکھنؤ کے لیے وجہ استثناء نہیں رکھتی تو اور کس کی زبان رکھتی ہے؟ انشاء جیسے شاعر و زبان داں ہیں سب جانتے ہیں۔ ان کا شعر ہے۔

کھسل جاتا ہے جب مخمل کا تکیا اپنے پہلو سے
تو یاد آتی کسی کی وہ مزے کی مجھکو کروٹ ہے

[کلام انشاؔء مرتبہ مرزا محمد عسکری الہ آباد]

لکھنؤ کے ہی ایک شاعر کا شعر ہے۔

الھڑ پنے سے باندھا جو ڈھیلا تو پھرتے میں
پاجامہ اسکا پیڑو کے نیچے کھسل پڑا

حسین علی تاسف لکھنوی

[دیوان غزلیات مرتبہ شبیہ الحسن نونہروی۔ صفحہ ۹۵ لکھنؤ ۱۹۷۳]

محمد عطاء اللہ عطاؔ دہلی کے شاعر تھے۔ قدرت اللہ قاسم نے مجموعہ نغز میں ان کے دو شعر نقل کیے ہیں۔

رکت پیاسا چھرا یاروں کا جس دم میان سے نکلا
عدو در ہر قدم درخونِ خود رپٹا گرا، پھسلا
اٹلم، دھوکڑم، کپٹی پچھاڑم بانک، رندم
کہ از دھاکِ منِ دھوکڑ سحگن از جائے خود کھسلا

[مجموعہ نغز حصہ اول ص ۳۹۹]

طبقات الشعراء۔ قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی

میں یہ شعر عظام کے نام سے دیا ہوا ہے جو امروہہ کا باشندہ تھا۔

ٹیلر۔ ہنٹر نے جو اردو کی لغت ۱۸۰۸ء میں مرتب کی ہے اس میں بھی کھسلنا کا لفظ درج کیا ہے۔

غرض اس لفظ کے متعلق صرف اتنا کہا جا سکتا ہے کہ اب سوائے زبانِ اکبرآباد کے اور کہیں شاید نہیں پایا جاتا اور متروکات میں شمار ہوتا ہے۔ لیکن ایک زمانے میں لکھنؤ اور دہلی دونوں جگہ کے شعراء کی زبان پر تھا۔

''میں جو رومال مدینہ شریف سے لایا تھا وہ بہت بڑا اور بھاری اور چکنا ہے۔ صبح کو ٹہلنے کے لیے سر پر باندھ کر جاتا ہوں لیکن ٹھہرتا نہیں کھسل پڑتا ہے......''

[اقتباس از ڈائری ۸/جنوری بدھ ۱۹۳۶ء
مولانا پروفیسر حامد حسن صاحب قادریؒ آگرہ]

کھسی
محاورۃ فعل معلق

رنج

رات دن کا مذاق خوب نہیں
ہنسی میں کھسی بھی ہو جاتی ہے
عمیر ہندی

کہلانا
اردو فعل مشتق

کاہلی کرنا

"کابلی سے کہلانا ۔میاں مجبور ایک قدیمی شاعر تھے۔
استاد [ذوق] مرحوم ان کی باتیں کیا کرتے تھے کہ
بڈھے دیرینہ سال تھے مکتب پڑھایا کرتے تھے۔ایک
دفعہ مشاعرہ میں غزل پڑھی ۔دیکھنا کس خوبصورتی سے
فعل مشتق کو بٹھایا ہے۔ ے

باتیں دیکھ زمانے کی، جی بات سے بھی کہلاتا ہے
خاطر سے سب یاروں کی، مجبور غزل کہلاتا ہے

[آزاد، آبحیات، لاہور ۱۹۱۳ء]

کھلوی
برج اردو، مونث، اسم

سرِ ذکر کی کھال، کھال جو حشفہ کو ڈھکے رہتی ہے
اور ختنہ میں قطع کی جاتی ہے۔
مولوی محمد ناصر علی صاحب غیاث پوری۔[اربع عناصر لکھنؤ
۱۹۲۹]

کھلنا
اردو، فعل

۱۔آشکا رہونا ۔فاش ہونا
۲۔حجابات برطرف کرنا، بے حجاب ہونا

بات اس پر جو نہ تھی اب تک کھلی سو کھل گئی
بزم میں اس کی میں ایسا مے کو پی کر کھل گیا
مرزا مغل سبقت

کھلی
پوربی، اردو، مؤنث، اسم

ہنسی، مذاق، تمسخر، ٹھٹھا

کھلی کرنا۔کھلی اڑانا، کھلی میں اڑانا، کھلیوں میں اڑا،
ان سب کے معنی مذاق کرنا، بے وقوف بنانا، مسخرا پن
کرنا وغیرہ ہیں۔نوراللغات نے یہ شعر درج کیا ہے

منہ کو غنچہ کے چڑھایا نہ کرو
گل کو کھلی میں اڑایا نہ کرو

رندؔ

جو ہم کو جانے بوڑھا سو ہے وہ شیخ چلی
ہم چھیڑ ڈالیں اب بھی خوباں کو کر کے کھلی

نظیر اکبر آباد

کھلے بندوں — علی الاعلان، بے روک ٹوک، بے دھڑک

کھلے بندوں ہوئی آمد سحر کی
اٹھا دامن کو شب آگے سے سرکی

مرزا فدوی لاہوری

کھن مذکر، اسم — مکان کی منزلوں کی تقسیم، اوپر کی منزل، چھت کے اوپر
بہ اوپر کمرے

اونچا مکان جس کا ہے پچکھنڈا سوایا
اوپر کا کھن ٹپک کر جب نیچے پانی آیا

نظیر اکبر آبادی

گھنڈانا — بھگانا، چلتا کرنا

گھنڈلنا — پاؤں سے روندنا، پاؤں سے ملنا دلنا

کہنہ لنگ — اردو، مذکر، اسم
گھوڑے کا عیب، پیدائشی لنگ کرنے والا جو علاج سے ٹھیک نہ ہو سکے۔

وہی ہوتا ہے کہنہ لنگ گھوڑا
کہ جو کرتا یہ اول لنگ گھوڑا

[اصطلاحاتِ پیشہ وران]

نہ حشری نہ کمری نہ شب کور وہ
نہ وہ کہنہ لنگ اور نہ منہ زور وہ

میر حسن [سحرالبیان]

کھوکھا — ہنڈوی وصول دے کر جو واپس آتی ہے اس کو کہتے ہیں، ساہوکاروں کی اصطلاح ہے۔

[محاوراتِ ہند ۱۸۹۰ء]

کھوئی — اسم
بارش سے بچنے کے لیے کپڑا یا بوریہ دھرا کر کے سر پہ رکھ لیتے ہیں اسے کھوئی کہتے ہیں۔

اور جن کی مفلسی نے شرم و حیا ہے کھوئی
ہے ان کے سر پہ سر کی یا بورے کی کھوئی

نظیر اکبرآبادی

کیتکی

اردو، پراکرت، مونث، اسم

ا۔ کیوڑے کا بوٹا اور اس کا پھول، کاوی

۲۔ کیوڑے کی شراب

گلابی میں غنچے کی مجھکو شتاب
پلا ساقیا کیتکی کی شراب

میر حسن [سحرالبیان]

ان دنوں شاید اور بھی تجھکو مزا پڑا ہے کچھ
آتی ہے کیتکی کی باس تیرے گلاب پاش سے

انشاء

کیٹ

ہر چیز کا میل، چرک، تلچھٹ، کیڑا

کیل

اردو، مونث، اسم

پھوڑے پھنسی میں جمے ہوئے مادے کی ایک ذرا سی تیلی سی نکلتی ہے اسے کیل کہتے ہیں۔

''آخر کار وہ پھوڑا پھوٹا۔ اس میں سے مادۂ منجمد جس کو کیل کہتے ہیں وہ نکلا۔

غالب۔ آفاق حسین

گ

گابھ — پیٹ، شکم، حمل، (اردو میں بالعموم جانوروں کا حمل)

گات (مؤنث، اسم)
ا۔ پستان، اندام نہانی، حمل
۲۔ بدن، جسم، عضو
۳۔ وضع، اسلوب، جسم کی خوشنمائی

عیاشی چستی و چالاکی گات سے
نمود جوانی ہر اک بات سے
میر حسن [سحرالبیان]

گاتھا — تعریف، حمد، گیت

گاتی (اردو، مؤنث، اسم) — چادر یا دوپٹے کو دونوں کاندھوں پر ڈال کر سینہ کو باندھنا

زری کے دوپٹے سے چھاتی کو باندھ
بدن کو چھپا اور گاتی کو باندھ
میر حسن [سحرالبیان]

گارو۔گاڑرو — شعبدہ باز، بازی گر، ساحر

گارڑو — نظیر اکبرآبادی نے گارو لکھا ہے۔

ہو میں بیکل بہ رنگ بسمل جو ہوش تھا سب ہوا وہ یکسو

بہت یہ میں نے تو چاہا پوچھوں میں نام اس کا مگر وہ گارو
نہ مجھے بولا نہ کی اشارت نہ دی تسلی نہ کچھ سنبھالا

گاڈر
[گندھارا سے ماخوذ]
اردو، پراکرت، مؤنث، اسم
ایک قسم کی بھیڑ۔ یہ نام اس لیے پڑا کہ غالباً اول اول گندھارا کے علاقے سے شمالی ہند کے میدانی علاقوں میں بھیڑ کی یہ قسم لائی گئی۔
گاڈر آنی اون کوں بیٹھی چرے کپاس
یعنی میں بھیڑ لائی تھی اون کی غرض سے وہ بیٹھی ساری کپاس چرے جاتی ہے۔ یعنی نفع کی جگہ الٹا نقصان۔

گانڈا
گنّا، احمق (گجراتی)

گپت۔ گپتی
خفیہ، پوشیدہ، مخفی
پوشیدگی، حفاظت، وہ عصا جس کے اندر تلوار وغیرہ پوشیدہ ہو

گت پھری
ایک قسم کا ناچ
اردو، مونث، اسم
کبھی گت پھری ناچنا ذوق سے
کہ تیورا کے عاشق کرے شوق سے
میر حسن [سحرالبیان]

کُچھی (چ کی تشدید سے بھی بولتے ہیں)

اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

کچھی، کوچی، کوچھی — چھوٹا گڑھا جو گلی ڈنڈا کھیلنے کے لیے بناتے ہیں۔ اس معنی میں یہ لفظ فارسی لفظ کوچی سے ماخوذ ہے جس کے معنی گڑھے کے ہیں

PLATTS نے اسے ہندی غلط لکھا ہے۔

کچھی کے معنی نوراللغات کے مطابق ملے جلے غلے۔
چندھیانے اور آنکھوں کے خمار آلود ہونے کے بھی ہیں۔ جیسے نیند سے آنکھیں کچھی ہونا۔

تار، ریشم، سوت اون وغیرہ کی غیر مرتب ڈوریوں یا دھاگوں وغیرہ کے ایک حصہ کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے ریشم کی کچھی یا تاروں کی کچھی۔ اسکی تذکیر گچھا بمعنی خوشہ بھی استعمال ہوتا ہے۔ انگوروں کا گچھا۔

گدروٹ مچادی — شوروغل مچا دیا۔ چور جنگل میں گیدڑ کی سی آواز بول کر اپنے حریف کو جو آبادی میں ہوتا ہے اپنا آنا جتلایا کرتے ہیں۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ اس آواز کے ساتھ گیدڑ نہیں بولتے۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

گدڑھی — کنچنی، گدڑھی، گھڑچڑھی، بیڑن، میر شکار، یہ سب کسبیوں کے فرقے ہیں۔ ان میں بیڑن اور گھڑچڑھی

اردو، مؤنث، اسم

ہندو فرقے ہیں۔ گدڑھی سب سے اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔

گُرو ہونا
اردو محاورہ

کسی کے سر ہو جانا، پیچھے پڑ جانا، دق کرنا
''راہ چلتے سے الجھتے تھے۔ جس کے گرو ہوتے تھے
اسے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا تھا۔
[آزاد۔ آبِ حیات۔(بیان محمد شاکر ناجی) ۱۹۱۳]

گُدڑی
اردو، برج، مونث، اسم

(حرف اول مضموم اور حرف ثانی بالفتح سے بھی ہے)
بازار، وہ بازار جو سڑک کے کنارے عارضی طور پر
لگایا جائے
ہاٹ، ہاٹ بازار، دن ڈھلے لگنے والا بازار
محمد صلاح آگاہ:

پیری میں کروں سیر جہاں کی تو بجا ہے
ہوتا ہے ڈھلے دن سے تماشا گدڑی کا

چمنستان شعراء لچھمی نراین شفیق۔[انجمن ترقی اردو ۱۹۲۸]

گُربھ

پیٹ، شکم، حمل

گردن کے ڈورے، گردن کا ڈورا
اردو، اصطلاح رقص

ا۔ وہ جنبش جو ناچنے والا گردن کو دیتا ہے اور اس
سے سر سینہ وغیرہ کو جنبش نہیں ہوتی۔ کہا گیا ہے کہ یہ
ادا بگلے سے لی گئی ہے جیسے وہ شکار کرتے میں گردن

کو خفیف اور خوبصورت جنبش دیتا ہے اسی طرح ناچنے

والا بھی کرتا ہے۔ (عبدالباری آسی)

چمکنا گلوں کا صفا کے سبب

وہ گردن کے ڈورے قیامت غضب

میر حسن [سحرالبیان]

۲۔ گردن کی لچک

تیری گردن کے جو ڈورے کو اڑا جائے تو پھر

چشم خورشید میں عیسیٰ وہیں سوزن مارے

انشاء

گرمی کا چہرا اردو	تمتمایا ہوا چہرہ، سرخ چہرا

وہ گرمی کا چہرہ کہ جوں آفتاب

جسے دیکھ کر دل کو ہو اضطراب

سحرالبیان

گروا	وزنی، گراں، سنگین، متحمل، محترم
گسائیں، گسائی	بزرگ، سادھو، شیاسی
گنوار نگر محاورہ قلعہ معلیٰ	گاؤں والا، گنوار، بے وقوف

تو زمانے میں گھسا آتا ہے
آدمی ہے و یا تو گستاگر
عبیر ہندی

گلاب
اردو، فارسی، مذکر، اسم

[آبِ گل]
پھول کا عرق

روئے عرق فشاں کو بس پونچھ گرم مت ہو
اس گل میں کیا رہے گا جس کا گلاب نکلا
میؔر

گلا بندھانا

پابند ہونا، محبت میں گرفتار ہونا

جنوں آمیز نکلے ہے صدا کچھ اپنے نالے کی
گلا اپنا بندھایا ہم نے کیوں زنجیر والے سے
حکیم رضا قلی آشفتہ

گُل بازی
اردو

"ہندوستان کے نوجوانوں میں بھی ایک رسم ہے کہ دو یار آمنے سامنے ایک گلاب یا گیندے کا پھول لے کر چند قدم کے فاصلہ پر کھڑے ہو جاتے تھے۔ یہ اُس پر پھینکتا ہے وہ اِس پَر، دس پندرہ دفعہ برابر رد و بدل رہتی تھی۔ جس کے ہاتھ سے پھول گر پڑتا وہ ہار جاتا۔ ہارنے کی سزا یہ تھی کہ اٹھاؤ آنکھوں سے۔ جرأت کے

شعر میں لطف یہ ہے کہ کہتا ہے کہ کاش میرا دل یار کی
گلبازی کے کام آتا۔ اگرچہ بہت سی چوٹیں کھانی پڑتیں
اور گرتا لیکن اس کے ہاتھوں اور ہاتھوں سے آنکھوں تک
جو جا پہنچتا۔

رتبہ گل بازی کا ولا کاش تو پاتا
ہاتھوں سے جو گرتا تو وہ آنکھوں سے اٹھاتا

آزادؔ، [دیوانِ ذوق]

گل تکیہ
اردو، مذکر، اسم

ایک قسم کا چھوٹا گول تکیہ جسے رخسار کے نیچے رکھتے ہیں

وہ گل تکیے اس کے جو تھے رشکِ ماہ
کہ ہر وجہ تھی ان کو خوبی میں راہ

میر حسنؔ [سحرالبیان]

گُلگُھوری
اردو، مونث، اسم

گرہ، بندھن، الجھن، پریشانی، گانٹھ، الجھاؤ، الجھا

گرہ لاکھوں ہی غنچوں کی صبا یک دم میں کھولے ہے
نہ سلجھیں تجھ سے اے آہ سحر اس دل کی گلگھوریاں

سوداؔ

پڑی جب گرہ بارھویں سال کی
کھلی گلگھوری غم کے جنجال کی

میر حسن [سحرالبیان]

گل چھرے اڑانا

عیش کرنا، اللّے تللّے خرچ کرنا، پیسہ ضائع کرنا

مولوی سید احمد صاحب دہلوی فرہنگ آصفیہ میں لکھتے ہیں:

لغوی معنی گولی بارود اور چھرے میں روپیہ ضائع کرنا، بارود یا آتش بازی وغیرہ میں روپیہ برباد کرنا، شوقِ شکار میں روپیہ اڑانا، خوب خرچ کر کے شکار کھیلنا، خوب عیش کرنا، نہایت فضول خرچی کرنا۔ مزے اڑانا، لطف اٹھانا، دولت پر پانی پھیرنا جیسے بیٹے نے باپ کے مرتے ہی وہ گل چھرے اڑائے کہ ساری کمائی خاک میں ملا دی۔
"تنخواہ بیچ کھوچ یہ بھی برابر کی۔ چار دن پھر صاحب عالم بن گئے۔ خوب گل چھرے اڑائے آخر کو پھر وہی فاقہ فقر رہ گیا (از سنگوئیلی)

تو اڑاتی ہے کہاں سے یہ بتا گل چھرے
تجھ پہ مرتا نہیں گر کوئی مہاجن کو کا
رنگین

اس کو ڈھب پہ اپنے لاکر واعظا!
خوب گل چھرے اڑائے آپ نے
مولوی سید احمد

یہ گل چھرے اڑائے کل نکل مجنوں نے زنداں سے
کہ ہر سو گل فشانی تھی شرارِ سنگِ طفلاں سے
ذوق

پائی دولت مال مارا قتل کیا مجھ کو کیا
خوب گل چھرے اڑاتا ہے تیچا یار کا
امیرؔ

چوں کہ مسلمانوں میں پہلے اکثر امیروں کے بچوں کو
عیاشی کی بجائے سیر و شکار کا شوق ہوا کرتا تھا۔ جس میں
کثرت سے گولی بارود چھرے کا کام پڑتا اور اس
میں ہزاروں روپیہ اٹھا کرتا تھا۔ بلکہ خود مختار ہوتے ہی وہ
کھل کھیلتے اور رات دن شکار کے سوا دوسرے کام سے
غرض نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ عالم گیر نے بھی اکثر
رقعات میں اس امر کی شکایت لکھی ہے اور بار بار یہی
نصیحت کی ہے کہ شکار کارِ بیکاراں است، اور شعراء کے
اشعار سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ گولی اور چھرے سے
یہ لفظ مرکب ہے۔ امیر اور ذوق کا شعر اسی میں دیکھ لو۔
دور کیوں جاؤ۔ چوں کہ اس شوق میں روپیہ صرف
ہونے کے علاوہ تضیع اوقات بھی ہے اس وجہ سے
بافراط اور بے دردی کے ساتھ روپیہ اٹھانے، فضول
خرچ ہونے، بے ہودہ وقت کھونے اور لہو ولعب میں
عمر گنوانے کے موقع پر اس محاورے کا اطلاق ہونے
لگا۔ اور جب وہ شوق حکومت کے ساتھ رفو چکر ہوا تو
عیش وعشرت شراب خواری اور عیاشی نے آ کر دامن
پکڑا اب ہمارے زمانے میں جب کہ ہتھیار رنگ رعایا

نہیں رکھ سکتی صرف عیش وعشرت کے موقع پر بولنے
لگے ۔ امیروں کے بچے جس طرح اب شب برات
میں بہترا روپیہ اڑا دیتے ہیں جب شکار میں اڑایا
کرتے تھے ۔

ہم نہیں جانتے کہ یہ بات ہمارے نئے محاورہ دانوں
کو کہاں سے معلوم ہوئی کہ انہوں نے اس کی وجہ تسمیہ
میں لکھ دیا کہ گلوں یعنی پھولوں کے جو قیمتی شے ہے
چھرے بنانا“ ۔ پھولوں کے چھرے حضرت ہی کی
زبان سے سنے ہیں ۔ اگر اس لفظ تک ہماری ہندوستانی
اردو لغات ان کے محاورات کے زمانہ انطباع میں
چھپ جاتی تو جہاں ہماری اور تحقیق کو اپنی تحقیق سمجھ کر
بغیر حوالہ لکھ دیا ہے ۔ اس کو بھی لکھ دیتے ۔ دیکھو
”اش اش کرنا“ وغیرہ بہتیرے محاورے الف سے لے
کر حرف ٹ کے اخیر تک ذرا ذرا سے فرق سے ٹکر کھاتے
چلے جاتے ہیں ۔ لیکن اب بھی وہی بات ہے کہ بلی نے
شیر کو سب کچھ سکھایا مگر پیڑ پر چڑھنا نہیں بتایا ۔ اہل زبان
ملاحظہ فرما کر اصل اور نقل کا انصاف کرسکتے اور جو نکات
خاص مسلمانوں کے رسوم وغیرہ سے متعلق ہیں ان میں
غور فرما سکتے ہیں کہ کون کہاں کہاں گرا اور کون کہاں کہاں
بازی لے گیا“ ۔

گُل چلا
اردو

قادر انداز، بے خطا نشانہ لگانے والا

خال مشکیں سے شکار اہل قلم کو سیکھئے
گل چلے شیر سے کرتے ہیں نیستاں خالی
آتش [نور اللغات]

گُل ریز
اردو، مؤنث، اسم

آتش بازی کی پھلجھڑی۔ ایک پتلی چھڑ یا لوہے کی سلائی جس پر مسالہ لگاتے ہیں اور جلانے پر اس سے پھول جھڑتے ہیں۔

گلستان کا باب پنجم
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

شیخ سعدی کی مشہور کتاب گلستان کے باب پنجم میں حسن وعشق اور عاشقی و رندی کی حکایتیں ہیں۔ اس لیے گلستان کے باب پنجم سے کنایہ داستان حسن وعشق اور رندی و بے باکی کا ہوتا ہے۔

سماں قمریاں دیکھ اس آن کا
پڑھیں باب پنجم گلستان کا
میر حسن [سحر البیان]

گلے پڑنا

خوامخواہ کسی کے سر ہونا

دست جنوں سے کرنا ٹکڑے اسے بجا تھا
کیوں پیرہن ہمارے ناحق گلے پڑا تھا
شاہ وحید تنہا

گُلفِز
برج اردو، اسم وصفت

سست، نکما، کاہل، آرام طلب، غیر ذمہ دار، بے کار، نا قابلِ اعتبار

گُمّ
پشتو، روہیل کھنڈ، اکبرآباد

پیٹ میں ریاح بھرے ہوں جس کے باعث آنتوں میں سختی کا احساس ہو تو کہا جاتا ہے۔ ''آج پیٹ میں گم سا ہے یا گم ہے''۔
[مولانا عرشی نے غم لکھا ہے جو محاورہ رام پور ہے۔۱۲]
غدود یا رسولی یا سخت ورم کو افغانستان میں ''غمبہ'' کہتے ہیں۔
عرشی

گُمت
برج اردو، مؤنث، اسم

۱۔راہ، راستہ، جادہ
۲۔ہمسفری، ساتھ، سنگت، میل ملاپ، خوش وقتی، لطفِ صحبت
اور کل کا احوال کچھ معلوم نہیں کہ کیا پیش آوے۔ایک گمت رہیں یا جدا جدا ہو جاویں۔''
میر امن [باغ و بہار۔لندن ۱۸۵۱ سیر پہلے درویش کی]

گُمک
اردو، مؤنث، اسم

۱۔گونج، تصادم
۲۔بائیں طبلے کی آواز۔طبلے کی جوڑی میں دایاں اور

بایاں دو ہوتے ہیں۔ گمکار کی آواز صرف بائیں سے نکلتی ہے۔

گئی بائیں کی آسماں تک گمک
اٹھا گنبدِ چرخ سارا دھمک

میر حسن [سحرالبیان]

گنج

گنج خزانہ کو کہتے ہیں اور اس بازار کو بھی جہاں اناج غلہ وغیرہ فروخت ہوتا ہے، غلہ منڈی۔ بعض چاقو اس طرح کے ہوتے ہیں کہ ان میں چاقو کے علاوہ کئی اوزار اور جمع کر دیتے ہیں۔ قینچی، پیچ کش وغیرہ۔ فارسی شاعری میں ایران کے شہنشاہ کے گنج خسرو کا اکثر ذکر آتا ہے۔ ان میں بعض کا تذکرہ اردو کے قصائد وغیرہ میں بھی ملتا ہے کہ آٹھ خزانے تھے اور ان کے الگ الگ نام تھے۔

خسرو نے جو خزانہ خود جمع کیا تھا اس کا نمبر ایک ہے اور اسے گنج عروس کہتے تھے۔ دوسرے خزانہ کا نام گنج باد آورد تھا یعنی ہوا کو لایا ہوا خزانہ۔ اس نام کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک دفعہ قیصر روم خسرو کے ڈر سے اپنے خزانوں کو کشتیوں میں لاد کے محفوظ مقام پر کسی جزیرے میں بھیجتا تھا۔ اتفاق سے زبردست ہوا چلی اور مخالف سمت میں چلی۔ کشتیاں اصل مقام کی طرف

جانے کے بجائے بہتی ہوئی اس مقام پہنچ گئیں جہاں
خسرو نے اپنی چھاؤنی بنا رکھی تھی ۔اس نے تمام کشتیوں
پر قبضہ کرلیا اور خزانہ بھی اس کے قبضہ میں آ گیا ۔
چوں کہ مفت اور بے وقت ہاتھ لگا تھا اس لیے اس کا
نام گنج باد آورد یا گنج باد رکھا اور اب ہر اس چیز کو کہنے
لگے جو مفت ہاتھ آئے ، مال مفت ۔تیسرا خزانہ ، گنج
دیبا کہلاتا تھا ، چوتھے کا نام گنج افراسیاب تھا ۔
افراسیاب بھی ایران کا بادشاہ تھا ۔اس کا جمع کردہ
خزانہ بھی خسرو کے ہاتھ لگ گیا تھا ۔پانچویں کا نام گنج
سوختہ تھا ، چھٹا گنج خضراء ، ساتواں گنج شاد آورد ،
آٹھویں کا نام گنج بار تھا ۔اس کو گنج گاؤ بھی کہتے ہیں ۔
یہ خزانہ خسرو کو ایک دہقان کے بتانے پر ملا تھا ۔اس
خزانے میں سونے جواہرات سے بھرے ہوئے
برتن تھے ۔اس دفینے کو ذوالقرنین کے خزانوں میں
سے بتایا جاتا ہے ۔

گنج
اردو، مذکر، اسم

ذخیرہ ، ڈھیر ، گچھا ، اناج منڈی ، آتش بازی کے
پٹاخوں کا ڈھیر

ڈھلے منہ پہ آنسو ہوا بسکہ رنج
چھپے چاندنی میں ستاروں کے گنج

میر حسن [سحر البیان]

گنجائیشی

اردو فارسی الاصل، اسم صفت

ا۔وہ زمین میں یا اراضی یا علاقہ جس کے لگان یا محاصل میں اضافہ کی گنجائش موجود ہو۔
۲۔ فائدہ مند، پر منفعت، نفع والا، گنجائیشی جنس یا تجارت جس میں نفع کی کافی گنجائش ہو۔

دل براں دل جنس ہے گنجائیشی
اس میں کچھ نقصان نہیں سرکار کا
میرؔ [دیوان ششم]

گنگا رام

گنگا رام اور مولا بخش: مولوی سید احمد صاحب دہلوی بیان کرتے ہیں کہ ایک بہت بڑا ہاتھ بھر کا جوتا جو اکثر تحصیل داروں یا کوتوالوں کے پاس خراج ادا نہ کرنے والوں اور بد معاشوں کو سزا دینے کے واسطے تحصیل یا کوتوالی میں رکھا رہتا تھا۔جس جوتے سے ہندو خطاوار کو سزا دیتے اسے گنگا رام اور جس سے مسلمان کو سزا دیتے اسے مولا بخش کہا کرتے تھے۔اکبر کے زمانے سے اس کا رواج ہوا اور اب تک چلا آتا ہے۔

گوپی چندن

ایک قسم کی پیلی مٹی جس سے تلک لگاتے ہیں

گور پر گور کرنی

گویا قبر جس میں پہلے سے مردہ دفن ہے دوسرا دفن کرنے کی کوشش کرنا۔مجازاً کوئی ایسا کام کرنے کی توقع کرنا

جس کے لیے پہلے سے امیدوار موجود ہوں۔ کسی ایسے
کام یا ملازمت کے لیے کوشش کرنی جو خالی نہیں۔

نجانا میں کوئی مرتا ہے اس پہ
عبث کرنے گیا میں گور پہ گور
محمد شاکر ناجی

چمنستان شعراء مرتبہ لچھمی نراین شفیق میں یہ شعر اس طرح
ملتا ہے۔

نہ جانا یہ کہ اس پہ کئی موئے ہیں
عبث کرنے گیا میں گور پہ گور
محمد شاکر ناجی

گورنا، گوڑنا
اردو، فعل

۱۔کھیت کی مٹی کو الٹ پلٹ کرنا
۲۔کھودنا، تلپٹ کرنا
۳۔خراب کرنا

گوری
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

آٹھ سال سے کم عمر لڑکی۔ پاربتی دیوی شیو جی کی بیوی
کا لقب، ایک راگ کا نام، رات، ہلدی، تلسی،
حجرالبقر۔

گوری
اردو، اصطلاح موسیقی

ایک راگنی جو رات کو دو بجے کے قریب گائی جاتی ہے
اور اسی وقت سوہنی بھی گاتے ہیں۔

ہوا حکم گوری کا جو برملا
لیے ساز اپنے سبھوں نے اٹھا
میر حسنؔ [سحرالبیان]

گوڑ — ٹانگ، ٹخنہ، ایڑی، پاشنہ، منت سماجت کرنا
اردو، برج، مذکر، اسم

گوڑ پڑنا — منت سماجت کرنا

گوڑ ٹوٹنا — پاؤں ٹوٹنا۔ تھکن اور درد کی تکلیف کا اظہار کرنے کے لیے بھی کہتے ہیں۔

گوڑ چھونا — پاؤں چھونا، عاجزی، ادب، تعظیم کا اظہار

گوڑ رگڑنا — ایڑیاں رگڑنا

کیا کیا نیازطینت اے ناز پیشہ تجھ بن
مرتے ہیں خاکِ رہ سے گوڑے رگڑ رگڑ کر
میرؔ

گوڑا — ۱۔ پیر، ٹانگ
۲۔ جانوروں کے پیر میں باندھنے کی رسی، بندھن

گوڑھ — اردو، سنسکرت الاصل، صفت
گہرا، نازک، عمیق، دقیق، پوشیدہ، مغلق، موہوم، مخفی، خفیہ، رمز آمیز

گوڑھج
وہ لڑکا جو خفیہ طریقہ سے عورت کے پیدا ہوا ہو، جس کی ولدیت نامعلوم ہو، حرامی

گوڑھ مارگ
خفیہ راستہ

گوکھ، گوک — اردو، برج، مونث، اسم
مکان کے باہر چھت پٹا ہوا چھجہ جس میں بیٹھتے ہیں۔

گوکھ والی
چھجے پر بیٹھنے والی، طوائف

گوگا
گوگا پیر کے نام سے مشہور ہے۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے دو قصے وجہ تسمیہ کے بارے میں فرہنگ آصفیہ میں درج کیے ہیں۔ ہم انہیں مختصر کر کے بیان کرتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق گوگا خاکروبوں کا مشہور پیر ہے جو اصلی میں راجپوت قوم چوہان سے علاقہ بیکانیر میں محمود غزنوی کے عہد سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ یہ شخص اپنے ماں باپ سے لڑ کر پرگنہ توہر علاقہ بیکانیر میں آیا جہاں اسکا مزار ہے۔ وہاں پہنچ کر ایک جوگی کا چیلا بن گیا اور چند مدت اسی حالت میں رہ کر آخر کار مشرف

بہ اسلام ہوا، ظاہر پیر کے نام سے مشہور رہوا۔ اسلام
لانے کے بعد اپنے گھوڑے اور ہتھیاروں سمیت
زمین میں جوشق ہوگئی تھی سما گیا۔ ایک عرصہ تک اس کی
قبر بے نشان رہی مگر محمود غزنوی کے وقت میں اس کی
بہت سی کراماتوں کو دیکھ کر ایک عمدہ قبر اور قبر
پر عمارت بنوادی گئی جو آج تک موجود ہے۔
اور کراماتوں کے علاوہ ایک یہ کرامت بھی اس زمانے
کے لوگوں نے دیکھی تھی کہ اکثر گائیں خود بخود آ کر گوگا
کے مزار پر دودھ کی دھاریں مار جایا کرتی تھیں۔ غرض
اسی زمانے سے آج تک اس مقام پر بھادوں، سدی،
اشٹھی ونومی کو بھاری میلا ہوتا ہے۔ ہزاروں کوس سے
خلقت آتی ہے۔ اس کی قبر کے پجاری مسلمان ہیں جو
چاہل کہلاتے ہیں اور قصبہ کرن پورہ میں رہتے
ہیں۔ لیکن خاک روبوں میں گوگا پیر کی پیدائش اور حقیقت
کی نسبت اس طرح مشہور ہے کہ علاقہ بیکانیر میں
راجہ جے ور کی ایک رانی مسماۃ باچھل اور اس کی سالی
کاچھل دونوں بانجھ تھیں۔ باچھل نے خدا تعالیٰ سے
اولاد کے واسطے دعا مانگی اس کے قبول ہونے سے
گرو گورکھ ناتھ وہاں آ کر نولکھی باغ میں ٹھہرے۔
باچھل نے ان کی خبر پا کر ان کی سیوا شروع کی۔ بارہ
برس ٹہل کرتی رہی۔ تیرھویں برس گرو گورکھ ناتھ چلنے

کو تیار ہوئے تو کاچھل نے آکر باچھل سے کہا کہ ذرا
مجھے اپنی سیوا کے کپڑے مانگے دیدے۔یہ کپڑے پہن
کر باچھل کا بھیس بدل کران کے پاس گئی اور کہا مہاراج
میں نے اتنے دن آپ کی سیوا کی مگر کچھ پھل نہ پایا۔
گرو گورکھا تھ نے چیلے سے کہا اس کو دو جو دیدے اور اس
سے کہا کہ جا تیرے ہاں دو جڑواں بچے پیدا ہوں گے
کاچھل وہاں اپنی بہن باچھل کے پاس آئی اور سب
کہانی سنائی ۔باچھل یہ فریب کی بات سنتے ہی اپنے
کپڑے پہن کر بھاگتی ہوئی جوگیوں کے پاس گئی اور
ساری رام کتھا فریب کی بیان کی ۔بس گرو گورکھ ناتھ
نے اپنے ماتھے کا میل پونچھ کر اسے دیدیا اور کہا جا
تیرے گوگا پیدا ہوگا جو کاچھل کے بچوں کو ہلاک
کرے گا اور سب لوگ اسے پیر مانیں گے ۔باچھل
نے وہ میل کھایا اور حاملہ ہوگئی مگر راجہ تے ور اس سے بد
گمان ہوگیا اور رانیاں بھی اسے طعنے دینے لگیں اور
باچھل نکالی گئی۔مگر پھر بڑی مصیبتیں اٹھا کر اور امتحان
طے کر کے آخر کار گوگا پیدا ہوا اور پھر اپنے ملک واپس
آیا اور ظاہر ہو کر ظاہر پیر کہلایا۔اور اخیر کو سمادھ میں از خود سما
گیا۔اس کے مزار پر سانپ بکثرت حاضر رہتے ہیں اور
خاکروب اس کی بہت سی کرامتیں بیان کرتے
ہیں۔چرکین کا شعر ہے ؎

یہ دعا ہے شب و روز چرکیں کی گوگا پیر سے
میں بھی اب مہتر بنوں جا کر الہ آباد کا

گولک
سنسکرت، برج، اردو
ولد الزنا ۔ ہندو شاستروں کے مطابق وہ اولاد جو کسی عورت کے شوہر کے مرنے کے بعد دوسرے مرد سے پیدا ہوئی ہو ۔ یہ اولاد کریا کرم کی مستحق نہیں ہوتی

گولک
(غلک)
ڈبہ یا برتن جس میں پیسے جمع کیے جائیں

گون
مونث، اسم، جمع گونیں
تھیلا، بورا، ان دو تھیلوں میں سے ایک جو بوجھ اٹھانے والے جانور کے دونوں طرف لٹکاتے ہیں تا کہ وزن برابر رہے ۔

کیا بدھیا بھینسا بیل شتر کیا گونیں پلّا سر بھارا
نظیر

گون
اردو، برج، مؤنث، اسم
چھوٹی رسّی، رسّی

گونتھنا ۔ گوتھنا
پُرونا، سینا، بری طرح سینا

گھہ — اردو، برج مذکر اسم

۱۔اوپری حصہ مکان کا، کوٹھا

۲۔تلوار یا کسی اور چیز کا قبضہ، دستہ

۳۔گرفت، پکڑ

گھہ باندھنا — کسی دستہ یا قبضہ پر کپڑا لپیٹنا تا کہ گرفت مضبوط ہو سکے۔

گھہ بیٹھنا — جم کر بیٹھنا، مضبوط پکڑنا، نہ چھوٹنے والی گرفت

اس کے پنجے سے دل نکل نہ سکا
زور بیٹھی ہے یار کی گھہ بھی

میرؔ

گھاٹ — برج اردو

جس جگہ آدمی دریا عبور کرتے ہیں اور جہاں دھوبی کپڑے دھوتے ہیں، اور تلوار کس گھاٹ کی ہے یعنی کہاں کی بنی ہوئی ہے اور غلہ جو کو بھگو کر پھر کوٹ کر پھر بھون کر چباتے ہیں۔ دہاقین وضع اور طرز کے اور کمتی کے معنوں میں بھی بولتے ہیں اور بعد ہولی کے جو شہروں میں میلہ ہوتا ہے اس کو بھی کہتے ہیں۔

مولوی سبحان بخش [محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

گُہار — برج اردو

ہنگامہ، جدال، شوروغوغا، بلو ہڑ بڑوں اور لاٹھیوں کی لڑائی۔مولوی محمد ناصر علی

صاحب غیاث پوری ۔[اربع عناصر]

گھالنا
اردو، فعل

تباہ کرنا، ویران کرنا، برباد کرنا، گھسیڑنا، داخل کرنا

گھام

گھام کہتے ہیں دھوپ کو، اور گرمی کو، بادل گھرے ہوں، ہوا بند اور حبس ہو تو گرمی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔
گھام کا لفظ ایک اور کہاوت میں یوں آیا ہے
یا مارے ساجھے کا کام یا مارے بھادوں کا گھام
بھادوں کی گرمی، وہی حبس امس بند ہو، بادلوں والی گرمی ہے۔

گھتیا، گھاتیا
اردو، برج، مذکر، اسم وصفت

داؤں لگانے والا، گھات لگانے والا، قاتل، مارنے والا، داؤں پیچ کرنے والا

رکھا عرصہ جنوں پر تنگ مشتاقوں کی دوری سے
کسے مارا ہے اس گھتیے نے ستمگر ہو کے میداں میں
میرؔ [دیوانِ سوم]

سنا جاتا ہے گھتیے ترے مجلس نشینوں سے
کہ تو دارو پیئے ہے رات کو مل کر کمینوں سے
میرؔ [دیوانِ سوم]

گھٹنا بڑھنا
اردو، رقص و موسیقی کی اصطلاح

بھاؤ بتاتے ہوئے گانے یا ناچنے والے کا آگے قدم رکھنا اور پیچھے ہٹنا، اس کو ادا بھی کہتے ہیں۔

آواز کی گھٹ بڑھ: چھب ادا

(گھٹ بڑھ کو چال بھی کہتے ہیں۔ بہترین چال کی نقل جو ناچ میں کی جاتی ہے وہ مٹک کی چال ہے)

عبدالباری آسی

وہ گھٹنا وہ بڑھنا اداؤں کے ساتھ
دکھانا وہ رکھ رکھ کے چھاتی پہ ہاتھ

سحرالبیان

گھر جانا

گھر تباہ ہونا، بربادی ہونی، مصیبت آنی

ہم پہ ایام مصیبت آج پھر آنے لگا
یار گھر جانے لگا اے وائے گھر جانے لگا

شاہ قدرت اللہ

گھُرسنا
اردو فعل

گھسیڑنا، اڑسنا، اٹکانا، کسی چیز کو دوسری چیز میں لگا لینا

کیوں سرچڑھے ہے ناحق ہم بخت سیاہوں کے
مت بیچ میں پگڑی کے بالوں کو گھرس اپنے

میر

اک جمع کے سر اوپر روز سیاہ لایا
پگڑی میں بال اپنے نکلا جو وہ گھرس کر

میر

گھُڑچڑھی
اردو، مؤنث، اسم

کنچنی، گدڑھی، گھڑچڑھی، بیڑن، میر شکار، یہ سب کسبیوں کے فرقے ہیں۔ ان میں بیڑن اور گھڑچڑھی ہندو فرقے ہیں۔ گدڑھی سب سے اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔

گھڑسال

اصطبل، طویلہ

گھڑی میں تولا گھڑی میں ماشا

کبھی کچھ کبھی کچھ، متلون، غیر مستقل مزاج

مزاج زرگر بچے کا ہم نے جو خوب دیکھا تو ہے تماشا
نہیں ہے اک حال پر وہ قائم گھڑی میں تولا گھڑی میں ماشا
مرزا جان طپش

گھُس پیٹھ
اردو، مؤنث، اسم

رسائی، داخلہ، پہنچ

گھُنگچی

ایک قسم کا سرخ دانہ جس کا منہ سیاہ ہوتا ہے

گھُوڑیاں
اردو، مؤنث، اسم

ایک قسم کا گیت جو شادی بیاہ کے موقعہ پر گایا جاتا ہے

ادھر کا تو یہ رنگ تھا اور یہ راگ
محل میں ادھر گھوڑیاں اور سہاگ
میر حسن [سحرالبیان]

گھورچی
اردو، مؤنث، اسم

ڈورے کا بل، دھاگے میں گرہ پڑنی، الجھن، الجھنا، الجھاؤ

گھوسی

مسلمان گوالا

گھونگھٹ

اردو، مذکر، اسم

پردہ، نقاب، آڑ

گھونگھٹ کرنا

نقاب ڈالنا، گھوڑے کا گردن پیچھے کھینچنا

گھونگھٹ کھانا

فوج کا شکست کھانا، تتر بتر ہونا

گھونگھٹ کا دروازہ

باغوں پارکوں اور عام عمارتوں میں چھوٹا دروازہ ایک خاص وضع سے لگاتے ہیں جس میں سے صرف ایک آدمی ایک وقت میں نکل سکتا ہے۔ نصف حصہ کمان کی شکل کا ہوتا ہے اور ایک پٹ اس نصف دائرے کے اندر ہی ادھر ادھر ہو کر راستہ دیتا ہے۔

گھونگھری

اردو، برج، مؤنث، اسم

[واو معروف اور مجہول دونوں سے تلفظ ہے]
برساتی۔ موجودہ برساتی کی ایجاد سے پہلے کسی موٹے کپڑے یا پرانے کمبل وغیرہ کو دوہرا کر کے ایک طرف سے سی لیتے تھے پھر اسے برقع کی طرح بارش میں بچاؤ کے لیے اوڑھتے تھے۔ اب بھی دیہاتوں میں پرانی بوریوں کو اسی طرح تہہ کر کے عارضی بچاؤ کے لیے عوام استعمال کرتے ہیں۔

کچھ ہوا پر بھی تم رکھو ہو نگاہ
کھونگھری پتو کچھ بھی ہے ہمراہ
بولے یہ مینہ نہ تھا مجھے معلوم
ورنہ لاتا میں ساتھ اے مخدوم
سوداؔ

کھونگی۔کھونگھی — دیکھیے کھونگھری

گیلڑ — پہلے شوہر کا بچہ
اردو
دیہاتی کا ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک مقدمہ میں ایک دیہاتی نے بیان کے دوران گیلڑ کا لفظ استعمال۔ جج نے دریافت کیا گیلڑ سے کیا مراد ہے۔مثال دے کر بتاؤ۔ دیہاتی نے کہا۔ فرض کرو تمہارا باپ مرجائے اور تمہاری ماں مجھے بیاہ کرلیوے تو تم ہمارے گیلڑ کہلاؤ گے۔

پُرگئے — پشتو میں اسی گیلڑ بچے کو کہتے ہیں،اور لڑکی کو پرگئی کہا جاتا ہے

گین باز — کھیل میں بے ایمانی کرنے والا، چیند باز
اردو، مذکر، اسم

ہیں گین باز ایک کھلاڑی بڑے ہی قہر
آساں نہیں ہے مارنا کچھ ان کی گوٹ کا
انشاؔء

ل

لَا

روہیل کھنڈی اردو، ئے
برج، اردو

پشتو میں تاہم، اب تک، ورنہ اور یقیناً وغیرہ کی جگہ لا بولتے ہیں۔ رامپور میں بھی جاہل کہا کرتے ہیں۔ ''لا میں نے اس سے یہ بھی کہا کہ سب تمہارے منتظر ہیں مگر اس نے پروا نہ کی''۔ اس ''لا'' میں بلکہ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ [عرشی۔ بات۔ ۲۶]

اکبرآباد کے نواح میں ''لے'' کا لفظ مذکورہ بالا معنوں کے علاوہ، بس، واہ، ارے، خوب! وغیرہ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔

''بوڑھے نے کہا کیا ٹرٹر کرتی ہے۔ ہمارے طالع میں یہی لکھا ہے کہ روز لکڑیاں توڑیں اور سر پر دھر کر بازار میں بیچیں تب لون روٹی میسر آوے یا ایک روز جنگل سے باگھ لے جاوے، لے اپنا کام کر، ہمارے حاتم کا ہکیو آوے گا۔''

میر امن [باغ و بہار۔ لندن۔ ۱۸۵۱ء سیر دوسرے درویش کی]

لاش کو آگے دھرنا

اردو محاورہ

''ہندوستان کا قدیم دستور ہے کہ جب سپہ سالار لڑائی میں مارا جاتا تھا تو اس کی لاش کو آگے لے کر تمام فوج کے ساتھ دھاوا کر دیتے تھے۔ سرہند پر جب درانی سے فوج شاہی کی لڑائی ہوئی اور نواب قمر الدین خاں مارے گئے تو میر منو ان کے بیٹے نے یہی کیا اور فتح یاب ہوا۔

اے دل یہ کس سے بگڑی کہ آتی ہے فوجِ اشک

لختِ جگر کی لاش کو آگے دھرے ہوئے

سوداؔ [آزاد ۔آبحیات ۔۱۹۱۴]

لام [l'arme]

مونث فرانسیسی

قطار،فوجی بھرتی،فوج کھڑی کرنا

"پانچ گھروں کی لام میں کا دوسرا گھر تھا" یعنی پانچ گھروں کی قطار کا دوسرا

منشی سید حسین [کورٹ مارشل ۔تعلیم الاخبار پریس، مدراس ۱۸۵۴]

لانگنا ۔لانگھنا

کودنا، پھاندنا، گزرنا، عبور کرنا

لاہا

نفع، فائدہ

لبنی

پوربی اردو، مونث، اسم

مٹی کا لمبوترا برتن جس میں تاڑی کے درخت سے رس جمع کرتے ہیں ۔چھوٹے برتن تاڑی پینے کے بھی کام آتے ہیں ۔

کہاوت: باپ کے گلے لبنی پوت کے گلے اُدراچھ مالا

لبیڑا — لکڑی، ڈنڈا، لاٹھی، سامان سفری، لاؤلشکر

کوڑا لبیڑا ڈرّہ در پر ہوا تو پھر کیا

نظیر اکبرآبادی

لپ جھپ — اسم وصفت، مؤنث

جلدی، پھرتی، عجلت، تیزی، عیاری، چوری

لپٹن/لفٹن — لیفٹیننٹ، لفٹنٹ

یہ دو ابتدائی شکلیں ہیں لفٹیننٹ کی۔ لپٹن
منشی سید حسین [تعلیم الاخبار پریس مدراس] "لپٹن"
لطائف ہندی میں اور لفٹن کورٹ مارشل میں ملتا ہے۔

لتر — اردو، مؤنث، اسم

پرانی جوتی

لترا — اردو، مذکر، اسم

لپاڑیا، جھوٹا، باتیں بنانے والا، لگائی بجھائی کرنے والا، چغلخور

لتری، مؤنث

لتاپتا — اردو، مذکر، اسم

ساز و سامان، مال و اسباب، گھر کا کاٹھ کباڑ

لٹا دھاری

فقیر ہے سر پہ بال بڑھائے ہے

محاورات ہند ۱۸۹۰

لٹ پٹا
اردو، صفت

۱۔ کھلنڈرا، بے راہ، مسخرا

۲۔ بے سلیقہ بندھی ہوئی پگڑی

لٹ پٹانا
اردو، فعل

لڑکھڑانا، پھسلنا، بہکنا، گھبرا جانا

لٹ پٹانا

تتلانا، ہکلانا

منشی سید حسین

[کورٹ مارشل۔ تعلیم الاخبار پریس مدراس ۱۸۵۳ء، ص ۱۱]

لٹ دھاری
اردو، صفت

لٹا دھاری

لٹ، بال

دھاری، والا

جس کے لمبے بال ہوں، بالوں کی لمبی لمبی لٹیں ہونا

وہ تبسم زیر لب رخ پہ لٹیں ہیں

یہ لٹ دھاری بنے آئے کہاں سے

لاثانی استاد [داغ] نے کسی قدر مسکرا کر فرمایا، لو بھئی

آغا! آج آپ کی خاطر سے ایک نیا محاورہ ہو گیا۔"

آغا شاعر دہلوی [اردو نامہ۔ کراچی۔ شمارہ ۴۰ ص ۷۸]

لُٹَس — تباہی، بربادی، لوٹ

لُٹنا — اردو، مصدر، فعل — لاغر ہونا، کم زور ہو جانا، بیماری سے دبلا ہو جانا، ڈھیلا پڑ جانا

"ہاتھی ہزار لٹا پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا۔ یعنی ہاتھی کیسا ہی لٹ گیا ہو کمزور ہو گیا ہو مگر وہ سوا لاکھ ٹکے کو ضرور بک جائے گا"۔

فتنہ، عطر فتنہ، گورکھپور، ۲۴/ جون ۱۹۱۱ء، ص ۱

"ہاتھی لاکھ لٹا پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا"

ٹکا بمعنی روپیہ ہے۔ دو پیسے کے مساوی سکہ جو یوپی میں برطانوی عہد میں رائج تھا اس سے مراد نہیں، آج بھی بنگلہ دیش میں یہی سکہ، ٹکا، رائج ہے۔

لُچ — اردو، فارسی الاصل، صفت — برہنہ، ننگا

لُچا — آوارہ، بد قماش، بدمعاش

لچھمی — اصطلاح موسیقی — ایک تال جو طبلے اور پکھاوج سے بجتی ہے۔

کوئی فن میں سنگیت کے شعلہ رو
برم جوگ لچھمی کے لے پر ملو

میر حسن [سحر البیان]

لرَبَر دیدہ
پشتو، روہیل کھنڈی اردو

لر پشتو میں نیچا اور بر اونچا کا ہم معنی ہے۔ لر بر کتل چاروں طرف دیکھنا یا دیدے مٹکانا کہلاتا ہے۔ روہیل کھنڈ میں شوخ و شنگ لڑکی کو لر بر دیدہ کہتے ہیں۔ اور کوئی لڑکا یا لڑکی ڈھیٹھ پن سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بڑوں سے بات کرتا ہو تو کہا جاتا ہے کہ "اس کا تو دیدہ لر بر نہیں ہوتا"۔ یا "لڑکی تو لر بر نہیں ہوتی"۔
[عرشی]

لو میں رہنا

کسی ایک جماعت میں شریک رہنا

لسَکنا
اردو، فعل

لیس دار ہونا، زمین کا نم آلود ہونا

لطفی
اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم

متبنّیٰ بچہ، دوسرے کا بچہ جو گھر میں مثل اپنی اولاد کے پلا ہو

لعنت کرنا
اردو، فعل

[نور اللغات میں ہے کہ "اس فعل کے ساتھ 'پر' مستعمل ہے 'کو' مستعمل نہیں"۔ حالانکہ خواجہ حسن نظامی نے 'کو' ہی استعمال کیا ہے۔۱۲]

۱۔ برا کہنا
"آپؐ نے کبھی کسی عورت یا نوکر کو لعنت نہیں کیا۔"
خواجہ حسن نظامی [بدخلقی کی برائی۔ سی پارۂ دل۔ دہلی ۔۱۹۱۶ء]

لکٹی
اردو

شعلۂ آتش

لکو لکٹی

عورتیں غصہ میں بولتی ہیں، ''پڑا خراب ہو یا جاتا رہو''

[محاورات ہند۔۱۸۹۰ء]

لکنا
اردو، فعل

پوشیدہ ہو جانا، نظروں سے غائب ہو جانا، مخفی ہونا

لکھا
اردو، صفت

درجہ، مرتبہ، پایہ، گت، حالت

لکھا بیسوا

بڑے پایے کی رنڈی۔ چھٹی ہوئی چالاک طوایف

لگ چلنا
اردو، محاورہ

بے تکلف ہونا

جھڑک کے کہنے لگے لگ چلے بہت اب تم
کبھی جو بھول کے ان سے کلام میں نے کیا

انشآء

[نوراللغات نے اسے دردؔ سے منسوب کیا ہے۔ حالانکہ کلام انشآء مرتبہ رزا محمد عسکری ہندوستانی اکیڈمی۔ الہٰ آباد۔۱۹۵۲ میں یہ انشآء کی غزل میں درج ہے۔]

لنگواڑ
برج، اردو، مذکر، صفت
ڈھنگڑا، عورت کا یار، آشنا

لکی
اردو، برج، مذکر، اسم
۱۔ للا بمعنی لڑکا، بچہ یا احمق، شرمیلا، اس کا مؤنث لکی ہے
۲۔ لکی، عنین، وہ مرد جو مجامعت پر قادر نہ ہو۔

جوڑے بغیر گذرے کس طرح مرد و زن کی
یہ چال ہے ولی کی یا کام ہے لکی کا
انشاء

لنگی
اردو، مؤنث
پیشاب

لنگی کرنا
پیشاب کرنا

لوٹے نمک ڈالا
یعنی نہایت اتفاق کیا ہے کہ اس سے کوئی پھرے گا
[محاورات ہند۔ ۱۸۹۰ء]

لودھ
ایک درخت کی چھال جو دوا میں اور رنگنے کے کام آتی ہے

لوند
سال قمری کا وہ مہینہ جس میں ہر تیسرے برس اضافہ ہوتا ہے

کبیسہ	انگریزی کے لیپ ایئر کو بھی لوند کا سال یا سالِ کبیسہ کہہ سکتے ہیں

لوند
فارسی، مذکر، اسم

[Platts نے سنسکرت مادہ دیا ہے جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں]

آوارہ گرد، خانہ بدوش، آزاد مشرب، فقیر، بے پروا، لاابالی، احمق، فضول، لفنگا، شہدا، بانکا، خانہ نشین، گھر گھسنا

رقیب نے تو مری جان ہی کھپا ڈالی
خدا کرے کہیں ہو تجھے یہ لوند جدا
انشاء

بولے وہ یوں رقیب سے آنکھوں میں تیری خاک
تو ٹکٹکی نہ میری طرف اے لوند باندھ
انشاء

اس میں ہی پارسا ہیں اسی میں لوند ہیں
بیدرد بھی اسی میں ہیں اور درد مند ہیں
نظیر (جھونپڑا)

"شہر کے لوند جب ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں تو ضلع بولتے ہیں۔ ایک کہتا ہے تمہاری چکنی چکنی باتوں نے چھالیا......"

[نظم طباطبائی۔ شرح غالب۔ حیدرآباد ۱۳۱۸ھ]

لونا چماری

بنگالے کی ایک مشہور جادوگرنی کا نام جس کی نسبت بقول مولوی سید احمد صاحب کے عالم گیر نامہ میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے جادوگروں کی جگت استانی لونا چماری اور اس کے گرو گھنٹال میاں اسماعیل جوگی کے مندرجن کے شیطانی نام جادو ٹونے کے منتروں میں کام روپ دیس کے ساتھ ایسی باتوں کے معتقد اکثر جپا کرتے ہیں۔ قلعہ بانداو واقع ملک آسام مقام کوچ بہار کے متصل پہاڑ کی چوٹی پر نیچے سے اوپر تک اب تک بنے ہوئے موجود ہیں جن کی سیڑھیاں ایک ہزار کے قریب ہوں گی۔ [انشاءاللہ خاں انشاء اپنی ایک مشہور غزل (؟) یا نظم میں لکھتے ہیں] ۔

لونا چماری کی قسم اور کلوا بیر کی
کالی بلا کی غولِ بیابان کی قسم

لونی

اردو، برج، مؤنث، اسم

فصل کی کٹائی کے وقت کھیت میں کام کرنے والے مزدوروں کو جنس کی شکل میں دی جانے والی مزدوری۔

لہری

اردو، صفت

متلون، غیر مستقل مزاج

لہلوٹ

اردو، صفت

قرض لینا اور واپس نہ دینا

لہلہانا — اردو، فعل

بیشتر زرد رنگ کی خوشنمائی کے لیے ڈھڈھانا، سبزہ زار کے لہلہانا اور سرخ رنگ کے لیے چہچہانا مستعمل ہے۔

[نور اللغات]

لنج — اردو، مذکر، اسم

پتھر جس پر دھوبی کپڑے دھونے کے لیے مارتے ہیں

لچڑ

بخیل، کنجوس، سست، کام کو گندگی اور سستی سے کرنے والا، مریل پٹوئیل

لیر — اردو، مونث، اسم

دھجی، کپڑے کی دھجی

لیزم — اردو، فارسی الاصل

کسرت کرنے کا ایک اوزار، ایک قسم کی کمان جس میں بجائے تانت کے لوہے کی زنجیر لگی ہوتی ہے

لے رہنا — اردو، محاورہ

دھوکا دینا، چوری کرنا، چرا لینا

لیلاوتی

کھلنڈری عورت۔ عیش ونشاط منانے والی عورت۔ یہ اصل میں بھاسکر آچارج کی بیٹی کا نام ہے جو مشہور مہندس اور ریاضی داں گزرا ہے۔ ہندوستان کا بہت بڑا

ہیئت داں بھی تھا۔مولوی سید احمد صاحب لکھتے ہیں:۔
''یہ لیلاوتی اسی کی بیٹی ہے۔بھاسکر کا زمانہ بعض کے
قول کے مطابق محمد غوری کا وقت یعنی ۱۱۹۴ء
پایا جاتا ہے۔بعض اس سے پیشتر بیان کرتے ہیں۔
لیلاوتی ایسی بد نصیب پیدا ہوئی تھی کہ جنم پتری سے
اس کا کنوارا رہنا سمجھا جاتا تھا۔بھاسکر آچارج کے
دل میں یہ بات ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتی رہتی تھی۔
بہت سی ادھیڑ بن کے بعد یہ بات خیال میں آئی کہ
پھیروں کے لیے ایسی شبھ گھڑی مقرر کرنی چاہیے
جس سے گرہ کی سختی جاتی رہے۔ظاہر ہے کہ ایسا وقت
اتفاق ہی سے ملتا ہے۔مدتوں بھاسکر آچارج اس
ساعت کا منتظر رہا۔جب وہ دن آیا اور وہ شبھ گھڑی
قریب آ پہنچی تو اس نے ایک ہوشیار منجم کو گھڑی کے
کٹورے پر نگہبانی کے لیے کھڑا کر دیا اور نہایت تاکید
کے ساتھ یہ کہہ دیا کہ جس وقت کٹورا ڈوبے اسی وقت
ہمیں آکر اطلاع دو۔مگر تقدیر کا لکھا کب مٹتا ہے۔
جو گھڑی بھاسکر نے اتنی مدت سے سادھ رکھی تھی وہ ایک
آن کی آن میں ہاتھ سے نکل گئی اور سب ہاتھ ملتے رہ
گئے۔ بچوں کا قاعدہ ہے کہ نئی چیز کو بڑے چاؤ سے
دیکھتے ہیں۔لیلاوتی گو سمجھدار تھی مگر بچہ ہی تھی۔جس ناند
میں کٹورا ڈال رکھا تھا اس کے پاس بار بار جاتی

تھی اور جھک جھک کر کٹورے کو دیکھتی تھی۔ ایک بار جھکنے
میں اس کی چوڑی کا ایک موتی جھڑ گیا اور وہ کٹورے کے
عین سوراخ پر جا کر ٹھیرا۔ فوراً پانی آنے کا رستہ بند
ہوگیا۔ جب اندازے سے زیادہ دیر لگی اور منجم نے آ کر
کچھ خبر نہ دی تو بھاسکر آ چارج کا ماتھا ٹھنکا۔ دل میں سمجھا
کہ لیلاوتی کے ستارے نے شاید کچھ کرشمہ دکھایا۔ اس
نے کٹورے کو آ کر جو دیکھا یہاں کٹورے کے بھرنے
میں بہت دیر تھی۔ اس کا پانی نکال کر دیکھا تو معلوم ہوا
کہ ایک چھوٹے سے موتی نے اس کا روزن بند
کر رکھا ہے۔ اب کیا ہوسکتا تھا۔ بھاسکر نے اپنے جی
میں کہا کہ یہ ہمارے منصوبے باندھنے بالکل عبث ہیں۔
پرمیشر کے حکم کے بغیر پتا نہیں ہلتا۔ پھر اپنی بدنصیب بیٹی
سے کہا سنو پیاری بیاہ شادی اس واسطے کرتے ہیں
کہ اولاد ہو اور اس سے دنیا میں نام چلے۔ سو میں تیرے
نام کی ایک ایسی کتاب بناتا ہوں کہ جب تک دنیا قائم
ہے اس سے جہان میں تیرا نام روشن رہے گا۔ حقیقت
میں اس نے جو اقرار کیا تھا اسے پورا کیا۔ حساب
اور ہندسہ عملی میں ایک نہایت عمدہ کتاب لکھی اور لیلاوتی
اس کا نام رکھا۔ جس سے آج تک لیلاوتی کا نام
زبان زد خاص و عام ہے۔ غرض جب یہ بات ٹھہر گئی
کہ لیلاوتی کو ساری عمر کنوارپن میں رہنا پڑے گا تو باپ

نے بڑی محنت اور جاں فشانی سے اسے ہر طرح کے علم
سکھائے اور سچ یہ ہے کہ اس نے بیٹی کی تنہائی کا ایسا عمدہ
علاج کیا کہ اس سے بہتر ہو نہیں سکتا۔ کہتے ہیں کہ لیلاوتی
نے حساب میں وہ مشق بہم پہنچائی تھی کہ ایک نگاہ ڈال کر
بڑے سے بڑے درخت کے پھل اور پتوں کا شمار بتا دیتی
تھی۔ جسے مساوات جاننے والے خوب سمجھ سکتے ہیں۔
اس مہارت کے سبب سب کو یہی یقین ہو گیا تھا کہ وہ
کتاب خاص اسی کی لکھی ہوئی ہے۔ کتاب لیلاوتی کی
ترتیب اس عنوان پر رکھی ہے کہ اول سے آخر تک باپ
بیٹی سے سوال کرتا چلا گیا ہے۔ فارسی میں اس کا ترجمہ فیضی
نے اور انگریزی میں ڈاکٹر ٹیلر نے کیا ہے۔

لینا ایک نہ دینا دو
محاورہ

حاصل نہ حصول، فائدہ نہ مطلب، ناحق کی مصیبت،
مفت کی علت وغیرہ

نظیر اکبر آبادی

کوئی پھول کے بیٹھے مسند پر کوئی روئے اپنی دولت کو
جو اپنا ہو سو مجھ سے لو اور میرا ہو سو مجھکو دو
کوئی لڑتا ہے کوئی مرتا ہے کوئی جھگڑے حق پر ناحق کو
جو دیکھا خوب تو آخر کو کچھ لینا ایک نہ دینا دو

مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ اس محاورے کی
نسبت ایک کہانی بھی مشہور ہے کہ ایک مینڈک اور مور کی

دوستی تھی۔ ایک روز مور مینڈک کو باغ کی سیر کرانے لے گیا۔ مینڈک نے کہا کہ یار میں تو تھک گیا میرے گھر پہنچا دو۔ مور نے پیٹھ پر بٹھا جھٹ دریا کنارے پہنچا دیا۔ جب واپس آیا تو چڑی مار نے جال بچھا رکھا تھا۔ یہ دانے کے لالچ سے جا پھنسا، مور نے کہا مجھے کیوں پکڑا۔ اس نے کہا داموں کے لالچ سے۔ اس نے کہا کہ چلو میرا ایک دوست یہاں سے قریب ہے اس سے کچھ دلوا دوں۔ وہ مان گیا۔ یہ مینڈک کے پاس لایا اور کہا اسے کچھ دے میرا پیچھا چھڑا دو۔ اس نے ایک لعل لا کر چڑی مار کو دیا۔ چڑی مار نے کہا میں تو دولوں گا مینڈک نے کہا تم مور کو تو چھوڑ دو۔ میں دوسرا بھی لاتا ہوں۔ اس نے کہا اچھا۔ مور کے رہا ہوتے ہی مینڈک نے اپنے یار سے کہا کہ لو یار اڑ جاؤ۔ اب تو لینا ایک نہ دینا دو۔ یعنی نہ تو میں اس سے اب ایک وہ لعل واپس لیتا ہوں اور نہ دو دیتا ہوں کام بن ہی گیا۔ اسی کے نتیجے سے یہ فقرہ بطور ضرب المثل مشہور ہو گیا۔

لیلنا اردو، مصدر فعل — نگلنا

لیلوٹ — دیکھئے لہلوٹ

لھنڈا

برج اردو، مذکر، اسم

گائے بھینس کا گلہ جو جنگل میں چرتا ہے۔
اور بکری بھیڑ کے گلے کو ریوڑ کہتے ہیں۔

[محاورات ہند۔۱۸۹۰ء]

لیو، لیوا

اردو، مذکر، اسم

مٹی، گارا، دیوار پر لگی ہوئی مٹی یا لگانے کی مٹی، لیپنے کی مٹی
۲۔مٹی کا لیپ، پکانے کے برتنوں کے پیندے میں مٹی لگاتے ہیں۔
پتیلیوں کو مانج کر ان کے کناروں تک چکنی مٹی کا لیو دینا چاہیے۔

محمدی بیگم [خانہ داری۔لاہور۱۹۳۲ء]

ماپا شوربا اور گنی ڈلیاں

کسی چیز کی قلت کو ظاہر کرنا

مثل مشہور ماپا شوربا اور گنی ڈلیاں

ماپنا

اردو، فعل

پیمائش کرنا، اندازہ کرنا، ناپنا تولنا

دہلی کے قدیم محاورے میں ناپنا کی جگہ اکثر ماپنا بولتے اور لکھتے تھے۔

"قلانچ، قلاش یا قلاچ ترکی میں دونوں ہاتھوں کے درمیان کی وسعت کو کہتے ہیں۔ اس لیے کپڑا ماپنے کا پیمانہ ہے۔"

[آزاد۔ آبِ حیات۔ لاہور ۱۹۱۳ء، ص ۳۷]

"جب ماپ کی چیز ماپ یا تول کی چیز تول سے بیچی، حرمت ربا کی علت وہ خاص اندازہ یعنی ماپ یا تول ہے۔" (نوٹ کے متعلق سب مسائل: عربی: مولانا احمد رضا خاں ترجمہ: [مولانا حامد رضا خاں صاحبزادہ موصوف، بریلی، پارچہم ۱۳۲۹ھ]

ماتنا

اردو، برج، فعل

نشہ کرنا، نشہ ہونا، نشہ چھانا، اثر و کیف طاری ہونا، بے خود ہونا

شاید شبِ مستی میں تمہاری گرم ہوتی تھیں آنکھیں کہیں

پیش از صبح جو آئے ہو تو راتے ماتے تم

میر [دیوانِ پنجم]

ماخام

پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

شادی کی پہلی رات

ماس پخشین، مازوگر، ماس کُھتن، ظہر، عصر اور عشاء کی نماز کو پہلے بڑے بوڑھے بولا کرتے تھے۔ ایک محاورہ بھی تک مستورات کے زبان زد ہے۔ یعنی "وہ پہلی ماخام کی ہریان ہے۔" یا کسی کنواری لڑکی کو کوستے ہوئے کہتی ہیں: "تو پہلیماخام کی ہریان رہ جائے" یہ ماخام پشتو ہے اور نمازِ شام سے بنا ہے۔ اس سے مغرب کا وقت اور نماز دونوں مراد ہوا کرتے ہیں۔ مگر ان محاوروں میں شادی کی پہلی رات مراد ہے۔

عرشی

مَاوِ کھتا

اردو، برج، مؤنث، اسم

ا۔ نشہ

کنک کنک تیئیں سوگنی ماوکتا اودھا کائے

وہ کھائے بورات ہے یہ پائے بورات

(ترجمے کے لیے دیکھیے کنک)

[للولال جی، لطائف ہندی، کلکتہ ۱۸۱۰ء]

مَادرِ بخطا

فارسی، اردو

گالی، دشنام، جس کی ماں نے حرام کیا، یعنی حرامی پلا، حرام کا

"مادر بخطا دشنامے ست مشہور"

ارسلان بیگ گوید ؎

مشک گویند بخالش سرِ دعوی دارد

ایں عجب نیست ازاں ہندوِ لے مادر بخطاء

[منتخب النفائس، میر محبوب علی رام پوری]

مارپیچ کی راہ — راستہ جس میں بہت پیچ وخم ہوں

اردو محاورہ

رکھتا ہے زلفِ یار کا کوچہ ہزار پیچ
اے دل سمجھ کے جائیو ہے راہ مار پیچ

محمد حسین کلیم

ماکھو وڑ گئی

چھپے چھپے شہرت پھیل گئی

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

مامی جیا — طرفداری کرنا، حمایت کرنا

اردو محاورہ

مان — عزت، آبرو، تعظیم، توقیر، قدر و منزلت، آؤ بھگت، شہرت، رتبہ، درجہ، ادب، جاہ، مقدار، مشابہت، ناپ، پیمانہ، اندازہ، شان، دبدبہ، ناز وادا، مانند، قابو، گھمنڈ، تکبر، غرور

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

مان بھنگ: بے عزتی

مان پان، مان تان: قدر افزائی، عزت، آبرو و قدر و منزلت

مان کا ہونا: قابو اور اختیار کا ہونا

مان مرنا: تکبر و غرور جاتا رہنا، عاجز ہونا، اکڑفوں ختم ہو جانا

"میرا یہ کہنا اور استاد کا مسکرانا صاحب عالم کے تو مان مر گئے"

[آغا شاعر دہلوی، اردو نامہ، کراچی، شمارہ ۴، ص ۸۰]

مانڈا — مذکر، اسم

پتلی روغنی روٹی جسے حلوے کی رکابی یا کونڈے پر ڈھک دیتے ہیں۔

(حلوہ مانڈا میں یہی روٹی مراد ہے۔)

مانڈا — برج اردو، مذکر، اسم

سفید باریک پردہ جو آنکھ کی پتلی پر آجاتا ہے۔آنکھ کا جالا

مانڈنا

ملنا، مسلنا، بنانا، کرنا

مانس (ماُمس)

گوشت، لحم

مُؤوَّل — اردو، عربی الاصل

(تاویل سے)

تاویل کیا گیا

"آیاتِ قرآنی جو بظاہر انبیائے بنی اسرائیل کے معجزات پر دلالت کرتی ہیں ان کو مؤوّل سمجھتے ہیں۔"

[حالی۔حیاتِ جاوید، آگرہ ۱۹۰۲ء، حصہ دوم]

ماہی مَراتب — اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

اعزازات جو سلاطین و بادشاہوں کی جانب سے امراء اور دوسرے لوگوں کو عطا ہوتے تھے۔ان میں مختلف شکلوں کے نشانات شامل ہوتے تھے۔مثلاً مچھلی اور دوسرے سیارے۔ بادشاہوں کی سواری آگے آگے بھی ہاتھیوں کے اوپر اس طرح کے نشانات اور عَلَم لے جائے جاتے تھے۔

وہ ماہی مراتب و سرو رواں
وہ نوبت کہ دولہا کا جیسے سماں

میر حسنؔ [سحرالبیان]

بارہا فوجِ ستم پرور نے لوٹا تھا چمن
اب وہ سب ماہی مراتب ہوا کچھ بھی نہیں
خالد حسن قادری

مایا — اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
۱۔فریب، مکر، دھوکا، چھل، کپٹ، نمود بے بود، وہم، پیار، جادو، طلسم، جہل، دولت، لکشمی
۲۔ارادۂ ازلی، خواہشِ ایزدی، قدرتِ کاملہ، خداوند تعالیٰ کی وہ قدرت جو وہم و خیال میں نہ آسکے، اس کا نمودار ہونا، حجابِ ازلی، خداوند تعالیٰ کی وہ قدرت جو پیدائش عالم کے وقت ظہور پذیر ہوئی تھی۔

مایا توکل — اردو
پس انداز کرنا، وہ رقم جو پس انداز کی جائے تاکہ ضرورت اور احتیاط کے وقت کام آئے۔

مَت (متوالا) — مست، مخمور، مدہوش، مغرور، شرابی، مسرور

متھنا — بلونا

مٹھ بھیر (مڈبھیڑ) — آمنا سامنا، مقابلہ وغیرہ
مولوی سید احمد صاحب دہلوی فرہنگِ آصفیہ میں لکھتے ہیں:

بعض پرانے شاعروں نے اس کو مٹھ بھیڑ اور بعض نے منھ بھیرا اپنے اشعار میں باندھ دیا ہے اور انھیں کی پیروی کر کے فیلن جیسے لغت تراشوں نے بھی غلطی کھائی ہے بلکہ اس کے مترجموں نے بھی نظیر اکبر آبادی کے شعر کو دیکھ کر اسی طرف زور دیا ہے۔ لیکن یہ محض غلط ہے۔ اگر علمِ زبان کے قاعدے سے دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ یہ لفظ ابتدا میں مونڈ بھیٹ تھا۔ مونڈ بمعنی سر اور بھیٹ بمعنی ملنا۔ مونڈ سے واو گر کر منڈ ا ہوا اور منڈا سے نون گر کر مُڈ ہو گیا چوں کہ "ڈ" اور "ٹ" کا ہندی میں بدل ہے جیسے کانڈا اور کانٹا، ڈونڈی اور ٹونڈی۔ اڈا اور اٹا، ٹھاڈ اور ٹھاٹ وغیرہ پس مُڈ کا مٹ بن گیا نہ کہ مٹھ علی ہذا القیاس۔ بھیٹ سے بھیڑ ہو گیا کیوں کہ "ٹ" اور "ڑ" کا بھی اسی طرح باہم بدل پایا جاتا ہے۔ جیسے ہٹ تال کا ہڑتال ٹمٹنا کا ٹمڑنا، چھٹرانا کا چھٹانا، پٹا کا کا پڑا کا لہٰذا اس لفظ کے مرکب معنی دو مختلف سروں کا ملنا یا ٹکرانا ہے۔

ہم اس جگہ نظیر کا ایک بند لکھ کر دکھاتے ہیں کہ اس نے جو مٹ بھیڑ کو مٹھ بھیڑ باندھ دیا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ زبان اور اس کی تحقیق یا فصیح و غیر فصیح الفاظ کا پابند نہیں۔ اسی بند میں کئی ٹکسال باہر گھڑے ہوئے لفظ موجود ہیں جس سے وہ ساقط الاعتبار ہو سکتا ہے۔

بے چین ہوا دل لینے میں گر دیکھنے میں کچھ دیر ہوئی
گھبرا کے نکلے بے بس ہوا اور شوق کی گھیرا گھیری ہوئی
بازار گلی اور کوچوں میں ہر ساعت ہیرا پھیرا ہوئی
تھی چاہ نظر بھر دیکھنے کی جس جاگھ پہ مٹھ بھیڑ ہوئی
ٹک دیکھ لیا دل شاد کیا خوش وقت ہوا اور چل نکلے

مُجّو سا
اردو، مذکر، اسم

لکڑیاں جو چھت کی مضبوطی کے لیے کھڑی کر کے لگاتے ہیں، ٹیک، سہارا

انشاء یہ جو ہے ریختہ گوئی کی عمارت
تو اس میں لگا اور فصاحت کے مجّو سے

انشاء

مُجہلہ (مُجہل)
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

۱۔ وہ صحرا جس میں راستہ اور راستے کی علامات نہ ہوں
۲۔ بے عملی اور جہالت کی ترغیب کا باعث
۳۔ وہ جگہ جہاں انتشار اور افراتفری ہو
۴۔ جہاں کسی کو معلوم نہ ہو کہ کیا اور کیوں کچھ ہو رہا ہے۔

مرتا ہے یا تماشا ہر اک کی ہے زباں پہ
اس مجہلے کو چل کر میں خواہ مخواہ دیکھوں
دیکھوں ہوں آنکھ اٹھا کر جس کو تو یہ کہے ہے
ہوتا ہے قتل کیوں کر یہ بے گناہ دیکھوں

میر

مُجیت — اردو، صفت

۱۔ گھسا ہوا، بد رونق، مستعمل، پرانا

۲۔ اصل قیمت سے کم پر خریدا ہوا یا بیچا ہوا

بِچرانا — اردو، مصدر، فعل متعدی

بے بھوک کھانا، بے رغبت کے کھانا

مُچلکا (مُچلکہ) — اردو، ترکی الاصل، مذکر، اسم

عہدنامہ کسی کام کے نہ کرنے کا تحریری وعدہ قول وقرار

یہ گھوڑا میں دیتی ہوں کل کا تجھے
ولیکن یہ دے تو مچلکا مجھے

میر حسنؔ [سحرالبیان]

مچلکہ دیا تھا نہ تونے یہی
بھلا اس کا بدلہ نہ لوں تو سہی

میر حسنؔ [سحرالبیان]

مُچھندر — اردو

بڑی مونچھوں والا، مسخرا، ظریف

مولوی نورالحسن صاحب نیر نے نوراللغات میں دیوث بھی معنی دیے ہیں جس کی تصدیق مثالوں سے نہ ہو سکی۔ لیکن اس کے معنی یقینی طور پر بندر نچانے والا اور بندر کا تماشا کرنے والا ہے۔ سودا نے میر ضاحک کی جو مشہور ہجو لکھی ہے اس سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

یارب تو مری سن لے یہ کہتا ہے سکندر
ضاحک کے اڑا دیوے کسی بن میں قلندر

گھر اس کے تولد ہوا گر بچۂ بندر
گلیوں میں نچاتا پھرے وہ شہر کے اندر
روٹی تو کسی طور کما کھاوے مچھندر
کر بجو موا لوگوں کی ناحق مجھے پٹوائے
اور اپنے موے جیتے کی گالی پہ نہ شرمائے
کوئی دوست ہو اس کا تو وہ اس بھڑوے کو سمجھائے
اس سے تو بھلا دو گھڑی بندر ہی نچالائے
روٹی تو کسی طور کما کھائے مچھندر

''مچھندر، میموں باز، عربی: قراد''
[منتخب النفائس، مولوی محبوب علی رامپوری، کان پور
۱۲۸۵ھ]

مُحرّمات
فارسی، اردو مذکر اسم

رنگین دھاری دار کپڑا، ریشم کا دھاری دار یا لہریے دار کپڑا
نوراللغات نے مثال میں یہ شعر دیا ہے

نامحرموں کے آگے نہ آیا کرو میاں
پاجامہ اس پھبن سے پہن محرمات کا
مصحفی

''محرمات بفتح میم وسکون جائے حطی ورائے مہملہ مفتوح نام
جامہ ایست کہ خطوط رنگین داشتہ باشد۔ وفارسیاں بروزن
مقدمات خوانند وفاری جامۂ راہ راہ نیز خوانند تا ثیر گوید
قبائے راہ راہے داشت در بر

کہ ہر راہش بود دل را برا ہے

[مولوی محبوب علی رامپوری۔منتخب النفائس، کانپور ۱۲۸۵ھ]

مُخملِ دوخوابہ
اردو، فارسی مذکر ومؤنث ،، اسم

ا۔ایک قسم کا مخمل جو دونوں طرف سے یکساں ہوتا ہے اور دونوں طرف سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

باہم ہوا کرے ہیں دن رات نیچے اوپر

یہ نرم شانہ لونڈے ہیں مخملِ دو خوابا

میر

مُدار

فرہنگِ آصفیہ میں ہے کہ" آکھ کا درخت۔ایک صحرائی درخت کا نام جس سے دودھ نکلتا ہے اوراس کے ڈوڈوں میں سے روئی کی مانند روئیں نکلتے ہیں۔شاہ مدار کا مخفف: کہتے ہیں کہ یہ ایک مجذوب اوردرویشِ کامل میاں روشن شاہ کے مریدوں میں سے تھے۔ہمیشہ گنگوانہ میں جو اجمیر شریف سے چارکوس کے فاصلے پر ہے، رہا کرتے تھے۔اکثر ان کے دیکھنے والے لوگ ان کی کرامات کے قائل ہیں۔ان کی قبر پر ایک بہت بڑا جال کا درخت کھڑا ہے۔اس کی نسبت مشہور ہے کہ پہلے سوکھا تھا جب آپ وہاں بیٹھنے لگےتو سرسبز ہوگیا۔یہاں تک کہ اس کی شاخیں زمین سے جالگیں اور بعد از انتقال اسی جگہ دفن ہوئے جہلا ان کو بہت مانتے ہیں۔"

مُدھُر

میٹھا، شیریں، پیارا، خوشگوار

مربع نشیں ہونا — اردو فارسی الاصل، فعل

۱۔ آلتی پالتی مار کے بیٹھنا

۲۔ امراء سلاطین اور شاہزادیوں بیگمات وغیرہ کے بیٹھنے کا انداز

مربع نشین تھی جو بدر منیر

وہاں اس کو لائی وہ دختِ وزیر

میر حسنؔ [سحرالبیان]

مربع نشیں: کنایۃً معشوقہ

مُرپیچ — اردو

مصیبت سے، سخت تکالیف سے، آفتوں سے

ایام جدائی کی مصیبت سو کہوں کیا

پھر رات قیامت ہے جو دن کاٹیے مرپیچ

مرزاؔ

مرچپنا

مرچپنا: فعل

مُرجی — اردو، عربی الاصل، صفت

اِرجاء سے نکلا ہے

ٹال مٹول کرنے والا، دفع الوقتی کرنے والا، کہہ کر پھر نہ کرنے والا

مُرجیت: ایک فرقہ جس کا عقیدہ ہے کہ عمل کی ضرورت نہیں صرف اعتقاد و ایمان کافی ہے۔ اس کا پیرو مُرجی کہلاتا ہے۔

مِرِدھا — گاؤں کا مکھیا، چودھری، افسر، ہرکارہ، حاکم

فارسی، میردہ

آیا قضا کا مِردھا جس دم چھری اٹھا کر
کتوالی اور صدارت سب اڑ گئی ہوا پر
نظیر اکبرآبادی

مُرشِدزادہ — ۱۔پیرومرشدکابیٹا

اردو — ۲۔اہلِ قلعہ کے محاورے میں عموماً شہزادے کو کہتے تھے

۳۔بادشاہ کے اعزاء

مُرغول — سنگ بستہ محراب کی سنگین ترشی ہوئی پیشانی یا رُوکار محراب کے دہن کی جو وضع ہوتی ہے اسی شکل کا مرغول کا دہن بنایا جاتا ہے

اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

[صطلاحات پیشہ وروں، حصہ اول، ص ۴۷]

بجائے گل چمنوں میں کمر کمر ہے گھاس
کہیں ستون پڑا ہے کہیں ڈھے مرغول
سوداؔ [ویرانی شاہجہان آباد]

مِرگ چھالا — ہرن کا چمڑا یا کھال

اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

مُرہِب — (رَہَب سے نکلا ہے) خوفناک، ڈراؤنی

اردو، عربی الاصل، صفت

مریم کا پنجہ	ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہوتی ہے۔ جو پنجے کی شکل کی ہوتی ہے۔اس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ حضرت بی بی نے پیدائشِ مسیح علیہ السلام کے وقت اس گھاس کو مٹھی میں پکڑ لیا تھا۔اس وقت سے اس کی شکل پنجے کی سی ہو گئی اور اسے پنجۂ مریم کہنے لگے۔ کہتے ہیں کہ اس کی خاصیت یہ ہے کہ جہاں اس گھاس کو پانی میں ڈال کے حاملہ کے آگے رکھا بچہ آسانی سے پیدا ہو گیا۔بعض نے لکھا ہے کہ اس گھاس کی خاصیت بھی یہی ہے کہ اس کو بخورِ مریم بھی کہتے ہیں۔فرہنگ آصفیہ میں ہے کہ ہندوستان میں چرچٹے کی جڑ کی بھی یہی خاصیت ہے کہ جہاں اسے عورت کے پیٹ سے باندھا اور بچہ آسانی سے پیدا ہو گیا۔ اس زلف فتنہ زا کے لیے اے مسیح دم کچھ دستِ شانہ پنجۂ مریم سے کم نہیں
مُستوصِلہ اردو عربی الاصل، مؤنث، اسم واصفت	نقلی بال لگانے والی عورت Wig استعمال کرنے والی
مُستوفی گری اردو	صدر متعدی، ہیڈ کلرک، محاسب، مکمل رقم کی وصولیابی اور ادائیگی
مستوفی گری:	کلرکی

مُسرِف (سَرَف سے نکلا ہے)

اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم و صفت

۱۔ فضول خرچ، بے ضرورت خرچ کرنے والا

۲۔ ضائع کرنے والا

مُسکانا (مُسکانا) ۱۔ چیرنا، پھاڑنا

۲۔ مسکرانا

مُسکورا کروٹ، پہلو، طرف

اردو، برج، مذکر، اسم

مُسکورا لینا: سوتے میں کروٹ لینا

مُشرِف (شَرَف سے نکلا ہے)

اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

۱۔ بلند جگہ سے چاروں طرف دیکھنے والا

۲۔ نگراں

۳۔ کسی کام یا اشخاص کی نگرانی کرنے والا

۴۔ امراء کے ہاں حساب کتاب وغیرہ کی نگرانی کرنے والا

دیکھیے پلیتھن پکانا

مِصَر (مِسر، مِشر)

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

کہا جاتا ہے کہ شری کرشن جی Sakadip سے بھارت ورش کچھ برہموں کو لے کر آئے تھے جنھوں نے ان کے لڑکے 'سمبا' کا علاج کیا جو برص میں مبتلا تھا۔ اس لیے مشر ایا مسرا طبیب اور وید کے مترادف ہوگیا۔

برہموں کی ذات، ہندو حکیم، عالم، ایک لقب جو عالموں کے نام کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ سنسکرت میں مشر ہے ہندی میں مسر بھی لکھتے ہیں۔ چوں کہ سنسکرت کے حرف کے اندر خفیف حرکت زیر کی مضمر ہوتی ہے اس لیے اردو میں اسے بہ اضافۂ الف بھی لکھا دیکھا گیا ہے۔ نظیر اکبر آبادی نے مصر لکھا جو محض ان کا تصرف ہے۔

وید پران پڑھ کر مصر ہوا تو پھر کیا

نظیر

مِصْقَل (مِصْقَلَہ)

اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

چمکانے، تیز کرنے، دھار رکھنے، صیقل کرنے کا اوزار

دانم نہ تیغ مصقلۂ تیغ بادشا ست

نشگفت گر بہ تیغ بدیں ساں برابر است

"یہ بہت متعلق پہلی بیت سے ہے۔ پہلے شعر میں

بہ دست شاہ تیغ و کماں راست جایگاہ

باتیغ و با کماں بہ چہ برہاں برابر است

آپ نے ایک شبہ وارد کیا کہ تلوار بادشاہ کے ہاتھ میں چاہیے اور ہلال وہاں نہیں ہے پس اس کو تلوار کیوں کر کہیے ۔اب آپ ہی مجیب ہوتا ہے کہ ہاں میں بھی جانتا ہوں کہ یہ تلوار نہیں مگر بادشاہ کی تلوار کا مصقلہ ہے اور عجب نہیں کہ بادشاہ کی تلوار کا مصقلہ تلوار کے برابر گنا جاوے۔ہاں یہ پوچھیے کہ مصقلہ کیا ہے ۔مصقلہ آلہ ہے تلوار صیقل کرنے کا اور وہ ایک چیز ہے

لوہے کی گھوڑے کے نعل کی صورت ۔"

[غالب،۱۲نادرات]

معمولی

محاورۂ جدید میں عام، ادنیٰ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔ جس میں کوئی خاص بات نہ ہو۔کوئی خاص خوبی نہ ہو، لیکن اس کے اصل معنی ہیں معمول کے مطابق ، وہ کام یا عمل جو بطورِ عادت اور معمول کے برابر ہوتا ہو ۔اس معنی میں اب یہ لفظ متروک ہوگیا ہے ۔

"کئی برس کے بعد شاہ نصیر دکن سے پھرے اور انھوں نے اپنا معمولی مشاعرہ جاری کیا......"

[آزاد،آبِ حیات،حالِ ذوق]

مُغ

مُغاں جمع

اردو، فارسی الاصل، اسم

مغاں شیوہ صفت

مغاں شیوہ بانواں (صفت)

"بانو بادشاہ کی بیوی کو کہتے ہیں اور الف نون جمع کا ہے یعنی بیبیاں ۔مُغاں شیوہ کی وہ ترکیب ہے جو گل رخسار اور ماہ جبیں کی ترکیب ہے یعنی وہ شخص کہ جس کا رخسار مانند گل کے ہے اور پیشانی چاند کی سی ہے۔اور شیوہ مغاں کا سا ہے۔

مغ: آتش کدے کا کارفرما اور چوں کہ بادشاہانِ پارس آتش پرست تھےتو وہ خدمت آتش کدوں کی عمائدوا کابرو اشراف وعلماء کو دیتے تھےاور شراب کو چوں کہ وہ بہت عمدہ چیز اور پاک اور متبرک جانتے تھےاور ہر سفلہ اور فرومایہ کو نہیں پینے دیتے تھے۔ یہ بھی مغوں کی تحویل میں رہتی تھی تا کہ وہ جس کو لائق سمجھیں اور اہل جانیں اس کو بقدرِ مناسب دیں ۔بہر حال وہ لوگ یعنی مغ بہت خوبصورت اور خوش سیرت ، عالم فاضل ،طرح دار ، بذلہ گو، حریف ظریف ہوا کرتے تھے۔اس راہ سے پارسیوں نے مغاں شیوہ مدح معشوقوں کی ٹھہرائی ہے۔یعنی چالاک اور خوش بیان اور طرح دار اور ترچھا اور بانکا مانند مغوں کے۔اور اس کا نظیر ہندوستان میں یہ ہے کہ جیسے کسو بیگم یا عمدہ عورت کو کہیں کہ فلانی بیگم یا فلانی عورت میں کتنا ڈومنی پن نکلتا ہے۔

(غالب کے زمانے میں ممکن ہے کہ ڈومنی پن کی صفت
اسطرح کسی خاتون کے لیے استعمال کی جاتی ہو لیکن آج
کل اس کا استعمال خاصی کنفش کاری کا سبب ہوگا۔

۱۴۔قادری

قصہ مختصر مغاں شیوہ اس محبوب کو کہتے ہیں کہ جو بہت گرم
اور شوخ اور شیریں حرکات اور چالاک ہو۔

مغاں شیوہ بانواں ،مغاں شیواہ دلبرا ں ،مغاں شیوہ
شاہداں خواہی بہ جمع خواہی بہ انفراد ترکیب مقلوب یعنی
بانوے مغاں شیوہ یا بانوانِ مغاں شیوہ۔قس علیٰ ہذا اور
الفاظ مدحِ جناب سید الشہداء میں قطعہ ہے۔

معذوری ار ز حادثہ رنجی ازاں کہ نیست
از ناز کی بہ طبعِ گوارا گریستنی
مسکیں نہ دیدۂ زمغاں شیوہ بانواں
درخواب گاہِ بہمن و دارا گریستنی

حاصل معنی یہ کہ شاعر اپنے نفس کو یا کسو اور کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تو معاف ہے اگر وقائع وحوادثِ دہر سے آزردہ ہوتا ہے اس واسطے کہ تو بہت نازک ہے اور گریہ وزاری کی شدت کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ یہ بیان بہ سبیلِ طعنہ وتعریض واقع ہے جیسا کہ دوسری بیت میں کہتا ہے کہ اے شخص تو نے خوابگاہِ بہمن ودارا میں پری زاد و نازک ومغاں شیوہ بیگمات کو روتے پیٹتے نہیں دیکھا کہ کیسے بادشاہانِ جلیل القدر کی بیبیاں تھیں اور کیسی طرح دار کہ جیسے مغ ہوتے ہیں اور پھر ان پر کیا مصیبتیں گذریں۔ ظاہراً تو نے یہ قصہ کتبِ تواریخ میں نہیں دیکھا اور وجہ بہمن ودارا کے نام خاص کی یہ ہے کہ بہمن ابن اسفندیار کو آغازِ شباب میں اژدہا نگل گیا ہے۔

اور دارا ابن داراب ابن بہمن عین جوانی میں سکندر کی لڑائی میں اپنے دو مصاحبوں کے ساتھ مارا گیا۔''

[۱۲ غالب نودراتِ غالب مرتبہ سید آفاق حسین، کراچی ۱۹۴۹ء، حصہ دوم، ص ۴]

مُفت

اردو، فارسی الاصل، صفت

۱۔ بے کار، فضول، بے وجہ، بے سبب، بے فائدہ

۲۔ بے قیمت کا، بغیر دام دیے حاصل شدہ، جس کی قیمت نہ دینی پڑے۔

۳۔ اعزازی

مفت کبر: مفت میں لے جانے والا، لے کر واپس نہ دینے والا، وہ لوگ جو نذر کہ یا ورثہ پائیں اور کھا جائیں۔

مفتِ پا: پاؤں ایسے خوبصورت وسبک کہ کوئی پاؤں میں پہننے کی چیز اس کے واسطے ہدیہ کرنی باعث فخر ہو، وہ چیز مفت پا کہلائے گی۔

مفتِ کفش: مندرجہ بالا کے برعکس اگر وہ چیز اس درجے خوبصورت، گراں قدر اور نادر الوجود ہو کہ پاؤں کی کوئی حقیقت اس کے سامنے نہ رہے تو اس چیز کے لیے پاؤں مفت کہلائے گا۔

جوتی کے لیے پاؤں مفت کفش ہوگا۔

مغرق جواہر سے اک جفت کفش
نہ وہ مفتِ پا بلکہ پا مفتِ کفش

میر حسن [سحر البیان]

سرمۂ مفت نظر: سرمہ فروش اپنے سرمے کی خوبی دکھانے کے لیے خریداروں کی آنکھ میں ایک ایک سلائی سرمے کی مفت لگا دیتا ہے۔ خواہ کوئی خریدے یا نہ خریدے۔ وہ سرمۂ مفتِ نظر کہلاتا ہے۔

سرمۂ مفتِ نظر ہوں میری قیمت کیا ہے
کہ رہے چشم خریدار پہ احساں میرا

غالبؔ

مُقابہ — سنگاردان، مسی، غازہ اور آرائش کی چیزیں رکھنے کا ڈبہ

اردو، مذکر، اسم

مُقابہ کوئی کھول مسّی لگائے
لبوں پہ دھڑی کوئی اپنی جمائے

میر حسنؔ [سحرالبیان]

مُقیّش — تلفظ مُق یّے ش۔ سونے چاندی کے تاروں سے تیار کردہ تاریا سنہرا رو پہلا ڈورا۔ زری، تاش، بادلہ اور زربفت اس کپڑے کو بھی کہتے ہیں جو سونے چاندی کے تاروں سے بُنا گیا ہو۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں اور متعدد مثالیں اس لفظ کی مختلف شعراء کے کلام سے فراہم کرتے ہیں:

آنچلوں سے کہو مُقیّش کہاں جھڑتا تھا
کب دوپٹے پہ میری طرح گرا پڑتا تھا

مومن خاں مومنؔ

چاہیے مقیش اس مہ رو کی چوٹی کے لیے
چرخ گرداں پہ اب اے خورشید تارِ زریں کھینچ

ناسخ لکھنویؔ

گوٹا کناری بادلہ مقیش کے سوا
تھے چار تولے موتی جو تولا ازار بند

نظیر اکبرآبادیؔ:

اور اک اوڑھنی جالی مقیش کی
پڑی چاندنی سی مہ عیش کی

میر حسن دہلوی

ان مثالوں کے بعد مولوی سید احمد صاحب نے تفصیل سے
لکھا ہے:

"اس لفظ کی اصل میں فرہنگ نویسوں نے بڑی بڑی رائیں
لگائیں ہیں۔کسی نے آنکھیں بند کر کے عربی لکھ دیا ہے اور
جو اس کا مادّہ قرار دیا ہے وہ بالکل عربی معانی کے مخالف
ہے۔بعض ترکی ہی لکھ گئے ہیں۔جونسن جیسے محقق نے بھی
اسے عربی لکھ کر دھوکا کھایا ہے۔اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ
بعض فارس کے شعراء نے اہلِ ہند کا تتبع کر کے اسے بتغیرِ
حرکات مُقَیَّش باندھ دیا ہے۔یہ لفظ حقیقت میں ہند
ہے۔اردو والوں نے فصاحتِ کمال

کے خیال سے کاف کو قاف سے بدل لیا ہے۔اور ایسا فارسی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔مثلاً قلاقند اصل میں کلا کند تھا۔ قلا بازی اصل میں کلا بازی تھا۔قندھار اصل میں کندھار تھا۔چناں چہ ہمارے ایک دوست نے جو مرضِ تحقیق کے بیمار اور ایک بہت بڑے لائق آدمی ہیں ہم کو لکھا کہ اس کی اصل کش بمعنی کرن یعنی شعاع اور کیش بمعنی بال ہے۔ بے شک یہ مادہ قابلِ تسلیم ہے کیوں کہ کیش زبانِ سنسکرت میں بالوں کو کہتے ہیں مگر لفظ کش کا پتا کسی سنسکرت کی ڈکشنری میں نہیں ملا۔پنڈتوں کے مؤلفہ کوشوں میں ہم نے دیکھا۔اہلِ فرنگ کی سنسکرت ڈکشنریوں میں ہم نے ڈھونڈا لیکن کہیں اس کا سراغ نہیں ملا۔اگر چہ ہمارے دوست نے بھی کسی پنڈت سے ہی معلوم کیا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

پنڈت صاحب نے صرف اپنے تبحر کے اعتبار سے بلا تحقیق
فرمادیا ہے ۔ بہرحال اس کے ہندی اور لفظ کیش سے
مرکب ہونے میں کچھ شبہ نہیں ۔ گو اول لفظ ابھی تک زیرِ
تحقیق ہے اور عجب نہیں کہ وہ حرفِ میم (ہندی) ہو ۔ کیوں
کہ سنسکرت میں اس مفرد حرف کے معنی چاند کے بھی آئے
ہیں ۔ پس چاندی کے تار کے معنی ہو گئے ۔ لیکن اس سے
بہتر مادہ خیال میں آتا ہے کہ اول کا لفظ ماکشِک ہوگا
۔ کیوں کہ اس کے معنی زبانِ سنسکرت میں دھاتی چیز کے
آئے ہیں ۔ اور اسی وجہ سے سُورنما کشِک ماکشک سونے کا
یعنی سنہرا اور روپ ماکشِک چاندی کا یعنی رو پہلا کہلاتا
ہے ۔ پس اول سورن یا روپ کا لفظ حذف ہوگیا پھر کثرتِ
استعمال سے ماکشِک کا آخری حرف کاف گر کے ماکش
مطلق سونے یا چاندی یعنی چمک دار دھات کے معنی میں
رہا اور رفتہ رفتہ وہی ماکش مکش ہوا پھر مکیش ہو گیا ۔ اس
صورت میں لفظِ کیش بمعنی بال سے مرکب کرنے کی بھی
چنداں ضرورت نہ رہی اور یہی قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے
۔ ہمارے مولانا آزاد اس لفظ کی نسبت اپنے رسالے
سخندان پارس میں اس طرح تحقیق فرماتے ہیں ۔ کہ "یہ لفظ
دراصل سنسکرت میں مَیکّش کیش تھا ۔ اس میں مَیکّش سورج
کی کرن اور کیش بال ۔

دونوں مل کر موئے شعائی ہوگئے۔ تعجب ہے محققِ ہند
صاحبِ 'بہارِ عجم' سے کہ وہ اسے عربی کا لفظ مان کر کہتے ہیں
کہ مُقیش ہے۔ لیکن یہ نہیں لکھتے کہ عربی میں اس کا ماخذ
اور اصل کیا ہے۔
صاحبِ غیاث اللغات اس کا حوالہ لکھتے اور توضیح میں اس
سے زیادہ زور دیتے ہیں۔ جب اصل نہیں تو زور کیا چل
سکے۔ واللہ اعلم بالصواب۔"

مُکث رمُکث — اردو، عربی الاصل، متعلق فعل
(مکث: قیام کرنا، توقف کرنا، صبر کرنا)
۱۔ دیر کرنا، تاخیر کرنا، رک جانا، ٹھہر جانا
۲۔ انتظار کرنا
۳۔ جلدی نہ کرنا

وے جو آزردہ ہوں ٹک بھی تو منانے جاؤ
مکث کر بیٹھ رہیں گھر تو بلانے جاؤ
میرؔ [واسوخت]

مُکُر رمُکُر — اردو، برج، مذکر، اسم
آئینہ، منہ دیکھنے کا شیشہ
(دیکھیے بلوکنا)

مکر چاندنی
پچھلی رات کی ملگجی یا دھندلی چاندنی جو صبح ہو جانے کا دھوکا
دیتی ہے۔ جھوٹی چاندنی

ریشِ سفیدِ شیخ میں ہے ظلمتِ فریب
س مکر چاندنی پہ نہ کرنا گمانِ صبح
ذوقؔ دہلوی

بے خود شبِ وصالِ عدو میں وہ مست ہے
اب مگر چاندنی جو کھلی بھی تو کیا کھلی
داغ

مُکری

'کہہ مکرنی' بھی کہتے ہیں۔اس کے موجد حضرت امیر خسرو ہیں۔چار مصرعے ہوتے ہیں۔پہلے تین کے الفاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عاشق کا ذکر ہے لیکن بالکل آخیر میں ایسا لفظ آتا ہے جس سے مفہوم بدل بھی جاتا ہے اور صاف بھی ہو جاتا ہے۔مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے یہ مثالیں دی ہیں:

واہن موکو چین نہ آئے
وہ میری تِس آن بجھائے
ہے وہ سب گن بارہ بانی
اے سکھی ساجن نا سکھی پانی

آپ ہلے اور موہے ہلا وے
وا کا ہلنا مورے من بھاوے
ہل ہلا کے بھیو نسنکھا
اے سکھی ساجن نا سکھی پنکھا

بھیو نسنکھا یعنی فارغ

وہ آوے تب شادی ہوئے
اس بن نیکا اور نہ کوے

بیٹھے لاگیں وا کے بول
اے سکھی ساجن نا سکھی ڈھول

ٹمٹوی
مونث، صفت

مجازاً کوئی چیز چمکدار، چمک، جھلملاتی ہوئی، جگمگاتی ہوئی

زردار کی توان میں ہے، بچھ رہی پلنگڑی
دلبر پری سی بیٹھی جھکائے جوڑے ٹکڑی
نظیر اکبرآبادی

ٹمکھٹو
اردو، کھڑی بولی، مؤنث، اسم

افواہ، گپ، بے بات کی بات، بے پر کی

""آخر چند روز بعد ایک بڑی سازش ظہور پذیر ہوئی۔ اس کی ٹمکھویوں چلی ......''
آغا شاعر دہلوی۔ اردو نامہ نمبر ۴۰ کراچی، ص ۸۱

گلڈمبر (گلڈنبر)
اردو، مذکر، اسم

ایک قسم کا لکڑی کا مکان جس میں شاہان اودھ سفر کرتے تھے۔ اس مکان میں قلابے لگے ہوتے تھے جو ہاتھوں کی زنجیروں سے بندھے ہوتے تھے۔ یہ مکان ہاتھی لے کر چلتے تھے اور اس غرض سے کہ حرکت نہ ہو سیکڑوں کہار نیچے سے اس کو اٹھائے ہوتے تھے۔ پینس کی طرح اس میں بھی ڈنڈے لگے ہوتے تھے۔ [نورا للغات]

وہ فیلوں کی اور میگڈ نبر کی شان
جھلکتے وہ منقش کے سائبان

میر حسنؔ [سحرالبیان]

مُلاحظہ — اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

۱۔ دیکھنا، نظر کرنا، مطالعہ کرنا، جانچنا

۲۔ رسوخ، اثر

۳۔ مروت، لحاظ

[نوراللغات نے اس معنی میں عورتوں کا محاورہ بتایا ہے لیکن
عورت مرد کی کوئی تخصیص نہیں۔ سب بولتے ہیں]

"بے شک خدا تعالیٰ نہیں شرماتا اور کسی کا ملاحظہ نہیں اس کو
کہ بیان کرے کوئی مثل مچھر کی۔

[موضح القرآن ۔ سورہ بقرۃ۔ شاہ عبدالقادر صاحبؒ
۱۲۳۶ھ]

ملاگیر — اردو، مذکر، اسم

ایک پہاڑ کا نام جہاں کثرت سے صندل کے درخت
ہوتے ہیں۔

ملاگیری

صندلی، صندل کے رنگ کی شے

مُلکَش — اردو، مذکر، اسم

گھسا ہوا سکہ یا روپیہ

مُلین — اردو، م ج صفت

ناپاک، ناصاف، خراب، میلا، برا

سوم پوچھے سوم سے کاہے جیا ملین؟
گانٹھی کا کچھ گر گیا یا کاہو کو کچھ دین؟
گانٹھی کا کچھ گر گیا نا کاہو کو کچھ دین
لیتے دیتے دیکھ لیا وا سے جیا ملین!

ایک کنجوس (شوم) نے دوسرے کنجوس سے پوچھا
تیرا دل (جیا) کاہے سے برا ہو رہا ہے؟
کیا تیری گرہ سے کچھ گر گیا یا کسی کو کچھ دینا پڑ گیا؟
(اس نے جواب دیا) نہ میری گرہ سے کچھ گرا اور نہ کسی کو کچھ
دینا پڑا
کوئی اور شخص کسی اور کو کچھ دیتا تھا اس لیے دیتے وقت دیکھ لیا
بس اسی سے دل برا ہونے لگا (کہ ہائے کیوں کسی کی جیب
سے کسی کو کچھ ملا)

مَنی — قیمتی پتھر، جواہرات
اردو، ہ ج، مذکر اسم

جو منکے تھے من کے اسے کر درست
پہن اپنے موقع سے چالاک و چست
میر حسن [سحر البیان]

مَن بھاوَن (من بھاونا) — دل پسند، دل کش، دل کو اچھا لگنے والا

مُندْرا — بڑے بڑے حلقے جو فقرا کانوں میں پہنتے ہیں۔
اردو، ہ ج، مذکر اسم

زمرد کے مُندرے لگا کان میں
کہ جوں سبزہ و گل گلستاں میں
میر حسن [سحر البیان]

مُندنا — بند ہونا، بند کرنا، موچنا

مُنڈکری مارنا

اردو، مرکب، فعل

۱۔ ہاتھ پیر سکیڑ کر پڑ رہنا۔ اٹوائی کھٹوائی لے کر لیٹ رہنا

۲۔ رنج، غم، خفگی وغیرہ کو ظاہر کرنے کے لیے سر گھٹنوں میں دے کر بیٹھنا یا لیٹنا

گئی منڈکری مار آخر کو لیٹ
پہ کھٹ کے کونے پہ سر منہ لپیٹ

میر حسنؔ [سحرالبیان]

من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا

مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ یہ کہاوت ہے۔
اگر دل درست اور اعتقاد پکا ہے تو سب جگہ خدا ہے۔اس کی
نسبت یہ قصہ مشہور ہے کہ کوئی برہمن گنگا اشنان کو جاتا تھا۔
راستے میں جوتا ٹوٹ گیا تو ایک چمار ریداس نامی کے پاس
لے گیا کہ اس کو گانٹھ دے۔مجھے نہان تک وہاں پہنچنا
ہے۔اس نے کہا جو چیز میں دوں وہ وہاں گنگا کو اس وقت
جب کہ وہ ہاتھ پسارے تو دیدیا۔تو سب سے پہلے تیرا جوتا
گانٹھ دوں۔اس نے وعدہ کرلیا اور اس نے جوتا گانٹھ کر
جلد دے دیا۔جوں ہی اس نے وہاں پہنچ کر غوطہ لگایا تو
اسے ریداس کا قرار یاد آیا۔اس نے آنٹی میں سے وہ
کوڑیاں نکال کر چاہا کہ گنگا میں ڈالوں۔فوراً وہاں سے ایک
ہاتھ نکلا اس نے وہ کوڑیاں تو لے لیں اور اپنی طرف سے
ریداس کے واسطے ایک جڑاؤ بیش قیمت کنگن دے دیا
۔جب وہ کنگن ریداس کے پاس آیا۔تو اس وقت کے راجہ
چھتوا نے منگوایا۔اور اپنی رانی کو دیا۔رانی کے کہا کہ جب
تک اس کے ساتھ کی جوڑی نہ ہو یہ کس کام کا۔پس ریداس
پر مار پڑی کہ جس طرح ہو دوسرا کنگن بہم پہنچائے۔اس نے
یہ فقرہ کہہ کر کہ من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا جوں ہی کٹھوتی میں
ہاتھ ڈالا دوسرا کنگن نکل آیا۔پس راجہ بھی معتقد ہو گیا اور
ریداس نے بھی شہرت حاصل کرلی۔

مُقتَضَب

ا۔درجہ، مرتبہ، رتبہ

۲۔ سرفرازی، سربلندی، عزت، خدمت کے درجے کو منصب کہتے تھے پھر تنخواہِ بے خدمت کو بھی منصب کہنے لگے۔

منقلب مہینے (دیکھیے ثابت)

مَنکا اردو، مذکر، اسم

۱۔ گلے کی ہڈی

۲۔ تسبیح یا مالا کا دانہ

۳۔ بڑے دانے قیمتی پتھروں کے جو ہار کے طور پر پہنتے ہیں۔

جو منکے تھے من کے اسے کر درست
پہن اپنے موقع سے چالاک و چست

میرحسنؔ [سحرالبیان]

منکا ڈھلنا: گردن کا ایک طرف کو ڈھل جانا۔ علامتِ مرگ

مَنکنا اردو، کھڑی بولی، فعل

تاکنا، جھانکنا، بالقصد دیکھنا

دیدار کی طلب کو پیالہ بنا نین کا
سیلی پین کے تاکا پنکا پھر اُکے منکا

نظیر اکبرآبادیؔ

مُنگرا اردو، برج، مذکر، صفت

مضبوط، مضبوط جسم والا قوی الاعضاء

جی کو بچا رکھیں گے تو جانیں گے عشق میں
ہر چند میر صاحب قبلہ ہیں منگرے

میرؔ

مُنہ پانا — مرضی پانا، باریابا، کسی کا التفات پانا، ملتفت ومتوجہ پانا

اردو محاورہ

منہ تمہارا بھی اگر پائے گا
تو یہ منہ اپنا بھی دکھلائے گا
درد

منھ کی لوئی اترنی یا جانی — بے شرمی لادنا، بے حیائی اختیار کرنا

مُنہ دیکھنا — ''مہذب اصطلاح عورتوں کی مرد کے شب باش ہونے کے معنی پر۔'' پنڈت دیا شنکر نسیم نے۔

اردو محاورہ

رخ دیکھ چکی ہوں اب ترا میں
منہ دوسرے کو دکھاؤں کیا میں
مولوی محمد منیر صاحب منیر لکھنوی، محاورات نسواں، کانپور ۱۹۳۰ء

منھ کھلے کا کھلا رہ جانا — انتہائی حیرت طاری ہونے کی کیفیت پر بولتے ہیں۔ کبھی پورا فقرہ، حیرت سے منہ کھلے کا کھلا رہ گیا، بولتے ہیں۔ لیکن عموماً حیرت کا لفظ حذف کر دیتے ہیں۔ خاص و عام سب کی زبان پر ہے۔

اردو محاورہ

(دل چسپ بات یہ ہے کہ تمام لغت نویسوں نے اس محاورے کو نظر انداز کیا ہے!)

منہ کی دال نہیں جھڑی — ابھی بچہ ہو، فہم درست نہیں ہوا۔

اردو محاورہ

پرندہ جب انڈہ سے نکل کر بچے نکلتا ہے تو بچوں کی چونچ کے دونوں طرف زردی ہوتی ہے۔ اُس کو دال کہتے ہیں جب وہ جاتی رہتی ہےتو بچے جوان ہو جاتے ہیں۔

[افضل العلماء مولوی سبحان بخش سابق مدرس کالج عربی
دہلی۔محاورات ہند مطبع مجتبائی دہلی۔دسمبر ۱۸۹۰ء]

مُودی
اردو،عربی الاصل،مذکر،اسم

پلیٹس اسے سنسکرت الاصل بتاتا ہے مگر کوئی مادہ نہیں دیتا۔
سنسکرت سے اس لفظ کا کوئی تعلق نہیں۔یہ عربی موڈئی سے
ہے۔تاڈی مہیا کرنا،اسباب بہم پہنچانا،ادا کرنا،تیار کرنا،
انجام دینا،مُوڈی اسی فعل سے اسم فاعل ہے۔
مہیا کرنے والا،ادا کرنے والا،بہم پہنچانے والا
اردو میں اناج غلے اور پرچون کے دکان دار کو کہتے ہیں۔
حلوائی کے معنی میں بھی آتا تھا۔
ا۔بنیا،تاجر،دکان دار
۲۔غلے اناج کا بیوپاری
۳۔رُوساء کے ہاں توشہ خانہ کا مہتمم

کہو جو مودی سے جا کر دواب کے حالات
جواب دے ہے کہ ہے اونٹ تو فرشتہ کی ذات
سوداؔ [ویرانی شاہجہان آباد]

موچ لینا (موچنا)
بند کرنا

مورچادی کرنا
اردو
قینچی سے داڑھی مونچھوں کے بال اتنے باریک باریک
کترنا کہ چونٹیوں کی طرح دکھائی دیں۔

"تراشیدن موے ریش بمقراض بحدیکہ مانند پاۓ مورچہ
شود"
[منتخب النفائس، کان پور ۱۲۸۵ھ، میر محبوب علی رام پوری]

مُوسنا — لوٹنا، چرانا

اردو فعل

مورچاپی کرنا — قینچی سے داڑھی مونچھوں کے بال اتنے کترنا کہ چیونٹیوں کی طرح دیکھائی دیں ۔ میر محبوب علی رام پوری نے منتخب النفائس میں لکھا ہے ۔

" تراشیدنِ موے ریش بمقراض بحدیکہ مانند پاۓ
مورچہ شود۔"

مُوشک دَوَانی کرنا — (موشک: جنگلی چوہا۔گلہری وغیرہ)

فارسی، اردو محاورہ

تباہی بربادی مچانا، ابتری پھیلانا، نقصان کرنا ۔

"عبارت از فتنہ انگیزی: وحشی راست
بتاراجِ برگِ درختاں نہر سو
"کندی موذی با موشک دَوانی"
میر محبوب علی رامپوری ۔منتخب النفائس۔کانپور ۱۲۵۸ھ

مُوکھا — روشندان، ہوادان، چمنی، کھڑکی

مول گئی — چوڑی ٹوٹ گئی، عورتیں چوڑی کے حق میں ٹوٹ جانا یا پھوٹ جلنا کبھی نہیں بولتیں برا سمجھتی ہیں ۔

[محاورات ہند ۔ ۱۸۹۰ء]

مُونڑُوا — اردو، مذکر، اسم

ایک غدود کا نام جو گھوڑے کے پچھلے پاؤں میں نمودار ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے گھوڑا لنگ کرنے لگتا ہے۔ اس مرض میں گھوڑے کے ٹخنے کی ہڈی وغیرہ بھی بڑھ جاتی ہے۔

نہ ہڈوں کا نے مونڑوں کا خلل
نہ پیشانی اوپر ستارے کا مل

میر حسن [سحر البیان]

مَونی — اردو، مذکر، اسم

۱۔ خاموش
۲۔ فقرا اور جوگی جو ہمیشہ خاموش رہتے ہیں۔

مَہاپدم — سو کھرب کی تعداد

مہتاب چھوٹنا — اردو محاورہ

چہرے پر ہوائیاں اڑنا، رنگ فق ہو جانا، چہرے کا رنگ اڑ جانا

غالب

رنگ شکستہ صبحِ بہارِ نظارہ ہے
یہ وقت ہے شگفتنِ گل ہائے ناز کا

"غرض یہ ہے کہ بہ وقت نظارہ میرے منہ پر ہوائیاں اوڑتے ہوئے اور مہتاب چھٹتے ہوئے دیکھ کر وہ سرگرم ناز ہوگا ......"

[نظم طباطبائی ۔ شرح غالب ۔ حیدرآباد ۱۳۱۸ھ]

مَہتو

جو آدمی زمیندار کی طرف سے محصول وصول کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو۔

مُہر دار — اردو، صفت، مذکر

وہ عہدہ دار جس کے ذمہ سلاطین وحکمرانوں کی مُہریں رکھنا ہو۔

خلیل اس کے گلزار کا باغباں
سلیماں سے کئی مہردار اس کے ہاں

میر حسن [سحرالبیان]

مِہنا — اردو، ہ ج، مذکر، اسم

طعن، تشنیع

مِہنا پھینکنا: طعن کرنا

طعنہ مہنا: طعن تشنیع

میاں — اردو

۱۔خاوند، معشوق، محبوب

۲۔آقا، مالک

۳۔لڑکا، کسی فرد واحد کے لیے بھی بولتے ہیں

"عورت کے جی میں کتے کی اس حرکت سے الہام ہوا کہ اس کا میاں مقرر اس غار میں گرفتار ہے۔"

[میر امن، باغ و بہار، لندن ۱۸۵۱ء، ص ۱۵۲، سرگزشت آزاد بخت پادشاہ کی]

مِیت (مِیتا) — ہ ج، اردو، مذکر، اسم

(اسکا تلفظ مِیتا اور مےتا دونوں طرح ہے)

۱۔دوست، محبّ، ساتھی، عاشق

مسافر سے کرتا ہے کوئی بھی پیت
مثل ہے کہ جوگی ہوئے کس کے میت

میر حسن [سحر البیان]

۲۔ چنبل، پیالہ، کاسہ، بھیک مانگنے کا برتن، کاسۂ گدائی

"بے نواؤں کے میتے اور ٹکڑ گداؤں کے چمبلے، اشرفی اور روپیوں کی کھچڑی سے بھر دیئے۔"

[میر امن، باغ و بہار، لندن ۱۸۵۱ء ص ۲۴، سیر چوتھے درویش کی]

میٹھا — اردو — ایک قسم نہایت باریک عمدہ کپڑا

فارسی: شیریں باف

"نوعے از جامہ کہ در ہند بافند۔"

منتخب النفائس، ص ۱۲۰، میر محبوب علی رامپوری

نور اللغات کا بیان ہے کہ لکھنؤ میں اس کپڑے کو ماٹھا پھلام کہتے ہیں۔

میچک — اردو، مذکر، اسم — سیاہی مائل نیلا، کالا نیلگوں

مور کے پر میں بنی ہوئی سیاہی مائل نیلگوں آنکھ

میخ مارنا — اردو فعل — قابو پانا، غلبہ حاصل کرنا

میخی روپیہ — کھوٹا روپیہ، ملاوٹ کا روپیہ

میدنی — اردو، مؤنث، اسم — ۱۔ زمین

۲۔ مزار کی زیارت کے لیے جانے والے زائرین کا گروہ

میر آتش — (باضافتِ را اور بلا اضافت دونوں طرح درست ہے)

فارسی الاصل، اردو اصطلاح

فوجی ساز و سامان کا نگراں، اسلحہ خانہ کا حاکم

(گجرات کے) محاصرے کے وقت رومی خاں، میر آتش، باوجودیکہ کمال معتبر اور مصاحب منظورِ نظر سلطان کا تھا، ہمایوں سے مل گیا [آزاد، آبِ حیات ۔۱۹۱۳ء]

میر شکار — کنچنی، گدڑھی، گھوجڑہی، بیڑن، میر شکار، یہ سب کسبیوں کے فرقے ہیں۔ ان میں بیڑن اور گھڑچڑھی ہندو فرقے ہیں۔ گدڑھی سب سے اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔

اردو، مؤنث، اسم

میر فرش — دیکھیے سنگ فرش

مَیسور — (یُسر) آسان، آسان کیا ہوا، عمدہ، پُرآسائش، کامیابی سے انجام دیا ہوا۔

اردو، عربی الاصل، صفت

میسورات (جمع) — عمدہ حالات، اچھے معالات، خوش احوال، اسبابِ آسائش

مَیکھلی — سخت کھردرا کپڑا، ٹاٹ، بوریا

اردو، برج، مؤنث، اسم

میگڈمبر (میگڈنبر) — دیکھیے مگڈنبر

مَیل کی چیونٹی — سخت گرمی میں گرد اور پسینے کے سبب جسم پر میل کی باریک باریک چیونٹی برابر بتیاں سی بن جاتی ہیں جو جسم میں چبھتی ہیں۔ انھیں میل کی چیونٹیاں کہتے ہیں۔

اردو

ادھر تو پسینے میں بڑی بھیگے ہیں کھائیں

گرمی سے اودھر میل کی کچھ چیونٹیاں کاٹیں
نظیر

میم وجیم

(م ۔ ج) میم: نشان منظوری
جیم: نشان جائزہ
یعنی عرضی تمہاری منظور ہوگئی سیاہے کا جائزہ ہوگیا

عرضی پہ ہوا میم سیا ہے پہ کیا جیم
پروانہ میں تم پہ ہوں تصدق مری جاں ہے
شہر آشوب سودا

مَینا (ےمَا)
اردو

مشہور چھوٹا پرندہ جو خوب بولتا ہے
"ایں لفظ ہندی ست و در فارسی ہم مستعمل شدہ
شاہد گیلانی شعلہ در سایۂ زلفت گلِ شب بو گردو یطے
پیشِ تو مینائے تخنکو گردو۔"
[منتخب النفائس ۔ص ۱۲۰، کانپور ۱۲۸۵ھ]

میٹھا
اردو، پنجابی الاصل، مذکر، اسم

"میٹھا اس راب کو کہتے ہیں جس میں سے شیرہ الگ کرلیا
جاتا ہے ۔ضرورت کے وقت یہ میٹھا حلوائی کے ہاں بھیج دیا
جاتا ہے اور وہ دن کے دن اسے پکا کر نہایت صاف چینی بنا
کر بھیج دیتا ہے ۔ یہ چینی بازار کی چینی سے جس میں طرح
طرح کی ملاوٹ ہوتی ہے عمدہ اور صاف ہوتی ہے ۔
"[محمدی بیگم،خانہ داری، لاہور ۱۹۳۳ء]

میچھینا — اردو، فعل

مَلنا دلنا، مسلنا، ہاتھ سے مل کر صاف کرنا

مینڈکی (نون کے بجائے ن غنہ) — اردو، برج، مؤنث، اسم

گھوڑے کی پشت کا اوپری حصہ جو درمیان ہی میں ہوتا ہے

"......کسی شاہسوار نے اسے مینڈکی سے بھی پیچھے بیٹھا دیکھ کر کہا......"

[لطائف ہندی، للو لا جی، کلکتہ ۱۸۱۰ء]

مینڈھا — برج، اردو

پانی کی اونچی اور بڑی لہر

"آبے کہ بشدت باد در دریا خیزد۔" [میر محبوب علی رامپوری منتخب النفائس، کانپور ۱۲۸۵ھ]

میو

ضلع گوڑگانوا اور الور تک کے علاقے میں میو قوم بستی تھی۔ اب بھی بستے ہیں۔ اس علاقے میں بہت سے قصبے شامل ہیں۔ اندھوپ، ریواڑی سے لے کر فیروز پور جھرکہ، سنگار، کھائی گا، پنہار، اوندن، جھاروپری، بجھور، ڈیگ وغیرہ شامل ہیں۔ میوائی یا میو قوم کا آدمی بڑا بہادر جفاکش شجاع اور دلیر مانا جاتا ہے۔ ساتھ ہی نہایت چالاک عیار اور گرگِ باراں دیدہ بھی مشہور ہے۔ اور اسی صفت کے سبب بعض دلچسپ کہاوتیں مشہور ہو گئی ہیں۔

میو مُوا جب جانیے جب وا کا تیجا ہوئے

یعنی میو ایسے دغاباز اور فریبی ہیں کہ اگر یہ مر بھی جائیں تو ان کا مر جانا قابلِ اعتبار قبل از فاتحہ سوم نہیں۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے یہ سب تفصیلات جو اس بیان میں مذکور ہیں درج فرمائی ہیں۔ دغاباز کی کسی بات کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا قصہ اس طرح مشہور ہے کہ ایک میو کسی بنیے کا قرض دار تھا۔ سود کے پھیر میں آ کر اس کے ہاتھوں سے نجات مشکل ہوگئی۔ رات دن کے تقاضوں سے ناک میں دم آ گیا۔ تب میو نے یہ پیچ کھیلا کہ اپنے رشتہ داروں کو جمع کر کے کہا کہ میرے مرنے کی خبر مشہور کر دو۔ اور تم سب میرا جنازہ بنا کر لے چلو۔ بنیا بھی مردے کو دیکھنے اپنے روپوں کو رونے پیٹنے ضرور میت کے ساتھ آئے گا۔ اس کے سامنے دفنا کر چلے جانا اور دو ایک آدمی اِدھر اُدھر چھپے ہوئے چھوڑ آنا تا کہ وہ مجھے فوراً قبر کھود کر باہر نکال لیں۔ چناں چہ ایسا ہی ہوا۔ وہ بنیا بھی یہ خبر سن کر پیٹ پکڑے ہوئے دوڑا ہوا آیا اور کہا کہ میو جی تم کیا مرے ہمیں مار چلے۔ دل میں کہا ارے رام۔ مول دیا نہ بٹہ مر گیا ہٹا کٹا۔ غرض قبر تک ساتھ روتا پیٹتا گیا اور اول منزل پہنچا کر سب کے ساتھ واپس آیا۔ ادھر جنازہ رکھ کر لوگ الٹے پھرے اُدھر اس کے رشتہ داروں نے گھات سے نکل کر قبر کھود مٹی ہٹا۔ پٹاؤ دور کر میاں میو کو باہر نکال لیا۔ یہاں لالہ جی نے آتے ہی اپنی بہی میں لیکھا جوکھا برابر کر میو کا ناواں بٹے کھاتے میں لکھ دیا کہ آج

میاں میو کے ساتھ روپے بھی مر گئے ۔ دوسرے ہی روز جو
میو زندہ سلامت دیکھا تو زبان سے یہ فقرہ نکلا کہ میو مرا تب
جانیے جب وا کا تیجا ہوئے ۔

میوڑا
اردو

میو کی تصغیر۔ میو قوم کے افراد بطور نگہبان، دربار اور نوکر چاکر
کے رکھے جاتے تھے ۔
" دربان اور رَوَئے، میوڑے باریدار اور پیاول چوبدار
اس کو محل کے اندر آنے جانے سے منع کرنے لگے ۔"
[میر امن، باغ و بہار، لندن، ۱۸۵۱ء سیر پہلے درویش کی]

میوہ فروش

تازہ پھل بیچنے والے کو میوہ فروش کہتے ہیں ۔ بیچنے والے
طرح طرح کی آوازیں بھی لگاتے ہیں ۔ ہر پھل والا اپنی
جدا صدا رکھتا ہے ۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے دہلی
کے میوہ فروشوں کی یہ صدائیں درج کی ہیں ۔

سنترہ فروش — مزہ انگور کا ہے رنگترے میں

فالسہ فروش — سانولے سلونے فالسے شربت کو نون کے بتاسے ہیں
شربت کو

جامن فروش — کالی بھونرالی نمکین، بیدانہ بھونرالی نمکین

توت فروش — کاٹھ کی لکڑی کا بنا ہے جلیبا، قند میں ہلایا ہے جلیبا

امرود فروش — پیڑ کے پکے امرود میں سیب کا مزا

کیلا فروش — ڈال کے پکے کیلے میں مصری کا مزا

شفتالو فروش — ڈالی ڈالی کا گھلا پیوندی

آم فروش — پال کا لڈو، پال کا لڈو

گولر فروش — جھرنے کا بتاسہ ہی گولر

کھرنی — کھرنی زرد رنگ کا نبولی کی طرح کا گٹھلی دار پھل ہوتا ہے جو فالسے کے ساتھ ساتھ ہی فروخت ہوتا تھا۔ اکبر آباد (آگرہ) کے پھل گلی گلی یہ آواز لگا کر بیچتے تھے۔ کھرنی میوہ فالسے، آئے نینی تال سے کہہ دو پیارے لال سے۔

ناریل توڑنا — عورتیں حاملہ عورت سے ناریل تڑوایا کرتی ہیں اگر ناریل اندر سے خراب نکلے تو خیال کرتی ہیں کہ لڑکا ہوگا۔ اگر ناریل اندر سے عمدہ نکلے تو خیال کرتی ہیں لڑکی ہوگی۔
محاورہ، فعلِ متعدی

یہ باتیں عورتوں کی ہیں خرافات
بہو میری نہ توڑے ناریل کو
عبیرؔ ہندی

ناکند — ناپختہ کار، ناتجربہ کار
(صفت)

جو کوئی سیانی ہے ان میں تو کوئی ہے ناکند
وہ شور پور تھیں سب رنگ سے نپٹ یک چند
نظیر اکبر آبادیؔ

ناک ہونا — قابلِ فخر ہونا، سردار ہونا، برتر ہونا، بہتر ہونا، منتخب ہونا

دیکھ کر موتی وہ بالے کا تجوں نے پکڑے کان
شمع رو میرا یہ سب آتش رخوں کی ناک ہے

عزلتؔ

ناگوری

ناگوری بیل مشہور ہے۔اچھی نسل کے عمدہ سانڈ کو کہتے ہیں جو بڑا قد آور، مضبوط اور موٹا تازہ ہوتا ہے۔مجازاً لمبے بے وقوف آدمی کو بھی کہہ دیتے ہیں۔ناگورا ایک چھوٹا سا شہر اجمیر شریف کے قریب ہے۔مولوی سید احمد صاحب دہلوی اس کی تفصیلات میں لکھتے ہیں:

'ایک مشہور چھوٹے سے شہر کا نام جواب مارواڑ کے تحت ہے۔اصل میں اس کا نام نوانگر تھا۔جس کی ابتدا یہ ہے کہ راجہ پرتھی راج عرف رائے پتھورا کو اس امر کی خواہش ہوئی کہ شاہی چراگاہ کے واسطے کوئی ایسی جگہ تلاش و تجویز کی جائے کہ وہاں کی آب وہوا مویشی کے حق میں نہایت مفید اور حسبِ مزاج ہو۔چناں چہ اس امر کے انصرام کو بہت عاقل اور ہوشیار آدمی اطراف و جوانب میں بھیجے گئے۔قضائے کار ان میں سے ایک شخص کا اس جنگل میں جہاں اب یہ شہر آباد ہے گزر ہوا۔کیا دیکھتا ہے کہ ایک گائے نے تنومند بچھڑا جنا ہے۔اور شیر نر سے اس کے بچانے کے واسطے مقابلہ کر رہی ہے۔ہر چند شیر حملے پر حملہ کرتا ہے مگر وہ قوی الجثہ گائے اپنی چستی چالاکی اور بہادری سے اس کا قابو نہیں چلنے دیتی۔شخصِ مذکور نے اپنے ساتھیوں سمیت بہت دیر تک یہ تعجب انگیز تماشا دیکھا۔

’’آخر کاران سب نے شیر کو للکار کر بھگا دیا اور یہ گوہر مراد
ہاتھ میں لا اجمیر کو روانہ ہوا۔
یہاں پہنچ کر راجہ سے تمام کیفیت بیان کی۔ چناں چہ پرتھی
راج نے اس سرزمین کو پسند فرما کر شہر کی بنیا ڈالی اور ایک
نہایت مضبوط قلعہ بنا کر نوانگر نام رکھا۔ جو کثرتِ استعمال
سے رفتہ رفتہ ناگور مشہور ہو گیا۔ یہاں کا بیل صورت شکل
ڈیل ڈول قد و قامت میں تمام ہندوستان کے بیلوں سے
بدرجہا بہتر اور مضبوط ہوتا ہے۔ سلطنت مغلیہ کے زمانے
میں جب سے حسین قلی خاں کو جلال الدین اکبر نے یہ شہر
جاگیر میں عنایت فرمایا۔ تب سے روز بروز آبادی و عمارات
وغیرہ میں یہ شہر ترقی کرتا چلا گیا۔ ابوالفضل اور فیضی علامۂ
عصر اسی خاکِ پاک کے رہنے والے تھے۔ ان کے علاوہ
اور بھی بہت سے فاضل و درویشانِ کامل یہاں پیدا
ہوئے۔‘‘

نامہ نکالنا
اردو

’’نامہ نکالنا وہی مشہور عمل ہے جسے عوام اب ناواں نکالنا
کہتے ہیں۔ پہلے جو کوئی چیز کھوئی جاتی تھی کسی عامل سے
چور کا نام، کبھی صورت، کبھی اتا پتا معلوم کر لیا کرتے تھے۔
پھر کبھی کاغذ کے پرزوں پر، کبھی پانی میں، کبھی آئینہ میں
صورت دیکھ کر، کبھی تیر کے ذریعہ سے ہوتا تھا وغیرہ وغیرہ۔
تیر میں یہ بھی اشارہ ہوتا تھا کہ یہی چور کے کلیجے میں لگے۔

دل سینہ میں کہاں ہے نہ تو دیکھ بھال کر
اے آہ کہہ دے تیر کا نامہ نکال کر
ذوقؔ

مطلب یہ ہے کہ اے یار دل سینہ میں کہاں ہے۔ دیکھ بھال نہ کر ہاں اے آہ دل تو تیر کا ناواں نکال کر بتا دے کہ تیر ہی تو پاس ہے (اے یار)

[آزاد، دیوانِ ذوقؔ۔۱۹۰۳ء]

نانکار
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

۱۔ قانون گویوں، پٹواریوں یا زمینداروں کو معاش کے لیے دیا جانے والا روپیہ رقم یا زمین۔
۲۔ ملازمین کو گذارے کے لیے دی جانے والی زمین

نانْدْنا (نندنا)
اردو، پراکرت، فعل

سکھ اور سگھڑاپے سے زندگی گزارنا۔ مطمئن اور طویل عرصۂ حیات پانا۔ ہنسی خوشی رہنا سہنا۔ موت و زندگی کے مراحل سے بحسن وخوبی عہدہ برآ ہونا۔

ناندنا
(ناندھنا/نندن/نندھانا)
اردو، پراکرت، فعل

شروع کرنا، ابتداء کرنا، آغاز کرنا

کہتا ہے میرؔ سانجھ ہی نے آج دردِ دل
ایسی کہانی گرچہ نندھی ہے تو سو چکے

میرؔ [دیوان دوم]

ناٗواتے (ننواتے)
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

افغانستان میں دستور ہے کہ کسی شخص کو دوسرے سے کوئی بات منوانا ہوتی ہے تو اس کے گھر پر دھرنا دے کر بیٹھ جاتا ہے اور اس وقت تک نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے جب تک گھر والا درخواست قبول کرنے کی حامی نہ بھر لے۔ دستور کے موافق اس قسم کی درخواست کا قبول کرنا فخر ومباہات ہی کا سبب نہیں ہوتا بلکہ ضروری بھی ہے۔ یہ ستیاگرہی وہاں ننواتے کہلاتا ہے۔

رام پوری مستورات بھی کسی طرح نہ سننے والی یا والے سے کہا کرتی ہیں کہ "کیا ننواتے یا ناٗواتے بھیجوں تب منوگی۔" عرشی

ناٗواں (تلفظ میں دوسرا ن غنہ)
برج، اردو

۱۔ دام، پیسے، ریزگاری، چھوٹے سکے

ناٗواں چکانا، حساب بے باق کرنا، پیسے ادا کرنا، نواح آگرہ میں ناٗواں عام لفظ ہے۔

۲۔ نام دیکھیے: نامہ نکالنا

ناہ
اردو، پراکرت، مذکر، اسم

مالک، آقا، خداوند، شوہر

نایکا
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

نایک کی جورو، دوشیزہ، حسینہ

کسی ڈرامے یا قصے کی ہیروئن جو تین اقسام کی ہوتی ہیں:

سَوکیہ: جو صرف اپنے شوہر سے محبت کرے

پَرَکیہ: جو غیر شخص سے محبت کرے

۲۔ساماڈیہ: جو دولت کی لالچ سے محبت کا اظہار کرے

قحبہ خانہ کی مالکہ کو بھی نایکہ کہتے ہیں

نبڑنا (نبڑنا / نپٹنا)

ہو چکنا، تمام ہونا، ختم ہونا، پورا ہونا، برباد ہونا

نپٹ

اردو، کھڑی بولی

خالص، بالکل، سراسر، مطلق، قطعی

برسات کے موسم میں نپٹ زہر ہے

اُمس سب چیز تو اچھی ہے پر اک قہر ہے اُمس

یہ بڈھا نپٹ بہرا ہے۔

نظیرؔ

نَتَھنب (تھنب)

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

رتھنب، ہرین

نجھانا

غور کر کے دیکھنا، اچھی طرح دیکھنا، قریب سے دیکھنا

نجھول

اردو، برج، مذکر، اسم و صفت

چال کا پکا، پیر کا سچا، اطمینان اور اعتماد سے چلنے والا

ہاتھی۔ قدم بقدم بردباری سے چلنے والا ہاتھی

ہر ایک بھوک سے سوئے عدم رواں ہے

اب اس کو خواہ تو پایل سمجھ لیں خواہ نجھول

سوداؔ [ویرانی شاہجہان آباد]

نخلِ ماتم

اردو، فارسی، مذکر، اسم

۱۔ بیری

۲۔ تابوت

پڑا ماتم اس باغ میں بسکہ سخت

ہوئے نخلِ ماتم تمامی درخت

میر حسنؔ [سحرالبیان]

ندامت
اردو،عربی الاصل، مؤنث

"ندامت فعل مرتب پر ہوتی ہے ترجمہ اس کا پشیمانی۔ حضرت یوسفؑ کو ندامت کیوں ہو مگر خجالت اس کا ترجمہ ہے شرمندگی۔"غالبؔ [بنام عبدالغفور سرور]

بِداں
اردو، متعلق فعل

مجبوراً، آخرکار، بعد میں، پیچھے، بالآخر، نتیجتاً، بہر حال، سب کے بعد، آخیر میں، خلاصتاً، سخت و شدید حالت میں، نفس الامر

غم فراق میں ہم جیئے جو سے اکتائے
بدائے یار کے کوچے میں جا کے کام آئے
نظیرؔ اکبرآبادی

بِداں قرض میں بنیوں کی دی سپر تلوار
گھروں سے اب جو نکلتے ہیں لے کے ہتھیار
بغل کے بیچ میں تو سونٹا ہے ہاتھ میں کچکول
سوداؔ [ویرانی شاہجہان آباد]

رہے گا حال اگر ملک کا یہی بداں
گلے میں ناشا کہاروں کے پالکی میں ڈھول
سوداؔ [ویرانی شاہجہان آباد]

نذر بدنا
اردو محاورہ

نذر ماننا، شرط بدنے کی طرح
میرؔ کے کلام میں ملتا ہے

یہ نذر بدی ہے میں کعبہ سے جو اٹھتا ہوں
بت خانہ میں جاؤں گا زنار بندھاؤں گا
میرؔ [دیوانِ چہارم]

نرناری	زن و مرد
نرموہی	(نر۔نفی کا)
نموہی	نامہربان، سنگ دل، بے رحم
نرنے قدیم اردو، برج، اسم، صفت	نہار منہ، صبح دم بغیر کچھ کھائے پیے "نرنے منہ مولی نہ کھا طبیعت اتھل پتھل ہوگی۔"
نروان	بجھا ہوا، ٹھنڈا کیا ہوا، منقطع کیا ہوا، معدوم، نجاتِ اخروی، مزید پیدائش سے نجات دیا ہوا۔
نِس (نسا) اردو سنسکرت الاصل، مونث، اسم	رات، شب
نساچر:	بھوت، ڈاکو، چور، رات کو چلنے پھرنے والا
نستارنا اردو، فعل	بچانا، آزاد کرنا، گناہ بخشنا، روح کو آواگون کے چکر سے نجات دینا
نستارا اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم	عبور، تصفیہ، برکت، بخشش، نجات، تطہیرِ گناہ، آزادی، نجاتِ اخروی اسی کلمے سے ہم تم سب گنہگاروں کا چھٹکارا اسی کلمے سے ہوگا دین اور دنیا میں نستارا نظیر
نسخہ اردو، عربی، مذکر، اسم	۱۔ترکیب، ترتیب، دوا، تدبیر ۲۔چلتا پرزہ، چالاک اپنی نادانی نہ سمجھے کرتو کیا نسخہ ہے

آدمی بھی کسو دانا کا لکھا نسخہ ہے

میرؔ۔ واسوخت

عام اور معروف معنی کے علاوہ ایک اصطلاحی معنی بھی ہیں۔
یعنی اگر عبارت میں ایک لفظ دوسرے لفظ کا بدل ہو اور قائم
مقام ہو سکے تو اس کو نسخہ کہتے ہیں۔

بیدل کا ایک شعر اور اس کی تشریح جناب مولانا مولوی حامد
حسن صاحب قادریؒ (و۔۱۹۶۴) کے الفاظ میں دیکھیے

بیدل کا شعر ہے:

دریں گلشن چو گل یک پر زدن رخصت نمی باشد
مگر از رنگ یابی نسخہ بال افشانی مارا

"اس گلشن (باغ عالم) میں گل کی طرح ایک بار پر مارنے
کی بھی فرصت نہیں ہے۔ بس رنگ اڑنے کو ہماری بال
افشانی کا ایک نسخہ سمجھ لو۔ یہاں ہمارا رنگ اڑتا ہے بس اسی
کو ہماری پَر افشانی کہہ لو۔ جس طرح کسی عبارت میں ایک
لفظ دوسرے لفظ کا نسخہ کہلاتا ہے یعنی اس کا قائم مقام ہوتا
ہے اسی طرح "رنگ اڑنا" گویا پر مارنے کا ایک نسخہ ہے
رنگ اڑنے کو بال افشانی قرار دینا کس قدر نازک ہے۔"

(خطوط قادری)

نَسَینی

اسم، مؤنث

لکڑی کی سیڑھی، زینہ

نَشاَ ئتین
اردو، عربی الاصل، مذکر

(نَشاء: اٹھنا، پیدا ہونا، بڑھنا نشاءت: دنیا عالم)
دونوں عالم، دنیا اور عقبیٰ

مستی میں ہم کو ہوش نہیں نشأتین کا
گلشن میں اینڈتے ہیں پڑے زیرِ تاک ہم
میرؔ

نَشا خاطر رکھنا
اردو محاورہ

"آپ نشا خاطر رکھیں" یعنی آپ بالکل مطمئن رہیں۔

یہ محاورہ اکبرآباد (آگرہ) اور نواح میں آج بھی اسی طرح بولتے ہیں۔ دوسرے علاقوں کی بولیوں سے حذف ہوگیا اور لوگ اس سے ناواقف ہوگئے۔
ماہرالقادری بدایونی نے بھی اس سے ناواقفیت کا ثبوت دیا ہے اور لکھا کہ اصل محاورہ نشاطِ خاطر رکھنا ہے۔ یہ بات مطلقاً بے اصل اور غلط ہے۔ محاوروں میں قیاس کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

نَفَر
عربی الاصل، اردو، مذکر، اسم

بہ لفظ اردو میں کمینوں کے معنی میں مستعمل ہے۔
نَفَر بفتحتین عربی میں تین سے دس آدمیوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔ اردو میں سائس کو اور نفرا کمینے کو کہتے ہیں۔ اوس کی جمع انفار عربی طور پر ہندیوں کی تراشی ہوئی ہے۔
پروفیسر سید عبداللہ بلگرامی [حل غوامض ۱۵۵۸ء]

سدا گرم انفار سے اون کی صحبت
ہر اک رند و اوباش سے ان کی ملت

مسدسِ حالی

نِکال اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم	سخت تعزیر
نِکسنا (فعلِ لازم) (لازم) ہندکو، اردو	یہ ہندکو لفظ ہے، پشاور کے نواح میں مروج اردو کے ابتدائی دور میں وہیں سے اردو زباں وانوں کے ہاں داخل ہوا۔
نِکسانا (فعل متعدی)	اس کا سنسکرت سے علاقہ نہیں۔ پلیٹس نے نکسنا کا فعل متعدی نکالنا بتایا ہے جو غلط ہے۔ اس کا فعل متعدی نکسانا ہے۔ ۱۲)

نکلنا، چلنا، جاری ہونا، باہر آنا

ترے تل سوں مجھے نت مینہ کا سودا ہے اے ظالم
عجب نہیں ہے اگر تو تیل نکساوے مرے سر سوں

محمد احسن [دورِ اوّل کے شاعر]

"میر سوز مرحوم نے اپنا مطلع پڑھا:

نہیں نکسے ہے مرے دل کی اُبا ہے گا ہے
اے فلک بہر خدا رخصتِ آ ہے گا ہے

مرزا رفیع سودا سن کر بولے میر صاحب! بچپن میں ہمارے ہاں پشور کی ڈومنیاں آیا کرتی تھیں۔ یا تو جب یہ لفظ سنا تھا یا آج سنا۔ میر سوم بچارے ہنس کے چپکے ہو رہے......"

آزاد، آبِ حیات، لاہور، ۱۹۱۳ء]

نِکھارنا	میل چھانٹنا، صاف کرنا

نِکھرب

دس کھرب کی تعداد

زیادہ، طویل، پست

نگینِ عاشق و معشوق

انگوٹھی میں نگینہ جڑنے کے خانے میں بجائے ایک کے دو نگینے جڑے جاتے ہیں۔ ان نگینوں کو اور ایسی انگوٹھی کو "نگین عاشق و معشوق" کہتے ہیں۔

نگینِ عاشق و معشوق کے رنگ
جدا رہتے ہیں ہم وے، ایک گھر میں

میرؔ [دیوان سوم]

نم / نمی

فارسی الاصل، پشتو، اردو

اردو میں نم بمعنی تر، گیلا، اور نمی بمعنی تری اور گیلا پن، رطوبت مستعمل ہے۔ شاعری میں دیدۂ نم، چشم نم، عام اصطلاحیں ہیں اور فصیح سمجھی جاتی ہیں۔

"نم کے متعلق جلال فرماتے ہیں کہ سخن ورانِ ہند اس لفظ کو بمعنی تر استعمال کر جاتے ہیں۔ مثلاً چشمِ تر اور دیدۂ تر کے مقام پر چشمِ نم اور دیدۂ نم لاتے ہیں۔ یہ استعمال درست نہیں معلوم ہوتا کس واسطے کہ کلامِ ثقاتِ شعرائے پارس سے لفظ نم بمعنی تر نہیں مستفاد ہوتا بمعنی تری پایا جاتا ہے۔"

عرشی [بات]

مولانا عرشی فرماتے ہیں "کہ ایران میں چاہے نہ ہو لیکن پشتو میں نم کو تر اور تری دونوں معنوں میں استعمال کرتے ہیں اور اسی لیے نمی بمعنی تری بھی بولتے ہیں۔" عرشی۔

بات۔۲

نمازی کا ٹکا

مکافاتِ عمل، بدی کا بدلہ، وہ بات جس کا بدلہ کہیں نہ کہیں ضرور مل کر رہتا ہے۔ فعلِ بد اور اس کی سزا

مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں:

"کہتے ہیں کہ ایک شریر لڑکا نماز پڑھتے میں لوگوں کی ٹانگیں گھسیٹ لیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب اس نے سجدہ کرتے وقت کسی نمازی کی ٹانگ گھسیٹی تو اس نے سرزنش کرنے کی بجائے سلام پھیر کر چپکے سے ایک ٹکا اس کے حوالے کیا تاکہ یہ مزہ پڑ جائے تو کبھی یہ سزا بھی پائے۔ اسے تو چاٹ لگی ہوئی تھی۔ اتفاق سے ایک جلاد پٹھان کے ساتھ بھی یہی حرکت کی۔ اس نے سلام پھیرتے ہی تلوار نکال کر اس کی گردن اڑا دی۔ پس جیسے یہ محاورہ زبان زدِ خاص و عام ہوگیا کہ میاں یہ تو نمازی کا ٹکا ہے۔ ہمیں ستالو گے تو کیا ہوگا دوسری جگہ اس کی سزا پاؤ گے۔

نمک بندی

[جراحی کی اصطلاح]

اردو، فارسی الاصل، مؤنث، مذکر

زخم پر نمکیات لگا کر اور پٹیاں باندھ کر مندمل کرنے کا عمل

تر بندی، خشک بندی، نمک بندی ہو چکی
بے ڈول پھیلتا سا چلا ہے فگارِ دل
میرؔ [دیوانِ پنجم]

سب زخم صدر ان نے نمک بند خود کیے
صحبت جو بگڑی اپنے میں سارا مزا گیا
میرؔ [دیوانِ ششم]

نتانواں — (نہ ـ ناؤں)

بے نام کا، عورتیں بدشگونی کی وجہ سے بیٹے کو نتانواں کہتی ہیں۔ جیسے بلی کو جلے پاؤں کی کہتی ہیں۔

بڈھا سا — خواب ناک

نُوّاب — (عربی نائب کا صیغۂ مبالغہ)

اردو عربی الاصل، مذکر، اسم

صحیح تلفظ واو کی تشدید سے ہے۔ لیکن عام طور پر بغیر تشدید کے خواص و عوام میں رائج ہے۔

"یہاں دلی میں ایک اصطلاح نئے نواب کی اور یہ عام لفظ ہے۔ ہندو ہو یا مسلمان، اس پر صادق آجاتا ہے صورت یہ کہ جہاں کوئی شخص مرا، بشرط آنکہ دولت مند ہو، اس کا بیٹا مال پر متصرف ہوا۔ بد معاش لوگ فراہم ہوئے اور اس کو خداوند نعمت اور جناب عالی کہنا شروع کیا۔ فلانی رنڈی آپ پر مرتی ہے۔ فلانا امیر اپنی مجلس میں آپ کی یوں تعریف کر رہا تھا۔ آپ کو لازم ہے اس رنڈی کا بلانا اور اس امیر کی دعوت کرنی۔ دنیا اسی واسطے ہے، روپیہ ساتھ ساتھ نہیں جاتا۔ آپ کے باوا کیا لے گئے جو آپ لے

جائیں گے۔غرض کہ بندہ آج تک تین نئے نواب دیکھ چکا ہے۔ایک تو کھڑی تو ڈرل لاکھ روپے کا آدمی تھا۔ پان سات برس میں سب کچھ کھو کر شہر سے نکل گیا اور مفقود الخبر ہوگیا ۔ دوسرا ایک پنجابی لڑکا سعادت نام، پچاس چالیس ہزار روپیہ کھو کر تباہ ہوگیا۔تیسرا خان محمد نام سعداللہ خاں کا بیٹا کہ وہ بھی بیس پچیس ہزار روپیہ لٹا کر اور بگھیوں پر چڑھ کر اب جوتیاں چٹخاتا پھرتا ہے۔"

نو اُترنا — روکنا، منع کرنا، باز رکھنا، اٹکانا

نُوانا — جھکانا، نیچے کرنا، قابو میں لانا

نوتھاری — برادری کے لوگ جو شادی میں نوتے کے طور پر کچھ دیتے ہیں اور اس کا بدلہ ہوتا ہے وہ نوتھاری کہلاتے ہیں ۔اور جو عوض نہیں لیتے وہ بھاتی کہلاتے ہیں یہ لوگ ننھیال کے ہوتے ہیں ۔[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

نُوکا — ناؤ، کشتی، ڈونگی

نوکیسہ — نودولتیا، وہ شخص جو پشتینی رئیس نہ ہو۔
فارسی الاصل، اردو، مذکر، اسم و صفت — جس نے نئی دولت و مال پایا ہو اور کم ظرفی کا مظاہرہ کرتا ہو

نُول — بحری جہاز کی لدائی، کرایہ، ناؤ، کشتی، جہاز کا کرایہ خرچ،
عربی، اردو — باربرداری کی اجرت، معاوضہ

"اگر تھوڑی سی جگہ بیٹھ رہنے کو دو اور اس کا نول مقرر کرو تو میری خاطر جمع ہو۔" [میر امن، باغ و بہار، لندن ۱۸۵۱ء ص ۱۷۰] سرگزشت آزاد بخت پادشاہ کی

"سوداگروں نے ایک کوٹھری میرے تحت کردی میں نے
اس کے تول کا روپیہ بھر دیا۔" [میرامن۔ایضاً]

نہالی — فارسی الاصل، مؤنث، اسم
گدا، قالین چہ، روئی بھرا ہوا ریشم کا گدا
ریشم کی نرم نہالی پر سو نازو ادا سے ہنس ہنس کر
نظیرؔ [موسم زمستاں]

نُہٹا — مذکر، اسم
ناخن یا پنجے سے ڈالا نشان
کوئی اپنے آشنا سے کر ناز کا چھٹا
کہتی ہے ہنس کے کافر چٹکی لے یا نہٹا
نظیر اکبرآبادی

نہُرنا
(نہُورنا/نیوڑھانا/نہوڑانا)
جھکنا، جھکانا، نیچے کرنا

نہرنا
ناخن تراشنے کا لوہے کا آلہ

نہورا — اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
۱۔ بھلائی، نیکی، احسان
۲۔ ضد، نیاز
۳۔ منت سماجت، عاجزی، خوشامد
کہا شاہزادی نے ہنس کر یوں
پیوں میں کسی کے نہورے سے کیوں
میرحسن [سحرالبیان]

نیارا (نیاری) — اردو، کھڑی بولی، صفت
علیحدہ، الگ، جدا، ہٹا، مختلف
سکھ دکھ پرتی دن سنگ ہے میٹ سکے نہیں کوئی
جیسے چھایا دیہہ کی نیاری نیک نہ ہوئے

(ترجمے کے لیے دیکھیے نیک) [للولال جی ۔ لطائف ہندی کلکتہ ۱۸۱۰ء]

نیازا (فارسی نایزہ کی تخریب)
اردو، فارسی، مذکر، اسم
ڈنڈا، عضوِتناسل، ڈنڈی

نیاؤ انصاف، عدل، داد
اردو، برج بھاشا، مذکر، اسم
"امیر شیر علی جیسا محتسب اور مولوی جامی جیسا مفتی کہاں سے لاؤں جو نیاؤ کرے اور کاذب کو سزا دے۔"
[غالب ۔ خط بنام حبیب اللہ ذکاء]

نیر پانی، جل، رس، آب، چمک، رونق، تیزی
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

نیرج ہر وہ چیز جو پانی میں پیدا ہو۔ کنول، موتی وغیرہ

نیک ذرا، ذرا بھی، تھوڑی دیر بھی، تھوڑا، تھوڑی
اردو، کھڑی بولی، متعلق فعل

سکھ دکھ پرتی دن سنگ ہے میٹ سکے نہیں کوئے
جیسے چھایا دیہہ کی نیاری نیک نہ ہوئے
[لطائف ہندی]

سکھ دکھ ہر وقت ساتھ لگا ہے کوئی اسے مٹا نہیں سکتا
جس طرح سایہ جسم کا ذرا بھی جدا نہیں ہوتا

نیک اچھے بھلے کے معنی میں عام لفظ ہے ۔ لیکن برج کے علاقہ میں نیک بمعنی تھوڑا، ذرا، ذرا بھی، تھوڑی دیر، نہایت قلیل مقدار کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے ۔ آگرہ کی عام بول چال میں آج تک اپنے اصل معنی میں مستعمل ہے ۔

نیگ — بیاہ یا خوشی کے موقع پر رشتہ داروں کو کچھ دینا

نیل کا ماٹھ بگڑنا — نیل (فارسی)

اردو محاورہ — ماٹھ/ماٹ: مٹکا ۔ مٹی کا بڑا برتن ۔ نیل تیار کرنے کا حوض

نیل بگڑنا — قسمت بگڑنا، مصیبت پڑنا

یہ رنگ ڈھنگ آج سے افلاک کے نہیں
ایسا ہی کچھ قدیم سے بگڑا یہ نیل ہے

مرزا علی لقی

نیل کا ماٹھ بگڑنا — بے پر کی اڑانا، افواہ پھیلانا

انگریزوں میں یہ عقیدہ تھا کہ اگر ان کے نیل کا مٹکا یا حوض جس میں رنگ تیار کریں اس میں رنگ بگڑ جائے تو کوئی جھوٹی خبر پھیلانے سے رنگ درست ہو جاتا ہے ۔

"تم نیم کی مستی پیا کرو ۔ یعنی بعضا نیم رستا ہے اور اس میں سے ایک رطوبت نکل کر جم جاتی ہے ۔ اسے نیم کی مستی کہتے ہیں ۔ سبیل اس کی یہی ہے کہ دو پیسے بھر سے شروع کرو اور پانچ ماشہ بڑھاتے جاؤ ۔ جب پانچ تولہ پر آ جاؤ تو تھم جاؤ ۔" [۱۲ غالب ۔ نادرات]

نیمہ — نصف، آدھا

اردو، مذکر، اسم — دربار مغلیہ کے امراء کے لباس کا ایک حصہ، نیمے سے مراد کہنیوں تک آدھی آستینوں کا شلوکا تھا اور سینے پر سامنے اس میں گھنڈیاں لگائی جاتیں ۔ اس کو نیچے پہن کر اس کے اوپر جامہ پہنا جاتا ۔ (گزشتہ لکھنؤ)

نیل — سو کھرب کی تعداد، نیلا رنگ

نیو — ۱۔ بنیاد، جڑ، اساس

اردو، برج — ۲۔ جھکنا، مڑنا، نیچے ہونا

نیو چلنا — جھک کر چلنا، بطورِ عاجزی اور شرمندگی کے

قد کش چمن کے اپنی خوبی کو نیو چلے ہیں
پایا پھل اس سے آخر کیا سرو نے اکڑ کے
میرؔ

نیوتا — دعوت کا بلاوا

نیہَر — میکا، بیاہی عورت کے والدین کا گھر

نیہہ — پیار، دوستی، محبت، عشق، روغن

نیارا — علیحدہ، الگ، الگ کرنا یا ہونا، نادر، عجیب

نیاریا — وہ شخص جو سونے چاندی نکالی ہوئی ریت کو خرید کر مزید اس میں سے قیمتی ذرات کو حاصل کرتا ہے۔ سنار کی راکھ یا پرانے زری گوٹے کو لے کر اس میں سے بھی قیمتی ذرات حاصل کرنے والا۔

چالاک، عیار، ہوشیار

واچھڑے — چہ خوش! واہ! اوئی

اردو، فجائیہ

بجاتی پھرے کوئی اپنے کڑے
کہیں ہوئے رُی اور کہیں واچھڑے

میر حسن [سحرالبیان]

واحد ہونا (واحد شاہد ہونا)

بے تکلف ہونا، ہمسر ہونا

فقراء کی اصطلاح میں "ہم کو بھی کچھ دے ڈالو"

اردو محاورہ

کچھ تو یاروں سے بھی واحد ہو کہ تا روزِ قیام
کیوں میاں عرش رہے تجھ پہ خدا کا سایہ

انشاء

وارا

نفع، فائدہ، بچت

وارے نیارے ہونا

عیش ہونا، دولت حاصل ہونا

(وارا نیارا: سونے چاندی یا دیگر قیمتی دھات ملی ہوئی ریت)

وارِ مرداں خالی نباشد

مَردوں کا وار چوکا نہیں کرتا۔ کچھ نہ کچھ اثر کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ امیر خسروؒ حضرت سلطان المشائخؒ نظام الدین اولیاء کے مرید نے شاعری میں حضرت نظامی گنجویؒ کا بہت مقابلہ کیا ہے۔ ان کی سب کتابوں پر کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں یہ شعر بھی کہا ہے:

دبدبۂ خسرویم شد بلند
زلزلہ درگور نظامی فگند

اس شعر پر ننگی تلوار غیب سے پیدا ہو کر آئی۔ حضرت سلطان المشائخ امیر خسرو کے پیر نے امیر خسرو کو بچانے کے لیے ان کو اپنی بغل میں لے لیا اور اپنا ہاتھ آگے کر دیا۔ اس وقت تلوار میں سے یہ آواز آئی۔ وارِ مرداں خالی نباشد۔ اور حضرت کی آستین کٹ گئی۔ کہتے ہیں کہ مدت تک ان کے مرید طالبوں کی ایک آستین بڑی ایک چھوٹی ہو جاتی تھی۔ اب یہ مثل ہو گئی۔

[محاورات ہند۔۱۸۹۰ء]

وارْنا — اتارنا، نچھاور کرنا، نثار کرنا، صدقہ کرنا

وَثُن — جمع اوثان

اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم — ۱۔ بت

۲۔ لکڑی یا پتھر کا بت

وَجَبْ کرون — ناپنا

فارسی محاورہ — ''سلیم گوید''

از جنوں ایں خرابہ راہروز

می کنم ہمچو آفتاب وَجَبْ''

[منتخب النفائس کانپور ۱۲۸۵ھ]

وجد وتواجد

مصطلحاتِ صوفیہ — '' وہم می فرمودند کہ در وجد وتواجد فرقے ست۔ وجد بے اختیار رقص کردن ست۔ وتواجد با اختیار۔''

[درالمعارف۔ ملفوظات شاہ غلام علی صاحب قدس اللہ تعالیٰ

، مؤلفہ شاہ رؤف احمد، ص ۱۴ استانبول۔ ترکیہ ۱۹۷۴ء]

وُنجر (دیکھیے بُنجر)

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر اسم

و

واچھڑے — چہ خوش! واہ! اوئی
اردو، فجائیہ

بجاتی پھرے کوئی اپنے کڑے
کہیں ہوئے ری اور کہیں واچھڑے

میر حسن [سحرالبیان]

واحد ہونا (واحد شاہد ہونا) — بے تکلف ہونا، ہمسر ہونا
اردو، محاورہ
فقراء کی اصطلاح میں "ہم کو بھی کچھ دے ڈالو"

کچھ تو یاروں سے بھی واحد ہو کہ تا روزِ قیام
کیوں میاں عرش رہے تجھ پہ خدا کا سایہ

انشاؔء

وَارا — نفع، فائدہ، بچت

وارے نیارے ہونا — عیش ہونا، دولت حاصل ہونا
(وارا: فائدہ، نیارا: سونے چاندی یا دیگر قیمتی دھات ملی ہوئی ریت)

وارِ مرداں خالی نباشد — مَردوں کا وار چوکا نہیں کرتا۔ کچھ نہ کچھ اثر کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ امیر خسروؒ حضرت سلطان المشائخؒ نظام الدین اولیاء کے مریدؒ نے شاعری میں حضرت نظامی گنجویؒ کا

بہت مقابلہ کیا ہے۔ان کی سب کتابوں پر کتابیں تصنیف
کی ہیں ان میں یہ شعر بھی کہا ہے:

دبدبۂ خسرویم شد بلند
زلزلہ درگور نظامی فگند

اس شعر پر ننگی تلوار غیب سے پیدا ہو کر آئی۔حضرت سلطان
المشائخ، امیر خسرو کے پیر نے امیر خسرو کو بچانے کے لیے
ان کو اپنی بغل میں لے لیا اور اپنا ہاتھ آگے کر دیا۔اس
وقت تلوار میں سے یہ آواز آئی۔وارِ مرداں خالی نباشد۔
اور حضرت کی آستین کٹ گئی۔کہتے ہیں کہ مدت تک ان
کے مرید طالبوں کی ایک آستین بڑی ایک چھوٹی ہو جاتی
تھی۔اب یہ مشکل ہو گئی۔

[محاورات ہند۔۱۸۹۰ء]

وَارنا — اتارنا، نچھاور کرنا، نثار کرنا، صدقہ کرنا

وَثَن — اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم
جمع اوثان
۱۔بت
۲۔لکڑی یا پتھر کا بت

وَجَب کردن — فارسی محاورہ
ناپنا،
سلیم گوید

از جنوں ایں خرابہ راہروز
می کنم ہیچو آفتاب وَجَبْ

[منتخب النفائس کانپور ۱۲۸۵ھ]

وجد وتواجد مصطلحات صوفیہ

''وہم می فرمودند کہ در وجد وتواجد فرقے ست۔ وجد بے اختیار رقص کردن ست۔ وتواجد با اختیار۔''

[درّ المعارف۔ ملفوظات شاہ غلام علی صاحب قدس اللہ تعالیٰ، مؤلفہ شاہ رؤف احمد، ص ۱۴ استانبول۔ ترکیہ ۱۹۷۳ء]

وَجُر اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(دیکھیے بجر)

وَجُر رنگ

دیکھیے بجر رنگ

وِچَلنا

دیکھیے بچلنا

وِدَرْبَھ اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم معرفہ

ایک ضلع اور شہر کا نام جسے اس وقت ناگپور یا برار کہتے ہیں۔

وَرَق داغ فارسی، اردو، مذکر، اسم

عدد یا ہندسۂ شمار جو ورق کے اوپر لکھتے ہیں

ورق داغی کرنا: ورق پر اس کا شمار یا عدد لکھنا

''نعمت خاں عالی گوید

دفترِ لالہ تمامی بورق داغِ من ست
بادلِ خوں شدۂ خویش حسابے دارم "
[منتخب النفائس، کانپور، ۱۲۸۵ھ]

وزکث — دیکھیے بزکث

وزکھاسن — دیکھیے بزکھاسن

وغشت — (وعشتہ)
اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم
تھل تھل کرتی ہوئی موٹی عورت

وقوف — اطلاع، علم، معلومات، خبر
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

وقوف دینا — ہوشیاری کی باتیں سکھانا

تو وہ ہے کہ سب کے تئیں دے وقوف
کدھر دل گیا تیرا اے بے وقوف
میر حسنؔ [سحرالبیان]

ولایت — ۱۔ ولی اللہ ہونا
اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم
۲۔ ایک بادشاہ کی سلطنت
۳۔ غیر ملک، دساور

۴۔انگریزی عہد سے پہلے ولایت سے مراد افغانستان، ایران، ترکستان وغیرہ ممالک تھے اور وہاں کے لوگ ولایتی کہلاتے تھے۔

"ایک ولایتی نے کہ زمرۂ اہلِ سیف میں معزز ملازم تھا عجب تماشا کیا۔یعنی سودا نے اس کی ہجو کہی اور ایک محفل میں اس کے سامنے ہی پڑھنی شروع کردی ولایتی نے پیش قبض کمر سے کھینچ کر ان کے پیٹ پر رکھ دی اور کہا نظم خودت گفتی حالا ایں نثر را گوش کن۔الخ"

محمد حسین آزاد[آبِ حیات۔حال سودا]

ولایت کے میوے دھرے ہر طرف
کہ لے جاوے بو ان کی گل پہ شرف

میر حسنؔ[سحرالبیان]

آغا وہ ہیں جو تازہ ولایت سورات کو
مطرب کو ڈوم کہتے ہیں بولے کہ دوم ہے

انشاء

وِستار(بِستار) — پھیلاؤ، کشادگی، چوڑائی، وسعت

وَطْب — جمع اواطب

اردو، عربی، مذکر، اسم، مؤنث — دودھ کی بوتل، دودھ کا مشکیزہ

وُمن	دیکھیے بمعنی
وہ پانی ملتان گیا	بمعنی موقع جاتا رہا۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے ذوق کا ایک شعر دیا ہے اور محاورے کے سلسلے میں ایک حکایت درج کی ہے: پنجاب میں بھی وہ نہ رہی آب و تاب حسن اے ذوق پانی اب تو وہ ملتان بہہ گیا اصل میں یہ ایک مشہور حکایت کی طرف تلمیح ہے۔ جس کا قصہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب گورکھ ناتھ بھگتی رید اس بھگتی کے پاس آیا تو اس وقت تشنگی کے غلبہ سے پانی مانگا۔ پھر دل میں سوچا کے رید اس ذات کا چمار ہے اس کا پانی کیا پیوں۔ اس خیال سے پانی تو نبے میں تو بھر لیا مگر پیا نہیں اور ادھر ادھر کی باتوں میں اس بات کو ٹال کر چلا گیا۔ وہاں سے کبیر صاحب کے پاس آ بیٹھا۔ یہاں بھی باتوں میں مشغول رہا۔ اتفاق سے کبیر کی بیٹی کمالی نامی نے وہ پانی اٹھا کر پی لیا۔ جس کے پیتے ہی تین لوک یعنی اکاس لوک، مرت لوک، پتال لوک کا حال اس پر کھل گیا۔ جس وقت گورکھ ناتھ پر یہ بات کھلی کہ اس پانی کے پینے سے کمالی کو اتنا بڑا درجہ مل گیا تو اس وقت وہ اس پانی کے نہ پینے سے بہت ہی پچھتایا۔ آخر کار رید اس کے پاس دوبارہ آیا اور پھر پانی مانگا، داس اپنی بھگتی کے بل سے

جان گیا تھا کہ گورکھ ناتھ نے اس وقت اپنے اِبھمان یعنی غرور کے سبب پانی نہیں پیا۔ اب اس کے واسطے پھر خواستگار ہے۔ اس عرصہ میں کمالی کے سسرال والے بنارس آئے اور اسے ملتان جہاں اس کی سسرال تھی لے گئے۔ پس ریداس نے گورکھ ناتھ کی بدقسمتی پر یہ دوہا پڑھا:

پیاوے تھے جب پیا نہیں تب تم نے اِبھمان کیا
بھولا جوگی پھرے دوانہ وہ پانی ملتان گیا

کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ریداس، کمال، کبیر، یہ تینوں رامانند کے چیلے تھے۔ اور یہاں کمالی کبیر کی بیٹی لکھا ہے جس کی صحت میں کلام ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کوئی نجومی کسی صاحبِ کمال درویش کے پاس اپنی مراد کے واسطے گیا تھا۔ چناں چہ درویش کو اس پر رحم آیا اور اس نے اپنا جھوٹا پانی پی جانے کو دیا اس نے گھن کھا کر نہ پیا۔ اتفاق سے وہیں ایک لڑکی بیٹھی کھیل رہی تھی۔ جس کی نسبت ملتان میں ٹھہری تھی فقیر نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ غٹا غٹ پی گئی۔ جس کے سبب وہ صاحبِ تاثیر ہوگئی۔ نجومی یہ بات سن کر پھر آیا اور وہی سوال کیا کہ میری مراد پوری کیجیے اس وقت درویش کے منہ سے یہ فقرہ نکلا اور جب ہی سے یہ مثل ہوگئی۔

چت کر مانگا ہت کر دیا تیرے من گلیان گیا
بھولا نجومی پھرے دوانہ وہ پانی ملتان گیا

یعنی اب وہ بات جاتی رہی جب تو گھر بیٹھے مراد پوری ہوتی تھی اب ملتان جا کر تیرا کام بنے تو بنے۔ اصل میں ہندوستانیوں کے اعتقاد نے یہ گھڑت کرلی ہے۔

ویر (وے ر)

پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

پشتو میں ویر بیائے مجہول رونے پیٹنے اور سینہ کوبی کو کہتے ہیں ۔روہیل کھنڈی بھی استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہے "ارے یہ کیا ویر ڈالا ہے۔" یا "ہاں تو ایسا ویر پڑا ہے کہ خدا کی پناہ۔"

عرشی

ویساچ ویسے ہی، اسی طرح، فوراً

ویشیا کسبی، طوائف

ہاتھ میں ٹھیکرا ہونا — بھیک مانگنے لگنا، کاسۂ گدائی ہاتھ میں لینا، فقیر ہونا

اس محاورے میں بھیک کا ٹھیکرا ہاتھ میں ہونا یا لینا بھی بولتے ہیں۔ مراد وہی ہے، مانگتے پھرنا

مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے یہ لطیفہ مرزا غالب کا لکھا ہے:

''مرزا اسد اللہ خاں غالب کو جہاں اور شوق تھے وہاں حقہ بھی بکثرت پیتے تھے۔ ایک دفعہ حسب معمول نہایت تنگ دست ہوئے۔ کئی مہینے تک چلم بردار کو تنخواہ نہ دے سکے۔ وہ جس وقت چلم بھرنے آگ کے ٹھیکرے کے پاس گیا تو آپ ہی آپ بڑبڑانے لگا۔ جب چلم بھر کر لایا تو حضرت نے اس سے پوچھا کہ میاں آج تم ٹھیکرے سے کیا باتیں کر رہے تھے۔ اس نے عرض کیا کہ حضور کچھ نہیں یہ کہہ رہا تھا کہ آج چار مہینے ہو گئے تنخواہ نہیں ملی دیکھیے کیوں کر کام چلتا ہے۔ مرزا نے پوچھا پھر بھئی ٹھیکرے نے اس کا کیا جواب دیا۔ چوں کہ ایک تو وہ ایسے لائق کا ملازم دوسرے خود بھی طباع اور ذکی تھا۔ عرض کیا کہ حضرت اس نے کہا کہ میں تیرے ہاتھ میں ہوں گا اور تو گلی گلی کی سیر کرتا طرح طرح کے لقمے کھاتا پھرے گا۔ مرزا صاحب کو یہ لطیفہ پسند آیا۔ ایک دوست کے سامنے بیان فرما کر اس کی تنخواہ دلوا دی۔''

ہار اردو، برج اور کھڑی بولی، حرف	مرکبات میں جز و ثانی کے طور پر استعمال ہو کر فاعل کا کام کرتا ہے یعنی بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے۔ بہار آئی نہ دیکھن ہار آیا انار آیا نہ چاکھن ہار آیا خسرو دیکھن ہار: دیکھنے والا چاکھن ہار: چکھنے والا سرجن ہار: دنیا کو پیدا کرنے والا، خالق باری
ہاڑ اردو، مذکر، اسم	ا۔ہڈیاں، استخواں ۲۔ڈھانچہ لازم ہے کیا چچوڑنا ہر ایک ہاڑ کا زور آوری سمجھ کے مزا اپنی ڈاڑ کا اک مسخرہ یہ کہتا ہے کوا حلال ہے سودا گلے کا ہاڑ: گلے میں پھنسی ہڈی، جان کا آزار، دکھ اور تکلیف کا باعث ہاڑنا: (فعل) تولنے کے وزن اور باٹوں کے درست ہونے کا امتحان کرنا، ترازو کے پلوں کے برابر ہونے کی آزمائش کرنا

لغتِ متروکاتِ زبانِ اُردو

Karachi University Research Forum

ہاڑی

اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم

۱۔ہڈیاں پرانے کپڑے از کار رفتہ برتن اور اشیاء جمع کرنے والا۔

۲۔کباڑیا

ہال

اردو، برج موںث، صفت متعلق فعل

۱۔جھٹکا، ہچکولہ، دھکا، حرکت

۲۔ترت، فوراً، ابھی

جلدی سے، تیزی سے، بسرعت

نواح آگرہ میں آج تک فوراً آیا، جلدی آیا وغیرہ کے معنی میں ابھی ہال آیا کہتے ہیں ۔اور ہال کا لفظ دوسرے مواقع پر فوراً اور جلدی کے معنی میں مستعمل ہے۔

جائیں ہیں فرشِ رہ تری مت ہال ہال چل
اے رشکِ حور آدمیوں کی سی چال چل
میرؔ [دیوان اول]

ہونا ایسا کہ اپنی چال چلے
دوڑے اچھے کہ ہال ہال چلے
سوداؔ

۳۔آلہ جس سے تار کھینچتے ہیں

زر دار اٹھ گئے ہیں تو بیٹھے سرک گئے
چلنے سے کام تارکشوں کے بھی تھک گئے
کیا ہال پتلے کھینچے جو ہو جاوے تار بند
نظیرؔ

ہانڈنا — اردو، برج، فعل

مارے مارے پھرنا، بھٹکے پھرنا، بے مقصد پھرنا

جب نایک تن کا نکل گیا جو ملکوں ملکوں ہانڈا ہے

نظیر [بنجارہ نامہ]

ہتہ — پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

ہائے ہَتَہ، ہائی ہتہ یا صرف ہتہ رام پور میں تباہ و برباد کو
کہا جاتا ہے۔ عورتیں بولتی ہیں "فلاں چیز ہائی ہتہ ہو گئی۔"
یا "سارے کپڑے ہتہ کر لیے۔"
ہائے ہتہ بھی پشتو کا ایک مرکب لفظ ہے۔ اس کا ہائے تو
مشہور کلمۂ افسوس ہے اور ہتہ پشتو میں ہیچ و پوچ، بے کار،
بے فائدہ کے لیے بولا جاتا ہے۔

عرشی

ہتھ بلیاں — اردو محاورہ

ہتھ بَل: ہاتھوں کے طاقت
زور آزمائی۔ چیرہ دستی

گریباں شورِ محشر کا اڑایا دھجیاں کر کر
فغاں پر ناز کرتا ہوں کہ بل بے تیری ہتھ بلیاں

میر

ہتھنال — اردو، مؤنث، اسم

(ہاتھی ـ نال)
چھوٹی توپ جسے ہاتھی پر لے جاتے ہیں۔

ہتھیا

برج اردو

دھواں دھار مینہ، زبردست بارش

نوراللغات نے دیا ہے "بارش کے چند روز جن میں خوب بارش ہوتی ہے۔"

آگے ان پریوں کے دیکھو تو کئی دیو سیاہ
سب یہ ہاتھی ہیں کہ ہتھیا کا اٹھا ہے بادل
قدر

ہتھیا

فیل باراں "کلیم گوید
شدے فیل از تیر لرزاں چناں
کہ از فیل باراں برہنہ تناں"
[منتخب النفائس، کانپور ۱۲۸۵ھ]

ہٹ منگل

اصطلاح موسیقی

ایک تال جو طبلے اور پکھاوج سے بجتی ہے۔

ہُدّ ائدّی کرنا

اردو عربی الاصل فعل

پلیٹس اس کو پراکرت (ہتّی او) اور سنسکرت (ہِتک) سے ماخوذ بتاتا ہے جو درست نہیں۔ یہ عربی سے ماخوذ ہے ھدٌ ذَوَتھدَّدَ: دھمکی دینا خوف دلانا (دیکھیے تہدی) للکارنا باہمی جھگڑانا، ایک دوسرے کو دھمکانا

ہُدیانا

اردو کھڑی بولی، فعل

ہچکچانا، چوکنا ہونا، ڈرنا، ٹھٹکنا

ہُڑا — تیزی، پھرتی، عجلت، بھاگ دوڑ، تتر بتر ہونا

ہڑا کرنا — تیزی سے دوڑنا

ہُڑا فرار ہونا، غائب ہونا

گانجا پیے سے ہوگا تیرا شعور ہُڑا

نظیر اکبر آبادی

ہرار — اردو، ہرج، صفت

۱۔ خام، ہرا

۲۔ نادر، عجیب، کم یاب

ہربابی — (ہر۔باب)

۱۔ ہر فن مولا، ہر فن میں طاق، ہر کام سے واقف

۲۔ ہرجائی

ہُڑتا — اردو، ہرج، مذکر اسم

۱۔ بھاگنے والا، دور کرنے والا، برباد کرنے والا، چور، ٹھگ، اُچکا

ہَرزہ — اردو، فارسی الاصل، اسم صفت

مختلف مرکبات میں بطور سابقہ بھی استعمال ہوتا ہے

ا۔لغو، لایعنی، فضول، آوارہ

ہَرزہ گو

فضول باتیں کرنے والا، گپ شپ اڑانے والا، اَنٹ شنٹ بکنے والا، افواہ باز

ہرزہ گوش

افواہوں پر کان دھرنے والا، لغو، فضول اور لایعنی باتوں میں دلچسپی لینے والا، کانوں کا کچا، غلط سلط باتیں سن کر ان پر یقین کرنے کو تیار

"جوالا سنگھ کل تین بار میرے پاس آیا ہے۔ کچھ ہرزہ گوش آدمی ہے میں نے اسے رقعہ لے کر ایک ایسے شخص کے پاس بھیج دیا تھا جو حاکم کی زبان اور حاکم کے جگر کا ٹکڑا ہے۔"

[غالب۔نادرات]

ہُرَکنی

(دیکھیے ہڑکنی)

ہَرَن — سنسکرت

جبراً چھین لینا، لے بھاگنا، لوٹ کر بھاگ جانا

ہرن کھری — اردو

"ہرن کھری ایک گھاس ہے اس کے پتے کی شکل ہرن کے سم سے ملتی ہے اس لیے یہ نام پایا"

جل جائے خاک وحشیِ چشمِ بتاں پہ خاک
لیکن ہرن کھری نہ رہے بن ہری ہوئے
ذوقؔ

شعر کا مطلب یہ ہے کہ عاشقِ چشم کے دل میں آگ لگ رہی ہے قبر پر جو سبزہ اُگے گا جل جائے گا۔ ہاں ہرن کھری ضرور رہے گی کہ ہرن کی آنکھیں خوب ہوتی ہیں اور یہ آنکھوں کے عاشق ہیں۔"

آزادؔ [دیوانِ ذوق۔۱۹۰۳ء]

ہَرِیان
پشتو، اردو

"دہلی کے عوام حیران کی جگہ ہریان بولتے ہیں۔ یہ اپنی اسی شکل میں پشتو میں مستعمل ہے۔ اور عرصہ ہوا پشتو سے آ کر یہاں رواج پذیر ہوا ہے۔ چناں چہ مسوراتِ رام پور میں اس کا چلن عام ہے بلکہ وہ تو "حق ہریان" جو پشتو میں خالی ہریان سے زیادہ مستعمل ہے۔"

عرشیؔ

ہَڑ
اردو، کھڑی بولی، مؤنث، اسم

۱۔ ہلیلہ: ایک قسم کا چھوٹا پتلا مثل لمبی گھنڈی کے پھل جو دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ اس پھل سے مشابہ لمبی گھنڈی جو زری ریشم وغیرہ کے تاروں سے بناتے ہیں اور کمر بندوں، ازار بندوں، ہاروں اور اسی طرح کی دوسری چیزوں میں آرائش کے لیے لگاتے ہیں۔

وہ موتی کا لٹکن زمرد کی ہڑ
لٹک جس کی زیبندہ دستار پر
میر حسن [سحرالبیان]

ہڑبڑی — ہنگامہ، گڑبڑ، شوروشغب، شوروغل، گھبراہٹ، افراتفری
اردو، برج بھاشا، مؤنث، اسم

مہندی سے انگلیوں نے کیے خون بے گناہ
آنکھوں میں کھینچ رہا تھا وہ کاجل غضب سیاہ
پڑ جائے جس سے دل میں فرشتوں کے ہڑبڑی
نظیر

ہڑک — ۱۔خواہش، شدید جی چاہنا، کسی چیز کی شدید تمنا
۲۔چھوٹا بچہ ماں یا جس سے مانوس ہو اس کی دوری پر جو بے قراری محسوس کرتا ہے اسے بھی ہڑک کہتے ہیں۔
اردو، برج، مؤنث، اسم

ہڑک — ایک قسم کا ڈھول یا ڈھولک جس کی شکل ریت کی گھڑی کی طرح ہوتی ہے۔
اردو، برج، مذکر، اسم

ہڑکی — ۱۔مجامعت کی خواہش سے مغلوب عورت
۲۔پیشہ ور عورت، طوائف
اردو، برج، مؤنث، مذکر

ہڑوا — ہڑ: ہڈی، ہڑوا: مریل، ہڈیوں کا ڈھانچہ

کھولے ہے پوست تیری خاطر رقیب بھڑوا
اب پوستی کرے گا تجھ کو وہ چور ھڑوا
نظیراکبرآبادی

ہڑواڑ — ہڑ،ہاڑ:ہڈی، واڑ:احاطہ،جگہ
اردو،کھڑی بولی،مؤنث،اسم
۱۔ہڈیاں رکھنے کا مقام،ہڈیاں دفن کرنے کی جگہ
۲۔قبرستان
۳۔خاندانی قبرستان

ہزارگائیدہ — ہزار:گنتی تعداد،گاہیدن:مجامعت کرنا
اردو،فارسی الاصل،مؤنث،اسم
چھنال،عام طوائف

ہزارمیخی — (ہزار۔میخ)
اردو،فارسی الاصل،مؤنث،اسم
چھنال،عام طوائف،بازاری عورت

ہستنی — عورتوں کی چار اقسام میں سے چوتھی قسم کی عورت جو ''اننگا رنگا''(ایک کتاب) کے کہنے کے مطابق ہتھنی قسم کی ہوتی ہے، عام طور پر موٹی، مزاجاً شہوت پرست اور ایذا پسند۔جسم پر بکثرت بال ہوتے ہیں۔

ہسکا — ۱۔ریس،نقل،تتبع
اردو،برج،مذکر،اسم
۲۔دعویٰ،مقابلہ

۳۔رقابت

۴۔تعریف وتوصیف،باہمی ایک دوسرے کو سراہنا

ہَسکا ہسکی — ''من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو''

مؤنث

ہَکّا بکّا — بمعنی حق حیران،حیران وپریشان

پشتو،اردو — ''ہکا بکا بھی پشتو کے ھک پک اور ھکہ پکہ سے بنا ہے۔ جن کے معنی علی الترتیب حیران مرد اور حیران عورت ہیں۔اہلِ اردو نے ہکہ بکہ کو ہکا بکا کر کے قدرے تغیر کے ساتھ مرد اور عورت دونوں کے لیے بولنا شروع کر دیا۔''
عرشی

ہَلاہَل — زہر۔سم

ہلکورا — ہوا سے ہلنا،پانی کی لہر سے ہلنا،ترنگ،موج

ہَلّہ — حملہ،دھاوا

پشتو،اردو،مذکر،اسم — ''بمعنی حملہ کی اصلیت بھی لغت نویسوں کے علم میں نہیں آئی۔یہ بھی پشتو سے آیا ہے۔صرف لام کی تشدید کا یہاں اضافہ ہے۔''عرشی

ہِما
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(ذم)
اصل تلفظ میں میم پر صرف زبر ہے
۱۔ چاند، ماہ، آسمان سے گرنے والی برف، سرد موسم، صندل، کافور، کنول، موتی
۲۔(مؤنث) ہندو علم الاصنام کے مطابق عیش وعشرت کے دیوتا کام دیو کی بیوی کا نام

ہوا پھرنا
اردو محاورہ

قسمت بدلنا، اچھے دن آنا، نصیب جاگنا

آنے کی اس کے لے کے خبر اب صبا پھری
خوش ہو ولا کہ آج ہماری ہوا پھری

مرزا جان طپش

ہوتا رہے گا
اردو محاورہ

بات کہنے والے پر الٹ کر پڑے۔ کہنے والے پر وبال پڑے۔ عطائے تو بہ لقائے تو

تو یوں گالیاں شوق سے غیر کو دے
ہمیں کچھ کہے گا تو ہوتا رہے گا

میرؔ [ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

ہوتے سوتے
اردو، اسم

عزیز رشتہ دار، اقارب، (عموماً برے الفاظ کے مترادف ہے)

کہا ہوتے سوتے سے اپنے کہو
فقیروں کو چھیڑو نہ بیٹھے رہو
میر حسنؔ [سحرالبیان]

ہوچنا (واوِ معروف سے)
اردو، مرح، فعل غلطی کرنا، خطا کرنا، بھولنا، نشانے کا خطا کرنا

ہوڑ (بروزنِ کور)
اردو، مونث، اسم معاہدہ، شرط، بازی

ہوڑ بدنا شرط لگانا، بازی بدنا
کھڑے اڑنے ہوتے ہیں سر جوڑ جوڑ
کہ جی کون دیتا ہے بد بد کے ہوڑ
میر حسنؔ [سحرالبیان]

ہوڑ (واوِ معروف)
اردو، مذکر، اسم ۱۔ جلد باز، بے صبرا، خودرائے، ضدی، جان جوکھوں میں ڈالنے والا۔
۲۔ احمق، بے تمیز
۳۔ مقابلہ، مسابقہ، مسلسل کوشش، سودے بازی، مول تول

ہوش (واؤ معروف بروزن مُوش بمعنی چوہا)

اردو — جنگلی، وحشی، خودسر، خودرائے، احمق

''بقول جناب علامہ میکش اکبر آبادی مدظلہ العالی، کسی طوائف کا شعر ہے۔

حسیں بھی ہیں، کڑے بھی ہیں، مگر کچھ ہوش ہوتے ہیں
نہایت عیب ہے عصمت یہ کابل کے پٹھانوں میں

''میری (مولانا عرشی) دانست میں پشتو کے اوش نے یہ چولا بدلا ہے جس کے معنی اونٹ ہیں۔ یہ جانور سیدھا سادا ہوتا ہے مگر جب ناراض ہو جاتا ہے تو بلا کا وحشی نظر آتا ہے۔''

عرشی

ہُولا (واؤ مجہول)

اردو، مذکر، اسم — ایک قسم کی کشتی جس کا پیندا بڑا اور چپٹا ہوتا ہے۔

ہیرن

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم — سونا، طلاء، زر، کوڑی، مادۂ منویہ

ہیری

جے پور کے راجپوت مسلمانوں کا ایک قبیلہ

اردو، مذکر، اسم

ہیکل

اسم، مذکر — گلے کا ایک زیور، ایک چھوٹی سی تختی جس پر آیات و تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالتے ہیں۔

ہے گا

مذکر، اردو

ہے گی (مؤنث) فعلِ ناقص

مؤلفِ نوراللغات نے لکھا ہے:

'گا' یا 'گی' اضافہ کرکے ہیگا ہیگی بولنا عوام کی زبان ہے
۔ ''فعل ناقص'' ''ہے'' اور ''ہے گا'' دونوں کا محلِ استعمال
مختلف ہے اور دونوں کا مفہوم بھی بالکل مترادف
اور یکساں نہیں۔ فرق نازک ہے مگر بالکل واضح ہے۔ ہیگا
کا مفہوم محض ہے سے زائد ہے۔ جب زور دینا ہو اور کہنا
ہو کہ ہاں ہے، ہاں ہاں ہے، ضرور ہے، بالکل ہے
وغیرہ تو ایسے موقع پر صرف ہے کی جگہ تانیث و تذکیر کے
لحاظ سے ''گا'' یا ''گی'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ قدماء کے
ہاں یہ عوام کی بولی نہیں بلکہ فصیح شمار ہوتا تھا۔ اکبرآباد
(آگرہ) میں آج تک اسی طرح بولا جاتا ہے۔

اسے عوام کی زبان کہنا یا سمجھنا غلط ہے

ابر اٹھا تھا کعبہ سے اور جھوم پڑا میخانہ پر
بادہ کشوں کا جھرمٹ ہے گا شیشہ اور پیمانہ پر
میر

لب و لہجہ ترا سا ہے گا کب خوبانِ عالم میں
یہ غلط العام ہے جگ میں کہ سب مصری کی ڈلیاں ہیں
سودا

اے یارو! اس فقیر کا ٹک ماجرا سنو
میں ابتدا سے کہتا ہوں تا انتہا سنو

جس کا علاج کر نہیں سکتا کوئی حکیم
ہے گا ہمارا درد نپٹ لا دوا سنو

سیر دوسرے درویش کی

میر امن[باغ وبہار،لندن ۱۸۵۱ء،ص۶۹]

شیخ حفظ الدین احمد کی کتاب "خرد افروز" کے آخر میں قطعہ تاریخ درج ہے مولوی حافظ سید محمد عبداللہ بلگرامی پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج بنارس،حل غوامض (مطبوعہ کان پور دسمبر ۱۸۸۵ء) میں قطعہ نقل کرتے ہیں اور پھر لکھتے ہیں:

بعد اتمام کے تاریخ اس کی
چاہا میں نے کہ لکھوں اپنا جی
آئی ہاتف سے ندا یوں فی الفور
خرد افروز جہاں پہ ہے گی

...... ہے گی دیہاتیوں کا محاورہ ہے اہلِ شہر دہلی ولکھنؤ اس مقام پر صرف ہے کہتے ہیں۔"

حقیقت یہ ہے کہ اس موقع پر محاورہ ہے گی کا "ہے" یعنی ضرور ہے، بے شبہ ہے، بے شک ہے،صرف ہے کا استعمال خلاف محاورہ ہے۔ رہ گیا دیہاتیوں کا محاورہ تو میر، سودا، میر امن (اور بے شمار دوسرے اساتذہ) سے بڑھ کر کون دیہاتی ہوگا!اور خدا جانے اگر میر صاحب اپنے لیے دیہاتی کی پھبتی سنتے تو کیا کہتے۔

انھوں نے تو پہلے ہی دن لکھنؤ کے شرفاء نجباء، فصحاء اور
شعراء کو برسرِ مشاعرہ للکار کر بالفاظ دیگر دیہاتی اور گنوار
کہہ دیا تھا۔ آزاد نے آبِ حیات میں میر تقی میر کے
حالات میں اس واقعہ اور مشاعرے کی تفصیل لکھ دی ہے
۔ ہم صرف وہ قطعہ لکھ دیتے ہیں جس میں تمام حاضرین
اہلِ لکھنؤ کو انھوں نے پوربی کہہ کے للکارا ہے:

کیا بود و باش پوچھو ہو پورب کے ساکنو
ہم کو غریب جان کے ہنس ہنس پکار کے
دلّی جو ایک شہر تھا عالم میں انتخاب
رہتے تھے منتخب ہی جہاں روز گار کے
اس کو فلک نے لوٹ کے برباد کر دیا
ہم رہنے والے ہیں اسی اجڑے دیار کے

یہ نکتہ کہ محاورۂ اہلِ زبان کو قواعدِ زبان پر ترجیح و فوقیت
حاصل ہے، آزاد نے میر ہی کی زبانی بیان کر دیا ہے۔
حالاتِ میر کے ذیل میں آبِ حیات ہی میں درج ہے:
''میر صاحب نے کہا .... میرے کلام کے لیے فقط
محاورۂ اہلِ اردو ہے۔ یا جامع مسجد کی سیڑھیاں اور اس
سے آپ محروم۔ یہ کہہ کر ایک شعر پڑھا:

عشق برے ہی خیال پڑا ہے چین گیا آرام گیا
دل کا جانا ٹھیر گیا ہے صبح گیا یا شام گیا

اور کہا کہ آپ بموجب اپنی کتابوں کے کہیں گے کہ 'خیال'

کی 'ی' کو ظاہر کرو پھر کہیں گے کہ 'ی' تقطیع میں گرتی ہے۔
مگر یہاں اس کے سوا جواب نہیں کہ محاورہ یہی ہے۔"
ہے گا کے استعمال میں میر کا یہ شعر اوپر نقل ہوا ہے۔

ابر اٹھا تھا کعبہ سے اور جھوم پڑا مے خانہ پہ
بادہ کشوں کا جھرمٹ ہے گا شیشہ اور پیمانہ پہ

آبِ حیات میں آزادؔ نے اس شعر کے ذیل میں لکھا ہے:
"کسی شخص نے کہا حضرت اصل محاورہ فارسی کا ہے اہلِ زبان نے ابرِ قبلہ کہا ہے ابرِ کعبہ نہیں کہا۔ میر صاحب نے کہا ہاں قبلہ کا لفظ بھی آ سکتا ہے مگر کعبہ سے ذرا مصرع کی ترکیب گرم ہو جاتی ہے......"
یہاں یہ نکتہ قابلِ لحاظ ہے کہ معترض نے یہ نہیں کہا کہ "ہے گا" دیہاتیوں کا محاورہ اور اہلِ شہر دہلی و لکھنؤ اس مقام پر صرف 'ہے' کہتے ہیں۔

یَا تا — دیورانی، جیٹھانی

یاقوت — ایک بڑے خوش نویس کا نام جو معتصم باللہ خلیفۂ عباسی کا غلام تھا۔

یاقوتی — اردو، مؤنث، اسم، صفت
۱۔یاقوت سے نسبت رکھنے والا
۲۔یاقوت جیسے سرخ رنگ کا
۳۔ ایک معجون جس میں یاقوت بکثرت ہوتی ہے اور نہایت قوی سمجھی جاتی ہے۔

بے تاب و تواں یونہی کا ہے کو تلف ہوتا
یاقوتی ترے لب کی ملتی تو سنبھل جاتا
میرؔ

یدورائے — (دیکھیے جدورائے)

یک پیچا — اردو، مذکر، اسم
پگڑی جو اس طرح ٹیڑھی باندھی جائے کہ ایک ابرو کو چھوتی رہے۔
ترچھی پگڑی، بانکپن کی پگڑی

بھوئیوں تئیں تم جس دن سج نکلے تھے یک پیچا
اس دن ہی تمھیں دیکھے ماتھا میرا ٹھنکا تھا
میرؔ

یزدی پرند	ریشمی پھولدار کپڑا
فارسی الاصل، اردو، مذکر اسم	ہوا ایک ابر اس جبل سے بلند ہوا بہ پنچھی اس کی یزدی پرند میرؔ [شکارنامۂ اول]
یک نہ شد دو شد	یعنی ایک بلا تو تھی ہی دوسری اور پیچھے لگی۔ زخم جگر دکھایا کہ رحم اس کو آئے گا قاتل نمک چھڑکنے لگا یک نہ شد دو شد حسنؔ

فرہنگ آصفیہ میں ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ اس طرح مشہور ہے کہ کوئی شخص اس بات کا عامل تھا کہ مردہ کو اپنے افسوں سے اور منتر سے جگا کر اس کے گھر کا تمام حال پوچھ کر اس کے گھر والوں کو بتادیا کرتا تھا۔ یعنی جو بات اس کے خاندان والوں کو دریافت کرنی ہوتی تھی یہ ہمزاد کے وسیلے سے پوچھ دیا کرتا تھا۔ جب یہ شخص مرنے لگا تو اس نے اپنے ایک شاگرد کو یہ عمل بتادیا۔ اس نے بطور آزمائش قبرستان میں جا کر ایک مردے کو جگایا مگر پھر قبر میں داخل کردینے کا منتر بھول گیا۔ تب ناچار ہو کر استاد کو جا کر جگایا کہ وہ اس کا اتار بتلائیں تو یہ بلا چھوٹے مگر استاد بھی اس عالم میں کچھ بتا نہ سکا۔ پہلے تو ایک ہی مردہ ساتھ تھا اب دو دو ہو گئے۔ اس وقت اس نے یہ کلمہ کہا کہ یک نہ شد

دوشد۔یعنی ایک بلا تو ٹلی ہی نہ تھی کہ دوسری اور گلے پڑ گئی۔

بعض لوگ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک ساحرہ بڑھیا کی اس پر معاش تھی کہ وہ قبرستان میں جا کر تین ماش پڑھ کر جس قبر پر پھینکتی فوراً مردہ کفن لے کر حاضر ہو جاتا۔یہ کفن تو لے لیتی اور پھر دوسرا منتر پڑھ کر اس پر وہ ماش مارتی تو وہ سیدھا قبر میں چلا جاتا۔یہ جادوگرنی بازار میں لا کر کفن کا کپڑا بیچ ڈالتی اور اس طرح اپنا کام چلا لیا کرتی۔اس کی یہ کیفیت دیکھ کر ایک شخص کو لالچ آیا اس نے مدت تک اس کی خدمت کی۔مگر اس نے ہمیشہ لیت ولعل میں رکھا۔لیکن مرتے وقت وہ عمل بتا دیا۔

ہنوز مردے کے قبر میں داخل ہونے کا منتر نہ بتایا تھا کہ جان نکل گئی۔یہ شخص آزمائش کے طور پر قبرستان میں گیا اور وہاں جا کر اسی طرح تین ماش قبر پر پڑھ کر پھینکے،مردہ جھٹ کفن لے کر حاضر ہوا۔مگر یہ اسے دوسرا منتر معلوم نہ ہونے کے سبب قبر میں داخل نہ کر سکا۔مردہ اس کے پیچھے ہو لیا۔تب یہ اور بھی گھبرایا اور اس نے مجبور ہو کر اس ساحرہ کو قبر سے جا جگایا۔لیکن وہ بھی ایسی صورت میں کچھ نہ بتا سکی۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہو لی۔اس وقت اس نے کہا کہ واہ یک نہ شد دو شد۔ہمارے نزدیک یہ سب گھڑت ہے۔

یَک   دیکھیے جَگ

ہاتھ میں ٹھیکرا ہونا

بھیک مانگنے لگنا، کاسۂ گدائی ہاتھ میں لینا، فقیر ہونا

اس محاورے میں بھیک کا ٹھیکرا ہاتھ میں ہونا یا لینا بھی بولتے ہیں۔ مراد وہی ہے، مانگتے پھرنا

مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے یہ لطیفہ مرزا غالب کا لکھا ہے:

''مرزا اسد اللہ خاں غالب کو جہاں اور شوق تھے وہاں حقہ بھی بکثرت پیتے تھے۔ ایک دفعہ حسبِ معمول نہایت تنگ دست ہوئے۔ کئی مہینے تک چلم بردار کو تنخواہ نہ دے سکے۔ وہ جس وقت چلم بھرنے آگ کے ٹھیکرے کے پاس گیا تو آپ ہی آپ بڑبڑانے لگا جب چلم بھر کر لایا تو حضرت نے اس سے پوچھا کہ میاں آج تم ٹھیکرے سے کیا باتیں کر رہے تھے۔ اس نے عرض کیا کہ حضور کچھ نہیں یہ کہہ رہا تھا کہ آج چار مہینے ہو گئے تنخواہ نہیں ملی۔ دیکھیے کیوں کر کام چلتا ہے۔ مرزا نے پوچھا پھر بھئی ٹھیکرے نے اس کا کیا جواب دیا۔ چوں کہ ایک تو وہ ایسے لائق کا ملازم دوسرے خود بھی طباع اور ذکی تھا۔ عرض کیا کہ حضرت اس نے کہا کہ میں تیرے ہاتھ میں ہوں گا اور تو گلی گلی کی سیر کرتا طرح طرح کے لقمے کھاتا پھرے گا۔ مرزا صاحب کو یہ لطیفہ پسند آیا۔ ایک دوست کے سامنے بیان فرما کر اس کی تنخواہ دلوا دی۔''

ہار

اردو، برج اور کھڑی بولی، حرف

مرکبات میں جز و ثانی کے طور پر استعمال ہو کر فاعل کا کام کرتا ہے یعنی بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے۔

بہار آئی نہ دیکھن ہار آیا

انار آیا نہ چاکھن ہار آیا

دیکھن ہار: دیکھنے والا

چاکھن ہار: چکھنے والا

سرجنہار: دنیا کو پیدا کرنے والا، خالق باری

خسرو

ہاڑ

اردو، مذکر، اسم

ا۔ہڈیاں، استخواں

۲۔ڈھانچہ

لازم ہے کیا چچوڑنا ہر ایک ہاڑ کا

زور آوری سمجھ کے مزا اپنی ڈاڑ کا

اک مسخرہ یہ کہتا ہے کوا حلال ہے

سودا

گلے کا ہاڑ: گلے میں پھنسی ہڈی، جان کا آزار، دکھ اور تکلیف کا باعث

ہاڑنا: (فعل) تولنے کے وزن اور باٹوں کے درست ہونے کا امتحان کرنا، ترازو کے پلوں کے برابر ہونے کی آزمائش کرنا

باڑی

اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم

۱۔ ہڈیاں پرانے کپڑے از کار رفتہ برتن اور اشیاء جمع کرنے والا۔

۲۔ کباڑیا

ہال

اردو، برج، مونث، صفت متعلق فعل

۱۔ جھٹکا، ہچکولہ، دھکا، حرکت

۲۔ ترت، فوراً، ابھی

جلدی سے، تیزی سے، بسرعت

نواح آگرہ میں آج تک فورا آیا، جلدی آیا وغیرہ کے معنی میں ابھی ہال آیا کہتے ہیں۔ اور ہال کالفظ دوسرے مواقع پر فوراً اور جلدی کے معنی میں مستعمل ہے۔

جانیں ہیں فرشِ رہ تری مت ہال ہال چل
اے رشکِ حور آدمیوں کی سی چال چل

میر [دیوان اول]

ہونا ایسا کہ اپنی چال چلے
دوڑے اچھے کہ ہال ہال چلے

سودا

۳۔ آلہ جس سے تار کھینچتے ہیں

زر دار اٹھ گئے ہیں تو بنیے سرک گئے
چلنے سے کام تارکشوں کے بھی تھک گئے
کیا ہال پتلے کھینچے جو ہو جاوے تار بند

نظیر

ہانڈنا — اردو، برج، فعل

مارے مارے پھرنا، بھٹکے پھرنا، بے مقصد پھرنا

جب نا یک تن کا نکل گیا جو ملکوں ملکوں ہانڈا ہے

نظیر [بنجارہ نامہ]

ہَپتہ — پشتو، رونگل کھتری، اردو

ہائے ہپتہ، ہائی ہپتہ یا صرف ہپتہ رام پور میں تباہ و برباد کو کہا جاتا ہے۔ عورتیں بولتی ہیں "فلاں چیز ہائی ہپتہ ہو گئی۔" یا "سارے کپڑے ہپتہ کر لیے۔"

ہائے ہپتہ بھی پشتو کا ایک مرکب لفظ ہے۔ اس کا ہائے تو مشہور کلمۂ افسوس ہے اور ہپتہ پشتو میں ہیچ و پوچ، بے کار، بے فائدہ کے لیے بولا جاتا ہے۔

عرشی

ہتھ بلیاں — اردو محاورہ

ہتھ بَل: ہاتھوں کے طاقت

زور آزمائی۔ چیرہ دستی

گریباں شورِ محشر کا اڑایا دھجیاں کر کر

فغاں پرناز کرتا ہوں کہ مل بے تیری ہتھ بلیاں

میر

ہتھنال (ہاتھی۔ نال)

اردو، مؤنث، اسم — چھوٹی توپ جسے ہاتھی پر لے جاتے ہیں۔

ہتھیا

برج اردو — دھواں دھار مینہ، زبردست بارش

نوراللغات نے دیا ہے "بارش کے چند روز جن میں خوب بارش ہوتی ہے۔"

آگے ان پریوں کے دیکھو تو کئی دیوِ سیاہ
سب یہ ہاتھی ہیں کہ ہتھیا کا اٹھا ہے بادل
قدرؔ

ہتھیا فیل باراں "بکلیم گوید

شدے فیل از تیرِ لرزاں چناں
کہ از فیل باراں برہنہ تناں"

[منتخب النفائس، کانپور ۱۲۸۵ھ]

ہٹ منگل ایک تال جو طبلے اور پکھاوج سے بجتی ہے۔

اصطلاحِ موسیقی

ہُدّ اتدّی کرنا — اردو،عربی الاصل،فعل

پلیٹس اس کو پراکرت (ہتّی او) اور سنسکرت (ہتّک) سے ماخوذ بتاتا ہے جو درست نہیں ۔ یہ عربی سے ماخوذ ہے

ھدٌ وَتھدُد۔ دھمکی دینا خوف دلانا (دیکھیے تہدی)

للکارنا،باہمی جھگڑانا،ایک دوسرے کو دھکانا

ہُدیانا — اردو،کھڑی بولی،فعل

ہچکچانا،چوکنا ہونا،ڈرنا،جھجکنا

ہُرا

تیزی،پھرتی،عجلت،بھاگ دوڑ،تتر بتر ہونا

ہرا کرنا

تیزی سے دوڑنا

ہوا،فرار ہونا،غائب ہونا

گانجا پیسے سے ہوگا تیرا شعور ہُرا

نظیر اکبرآبادی

ہرار — اردو،مذکر،صفت

۱۔خام،ہرا

۲۔نادر،عجیب،کم یاب

ہربابی

(ہر۔باب)

۱۔ہرفن مولا،ہرفن میں طاق،ہرکام سے واقف

۲۔ہرجائی

ہُڑتا — اردو، ہرج، مذکر، اسم
۱۔ بھاگنے والا، دور کرنے والا، برباد کرنے والا، چور، ٹھگ، اُچکا

ہ

ہَرزہ — اردو، فارسی الاصل، اسم صفت
مختلف مرکبات میں بطور سابقہ بھی استعمال ہوتا ہے
۱۔لغو، لایعنی، فضول، آوارہ

ہَرزہ گو
فضول باتیں کرنے والا، گپ شپ اڑانے والا، اَنٹ شنٹ بکنے والا، افواہ باز

ہرزہ گوش
افواہوں پر کان دھرنے والا، لغو، فضول اور لایعنی باتوں میں دل چسپی لینے والا، کانوں کا کچا، غلط سلط باتیں سن کر ان پر یقین کرنے کو تیار
"جوالا سنگھ کل تین بار میرے پاس آیا ہے۔ کچھ ہرزہ گوش آدمی ہے میں نے اسے رقعہ لے کر ایک ایسے شخص کے پاس بھیج دیا تھا جو حاکم کی زبان اور حاکم کے جگر کا ٹکڑا ہے۔"
[غالب۔نادرات]

ہُڑکنی
(دیکھیے ہڑکنی)

ہَرَن — جبراً چھین لینا، لے بھاگنا، لوٹ کر بھاگ جانا

سنسکرت

ہرن کھری — ''ہرن کھری ایک گھاس ہے اس کے پتے کی شکل ہرن کے سم سے ملتی ہے اس لیے یہ نام پایا''

اردو

جل جائے خاک وحشی چشم بتاں پہ خاک
لیکن ہرن کھری نہ رہے بن ہری ہوئے
ذوقؔ

شعر کا مطلب یہ ہے کہ عاشقِ چشم کے دل میں آگ لگ رہی ہے قبر پر جو سبزہ اُگے گا جل جائے گا۔ ہاں ہرن کھری ضرور رہے گی کہ ہرن کی آنکھیں خوب ہوتی ہیں اور یہ آنکھوں کے عاشق ہیں۔''

آزادؔ [دیوانِ ذوق ۔۱۹۰۳ء]

ہَریان — ''دہلی کے عوام حیران کی جگہ ہریان بولتے ہیں ۔ یہ اپنی اسی شکل میں پشتو میں مستعمل ہے ۔ اور عرصہ ہوا پشتو سے آکر یہاں رواج پذیر ہوا ہے ۔ چناں چہ مسورات رام پور میں اس کا چلن عام ہے بلکہ وہ تو ''حق ہریان'' جو پشتو میں خالی ہریان ہے زیادہ مستعمل ہے۔''

پشتو، اردو

عرشیؔ

ہڑ
اردو، کھڑی بولی، مؤنث، اسم

١۔ ہلیلہ: ایک قسم کا چھوٹا چپٹا شکل لمبی گھنڈی کے پھل جو دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔

٢۔ اس پھل سے مشابہ لمبی گھنڈی جو زری ریشم وغیرہ کے تاروں سے بناتے ہیں اور کمر بندوں، ازار بندوں، ہاروں اور اسی طرح کی دوسری چیزوں میں آرائش کے لیے لٹکاتے ہیں۔

وہ موتی کا لٹکن زمرد کی ہڑ
لٹک جس کی زیبندہ دستار پر
میر حسنؔ [سحر البیان]

ہڑ بڑی
اردو، برج بھاشا، مؤنث، اسم

ہنگامہ، گڑبڑ، شور و شغب، شور و غل، گھبراہٹ، افراتفری

مہندی سے انگلیوں نے کیے خون بے گناہ
آنکھوں میں کھینچ رہا تھا وہ کاجل غضب سیاہ
پڑ جائے جس سے دل میں فرشتوں کے ہڑبڑی
نظیر

ہڑک
اردو، برج، مؤنث، اسم

١۔ خواہش، شدید جی چاہنا، کسی چیز کی شدید تمنا

٢۔ چھوٹا بچہ ماں یا جس سے مانوس ہو اس کی دوری پر جو بے قراری محسوس کرتا ہے اسے بھی ہڑک کہتے ہیں۔

ہَڑُک
اردو، برج، مذکر، اسم
ایک قسم کا ڈھول یا ڈھولک جس کی شکل ریت کی گھڑی کی طرح ہوتی ہے۔

ہَڑُکنی
اردو، برج، مؤنث، مذکر
۱۔مجامعت کی خواہش سے مغلوب عورت
۲۔پیشہ ورعورت، طوائف

ہَڑُوا
ہڑ: ہڈی، ہڑوا: مریل، ہڈیوں کا ڈھانچہ

کھولے ہے پوست تیری خاطر رقیب بھڑوا
اب پوتی کرے گا تجھ کو وہ چور ھڑوا
نظیرا کبرآبادی

ہَڑوَاڑ
اردو، کھڑی بولی، مؤنث، اسم
ہڑ، ہاڑ: ہڈی، واڑ: احاطہ، جگہ
۱۔ہڈیاں رکھنے کا مقام، ہڈیاں دفن کرنے کی جگہ
۲۔قبرستان
۳۔خاندانی قبرستان

ہَزارگائیدہ — ہزار: گنتی تعداد، گاہیدن: مجامعت کرنا

اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

چھنال، عام طوائف

ہَزارمیخی — (ہزار۔میخ)

اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

چھنال، عام طوائف، بازاری عورت

ہَستنی — عورتوں کی چار اقسام میں سے چوتھی قسم کی عورت جو ''اننگارنگا'' (ایک کتاب) کے کہنے کے مطابق ہتھنی قسم کی ہوتی ہے، عام طور پر موٹی، مزاجاً شہوت پرست اور ایذا پسند۔ جسم پر بکثرت بال ہوتے ہیں۔

ہَسکا

اردو، مروج، مذکر، اسم

۱۔ ریس، نقل، تتبع

۲۔ دعویٰ، مقابلہ

۳۔ رقابت

۴۔ تعریف و توصیف، باہمی ایک دوسرے کو سراہنا

ہَسکا ہسکی — ''من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو''

مؤنث

ہکا بکا پشتو، اردو	بمعنی حق حیران، حیران و پریشان "ہکا بکا بھی پشتو کے ھک پک اور ھکہ پکہ سے بنا ہے۔ جن کے معنی علی الترتیب حیران مرد اور حیران عورت ہیں۔ اہلِ اردو نے ہکہ بکہ کو ہکا بکا کر کے قدرے تغیر کے ساتھ مرد اور عورت دونوں کے لیے بولنا شروع کر دیا۔" عرشی
ہلاہل	زہر۔سم
ہلکورا	ہوا سے ہلنا، پانی کی لہر سے ہلنا ترنگ، موج
ہلّہ پشتو، اردو، مذکر، اسم	حملہ، دھاوا "بمعنی حملہ کی اصلیت بھی لغت نویسوں کے علم میں نہیں آئی۔ یہ بھی پشتو سے آیا ہے۔ صرف لام کی تشدید کا یہاں اضافہ ہے۔" عرشی
ہما اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم	(ہِم) اصل تلفظ میں میم پر صرف زبر ہے ۱۔ چاند، ماہ، آسمان سے گرنے والی برف، سرد موسم، صندل، کافور، کنول، موتی ۲۔ (مؤنث) ہندو علم الاصنام کے مطابق عیش و عشرت کے دیوتا کام دیو کی بیوی کا نام

ہوا پھرنا — قسمت بدلنا، اچھے دن آنا، نصیب جاگنا

اردو محاورہ

آنے کی اس کے لے کے خبر اب صبا پھری
خوش ہو ولا کہ آج ہماری ہوا پھری
مرزا جان طپش

ہوتا رہے گا — بات کہنے والے پر الٹ کر پڑے۔ کہنے والے پر وبال پڑے۔ عطائے تو بہ لقائے تو

اردو محاورہ

تو یوں گالیاں شوق سے غیر کو دے
ہمیں کچھ کہے گا تو ہوتا رہے گا
میر[ٹیلر۔ہنٹر ۱۸۰۸ء]

ہُوتے سوتے — عزیز رشتہ دار، اقارب، (عموماً ہمہ سے الفاظ کے مترادف ہے)

اردو، اسم

کہا ہوتے سوتے سے اپنے کہو
فقیروں کو چھیڑو نہ بیٹھے رہو
میر حسنؔ[سحرالبیان]

ہوچنا — (واؤ معروف سے)
غلطی کرنا، خطا کرنا، بھولنا، نشانے کا خطا کرنا

اردو، مہ ج فعل

ہوڑ — (بروزنِ گور)

اردو، مونث، اسم — معاہدہ، شرط، بازی

ہوڑ بدنا — شرط لگانا، بازی بدنا

کھڑے ارنے ہوتے ہیں سر جوڑ جوڑ

کہ جی کون دیتا ہے بد بد کے ہوڑ

میر حسنؔ [سحر البیان]

ہوڑ — (واوِ معروف)

اردو، مذکر، اسم — ۱۔ جلد باز، بے صبرا، خودرائے، ضدی، جان جوکھوں میں ڈالنے والا۔

۲۔ احمق، بے تمیز

۳۔ مقابلہ، مسابقہ، مسلسل کوشش، سودے بازی، مول تول

ہوش — (واوِ معروف بروزنِ مُوش بمعنی چوہا)

اردو — جنگلی، وحشی، خودسر، خودرائے، احمق

"بقول جناب علامہ میکش اکبر آبادی مدظلہ العالی، کسی طوائف کا شعر ہے۔

حسیں بھی ہیں، کڑے بھی ہیں، مگر کچھ ہوش ہوتے ہیں

نہایت عیب ہے عصمت یہ کابل کے پٹھانوں میں

میری (مولانا عرشی) دانست میں پشتو کے اوش نے یہ
چولا بدلا ہے جس کے معنی اونٹ ہیں۔ یہ جانور سیدھا
سادا ہوتا ہے مگر جب ناراض ہو جاتا ہے تو بلا کا وحشی نظر
آتا ہے۔" عرشیؔ

ہُولا (واوِ مجہول)
اردو، مذکر، اسم
ایک قسم کی کشتی جس کا پیندا بڑا اور چپٹا ہوتا ہے۔

ہیرن
اردو سنسکرت الاصل، مذکر اسم
سونا، طلاء، زر، کوڑی، مادۂ منویہ

ہیری
جے پور کے راجپوت مسلمانوں کا ایک قبیلہ
اردو، مذکر، اسم

ہیکل
گلے کا ایک زیور، ایک چھوٹی سی تختی جس پر آیات و تعویز
اسم، مذکر
لکھ کر گلے میں ڈالتے ہیں۔

ہے گا
ہے گی (مؤنث) فعلِ ناقص
مذکر اردو
مؤلفِ نور اللغات نے لکھا ہے:

'گا' یا 'گی' اضافہ کرکے ہیگا ہیگی بولنا عوام کی زبان ہے
۔ ''فعل ناقص'' ہے'' اور '' ہے گا'' دونوں کا محلِ استعمال
مختلف ہے اور دونوں کا مفہوم بھی بالکل مترادف
اور یکساں نہیں ۔فرق نازک ہے مگر بالکل واضح ہے ۔ ہیگا
کا مفہوم محض ہے سے زائد ہے ۔ جب زور دینا ہو اور کہنا
ہو کہ ہاں ہے ، ہاں ہاں ہے ، ضرور ہے ، بالکل ہے
وغیرہ تو ایسے موقع پر صرف ہے کی جگہ تانیث و تذکیر کے
لحاظ سے ''گا'' یا ''گی'' کا اضافہ کیا جاتا ہے ۔قدماء کے
ہاں یہ عوام کی بولی نہیں بلکہ فصیح شمار ہوتا تھا ۔ اکبرآباد
(آگرہ) میں آج تک اسی طرح بولا جاتا ہے ۔

اسے عوام کی زبان کہنا یا سمجھنا غلط ہے

ابر اٹھا تھا کعبہ سے اور جھوم پڑا میخانہ پر
بادہ کشوں کا جھرمٹ ہے گا شیشہ اور پیمانہ پر
میر

لب و لہجہ ترا سا ہے گا کب خوبانِ عالم میں
یہ غلط العام ہے جگ میں کہ سب مصری کی ڈلیاں ہیں
سودا

اے یارو ! اس فقیر کا ٹک ماجرا سنو
میں ابتدا سے کہتا ہوں تا انتہا سنو
جس کا علاج کر نہیں سکتا کوئی حکیم

ہے گا ہمارا درد نپٹ لا دوا سنو

سیر دوسرے درویش کی

میر امن[باغ وبہار،لندن ۱۸۵۱ء،ص ۶۹]

شیخ حفظ الدین احمد کی کتاب "خردافروز" کے آخر میں قطعہ تاریخ درج ہے مولوی حافظ سید محمد عبداللہ بلگرامی پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج بنارس، حل غوامض (مطبوعہ کان پور دسمبر ۱۸۸۵ء) میں قطعہ نقل کرتے ہیں اور پھر لکھتے ہیں:

بعد اتمام کے تاریخ اس کی

چاہا میں نے کہ لکھوں اپنا جی

آئی ہاتف سے ندا یوں فی الفور

خرد افروز جہاں پہ ہے گی

...... ہے گی دیہاتیوں کا محاورہ ہے اہلِ شہر دہلی و لکھنو اس مقام پر صرف ہے کہتے ہیں۔"

حقیقت یہ ہے کہ اس موقع پر محاورہ ہے گی کا "ہے" یعنی ضرور ہے، بے شبہ ہے، بے شک ہے، صرف ہے کا استعمال خلاف محاورہ ہے۔ رہ گیا دیہاتیوں کا محاورہ تو میر، سودا، میر امن (اور بے شمار دوسرے اساتذہ) سے بڑھ کر کون دیہاتی ہوگا!

اور خدا جانے اگر میرؔ صاحب اپنے لیے دیہاتی کی پھبتی
سنتے تو کیا کہتے ۔ انھوں نے تو پہلے ہی دن لکھنو کے
شرفاء نجباء، فصحاء اور شعراء کو برسرِ مشاعرہ للکار کر بہ الفاظ
دیگر دیہاتی اور گنوار کہہ دیا تھا۔ آزاد نے آبِ حیات میں
میر تقی میر کے حالات میں اس واقعہ اور مشاعرے کی
تفصیل لکھ دی ہے ۔ ہم صرف وہ قطعہ لکھ دیتے ہیں جس
میں تمام حاضرین اہلِ لکھنؤ کو انھوں نے پوربی کہہ کے
للکارا ہے:

کیا بود و باش پوچھو ہو پورب کے ساکنو
ہم کو غریب جان کے ہنس ہنس پکار کے
دلّی جو ایک شہر تھا عالم میں انتخاب
رہتے تھے منتخب ہی جہاں روز گار کے
اس کو فلک نے لوٹ کے برباد کر دیا
ہم رہنے والے ہیں اسی اجڑے دیار کے

یہ نکتہ کہ محاورۂ اہلِ زبان کو قواعدِ زبان پر ترجیح و فوقیت
حاصل ہے، آزاد نے میرؔ ہی کی زبانی بیان کر دیا ہے ۔
حالاتِ میر کے ذیل میں آبِ حیات ہی میں درج ہے:
"میر صاحب نے کہا .... میرے کلام کے لیے فقط
محاورۂ اہلِ اردو ہے ۔ یا جامع مسجد کی سیڑھیاں اور اس
سے آپ محروم ۔ یہ کہہ کر ایک شعر پڑھا:

عشق برے ہی خیال پڑا ہے چین گیا آرام گیا

دل کا جانا ٹھہر گیا ہے صبح گیا یا شام گیا

اور کہا کہ آپ بموجب اپنی کتابوں کے کہیں گے کہ 'خیال' کی 'ی' کو ظاہر کرو پھر کہیں گے کہ 'ی' تقطیع میں گرتی ہے۔ مگر یہاں اس کے سوا جواب نہیں کہ محاورہ یہی ہے۔"

ہے گا کے استعمال میں میر کا یہ شعر اوپر نقل ہوا ہے۔

ابر اٹھا تھا کعبہ سے اور جھوم پڑا مے خانہ پہ

بادہ کشوں کا جھرمٹ ہے گا شیشہ اور پیانہ پہ

آبِ حیات میں آزادؔ نے اس شعر کے ذیل میں لکھا ہے:

"کسی شخص نے کہا حضرت اصل محاورہ فارسی کا ہے اہلِ زبان نے ابرِ قبلہ کہا ہے ابرِ کعبہ نہیں کہا۔ میر صاحب نے کہا ہاں قبلہ کا لفظ بھی آ سکتا ہے مگر کعبہ سے ذرا مصرع کی ترکیب گرم ہو جاتی ہے......"

یہاں یہ نکتہ قابلِ لحاظ ہے کہ معترض نے یہ نہیں کہا کہ "ہے گا" دیہاتیوں کا محاورہ اور اہلِ شہر دہلی و لکھنؤ اس مقام پہ صرف 'ہے' کہتے ہیں۔

پاکستانی اور ہندوستانی اردو میں مستعمل الفاظ

خالد حسن قادری کی مرتب کردہ "متروکات کی لغت" میں شامل الفاظ کی تعداد تقریباً ۴۰۰۰ ہے ان الفاظ میں سے تقریباً ایک ہزار الفاظ ایسے ہیں جو پاکستانی اور ہندوستانی اردو میں مستعمل ہیں لیکن انھیں بھی متروکات کی فہرست میں شامل کر دیا گیا ہے ذیل میں ایسے الفاظ کی فہرست درج ہے:

آ

آب باراں
آب پاشاں
آب تابہ
آب دنداں
آمد و طلب
آبلۂ فرنگ
آبی
آب رز
آپ خورادی آپ مرادی
آپ روپ
آپ کاج مہا کاج
آپا
آپا دھاپی
آپس میں رہنا

آپتی
آتم (آتما/آتمہ)
آتمانند
آتمہ ہتیا
آتنک
آٹوپ
آٹھ پہری (آٹھ پہریا)
آچاج (آچاری/آچاریہ)
آختہ (اختہ)
آخر
آخر ہوا
آدم چشم
آدھار
آدیش
آدھیان
آدم چشم

آذر
آرام
آرتا (آرتی)
آرتھی
آرجار
آرسی
آرسی مصحف
آروپ
آروپنا
آری
آریہ سماج
آڑ جا
آڑ (اڑوا ڑ/اڑنگا)
آڑا گوڑا (اڑ گوڑ)
آڑھ
آڑھت

آڑھ (اڑھ)
آڑی
آڑے ہاتھوں لینا
آزاو
آزمانا
آس
آس تکنا، لگانا
آساوَنت
آسجنا (آس چھوڑنا)
آسرا
آسمان
آسن باسن
آسیب
آسیر واو (باو) / آسیر
وَچَن (بچن)
آسی
آسَی
آسی
آشز۔اشز
آشعمان
آشرم۔آشرم

آش (آشا)
آکاس (آکاش)
آکاش وانی (بانی)
آکال
آگامی
آگہی
آگیا
آلتمغا
آلسی
آلکس
آلکسی
آم
آمرس (امرس)
آملا (آوَلا)
آنچل
آنکھ آئی
آنکھوں میں گھر کرنا
آنکھیں دیکھنا
آنکھیں موندنا
آنڈ
آواگن (آواگون)

آؤ بھاؤ
آؤ بھگت (بھگت)
آئینہ بند (آئینہ بندی)

ا

اب اب کر کے
اب تب کرنا / ہونا
ابوچھا
ابھی ہاتھ منہ پر سے نہیں
اترے
اپٹیوں پر آگیا
اتار
اتفاق
اٹک مٹک
اٹکل
اچپلا ہٹ
اچھال چھکّی
اچٹ
احوال
ارود
اڑا اڑا (کڑ اڑا)
اڑسنا

اڑنگ بڑنگ (اڑنگ تڑنگ)
اسامی
استری بھوگ
استنجا
اسم نویسی
اشتشٹ
اساوری
اسّی
اک تالا
اُلوتے بلوتے
امانت
امید
انتظام دینا
اندھا کنواں
انگرکھا
اوپچی
اوٹ
اوٹ/اوٹل/اوجھل
اوچھا
اوکھی
اوگھٹ

اہنکار
ایک آنچ کی کسر
اِحمقانہ
اِدھر کاٹے اُدھر پلٹ جائے
اِزار
اِزدِحام
اِس
اِس پارے اُس پار
اِس کاندھے چڑھ اُس کاندھے اُتر
اِسپ
اِستری
اِستعمال
اِسرار
اِسرائیل
اِستحقاق
اِشتہار
اِغماز
اِندو
اِندر
اِندر دھنش

اِیواڑا
اُبڑ دھبڑ
اُبھرائے
اُتھا گا (اُتھا گی/اُتھا گیۂ)
اُپَسی
اُٹھوڑی
اُپار
اُپار
اُکھڑانا/اُکھڑ جانا/اُکھڑنا
اُپُرا
اُٹک (ٹکاؤ/اٹکنا)
اُٹھوانا
اُٹھیل
اُتھلانا
اُتھوارہ
اُٹیرن
اُتاری
اُٹ سَٹ
اُٹنا (اُٹ جانا)
اُجیرن
اُپّی

اُجیرن
اُجھّر
اُچرا
اُچرج
اُچھوتی
اُچیت
اُچھبّھا
اُچکّی
اُخّر بُخّر
اُدّھم
اُدھار
اُدِھک
اُدِھکار
اُدا
اُدَل بَدَل (اولا بدلا/اولی بدلی)
اُدھرم
اُدھن
اُدھورا
اُدھواڑ
اُڈّا

اُرتھی
اُرجن
اُرجُن
اُرواس
اُردھنگی
اُرَولی
اُرگنی
اُرمان
اُرواح
اُرولی
اُڑانا
اُڑنگ
اُڑنگ بڑنگ
اُڑی دھڑی
اُڑھنکس
اُڑبُو
اُڑتَل
اُڑنا
اُژدَھام
اُساڑھ
اُساونت

اُساودھانی
اُسوامی بِگڑی
اُسوبھا
اُسپُنس/آسپُنس
اُسٹ
اُسنک/اُسنکھ
اُسری
اُسّی
اُسرار
اُسوار
اُسوار
اُشرافت
اُشدھ
اُشراف
اُشرفی
اُشلوک
اُکارت
اُکال
اُکالی
اُکارَن
اُکھوا

اُگھنٹ
اُکالہ
اُگڑوال
اُشٹھی
اُنبیلا/اُلبیلی
اُلڑ/اُلجھ
اُلُھم
اُنجانُق
اُمانی
اُماوس
اُمبیا
اُمٹ
اُمراوتی
اُمڑ
اُمک/اُمک/ ڈھک/امکا
ڈھکا
اُمرس
اُناتھ
اُنترا
اُنکھڑی/اُنکھیا/انکھیاں
اُنکھوا

اُنوٹھا
اُنّ
اُنّ واتا
اُنّ
اُندولنا
اُندھرہ/آندھرا
اُنسویا
اُنکانا/آنکنا
اُنوٹ
اُنّ وِدھ
اُوتار
اُونسا
اُبٹنا
اُبٹن
اُبل گیا
اُبلتی چاٹتا ہے
اُبھارنا
اُبھاڑنا (اُبھارنا)
اُبھرنا
اُپدیش
اُپی

اُتارا
اُترنا
اُتکل
اُتھل
اُتھل پُتھل
اُتو
اُٹرنگ (اترنگا)
اُٹھنگل
اُٹھک بیٹھک (اٹھتے بیٹھتے)
اُٹھنا
اُٹھنگن
اُجوا ـ اُجڑی
اُچاپت
اُچھال چھکا
اُچھلنا
اُچاٹ
اُواس
اُواسی
اُواسی
اُواسا
اُودھار

اُدھڑنا
اُویَم
اُڑداہیگنی
اُڑانا
اُڑنا
اُڑت کانوری
اُڑ فاختہ
اُس
اُسیر
اُسیر کرنا
اُکالنا
اُکٹ/اُکٹ
اُگاہنا
اُلاہنا/اُلہنا
اُلل پڑنا
اُوروج
اُوب

ب

بابت
بابُل
بادیہ

بار
بارات عاشقاں بر شاخِ آہو
باری
باسی کرنا
باگ موڑنا (باگ مڑنا)
بان
باندھو
باؤلی
بایاں
بٹیر بازی
بچونگڑا
بچھیا کا باپ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بسنت
بگیر بچہ
بلی دان
بلُوتے
بنولا چابنا
بوالہوس
بوٹو
بوولا

بوڑھی عید
بوکھلانا
بولتا
بوہنی
بھاپ
بھاڑا
بھاگ گئی
بھٹ
بھٹنی
بھرت ۔ بھرتھری/بھرتری
بھوگ
بھیانک
بھیگی بلی بتاتا ہے
بیتال
بیر
بیراگنی/بیراگی
بیرن/بیری
بیراگ (ویراگ)/بیراگن
بے واشت
براجمان (وراجمان)
براجنا (وراجنا)

برت (برتا)
بروگن (وروگن)
بڑکٹ
بسارنا (بسرانا)
بستار
بستار (وِستار)
بسترا
بسرا
بسرام
بسرنا
بِکسنا (وِکسنا)
بکسنا
بِگتی (وِگتی)
بہانا
بہائی
بھشٹول
بیڑ
بیڑا باندھنا
بیڑن
بیتی
بجوگ

بٹ باڑ
بخشی
بدھی
بَر
بَرج (ورج)
بَرکھاسن
بَروٹھا
بَراہ
بَرھا (بَرہ، وَرہ)
بسولی
بکلانا
بکاول
بگھار (بکھاری)
بگل (وکل)
بلی
بلہار (بلہاری)
بوڑم
بولا
بہو
بَھاج
بَھاجی

بَھاڑ
بَھانت
بَھانجا
بَھانڈا
بَھبکا
بَھبکانا
بَھٹ جانا (بَھٹنا)
بَھو
بَھٹو
بَھدرا
بَھدرک
بَھرمانا
بَھنڈے خانہ
بَھوج پتر
بَھیا۔بھیئے۔بھیئی
بُر
بُرجری
بُرد
بُرو
بُرج (بُرج مضموم)
بُڑھ چود (بڑ چود)

بُکّا
بُکلانا
بُگھی
بُگی
بُو
بُور
بُور
بُوڑی
بُوٹ
بُہارن
بُھنا
بُھجنگ ۔ بُھجنگا
بُھور
بُزرگی

پ

پاتال
پاکھا
پاکی لینا
پاکھنڈ

پانی پی پی کے کوسنا
پانی سے پتلا کرنا
پانی لگنا
پانی مرنا
پایل
پاؤں چل جانا
پاؤں پھیلانا
پاؤں ڈگنا
پاؤں قائم کرنا
پاؤں کسی کا گلے میں ڈالنا
پاؤں گاڑنا
پتلی کا تارا کرنا
پتنگ بازی
پتیانا
پدماوتی
پدمنی
پدھان ۔ پردھان
پراتھنا / پَرارتھنا
پران
پرہیز
پس انداز

پپا
پکھروٹا
پلیتھن پکانا
پنڈارا
پنیری
پنیری جمانا
پھل
پھول آتے ہیں
پھیکا
پھکّڑ
پیالہ نوالہ
پیٹھ لگنا
پیچ کرنا
پیچ لینا
پیڑ
پریتم
پِنڈ
پِنڈی
پُت
پُتریا
پُٹّھا

پَٹّن
پَدھارنا
پَدّم
پَر
پَرتھو
پَرات
پَرماتما
پَرنام
پَرتل
پَلّا (پلّہ)
پَنہاری
پَنیری
پَیچ
پَراتم
پَشتی
پَھتو

ت

تارٹوٹنا
تارے دکھانا
تازی
تبارک
تختہ ہونا
تربندی
ترشول
ترپاہٹ
ترلوک
ترپڑے
تعریف المجہول بالمجہول
تکیہ کلام
تلوارا
تلوں میں تیل نہ ہونا
تمباکو
تمولی (تنبولی)
توسن
تھان
تھیوا
تھوک لگانا
تیکھا
ترمرانا
ترپھلا
ترمری
ترپاچرتر
تِل
تلنگا
تھیگلی
تیاگ
تاش
تد
ترنا
تسکر
تسکری
تھوتھا

ٹ

ٹانکی
ٹپک نویس
ٹپکی پڑنا
ٹک
ٹکور
ٹکورا
ٹکی لگانا
ٹوپی والا
ٹونے ٹوٹکے
ٹھاکر

ٹھاؤں ٹھاؤں مارے

مارے پھرنا

ٹھٹھیرا

ٹھیکری چٹنا

ٹُھرا

ٹُھیکری

ٹُھریا

ٹُھرک

ٹُھرا

ٹُھہاکا

ٹیسو

ٹیکر (ٹیکرا)

ٹِنی

ٹُھٹ (ٹٹ)

ٹُھستا

ث

ثابت

ج

جار

جاکڑ

جامہ

جانٹو

ججمان

جگر جگر، وگر وگر

جنتری

جنوائی

جوگا

جوں

جوئیں لگ گئیں

جہانگیری

جھاڑو

جھوٹا

جھجھر

جھور

جی

جی پگھلنا (جی پسیجنا)

جی کی امان مانگنی (جی کی امان

پانی)

جیوھر چلانا

جیٹھ/جیٹھانی

جیوڑا

جَبیڑ

جُگڑی

جُجامکی (جُجامکی)

جُدی (یدی)

جُگاٹ

جُل کُکّڑ/جُل کُکّو

جُلیب

جُلوہ

جُم

جُمدھر

جُنکم

جُنک ڈلاری

جُنتر (یَنتر)

جُھلا جُھل

جُرا (جرعہ)

جُرگیر/جز وگیر

جُرس (جزورس)

جُگ

جُگ جُگ

جُگ دار (جگادری)

جُگادری (جغادری)

جُمعگی

جُواری

جُوت

چ

چبوترہ

چپکن

چٹنی

چٹنی چاٹ کر گزارا کرنا

چراغی

چکنی صورت

چلے جاتی ہے (چلی جاتی ہے)

چوت

چچہانا

چھاتی پر مونگ دلنا

چھاتی پھٹنا

چھاتی گدرانی

چھانڈ (چھانڈنا)

چھری تلے دم لینا

چھچھی

چھنڈنا

چھڈرا

چیر

چیرا اتارنا

چیلنج

چیں بولنا (چیں ماننا)

چِلمچی

چِندرانا

چِچہا

چِہرہ

چِھوک

چِیت

چَپَل رچپلا

چُپ

چُترا

چُر کنا

چُشک (چشک: فارسی)

چُکلا

چُگوتا

چُکلمہ

چُموٹی

چُنڈی

چُنڈال

چُوتالا

چُوکا

چُومکھا

چُھبیلا

چُھل

چُھسی

چُیرا (چیری)

چُھیا

چُپل

چُمی (چُمّی)

چُوانا

چُورمحل

ح

حاضری

حال حال

حج کا سا ارادہ ہے

حَلاج

خ

خاصہ پُر

خاک پھانکنا

خاک ڈالنی (خاک ڈالنا)
خال خال
خالہ کا گھر
خانقاہ
خانہ آبادو دولت زیادہ
خاَلصَہ
خدا کے مارے
خصیوں میں تانت باندھ دینا
خصّی پرنالہ
خصّی پلاؤ
خفا
خلاصہ
خواص
خوش خبَر
خون جگر پیا (خون جگر کھانا)
خون چاٹنا
خُشَک
خُر
خُربشا (خُربشی)
خصم (خُصَم)
خُلقت کی گرمی

د

داب
دار/دارا
دارو
داروڑی
دام
دانایانِ فرنگ احمقانِ ہند
دائی
دایم المرض
دست فروش (دست فروشی)
دست گاہ
دست لاف
دستخطی
دستوری
دعوت شیراز
دل سوز خانہ تراش
دلی کی دلوالی منہ چکنا پیٹ
خالی
دو ورقی
دھار پہ مارنا
دھوتال پن

دھونسا
دھونسا کھانا
دھونی
دھونی لگانی
دھوتال
دیوان جی
دیوان
دیوداسی
دیہہ
ڈگمبر
ڈِلڈر
ڈِلڈر نکالنا
ڈِھبرَج
ڈِگّی / ڈِھیا
ڈَب
ڈَربعق
ڈَل
ڈُمری
ڈَنّا
ڈونا / ڈونہ
ڈھانگو

دُب
دُبدھا
دُربھاگی
دُوار
دُھتا/دُھتر
دُھتا/دُھوترا
دُھتا
دُھتا دینا

ڈ

ڈاب
ڈار
ڈانگ
ڈانگر/ڈنگر
ڈڑیں مارنا
ڈلک/ڈھلک
ڈلک
ڈنڈے کھیلنا
ڈھنڈورا
ڈھوڑا
ڈینک

ر

راس
رال
ربو
رتّی
رتّھ
روکڑ
روکڑ ملنا
ریوڑی
ریوڑی کے پھیر میں آنا
ریجھ
ریل
ریل پیل

ز

زیارت و بازدید

س

سانبھر
سانجھ۔سنجھا
سانڈو
ستارہ
ستوانسا
سٹکا،سٹک جانا،سٹکنا
سر چڑھ کے مرنا
سرو چراغاں
سڑک
سفر کرنا
سلاطین
سماجی
ستھو
سنگ پا،سنگ پائے
سنگِ فرش
سنہرا
سواری
سوال
سونٹھ
سوس
سوکن،سوت
سوگی
سولہ سنگھار
سوم
سوندھا

سونگھا
سوئی کے ناکے سے خدائی کو
نکالنا
سونہہ
سیتا پھل
سیتل پانی
سیف زبان
سیندھ
سر چڑھانا
سر منڈانا
سرُ ہونا
سِفلی عمل
سِکورہ
سیتا ۔ سیتتا
سیلی
سیندھا
سَبزی
سنگو خورہ
سنگوتی
سَروپا
سَرُوہی

سَرجُجھار
سَرجُجھی
سقطی نامہ
سَمپت
سَمپت
سَم
سَمبھاونا
سَمبھاونا
سَمبٹ
سَمبندھ
سَمرَن
سَناتن دھرم
سَناتن
سَنکل
سَنکل
سَنجھا (سَندھیا)
سَنجیون
سَنجیونی
سَنجوگ
سَندھان
سَنکار

سَویمبر
سُبکی ۔ سسکیاں
سُمرَن
سنبل
سُوٹ

ش

شاخ سانہ
شام کے مردے کو کب تک
روئیے
شامل
شان
شکتی
شلوکا
شمسی
شمع کاچور
شوبھا
شہد لگا کے الگ ہو جانا
شیتل
شیروانی
شیشا
شیشے میں اتارنا

ٹھری

ٹھُش دار

ٹھام

ٹھُنٹھُم

ٹھسہ

ٹھمع

ٹھٹھولکن

ٹھڈھی

ٹھڈھ

ٹھیڈا

ص

صبح خیزیا، صبح خیزا

صحنک

بی بی کی صحنک

صدا کہنا

صندل گھسنا

صید

ض

ضلع

ط

طرف

طرق

طیوروں

ظ

ظہیر

ع

عالمگیری

عرب سرائے

عسراء

عورتوں کے مہینے

غ

غل

غلام گردش

غلیلا

ف

فارسی بگھارنا

فارغ خطی

فارغ خطی لکھوانا

فراق

(اسکے) فلک کو خبر نہ ہونا

فوتی

فوتی فراری

فوتی نامہ

فوارہ

فوہ

ق

قزلباش

قاضی قدوہ

قُبل

قرآن اٹھانا

قُلقُلیں

قیف

ک

کاتی

کاج

کاجو بھوجو

کاچھ

کاچھی
کافر
کال پڑنا
کالا چور
کامٹی
کان پر جوں نہ چلنا/کان
جوں نہ رینگنا
کٹوروں کی جھنکار
کچھ تم سمجھے
کچے گھڑے پانی بھرنا
کروڑ
کروڑا/کروڑی
کسبی/کنجری/کنچنی
کفن پھاڑ کے بولنا
کلنک، کلنک
کلوتا
کمال کرنا
کمری
کنچا
کوتوال
کوتھمیر، کوتمیر

کوتھی
کوٹھی
کوٹھی بیٹھنا
کوک
کوک شاستر
کومل
کھٹائی میں پڑنا
کھڑا کھیل فرخ آبادی
کھلے بندوں
کھجلانا
گُماشتا
گُماس
کپّتی
گپف
گترانا
گُچھ، گُچھار
کدو، کدُّو
گُرز
کسنا
گسالا
گسی

گلابتو
گلٹی
گلا
گلال، گلار
گُمچک، گُمچکی
گُنچی
گوٹھو
گُٹم، گٹھب
گُجالی بق
گُرسی
گرزف
گُم گُم
گُندی کرنا
گُنڈ
گوگرتھا
گوچنا

گ

گابھ
گات
گاتھا
گانڈا

گل چھرے اڑانا
گلا بندھانا
گلاب
گلستان کا باب پنجم
گلے پڑنا
گنج
گنج
گنجایشی
گنگارام
گوری
گوری
گولک
گہہ باندھنا
گہہ
گھاٹ
گھڑسال
گھڑی میں تولا گھڑی میں ماشا
گھوسی
گھونگھٹ
گھونگھٹ کا دروازہ

گھونگھٹ کرنا
گھونگھٹ کھانا
گھونگھری
گھونگی۔گھونگھی
گھر جانا
گیلڑ
گین باز
گرز وہونا
گرز بھ
گلیز
گرمک
گرمت
گل بازی
گل ریز
گرم
گوڑ
گہار
گھرسنا
گھڑچڑھی
گھس پیٹھ

ل

لاش کو آگے دھرنا
لابا
لتر
لترا
لتھاپچا
لٹئس
لٹنا
لچ
لچا
لچھی
لسکنا
لطھی
لعنت کرنا
لگ چلنا
لکی
لنگی
لہلوٹ
لہلہانا
لیچڑ
لیر

لیلاوتی
لینا ایک نہ دینا دو
لہلوٹ
لیو، لیوا

م

مَاپتا
مَایا
مایاتوکل
مَت (متوالا)
متّھنا
مُٹھ بھیڑ (مُڈ بھیڑ/مٹ بھیڑ)
مُچلکا (مُچلکہ)
مچھندر
مُحرمات
مَدھر
مربع نشیں ہونا
مُرشدزادہ
مریم کا پنجہ
مُسرف
مَسکانا (مُسکانا)
مُشرف
مُغ
مُفت
مُقابہ
مُقیش
مُلاحظہ
ملاگیر
مَن
مَن بھاون (من بھاونا)
مُنغصب
مَنکا
مَنگنا
مُنہ پاتا
منھ کی لوئی اترنی یا جانی
مُنہ دیکھنا
منھ کھلے کا کھلا رہ جانا
منہ کی دال نہیں جھڑی
مُوتی
مُہاپدم
مہتاب چھوٹنا
میاں
میت (میتا)
میرآتش
میرفرش
میسور
مَیل کی چیونٹی
میڈکی
میڈھا
میوڑا
میوہ فروش

ن

ناریل توڑنا
ناک ہونا
ناگوری
ناندا (نندا)
ناپکا
نپٹ
نخلِ ماتم
ندامت
نرناری
نرنے
نروان
نُسخہ

نقوط

نکھارنا

نمازی کا ٹکا

ننانواں

نُواب

نیارا (نیاری)

نیازا

نیر

نیک

نیگ

نیم کی مستی

نیمہ

نیل

نیو

نیوتا

نیّر

نیمہ

نیارا

و

وقوف

وقوف دینا

ولایت

وِستار (بستار)

وِستار (پستار)

وِسَاج

وَخُشت

ہ

ہار

ہاڑ

ہاڑی

ہال

ہُدا ہدی کرنا

ہدیانا

ہَرا

ہربابی

ہَرزَہ

ہَرزہ گو

ہرزہ گوش

ہَرَن

ہَریان

ہُڑک

ہُڑکی

ہَزار میخی

ہَکّا بکّا

ہَلا ہَل

ہِلکورا

ہَلَّہ

ہے گا

ی

یاقوت

یاقوتی

یک نہ شد دو شد